

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ
الْقُلُوبُ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا نَسْتَحْيِيهِمْ وَإِنَّهُمْ فِي قُلُوبِهِمْ

مجموعہ نازدہ رسل

از تصنیفات و افادات

حضرت قدوة الاولیاء امام الکاملین شمس العارفین مصباح المقربین سید السادات

ولی الاکبر الصادق صد الدین ابوالفتح
سید محمد حسینی کیسودرا از خواجہ ہند نواز پوری

قدس اند سرہ العزیز

بمسلمہ مطبوعات کتب خانہ روشن گلبرگہ شریف

بہ انتظام و توجہ خاص جناب علی القاب نواب غنی شہت یار جنگ پورہ مانتہ الہ

صوبہ دار صوبہ گلبرگہ شریف و میر خلیس کتب خانہ روشن

و بیع و استعام

مولوی عافظ سید عطا حسین صاحب ام لہ شہری

ناظم اوقیفہ باب اسرشتہ تہذیب و تہذیب

در انتظامی پریس کیسری ملکہ گلبرگہ شریف دارالطبع

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ
الْقُلُوبُ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي لَحْمٍ وَحَسْبُ الْوَلَاءِ

مجموعہ یازدہ سال

از تصنیفات افادات

حضرت تلامذہ الاولین امام الکاملین شمس المعارفین میرزا محمد تقی میرزا سادات

ولی الاکبر الصاوی صدر مدین دہلی

سید محمد حسینی کلبشہ و راز خواجہ محمد حسین

مدیر (سید محمد مراد)

چاپخانه

در محفل

اسطغی ایچ میرزا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللهم انت الله الواحد الاحد الفرد الذى لا اله انت لا
غيرك ولا موجود أسواك - الهى انت الذاکرو انت المذکور
انت الحامد وانت المحمود - انت الطالب وات المطلوب
انت المحب وانت المحبوب - انت الناظر وانت المنظور
انت الشاهد وانت المشهود - یا هو یا من لا هو الا هو یا
من لا اله الا هو یا ازل یا ابدی یا دهری یا دیمومى صل
وسلم وبارک على النور الاقدس الاتم الاقدم الذى لولاه
جبابک لاحرقت سبحات وجهک ما انتهى الیه بصرک
من خلقک وعلى اله الطيبين الطاهرين واصحابه
الهاديين المهديين -

الہی

تو بسم ازل مرادیدی و انجنا نم بعیب بگزیدی
ترجم آن - من عیب ہاں رو ممکن اشپہ خود پندیدی
ترجم - مجھ کو ہم بید مجھ جیسی گیسو دور از قدس الہ سرہ کے چھوٹے

چھوٹے یہ گیارہ رسالے طبع کئے جا کر شائع کئے جاتے ہیں۔ ہر رسالہ علیحدہ علیحدہ طبع ہوا ہے اور ہر ایک کے صفحوں کا شمار علیحدہ علیحدہ صفحہ پر دیدیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پورے مجموعہ کے صفحوں کا شمار بھی مسلسل از ابتدا تا آخر صفحوں کے نیچے دیدیا گیا ہے۔ ذیل میں ان رسالوں کی تفصیل دی جاتی ہے اور ہر ایک کے نام کے محاذی اس کے ابتدا کے صفحہ کا شمار جو صفحہ کے نیچے لکھا ہوا ہے دیدیا گیا ہے۔

۱۱	تفسیر سورہ فاتحہ شریف	صفحہ ۱
۱۲	استقامت الشریعہ بطریق الحقیقت	۹
۳۳	رسالہ در مسئلہ رویت باری تعالیٰ و کرامات اولیا	۲۳
۵۹	حدائق الانس :- دیباچہ	۵۹
۶۳	حدیقہ اول	۶۳
۶۶	حدیقہ دوم	۶۶
۶۹	حدیقہ سوم	۶۹
۷۱	حدیقہ چہارم	۷۱
۷۲	حدیقہ پنجم	۷۲
۷۴	حدیقہ ششم	۷۴
۷۶	حدیقہ ہفتم	۷۶
۸۰	حدیقہ ہشتم	۸۰
۸۱	حدیقہ نہم	۸۱
۸۳	حدیقہ دہم	۸۳
۹۵	حدیقہ اول (کہ نفس الامر حدیقہ یازدہم است)	۹۵
۹۶	حدیقہ دوم (کہ نفس الامر حدیقہ دوازدہم است)	۹۶

۸۹	صفحہ	(۴) وجود العاشقین
۱۰۱	"	(۵) رسالہ توحید خواص
۱۰۷	"	(۶) رسالہ منظوم در اذکار
۱۱۳	"	(۷) رسالہ مراقبہ
۱۲۱	"	(۸) رسالہ اذکار چشتیہ
۱۳۵	"	(۹) شرح بیت حضرت امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۴۱	"	(۱۰) برہان العاشقین المعروف بہ قصہ چہار برادر
۱۴۴	"	(۱۱) شرح اول شروح برہان العاشقین
۱۴۹	"	(۱۲) شرح دوم
۱۵۳	"	(۱۳) شیح یوم از حضرت ابوالصلح محمد رفیع شیح حسن چشتی
۱۵۹	"	(۱۴) شیح چہارم از حضرت میر سید عبدالواحد بکرامی
۱۶۸	"	(۱۵) شیح پنجم از حضرت میر سید محمد کابلوی
۱۸۴	"	(۱۶) شیح ششم از حضرت مولانا محمد رفیع الدین دہلوی
۱۹۳	"	(۱۷) شیح ہفتم از علامہ حکیم مرزا قاسم علی بیگ حیدر آبادی
۲۲۷	"	غلط نامہ مجموعہ رسائل

ان رسالوں کی کیفیت مختصر و پریر ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

(۱) تفسیر سورہ فاتحہ شریف

امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کلام اللہ شریف کے ہر سورہ سے چند آئیتیں انتخاب کر کے ان کی تفسیر لکھی ہے اور اس کا نام لطائف قشیری رکھا ہے۔ یہ تفسیر بجد لطیف پیرایہ میں لکھی گئی ہے اور ہر آیت کے اسرار و خواص نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں۔ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز

قدس سرہ امام قشیری کے بہت متقدّم تھے اور یہ تفسیر اون کو بنایت پسند تھی اپنی تصانیف میں کہیں کہیں اوس کے مضامین درج کئے ہیں۔ حضرت مخدوم کے سوانح نگار محمد سامانیؒ نے کتاب سیر محمدی میں جہاں حضرت مخدوم کے تصانیف کا ذکر کیا ہے اون کی ایک تفسیر ملقط کا بھی ذکر کیا جو حضرت مخدوم نے بھی اپنی بعض تصانیف میں اس کا ذکر کیا ہے بلکہ اوس کے بعض مقامات کی عبارتیں بھی نقل کر دی ہیں۔ یہ تفسیر قرآن شریف کے منتخب سورتوں اور آیات کی ہے اور طایف قشیری ہی کے طرز پر لکھی گئی ہے۔ تفسیر ملقط اب مفقود ہے بہت جتو کے بعد بھی اوس کا پتہ نہ ہو نہیں مل سکا اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ سورہ فاتحہ شریف کی یہ تفسیر جو اس مجموعہ میں شریک کی گئی ہے ایا اوسی تفسیر ملقط کا جزو ہے یا حضرت مخدوم نے اوس سے علاحدہ نقل طور پر تحریر فرمایا ہے۔ میرے نہایت فاضل اور برگزیدہ صفات کرم فرما جناب مولانا حکیم مرزا قاسم علی بیگ صاحب حیدر آبادی کے کتب خانہ سے ایک نہایت خوشخط نسخہؒ کا لکھا ہوا حضرت مخدوم بندہ نواز کے چند چھوٹے رسالوں کا مجموعہ مجھے عاریتاً ملا اوس میں یہ تفسیر بھی تھی۔ اوس سے نقل لی گئی اور اوس نقل سے طباعت کی گئی دوسرا نسخہ چونکہ نہیں مل سکا اس لئے مقابلہ نہیں ہو سکا اور بعض بعض جگہ الفاظ مشکوک رہ گئے۔

(۲۱) استقامت الشریعت بطریق الحقیقت

حضرت مخدوم علیہ الرحمہ نے جیسا کہ دیباچہ میں تحریر فرمایا ہے اس کو ۱۲۹۲ھ میں تصنیف کیا اس کا ذکر اوہوں نے اسرار الاسرار کے ایک سمر میں بھی کیا ہے اپنے زمانہ کی حالت دیکھ کر اوہوں نے نہایت سوز دل سے یہ کتاب تصنیف کی اور چند نہایت نازک مسائل (خصوصاً مسئلہ جبر و اختیار کا بیان بہت لطیف اور واضح پیرایہ میں فرما دیا ہے۔ کتب خانہ آصفیہ میں ۱۲۹۵ھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ ہے اوس سے نقل لی گئی حکیم مرزا قاسم علی بیگ صاحب کے کتب خانہ سے ایک

مجموعہ ملا جس میں ۶۴ نسخہ کا نقل کیا ہوا یہ رسالہ بھی تھا اس سے مقابلہ کر کے میرے نقل لئے ہوئے رسالہ کی تصحیح کی گئی لیکن پھر بھی بہت مقامات تصحیح طلب رہ گئے۔ ۱۳۵۱ھ میں مجھے کلکتہ جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں رائل ایشیائک سوسائٹی کے کتب خانہ میں مجھے اس کا ایک نسخہ فارسی نمبر ۱۲۱۹ ملا اس سے میں نے اپنے نسخہ کا مقابلہ کیا اور مکمل طور پر تصحیح کر لی اسی تصحیح کردہ نسخہ سے یہ کتاب طبع کی گئی۔

(۳) رسالہ در مسئلہ رویت باری تعالیٰ و کرامات اولیا وغیرہ
کتب خانہ آصفیہ کے نسخہ سے نقل لی گئی اور ۱۳۵۱ھ میں جب کلکتہ گیا رائل ایشیائک سوسائٹی کے کتب خانہ کے نسخہ (فارسی نمبر ۱۲۲۸) سے میں نے مقابلہ کیا اور جس حد تک تصحیح ممکن ہو سکی کی۔ یہ رسالہ بغیر حمد و نعت اور بغیر کسی تہنید کے شروع کیا گیا ہے۔ معلوم نہ ہو سکا کہ آیا حضرت مخدوم کی کسی تصنیف کا یہ ایک جزو ہے یا اون کی مستقل تصنیف ہے۔ اس رسالہ میں حضرت گیسو راز نے متعدد مسائل پر محققانہ بحث کر کے اون کی وضاحت فرمائی ہے۔ پہلا مسئلہ رویت باری تعالیٰ کا، اہل سنت و جماعت کے علاوہ اسلام کے بقیہ تمام فرقے اس کا قطعی انکار کرتے ہیں نہ صرف دنیا میں بلکہ عقبیٰ میں بھی۔ اون کا ادعا ہے کہ بشر کے لئے رویت باری محال ہے۔ چونکہ صحیح حدیثوں سے ہدایت و وضاحت اور قطعیت کے ساتھ ثابت ہے کہ بہشت میں مومن خداوند تبارک و تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوگا اس لئے اہل سنت میں کسی کو بہشت میں دیدار باری سے اختلاف نہیں ہے۔ اگر اختلاف ہے تو دنیا میں رویت سے ہے۔ جہوہ علمائے محققین اور صوفیائے کاملین متفق ہیں کہ دنیا میں خواب میں دیدار ممکن ہے چنانچہ بہت سے خواص اولیاء کے متعلق صحت کے ساتھ روایت کی گئی ہے کہ وہ خواب میں بارہا دیدار الہی سے مشرف ہوئے۔ زیادہ اختلاف اس میں ہے کہ آیا دنیا میں بحالت بیداری بھی دیدار ممکن ہے چند اکابر مثلاً

امام ابو بکر کلابادی مصنف کتاب تعرف اور حضرت مخدوم الملک شرف الدین بکری بنیرزی کو قطعاً انکار ہے۔ بخلاف اوس کے دوسرے اکابر کوجن میں حضرت پیران پیر غوث الثقلین سلطان ابن والانسید عبدالقادر جیلانی اور اولیائے خشیہ شامل ہیں رویت کا انکار نہیں ہے۔ حضرت مخدوم نے صراحت فرمائی ہے کہ انص الخواص اولیاء جب اس درجہ پر پہنچ جاتے ہیں کہ اون کا خواب و بیداری اون کا ظاہر و باطن اون کی دنیا اور عقبی سب کی حالت ایک سی ہو جاتی ہے تو اون کو حالت یقظہ میں بھی بچشم باطن دیدار ممکن ہو جاتا ہے اور ہوا ہے۔ اسی رمال میں حضرت مخدوم فرماتے ہیں ”محمد یوسف حسینی میگوید یعلم اللہ من آن طایفہ را دیدہ ام کہ ایشان یک ساعتہ از دیدار او محروم نمائندہ اند“

اس کتاب میں دوسرا مسئلہ انبیاء کی ملائکہ مقربین پر فضیلت کے متعلق ہے تیسرا مسئلہ کرامات اولیاء اور چوتھا مسئلہ کلام اللہ شریف کے متشابہات کی بحث میں ہے۔

(۴) حدائق الانس

۱۳۵ھ میں میں نے کلکتہ کے رائل ایشیائک سوسائٹی کے کتب خانہ کے نسخہ سے اس کتاب کی نقل لی۔ کتب خانہ آصفیہ میں بھی ۳۲۵ھ کا لکھا ہوا جدید الخط نسخہ موجود ہے مگر وہ اس قدر غلط لکھا ہوا ہے کہ اس کتاب کی تصحیح میں اوس سے کچھ مدد نہیں مل سکی۔ تیسرا نسخہ کہیں دستیاب نہیں ہوا۔

حضرت مخدوم نے اپنے ایک برگزیدہ مرید کو دس مہینے لکھوائے ان کو لکھوانے کے بعد اور دو حدیثوں کا اضافہ فرمایا۔ پیر کی رحلت کے بعد اوہوں نے دیباچہ لکھ کر ان حدیثوں کو کتاب کی شکل میں مدون کیا اور ترتیب وہی قائم رکھی جس ترتیب سے حضرت مخدوم نے لکھوایا تھا۔ اور نمایاں ہے کہ یہ کوئی نو خط نسخہ

ان حدیثوں کے جامع نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ حدیقہ ہشتم اور حدیقہ نہم کے مضامین پر غور کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے عنوان میں تقدم تاخر ہو گیا ہے کتاب منقول عنہ میں چونکہ یہی ترتیب تھی اور تصحیح کے لئے دو ہر نسخہ دستیاب نہیں ہوا اس لئے طباعت میں عنوان کا وہی شمار قائم رکھا گیا۔

ان حدیثوں میں حضرت مخدوم قدس سرہ نے عجیب عجیب نکتے اور اسرار بیان فرمائے ہیں بعض کا یہاں نقل کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

حدیقہ اول میں فرماتے ہیں: ”بدانی کہ مومارت و سالک و بالک را ہر چہ آئدے و اشہی بود بکلی اور آن الذوا اشہی و ابہی بود چہ دائم تو یہ فہم کنی۔ آئی دانی“ حدیقہ نہم میں نماز باجماعت کی شدید تاکید ان الفاظ میں فرمائی ہے ”وخواہ من قدس سرہ گفتہ است کہ ہر کرمیان ہشتاد سال یک نماز فریضہ بغیر جماعت گزار و صوفیان اور اچرت چرکین نامند“ اللہ اللہ ایک وقت کی جماعت کے قضا ہونے کا یہ حال ہے اگر کسی وقت کی نماز ہی قضا ہو جائے تو کیا حال ہوگا! اللہم احفظنا۔

اسی حدیقہ میں نماز باجماعت کی باطنی حالت اس طرح ظاہر فرمائی ہے۔ ”بحقیقت نماز بجماعت این باشد کہ انسان قلبے دارد و قالبے دارد و روئے دارد و سرے دارد و خفی دارد ہر پنج یک خانہ قرار گیرد و ہر یکے با دیگرے صورت اتحاد بیند خفی با قلب آن چنان جمع گردد کہ قطرہ با دریا ہر یکے را با دیگرے ہمیں مثال است۔ اے عزیز نماز بجماعت بحق معرفت و شناخت رب العزت جز این نباشد۔“

حدیقہ یازدہم (یعنی حدیقہ دہم کے بعد کے حدیقہ میں جس کو جامع کتاب نے حدیقہ اول لکھا ہے، حضرت مخدوم روحی فداہ نے ایک ہدایت ہی باریک اور دور رس اور مدہوشی آور نکتہ بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں انسان کو مال رزق دیتا ہے جس کو وہ راہ خدا میں مختلف طریقوں پر صرف کرتا ہے۔ اس کو

قوت اور صحت جسمانی مرحمت فرماتا ہے۔ جن کی بدولت وہ نمازیں پڑھتا ہے۔ وزے رکھتا ہے۔ تلاوت کلام اللہ کرتا ہے۔ ذکر اور مراقبہ اور مجاہدہ میں مشغول ہوتا ہے۔ حج کرتا ہے جہاد فی سبیل اللہ میں جان و مال کو قربان کرتا ہے۔ اگر ان کو اللہ تعالیٰ قبول فرماوے تو عاقبت میں اوس کو اولیٰ کی جزا اور بہت جزا ملے گی۔ لیکن یہ سب خیرات و بہر عبادات و مجاہدات انسان اسی وقت تک کر سکتا ہے جب تک کہ وہ بقیہ حیات ہے۔ موت کے آتے ہی یہ سب ختم ہو جاتے ہیں اور انسان ہمیشہ کے لئے دفعتاً سب سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد حضرت مخدوم فرماتے ہیں ”اما محبت اللہ سبحانہ بصفۃ انزلی وابدی است او انزلی وابدی دوستی او کنڈک پس مرد حکم سلیم بہہ راپشت دادہ روے محبت آر دے یعنی سب سے انفع اور مایکلج چیز محبت الہی ہے۔ موت کے آتے ہی سب اعمال منقطع ہو جاتے ہیں عشق الہی ہی سی چیز ہے جو غیر فانی ہے اور بدالابا تک منقطع نہیں ہو سکتی اس لئے چاہئے کہ تم محبت الہی پیہ کرو اور جتنی عبادتیں تم سے ہو سکیں محبت میں سرشار ہو کر بجا لاؤ تا کہ مرنے کے بعد گو تمہارے اعمال ظاہری منقطع ہو جائیں محبت الہی تمہارا ساتھ قبر میں دے اور ابہ الابا تک تم کو نہ چھوڑے۔ تم نے نہ ہوگا کہ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم معراج کے لئے تشریف لے گئے تو راستہ میں حضرت موسیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبر میں نماز پڑتے دیکھا اور اسی وقت ان سے آسمان پر بھی ملاقات ہوئی۔ حدیث صحیح ہے کما تعیشون تموتون کما تموتون تبعثون یعنی آدمی جس دہن میں زندگی گزارے گا مرنے کا بھی اسی دہن میں اور جب قیامت میں زندہ کیا جائے گا تو اسی دہن میں زندہ ہوگا۔ اللہ کی محبت اور اوس کا عشق جب انسان کے وجود پر مستولی ہو جائے گا تو اوس کی عمر اسی محبت اور عشق میں کٹ جائے گی اور جب مرنے کا اسی عشق اور محبت میں سرشار مرنے لگا۔ اور قیامت کے روز جب اوٹھایا جائے گا اسی عشق اور محبت میں دلہ اور مست

اور سرشار اونٹے گا

چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد

دیوانہ مرفوع القلم ہوا کرتا ہے۔ عشق الہی کے دیوانہ سے حساب کتاب سوال و جواب کیا۔ حدیثوں میں ہے کہ قیامت کے روز ایسے لوگ بھی ہوں گے جو بغیر کسی حساب کتاب کے جنت میں بھیج دیئے جائیں گے وہ انہیں دیوانگانِ محبت الہی کی عت ہوگی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَتِلَانِ محبت الہی کی موت سنت الہی کی تبعیت میں محض ظاہری موت ہے ورنہ وہ لوگ زندہ جاوید ہیں۔ ولعمری خواجہ حافظ شیرازی علیہ الرحمہ نے بالکل صحیح کہا ہے ہرگز میرد آنکہ دلش زندہ شد بشت بشت است بر جریۂ عالم دوم ما

حق سبحانہ تعالیٰ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز کے وابستگانِ دامن کو او ان کے مسلک پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمادے اور اوس پر استقامت نصیب کرے۔ اللہم حرّق قلوبنا بنار عشقک وارزقنا از دیار محبتک حتی لا یبقی شیئ غیرک

(۵) وجود العاشقین

یہ مختصر سالہ حضرت مخدوم کے عشق الہی کی حقیقت اور اوس کے مراتب کے بیان میں تحریر فرمایا ہے عشق حقیقی کے مراتب اور اسرار میں ادھنوں نے ایک جسوا کتاب المسمی بہ خطا ئر القدس تصنیف فرمائی ہے جو چھپ کر ضائع ہو چکی ہے۔ اس مختصر میں اوس کے تمام مراتب کو از ابتدا تا انتہا نہایت ایجاز کے ساتھ اپنے خاص انداز میں نہایت لطیف پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔

ملک دکن میں اس رسالہ کے نسخے جا بجا موجود ہیں چونکہ نقلین بہت لی گئی ہیں اس لئے بھداق ”ہر کہ آمد بران مریدے کرد“ کاتبوں نے غلطیوں کا بھی انبا

کر دیا ہے جس سے ایسی غامض کتاب کی تصحیح میں نہایت دشواری پیش آئی تھے اس کے پانچ قلمی نسخے ملے جن میں ایک ۱۲۸۵ھ کا اور دوسرا ۱۲۷۲ھ کا لکھا ہوا تھا۔ مطبع گلزار ابراہیم مراد آباد میں ۱۲۸۵ھ میں یہ کتاب چھپی بھی تھی لیکن سزا پانعلیوں اور الحاقات سے بھری ہوئی۔ بہر حال ان پانچ نسخوں کے مقابلہ سے بقدر امکان تصحیح کی گئی۔

(۶) رسالہ توحید خواص

اس رسالہ میں ”وحدت حقیقی“ کا مسئلہ نہایت لطیف اور تحقیقانہ طور پر بیان کیا گیا ہے۔ حکیم مرزا قاسم علی بیگ صاحب کے کتب خانہ میں مجھے ایک مجموعہ ملا جس میں حضرت مخدوم کے چند دوسرے رسالوں کے ساتھ یہ رسالہ بھی تھا۔ اور شرف پریس بہار میں ۱۲۸۵ھ میں حضرت مخدوم شرف الدین احمد کی بیٹری اور حضرت امیر ابو العلا اکبر آبادی اور حضرت نجم الدین کسیری رحمۃ اللہ علیہم کے چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ہمراہ طبع بھی ہوا تھا۔ ان دونوں (یعنی قلمی اور مطبوعہ) نسخوں کے مقابلہ سے تصحیح کی گئی۔ اس رسالہ میں حضرت مخدوم بندہ نواز نے اپنا نام کہیں درج نہیں کیا ہے اس لئے یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ انہیں کی تصنیف ہے لیکن قلمی نسخہ کے لوح پر ان کا نام لکھا ہوا تھا اور جن دوسرے رسالوں کے ہمراہ اس مجموعہ میں شریک تھا وہ انہیں کے تصنیف کردہ ہیں اس لئے ظن غالب یہی ہے کہ یہ رسالہ بھی حضرت مخدوم ہی کی تصنیف ہے۔

(۷) رسالہ منظوم در اذکار

بائیس سال ہوئے روضہ خور کے ایک متوسل کے پاس میں نے حضرت مخدوم بندہ نواز قدس سرہ کا نثریں اذکار کے متعلق ایک رسالہ دیکھا تھا اس میں طریقہ علیہ حشیتہ کے وہ اذکار درج کئے گئے تھے جن کی تعلیم مریدوں کو عموماً دی جاتی ہے

جن صاحب کے پاس یہ رسالہ تھا اون کا انتقال ہو گیا اور اون کے بعد وہ رسالہ جی تلف ہو گیا اور کسی دوسرے نسخہ کا مجھے پتہ نہیں ملا۔ اس منظوم رسالہ کا مجھے صرف ایک ہی نسخہ ملا۔ چونکہ مقابلہ اور تصحیح کے لئے دوسرا نسخہ دستیاب نہیں ہوا اس لئے بعض جگہ الفاظ اور عبارتیں مشکوک رہ گئیں۔ اس منظوم رسالہ میں حضرت محمد نے وہ اذکار جمع کئے ہیں جن کی تعلیم منہی اور پائیہ تکمیل کو پہنچے ہوئے مریدوں کو دی جاتی ہے۔ اس لئے حضرت مصنف نے ان سب کو نہایت غامض پیرایہ میں بلکہ بطور مہملہ لکھا ہے۔

(۸) رسالہ در مراقبہ

یہ رسالہ بھی مجھے حکیم مزارقا سم علی بیگ صاحب کے کتاب خانہ سے ملا۔ اس نسخہ کی کتب ختم کر کے کاتب نے آفر میں یہ عبارت لکھی ہے: ”قول باصلہ الکرام“۔ اس کا مطلب بظاہر یہی ہے کہ اس کا مقابلہ حضرت مصنف کے دستخطی نسخہ سے کیا گیا تھا۔ اس رسالہ میں مریدوں کی تعلیم و تربیت کے لئے چھتیس مراقبہ درج کئے گئے ہیں جو علاوہ طریقہ چشتیہ کے دوسرے طریقوں مثلاً قادریہ۔ سہروردیہ وغیرہ میں بھی رائج ہیں۔

(۹) رسالہ اذکار چشتیہ

یہ رسالہ بھی مجھے حکیم مزارقا سم علی بیگ صاحب کے کتاب خانہ سے ملا۔ کاتب نے آخر کتاب میں ختم کلمات کی تاریخ ان الفاظ میں لکھی ہے: ”فی التاریخ ۴ شوال ۱۰۸۵ھ از جلوس وزنگ زیب درازنگ آباد“ اس نسخہ سے نقل لے کر میں نے اس مجموعہ میں شریک کیا۔ مقدمہ و تصدیق کے لئے چونکہ دوسرا نسخہ نہیں ملا اس لئے بعض جگہ الفاظ مشکوک رہے۔

یہ رسالہ خورشید حضرت سید محمد گیلانی زرقاں سرہ کا تصنیف کردہ ہے

بلکہ اون کے ایک مدینے جہوں نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا ہے اون اذکار کو جن کی تعلیم حضرت مخدوم دیا کرتے تھے جمع کر کے کتاب کی شکل میں مرتب اور مدون کر دیا ہے متعدد مقامات پر یہ یا اوس کے ہم معنی عبارت بھی لکھی ہے ”بندگی میاں بڑہ ابن مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز سیف مایند“ حضرت مخدوم کے بڑے فرزند سید اکبر حسینی قدس سرہ کو عموماً لوگ سید بڑے اور میاں بڑے کہا کرتے تھے۔ ان عبارتوں سے ظاہر ہے کہ اس رسالہ کے مولف حضرت سید اکبر حسینی کے بھی فیض یافتہ تھے اور ان کے زمانہ حیات میں اونہوں نے یہ رسالہ قلمبند کیا۔ چونکہ اون کی وفات اون کے والد کے زندگی میں واقع ہوئی اس لئے یہ رسالہ ضرور حضرت مخدوم بندہ نواز کے نظریے سے بھی گزرا ہوگا چونکہ اون کا تصنیف کردہ رسالہ جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں مجھے نہیں ملا اس لئے اس مجموعہ میں اس رسالہ اذکارِ پیشینہ ”کو شریک کر دینا مناسب معلوم ہوا۔

(۱۰) شرح بیت حضرت امیر خسرو دہلوی علیہ الرحمۃ

امیر خسرو دہلوی حضرت سلطان المشائخ محبوب الہی نظام الدین اولیا قدس سرہ کے قدیم ترین مقرب ترین برگزیدہ ترین اور اخص اخوان مرید تھے پیر کے جناب میں جو تقرب اور محبت انہیں حاصل تھی کسی مرید کو حاصل نہیں ہوئی۔ راتوں کو ان کے خلوت خاص میں ان کے سوا دوسرا کوئی شخص نہیں جاسکتا تھا۔ حضرت محبوب الہی نے انہیں ”خواجہ ترک اللہ“ کا خطاب دیا تھا۔ خطبہ اور نحریرات میں اسی سب سے مخاطب فرماتے تھے اور گفتگو میں اوہیں عموماً ”ترکی“ کے لقب سے پکارے۔ کیا کہنے اون کو حضرت امیر سے اس قدر محبت تھی کہ اون کو مخاطب فرما کر کبھی فرماتے ”من اوجہ تنگ ایچہ تہدے کہ“ زخود تنگ ایم و از تو تنگ بیایم“ یہ جی فرمایا کرتے تھے کہ ”شریعت اجازت دینی تو میں وصیت کرتا کہ خرد کو میرے ساتھ میرے قبر میں کیا“ فن کو میں چونکہ بہ نام نہ تھا ان سے وصیت کی کہ خرد اون کے ذہب و فن کے بغیر نہیں چل سکتا تھا۔ خواجہ امیر دہلوی

خدا کردہ است کہ ہر گاہ کہ در بہشت خرامندہ را برابر خود در بہشت بردانند اللہ تعالیٰ بہ محبت الہی کی لگن کے سینہ میں اس قدر بھری ہوئی اور شعلہ زن تھی کہ اون کے پیرنے کبھی کبھی فرمایا ”حق تعالیٰ مرا بسوزینہ ترک بیعتناید“ اللہ اللہ! حضرت محبوب الہی کے دل میں خسرو کی محبت اس قدر زیادہ تھی کہ یہ شعرا و ن کی زبان مبارک سے بے ساختہ نکلا

گر ز بہر ترک ترکم ارہ بر تارک نہند ترک تارک گیرم ترک ترک
خلاصہ یہ کہ حضرت امیر خسرو ”محبوب الہی“ کے محبوب تھے۔

خسرو کی ذات آیت من آیات اللہ تھی یا یوں کہئے کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزوں میں ایک معجزہ تھی۔ اس جامعیت کے آدمی امت مرحومہ میں بہت کم پیدا ہوئے۔ علامہ شبلی نے شعر العجم کی دوسری جلد میں خسرو کے ترجمہ میں لکھا ہے :- ہندوستان میں چھ سو برس سے آج تک اس درجہ کا جامع کمالات نہیں پیدا ہوا اور سچ پوچھو تو اس قدر مختلف اور گونا گوں اوصاف کے جامع ایران و روم کی خاک نے بھی ہزاروں برس کی مدت میں دوہی چار پیدا کئے ہوں گے۔“ اون کے تمام کمالات کو بیان کرنا اس مختصر تحریر میں ممکن نہیں ہے صرف شاعری ہی پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو گا کہ اس جامعیت کا شاعر دنیا کی کسی قوم نے نہیں پیدا کیا۔ بڑے بڑے باکمال شاعر جتنے ہوئے انہوں نے شاعری کے صرف ایک یا دو صنف میں کمال حاصل کیا۔ لیکن خسرو شاعری کے ہر صنف میں بلند پایہ رکھتے ہیں۔ قصیدہ میں خاقانی کمال اصفہانی اور ظہیر فاریابی سے بلند تر ہیں۔ مثنوی اور غزل میں نظامی اور سعدی کے ہم پلہ اور ہم رتبہ ہیں۔ رباعی گوئی میں کوئی شاعر اون کے برابر نہیں ہوا۔ در قطعہ اور ترجیع بند وغیرہ میں وہ یکتا ئے روزگار تھے۔ یہ تو فارسی زبان کے کمالات تھے۔ یہی زبان کی شاعری کو اونہوں نے اس درجہ کمال کو پہنچایا کہ اون کے

اشعار بہت کم منقول ہیں لیکن جو موجود ہیں تنہی کے اشعار سے کسی طرح کم پایہ نہیں ہیں۔
خسر و ہندی اور ایرانی موسیقی کے بھی جامع تھے اور ایسے جامع تھے کہ ایسا با کمال اذن
کے بعد آج تک کوئی پیدا نہیں ہوا اور نہ اون سے پہلے کسی کا پتہ چلتا ہے۔
حکیم افضل الدین خاقانی کی کلیات کا جو پہلا قصیدہ ہے اس کے مطلع کے

دو شعر یہ ہیں۔ یہ قصیدہ ۱۱۶ شعر کا ہے۔

دل من پیر تعلیم است و من طفل زبان دانش دم تسلیم سر عشر و سہر زانو دبستانش
نہ ہر زانو دبستان است و ہر دم لوح تعلیمش نہ ہر دیا صدف راست ہر خم قطرہ نیش
خسر نے اسی طرز اسی وزن اور اسی ردیف و قافیہ میں ۲۲۸ شعر کا ایک قصیدہ کہہ کر
دیوان غرۃ الکمال میں شریک کیا ہے اس کے مطلع کے دو شعر یہ ہیں۔

و لم طفل است و پیر عشق استاد زبان دانش سواد الوجہ سن و مکتب کنج دبستانش
نہ ہر پیرے زبان داں است ہر دل طفل تعلیمش نہ ہر خاک گل انگیز است ہر نورستہ یحیانش
اس قصیدہ میں ایک معرکہ الارا شعر یہ ہے۔

زوریائے شہادت چون ہنگ لا بر آرد ہو
تیمم فرض گرد و نوح را در عین طوفانش

یہ شعر اس قدر غامض اور رموز و اسرار حقیقت سے بھرا ہوا ہے کہ متعدد کبرا نے
صوفیہ اور عرفا کو اس کی شرحیں لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی سب سے پہلے حضرت
مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز نے شرح لکھی۔ اسی کے قریب زمانہ میں جوہور کے بادشاہ
سلطان ابراہیم شرقی کی درخواست پر حضرت شیخ کبیر مخدوم سید اخترت جاناگیر ہمدانی
نے اس کی شرح لکھ کر بادشاہ کے پاس بھیجی۔ ان کے بعد مولانا بابا عیوب المرتضیٰ
ایک امیر کی فرمائش پر مبسوط شرح لکھی۔ یہ شرح ۳۲۹ سطریں مطبوعہ مجتہد الدہلی میں
ہوئی تھی۔ ایک شرح حضرت سن محمد گجراتی نے اور ایک مولانا جلال الدین گجراتی

نے لکھی۔ ان کے علاوہ دو شرحیں ادوجی میری نظر سے گزری ہیں۔ حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز کی شرح اس مجموعہ میں شریک کی گئی ہے۔ اس کا ایک قدیم قلمی نسخہ مجھ کو حکیم مرزا قاسم علی بیگ صاحب کے کتاب خانہ سے ملا جس کی نقل سے کرطبج کی گئی۔ مقابلہ اور تصحیح کے لئے دوسرا نسخہ نہیں ملا اس لئے بعض الفاظ مشکوک رہ گئے۔

(۱۱) برہان العاشقین معروف بہ قصہ چار برابر اور مشہور بہ شکارنامہ

یہ ایک صفحہ کا مختصر مضمون ہے جس میں حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ نے حقیقت انسانی کا ابتدائے آفرینش سے انتہائے کار دنیاوی و موت تاہم کا خاکہ بنایت غامض مگر بے حد لطیف پیرایہ میں کھینچا ہے۔ صوفیوں میں یہ معما اس قدر مقبول ہوا کہ متعدد اکابر طریقت نے مختصر اور مطول شرحیں لکھیں۔ اس مجموعہ میں اکابر سلف کی چھ شرحیں شریک کی گئی ہیں اور ساتویں شرح ہمارے محترم کرم فرما مولانا حکیم مرزا قاسم علی بیگ صاحب نے خاص اس مجموعہ کے لئے لکھ کر دی۔ ہر شرح کی مختصر کیفیت اور اس کے شارح کا مختصر حال ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

شرح اول و دوم برہان العاشقین

قاضی عین القضاات ہمدانی کی تہیدات کی شرح حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ نے لکھی ہے۔ ”مصری کندری“ نامی ایک بزرگ کے قلم کا نقل کیا ہوا اس کا ایک ہایت اچھا نسخہ ہمارے محترم دوست نواب مشوق یار جنگ بہادر کے پاس تھا۔ مصری کندری نے اس کو اپنے لئے حیدرآباد میں منتقل کیا تھا۔ یہ نسخہ کتب خانہ روضتین میں وقف کر دیا گیا ہے۔ اس کے آخر میں ونبس کا تب مصری کندری کے قلم کی لکھی ہوئی یہ دو شرحیں بھی شریک ہیں اور ان کی تفسیر اور اس مجموعہ میں شریک کی گئی۔ یہ پہلی شرح مکمل ہے اور گو محترم ہو سکتی۔ بہت و مباحث سے لکھی گئی ہے۔ شارح نے اپنا نام نہیں لکھا ہے۔

بعض قرائن سے گمان ہوتا ہے کہ غالباً محمد سید اکبر حسینی (فرزند اکبر حضرت محمد و گم دیوانہ
قدس سرہما کی لکھی ہوئی ہے مگر اس کا اطمینان بخش ثبوت نہیں مل سکا۔ بہر حال شرح
کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شراح علیہ الرحمہ عالم جید اور عارف کامل تھے۔ ۱۲۰۸ھ
میں جب اس کی نقل لی گئی تو ظاہر ہے کہ تصنیف بہت پہلے کی ہوگی۔

دوسری شرح نامتام ہے۔ اگر نام کی گئی ہوتی تو خوب شرح ہوتی۔ شراح کا
نام معلوم نہیں ہو سکا۔

شرح سیوم برہان العاشقین از حضرت شیخ حسن محمد حشمتی علیہ الرحمہ

اس شرح کے مولف حضرت شیخ ابوصالح محمد مددوف بہ شیخ حسن محمد بن شیخ
احمد معروف بہ میاں نجیب بن شیخ نصیر الدین ثانی بن شیخ محمد الدین بن شیخ سراج الدین
بن شیخ کمال الدین علامہ بن شیخ عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ شیخ عبد الرحمن حضرت
ختم المشایخ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کے والد کے چچا کے فرزند تھے اور شیخ کمال الدین
علامہ کی والدہ حضرت ختم المشایخ کی حقیقی ہم شیر تھیں۔ اس لئے حضرت علامہ خواجہ
نصیر الدین چراغ دہلی رقدس سرہما کے حقیقی بھانجے اور چچا زاد بھائی تھے۔ وہ حضرت
چراغ دہلی کے سابق ترین اور برگزیدہ ترین مرید اور خلیفہ بھی تھے۔ خواجہ بندہ نواز
ان کے پیر بھائی تھے اور اون کی صحبت سے ظاہراً و باطناً مستفید ہوئے تھے۔ حضرت
علامہ کی رحلت پیر کے زمانہ حیات میں ۸۷۲ھ رذی قعدہ ۱۵۷۷ھ کو دہلی میں ہوئے
اور مزار مبارک پیر کے مزار کے احاطہ کے اندر ہے۔ حضرت چراغ دہلی کی رحلت
کی تاریخ ۸۷۸ھ رمضان ۱۵۷۷ھ ہے۔ حضرت کمال الدین علامہ کے بڑے فرزند شیخ
سراج الدین حضرت چراغ دہلی کے مرید تھے مگر تعلیم و تربیت اور خلافت اپنے
والد سے پائی تھی۔ والد نے اون کو گجرات بھیج دیا۔ وہاں سکونت اختیار کی اور
وہیں اون کا انتقال ہوا۔ اون کی سجاد کی تاحال 'اون کی اولاد میں احمد آباد

گجرات میں باقی بنے۔ شیخ حسن محمد چشتی کو خلافت اپنے چچا شیخ جمال الدین جن سے اون کو اون کے والد شیخ علم الدین سے اور اون کو اون کے والد شیخ سراج الدین بن کمال الدین علامہ سے ملی تھی۔ یہ سلسلہ بہت بابرکت ہوا۔ اس کے متوسلین میں بکثرت درجہ ولایت پر فائز ہوئے۔ حضرت محب البنی مولانا فخر الدین چرلغ چشت دہلوی بن مولانا نظام الدین ادرنگ آبادی اسی سلسلہ سے وابستہ تھے۔ شیخ حسن محمد چشتی قدس سرہ کی رحلت روز شنبہ بست و شہتم ذی قعدہ ۷۸۲ھ کو ہوئی مزار مبارک احمد آباد گجرات میں ہے۔

شیخ حسن محمد چشتی کے فرزند اور خلیفہ حضرت شیخ محمد قلب گجرات نے اپنے والد علیہ الرحمہ کے چھوٹے چھوٹے بیالیس رسالوں کا ایک مجموعہ مرتب کیا ہے برہان العاشقین کی۔ شرح اسی مجموعہ سے نقل کی گئی۔ مقابلہ اور تصحیح کے لئے دوسرا نسخہ مجھے نہیں ملا۔

شیخ چہارم برہان العاشقین از حضرت میر سید عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ مخدوم سید عبد الواحد بلگرامی بہت بلند مرتبہ عالم اور عارف اور سادات بلگرام کے خاندان کے فرد فرید تھے۔ کم عمری میں حضرت مخدوم صفی الدین سائی پوری سے مرید ہوئے اور چند سال تک ان کے زیر تربیت رہے۔ ابھی صرف اٹھارہ سال کے تھے کہ یہ کاسایہ اون کے سر سے اٹھ گیا۔ تکمیل باقی تھی اس لئے اپنے والد کے دست شیخ حسن سکندرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چند سال تک خدمت گزاری کہے بقول میر غلام علی آزاد بلگرامی ”تربیت ہائے فراوان یافت“ اور تکمیل کے بعد ان سے خلافت حاصل کی۔ سید عبد الواحد بلگرامی صاحب تصنیف بھی ہیں۔ سید سابل اون کا نہایت مشہور راہِ روحانیون میں نہایت مقبول کتاب ہے نہایت لائق توجہ اور خدمتِ دینی کی ہے۔ چھوٹے چھوٹے رسالے بھی بہت

سے اودن کی تصنیف میں۔ ان کی رحلت جمعہ سیوم رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ میں ہوئی۔
مزار بلگرام میں ہے۔

میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ نے برہان العاشقین کی ایک مختصر مگر نہایت
واقع شرح لکھی ہے۔ اس کے دو نسخے مجھے ملے۔ ایک علامہ سید عبد الجلیل بلگرامی
کے والد سید احمد بن سید عبد اللہ کے قلم کا ۱۹۴۲ء کا تہایت خوشحال لکھا ہوا دوسرے
پر کتابت کی تاریخ درج نہیں ہے مگر ۱۳۸۷ھ کے کچھ ہی بعد کا معلوم ہوتا ہے۔ ان
دونوں کے مقابلہ سے تصحیح کی گئی۔

شرح پنجم برہان العاشقین از حضرت میر سید محمد کالپوی رحمۃ اللہ علیہ
میر غلام علی آزاد آثار الکدام میں لکھتے ہیں ”اصل ایشان از سادات ترمذات“
ان کے اجداد میں ایک بزرگ ترمذ سے آکر جالندھر میں سکونت پذیر ہوئے اور
حضرت سید محمد کے والد جالندھر سے کالپی چلے آئے۔ حضرت قدس سرہ نے پہلے شیخ
یونس محدث سے تلمذ کیا۔ میر غلام علی آزاد لکھتے ہیں ”شیخ یونس در حفظ شریعت غرا
بسیار می کوشیدند۔ تشرع استاد در مزاج و حاج تا غیر تمام کرد و نور متابعت نبوی سر
تاپائے ایشان را فرا گرفت“ شیخ یونس کی رحلت کے بعد کچھ دنوں مولانا عمر باجوہی
سے تلمذ کیا اوس کے بعد حضرت شیخ جمال اولیا قدس اللہ سرہ کے حلقہ درس میں
داخل ہوئے تحصیل علم سے فراغت حاصل کر نیکی بعد پیر نے سلاسل حشتیہ اور قادریہ
اور سہروردیہ اور داریہ میں خلافت دیکر ان کو نصرت کیا۔ کالپی واپس آئے
اور ”بیا در باب الملایین اصحاب مشغول شدند“ بعد چند سے جالندھر
تشریف لے گئے واپسی میں آگرہ میں حضرت امیر ابو علاء اکبر آبادی قدس سرہ
ملے اور طریقہ نقشبندیہ ابو العلامیہ میں خلافت حاصل کی۔ حضرت سید محمد کالپوی
رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کے اولیائے کبار میں بہت بلند مرتبہ رکھتے ہیں میر

غلام علی آزاد بلگرامی مانتر اکرام میں لکھتے ہیں ”حضرت سید نور او اخر عمر عیسوی المشہد
 بودہ اند و در مقام قلیت کبری متکون۔ عیسوی المشہد بودن عبارت ازین است کہ
 چنانچہ اچانے اموات از عیسیٰ علیہ السلام واقع شد اچانے قلوب ازین شخص
 واقع میشود“ حضرت سید محمد کاپلوی کا فیض ابھی تک جاری ہے۔ میر سید عبدالواحد
 بلگرامی کے پوتے حضرت سید برکت اللہ مارہروی قدس سرہ کو سلاسل پنجگاتہ
 قادریہ حقیقیہ سہروردیہ مدریہ ابو العلیہ میں خلافت سید فضل اللہ بن سید احمد بن سید محمد
 کاپلوی قدس سرہم سے ملی تھی۔ اون کے ذریعہ سے ان پانچوں سلاسل کا فیض
 ہندوستان میں پھیلا حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ کے خاندان میں سجادگی ابھی
 تک آ رہی ہے اور اس خاندان میں بہت بلند مرتبت اولیا ہوتے آئے ہیں۔
 حضرت سید محمد کاپلوی کا وصال بیت و ششم شعبان ۱۳۸۵ھ کو ہوا مزار مبارک
 کاپلی میں ہے۔

حضرت سید محمد کاپلوی صاحب تصنیف بھی تھے اون کی تصانیف میں
 برہان العاشقین کی شرح بھی ایک ہے۔ اس کے دو نسخے مجھے ملے۔ ایک نسخہ کاپلوی
 میں مولانا محمد عادل قدس سرہ کے فرزند مولانا ابوالقاسم صیب الرحمن صاحب
 سلمہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے مجھے ملا۔ قدر کے زمانہ میں مولانا محمد عادل صاحب
 اپنے استاد حضرت شاہ سلامت اللہ صاحب کے ہمراہ کاپلی چلے گئے تھے وہاں
 حضرت سید محمد کاپلوی کے آستانہ میں اون کی تصنیفیں دستیاب ہوئیں اور مولانا
 نے ان کو نقل کر لیا اون میں یہ شرح بھی تھی۔ دوسرا نسخہ مجھ کو ایک تاجر کتب سے
 حیدرآباد میں ملا۔ ان دونوں کے مقابلہ سے تصحیح کی گئی۔

برہان العاشقین کی جتنی شرحیں لکھی گئیں اون میں سب سے بہتر اور سب
 سے واضح تر شرح حضرت سید محمد کاپلوی کی ہے جسے بلند مرتبت بزرگمرد دوختے تھے

ویسی ہی اون کی شرح بھی ہے۔ اس کے دیباچہ میں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دن وہ تنہا تشریف رکھتے تھے کہ دو بزرگ اون کے پاس آئے اور برہان العاشقین کا ایک نسخہ لائے اور کہا کہ یہ معا چونکہ نہایت غامض اور فہم سے باہر ہے اس لئے اس کو وہ ”علماء اور فضلاء“ کے پاس لے گئے اور لوگوں نے دیکھ کر کہا کہ ”دین کلمات“ مہملہ نتیجہ خیالات ہے فائدہ بہت معانی ندارد کلام سید محمد گیسو دراز جو اہل بودا اس کے بعد وہ اس کو ”فقراء“ صاحب ارشاد و مشائخ پاک اعتقاد کے پاس لے گئے ان بزرگوں نے دیکھ کر فرمایا ”ایں عبارت اسرار عاشقان حق و متان جام معرفت مطلق است وغیرہ از ایشان کسے را دسترس برادر اک مفاہد آن نیت“ ”اصوفیہا“ کے سمجھ میں نہیں آیا اوہوں نے اپنے قصور فہم کا صاف صاف اقرار کر دیا۔ مولویوں کے سمجھ میں نہیں آیا بتقصائے جہل مرکب ان لوگوں نے بلا تحلف و وس کو متوجہ معنی اوہل کہہ دیا۔ صوفی اور ظاہر پرست مولوی میں ایک فرق یہ ہے۔ وہ فقراء جب اس معاکو حضرت سید محمد کاپلوی کے پاس لے گئے اوہوں نے اس کو لے لیا اور یہ شرح لکھ دی۔ فرماتے ہیں ”پس قلم برگرفته و توفیق از حق خواستم۔ بہ امداد و پڑ فتوح آن بزرگوار (سید محمد حسینی گیسو دراز) شرح کلمات مذکور بایں نوع آراستم۔“

شرح ششم برہان العاشقین از مولانا محمد رفیع الدین محدث دہلوی
 حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب حکیم الامت حضرت شاہ دلی اللہ دہلوی کے فرزند اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے چھوٹے بھائی و دربار گرد تھے قدس اللہ ارواحہم ان کا تمام خاندان بصدائق سے
 این خانہ تمام آفتاب است

علم و فضل اور درویشی کا مخزن اور سرچشمہ رہا ہے۔ اس خانہ کا ذکر فرما
 صاحب کمال ہوا۔ حدیث کا علم ہندوستان میں جس قدر بکثرت ہے سب سے زیادہ

وابستہ ہے حضرت مولانا رفیع الدین صاحب بڑے محدث اور مفسر تھے ان کا ترجمہ قرآن مشہور ہے تمام مدرس و تدریس اور عبادت الہی میں بسر کی رحلت سالکۃ میں ہوئی۔ قبر شریف دہلی میں اوس احاطہ میں ہے جہاں اون کے والد اور جد امجدنا عبد الرحیم قدس سرہ اور ان کے بھائی اور دوسرے اہل خاندان مدفون ہیں۔

بعض شاگردوں اور دوستوں کی فرمائش پر اوہنوں نے برہان العاشقین کی شرح لکھی اور جیسا کہ آخر میں خود تحریر فرمایا ہے اوس کو ۱۳۰۰ ہجری الثانی مسئلہ کو ختم کیا۔ نہایت واضح اور مفصل اور عالمانہ شرح ہے۔ چالیس سال سے زیادہ زمانہ گذرا مولانا قدس سرہ کے دوسرے چھوٹے چھوٹے آٹھ رسالوں کے ساتھ یہ شہج بھی مطبع احمدی دہلی میں چھپی تھی اوس سے نقل لی گئی اور اس مجموعہ میں شریک کی گئی۔

شرح مفتی برہان العاشقین از مولانا حکیم مرزا قاسم علی بیگ صاحب حیدرآباد دکن فاضلہ ام فاضلہ مولانا حکیم مرزا قاسم علی بیگ صاحب حیدرآباد کے باشندہ ہیں بیگم بازار میں اون کی سکونت ہے۔ سررشتہ مالگزار میں ملازم تھے چند سال ہوئے کہ وظیفہ لے لیا اور اب خاندان نشین ہیں۔ وہ عالم متبحر ہیں۔ فلسفہ اور حکمت اشراق اور طب میں بہت بلند درجہ رکھتے ہیں۔ قدیم علم کیا میں بھی اون کی نظر نہایت وسیع ہے۔ ان سب کے علاوہ فارسی زبان کے بہت بڑے ادیب اور بے مثل نثار ہیں علم و فضل نے چونکہ اون میں بدرجہ کمال استغنائیت پیدا کر دی ہے اس لئے وہ نام و نمود سے بہت نفور رہا کرتے ہیں اور اپنا تمام وقت گوشہ تنہائی میں علمی مشاغل اور یاد الہی میں مصروف رکھتے ہیں۔ نظم و نثر میں چند مثنویاں رسالے اور مضامین لکھے ہیں چونکہ نام و نمود سے اونہیں نفرت ہے اس لئے ان کو طبع کرانے اور شائع کرنے کا خیال تک نہیں کرتے۔ کاش یہ مثنویاں اور رسالے اور مضامین شائع ہو جاتے تو معلوم ہوتا کہ ہمارے ملک میں باقیات الصالحات اب بھی ایسے ایسے باکمال افراد

موجود ہیں۔ برہان العاشقین کی اون کی یہ شرح غالباً اون کی پہلی تحریر ہے جو اس مجموعہ میں شریک ہو کر شائع ہو رہی ہے۔

اس مجموعہ کے اکثر سالے بھی مجھے انہیں بزرگوار کے کتاب خانہ سے ملے وہ چاہتے تھے کہ یہ سب ایک مجموعہ کے طور پر طبع ہو جائیں۔ وقت جب مساعد ہوا اور اون کی طباعت شروع ہوئی اور انہیں معلوم ہوا کہ میں نے اس کی چھ مشرعیں جمع کر لی ہیں اور ابھی ایک کی تلاش باقی ہے تاکہ سات کے عدد پورے ہو جائیں اور انہوں نے خود ایک شرح لکھ کر مجھے دینے پر آمادگی ظاہر کی اور لکھ کر دیدی۔ یہ شرح انہوں نے فلسفہ اور حکمت اشراق کے اصول پر لکھی ہے۔ صوفیانہ مشرب بھی ان اصول کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اور کوئی شک نہیں کہ اس طرز میں یہ شرح لاجواب ہے۔ برہان العاشقین کے ہر جملہ کی پوری طرح وضاحت کی گئی ہے۔ ناظرین کرام اس شرح سے اون کے علم و فضل اور فارسی نثر نگاری اور نظم گوئی کے بلند پایگی کا اندازہ کر سکیں گے۔ حق سبحانہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ اون کی عمر میں بہت برکت دے۔

قوم کو ہمارے نہایت محترم عنایت فرمائو اب غوث یار جنگ بے دار دام اقبالہم کامنوں ہونا چاہیے کہ اون کی توجہ اور حسن انتظام کے بدولت یہ مجموعہ رسائل طبع ہوئے اور اہل ذوق کے لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ نواب صاحب مدوح صوبہ گلبرگہ شریف کے صوبہ دار ہیں اور دونوں روضوں کا انتظام بھی انہیں کے سپرد ہے۔ علاوہ بہت سے دوسرے مفید کاموں کے جن کی حصر کا یہاں موقع نہیں ہے ایک کام یہ بھی انہوں نے کیا۔ ہے کہ ربخستین سے متعلق ایک کتاب خانہ قائم کر دیا ہے اور جس قدر ممکن ہو سکا یہ فن بھی کر دیا ہے۔ ہے کہ اس کتب خانہ کی کتابیں ناجائز تصرف اور دست برد زمانہ سے محفوظ رہیں۔ اون کی کوشش یہ بھی ہے کہ حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز اور اون کے فرزندوں کی تصنیف کردہ کتابیں

جلد جلد طبع اور شائع کر دی جائیں چنانچہ دو کتابیں ترجمہ آداب المریدین اور
حظائر القدس طبع اور شائع ہو چکی ہیں اور اب ان کے حسن انتظام اور توجہ سے
یہ مجموعہ رسائل طبع ہو کر شائع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اذن کو جزائے خیر دے
اور ان کی عرواقبال میں بہت برکت دے۔

کتب خانہ دوستین کے ہتھم اعزازی اور اوس کی کمیٹی رکن اور سکریٹری ہاں
ہدایت فاضل اور برگزیدہ صفات کرم فرما مولانا حافظ قاری محمد حامد صاحب
صدیقی ہیں وہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ اذن کی تحریک پر کمیٹی نے اس مجموعہ کے طبع
کی منظوری دی اور جناب نواب غوث یار جنگ بہادر نے طباعت کے رقم کا انتظام فرمایا۔
ان رسالوں کو میں نے بہت تلاش اور جستجو سے حاصل کیا تھا جناب
نواب غوث یار جنگ بہادر اور مولانا حافظ محمد حامد صدیقی صاحب نے اس کی
طباعت میرے متعلق کی اور خداوند تبارک و تعالیٰ عز اس نے اس سعادت سے
مجھے مشرف فرمایا۔ وَإِخْرُجْ دَعْوَانَا إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
علی سید المرسلین سیدنا محمد ولہ واصحابہ اجمعین۔

الفقر المذنب
سید عطا حسین

نگم پی۔ حید آباد دکن
۲۷ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ

تفسیر سورہ فاتحہ

از تصنیفات

حضرت قطب الاقطاب شفق غوامض الہی عارف معارف نامتای

سید محمد حسین گیسو دراز

قدس سرہ العزیز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ بِنام حضرت حقیقت الحقائق کہ مستحق عبادت و جمیع قابلیات و کمالات اسمائی و صفاتی اوست بیان کنیم اسرار قرآنی و لفظی فرقانی را کہ توام عالم و عالمیان بدو است الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ آنکہ فیض وجود منظریت و بقائے آن بامداد تجلیات از انعام اوست۔

الْحَمْدُ جمیع ثناء و ستایش کہ از ازل تا ابد ہمہ موجودات و جملہ کائنات منسوب شدہ و میشود و خواہد شد لِلَّهِ مَرْدَاتِ را است کہ مستجمع جمیع صفات و اسمی است بجمیع اسماء زیرا کہ ہمہ موجودات چون مظاہر اسمائے الہی باشند پس ہر ثنائے کہ بہ اینہا نسبت یابد ہمہ آن بحقیقت بغیر تاویل مرخداے را باشد کہ غیر او در وجود نیست و سوائے او در نمود نہ سَبِّ الْعَالَمِينَ ظاہر کنندہ خود را لباس تمثالات و تعینات کہ عالم اعیان و عالم اجسام کنایت از اوست و محبوب و محب اشارت بدو است پس اوست کہ اوست و جزا و نہ نکوست وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ بَیِّنٌ مِّنْهُ وَاِنَّ مَخْتَصِرَ وَاشْكَالِ مَقْصُودِ خدائے شنایکے است وحدہ لا شریک لہ ہے شکے سَبِّكَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ خود بانو و عشرت می پازد و با غیر نہیں وارد

شئی غلیظ بیت

عشق است و بس کہ درد و جہاں جلوہ میکند

گماہ از لباس شاہ گہ از کسوت گدا

الرَّحْمٰنِ نَجْدَةٌ وَّجُودِ بَارِوِ گِیرِ یَ تَجَلّی شَہُودِی مَلُکُوتِی کہ مَنفَعِنِ بَقَا

بائے است بعد از فناے وجود متوہم چنانچہ حضرت حق سبحانہ ازین تجلی خبر دے

بِقَوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَكَذٰلِكَ تُدْرِی اِبْرٰهَیْمَ مَلُکُوتِ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَلَیَنْکُونَنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلرَّحِیْمَ نَجْدَةٌ وَّجُودِ بَارِوِ گِیرِ یَ تَجَلّی شَہُودِی

انوار معانی و کشف حقایق ربانی بدیدہ باطن تجلی جبروتی کہ اذاتہ الفقر

فہو اللہ رمزے از و است وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ

اشارات بد و است و این مشاہدہ ایست کہ در منزل وقت او دوام شہود

است و ریب و شک در اینجا مفقود است و غیر و غیریت میں دیدہ سالک

نہ وجود است تجلات تجلی اول کہ ہر چند در آن وقت مشاہدہ جمال ذمی الجلا

شامل حال است اما بعد غروب آفتاب شہود و قوتے نوع از تیرگی ریب و

شک از افق دل سالک ظاہر میگردد وَفَلَاکَ یَوْمَ الدِّیْنِ مَنَظَرٌ

در روز جزا و جزا عبارت است از وقت فناے سالک و یجودِی اواز

عالم کثرت یعنی در وقتے کہ سالک را بفناے اول فانی گرداند بمقتضای

یَوْمَ تُبَدِّلُ الْاَرْضَ غَیْرَ الْاَرْضِ - وَ اَنْشَرَقَتْ الْاَرْضُ بَیْتُو

زبما وجود کوئی اور جلوہ گاہ خود سازد ہستی اور اپنے تیغ و بس زنی اللہ بدیدہ

و از ورایہ سر اوقات عزت خداے لَبَنِ الْمَلٰٓئِکَ اَیُّوہ در زمیند

پس سالکے کہ شربت الاکل شئی ماخللہ اللہ باطل چشیدہ و تمناے

جَاءَ الْحَقُّ وَ زُفِّی الْبَاطِلُ در پوچشیدہ زمیند ہاں ریب و ریبہ اَنُو حیدر

الْقَهَّارُ۔ یا تصرف در روز جزا یعنی در وقت فنا گاہے بقایا شد عطا فرماید کہ
 لی مع اللہ وقت اذان عبارت است دگاہ در منزل آوردہ بفنا سے دوام
 شہود متغی گرداند۔ یا تصرف در روز جزا باین معنی کہ آن مشاہدہ وقتی را بر بعضی
 تجہ سیر موہبت فرماید و بعضی را زیادہ بر آن تا آنکہ فرقہ را بتواصل و توالی این
 وقت در جہ بدارد و مسلوب العقول گرداند کہ الا ان اولیاء اللہ لا یہولون
 اذان مشعر است۔ یا جزا دہندہ در روز جزا یعنی در وقت فنا بعضی را بقا سے
 ملکوتی عنایت کند آن ہم بحسب تفاوت و درجات سالک است کہ گاہے
 جلوہ وحدت را شایبند تا گوید ما را بیت شئی الا را بیت اللہ قبلہ و گاہے
 تجلی بر تعین دے واقع شود تا قایل انا اللہ و انا الحق گرد و غیر ہما و بعضی را در
 آن وقت بقا سے جبروتی عطا شود و آن نیز بطریق مختلفہ متحقق میگردد تا وقتے
 سالک بجائے رسد کہ گوید من عرف نفسه فقد عرف ربه و گاہے
 مقامے طے نماید کہ گوید عرف ربی بر بنی الی غیر ہما و بعضی را بقا سے لاہوتی موہبت
 کند و در مقام حیرت بدارد کہ گوید رب زدنی تحیرا و چون سالک خلعت
 بقا باشد و لباس معشوقی در بر کرد و غیر مہنی از پیش دیدہ دے برفت و دوری
 او بحضوری مبدل گشت از حفیض غیبت بذروہ خطاب بر آمد و گفت۔
 اَیَاکَ نَعْبُدُ تَرا می پرستیم پس یعنی ہر خد متے و عبادتے کہ از
 مادر وجود آید ہر چند کہ ظاہر آید دیگرے غنوب بود اما فی الحقیقت مرتزا است
 کہ غیر ترا وجود نیست چنانچہ شیخ عراقی فرماید ہر کہ دوست داری اورا دوست
 دشت باشی و ہر چہ روے آید بدو آورد باشی اگر چہ نہانی بہ مشعر

نکل مقرر بہ مجاہد بہ ہر چہ ہم کہ ہمہ افواہ ذلیرا
 سیر ہر چہ ہم کہ ہمہ افواہ ذلیرا

جز ترا چون دوست نتوان نشن دوستی دیگران بر بوسے تست
وَإِيَّاكَ لَسْتَ عَيْنٌ و خاص از تو یاری میخواستیم مادر اثبات یگانگی
 تو که در آن شایه شرک حلی و خفی نباشد۔ شرک حلی آن بود که نام غیر بر زبان رانیم۔
 و عالم را ما سوا سے وے خوانیم و خفی آنکه خطرہ غیر در دل گذاریم و تاثیرات را از انشاء
 و انیم و از موثر حقیقی غافل باینم۔ مناسب این معنی منقول است که چون مرغ روح
 سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامی از قفس عالم فانی پیران نموده در ریاض قدس
 جا گرفت ندا آمد که بایزید مارا چه تحفه آوردی جواب داد که خداوند اتحہ سزاوارد و گنا
 تو نیاورده ام اما شرک نیاورده ام خطاب آمد لا لیلۃ اللبین نہ چنین است که
 تو میگوئی یا دکن آن شب را که شیر خورده بودی و شکمت در گرفته بود و آن در در
 نسبت به شیر کردی۔ ہیہات ہیہات چه توان کرد۔ **بسمیت**

از در خویش مرا بر در غیر بری باز گویی که چرا بر در غیر برے گذری
 کجا غیر کو نمیر کو نقش غیر سوی الله واللہ ما فی الوجہ

بزرگے فرماید التضرع لک لانه صیانت القلب عن الغیر
 ولا غیر و آنچه تو اورا غیر خوانی و غیر دانی ظہور او و نور اوست۔ محقق گوید۔ **بسمیت**
 یک عین متفق کہ جز او ذرہ نبود چون گشت ظاہر اس پہلہ غیا آید
 اللهم انی اعوذ بک منک پناہ میطلبم بتو از تو ہوش دار کہ جہان غیر ناست
 غیر است جز این حرف دیگر چیز نیست۔ **بسمیت**

رہنہام باش و دیوانم بشوے و از دوا عالم تحمہ جانم بشوے
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ بناے مارا راہ راست
 راہ راست کہ ام است ان ربی علی صراط مستقیم یعنی جہد منشا ہر دلی وجہ
 منظر ہواست و او است کہ با سم ہادی و مصل فاعل و متصرف تحقیق است

لاوامر الله واجتنابا لنواهیہ رعایت جمیع احکام شریعت از فرائض و واجبات
و آداب علی وجه اکمال می نمایند و مغلوب الحال دیگر زند و بخواه کلمه
الناس علی قدر عقولهم همواره خلق را راهنمایی میکنند چه ایشان کس
ندار و ایشان را ارجح گویند و هذا هو کمال التکلیف و رتبت النبوت -

غیر المغضوب علیهم نه راه آنسان که بدوام تجلی جلایی که هر
آئینه زایل کننده عقل و خارق هستی ایشان است مجذوب داشته و از حظوظ
تکلیف و فوائد آن محروم ساخته چه این سالک هر چند غنی است اما از ادای
زکوٰۃ که ایصال منافع است بعالیان مستغنی است - وَلَا الضَّالِّینَ
و نه راه گمراہان که غنای وقتی دامن گیر ایشان شده از طلب ترقی باز داشته
است و متکلم به این بیت ساخته - بیت

نه انتظار تقایش بود چنین هم که در مقابل چشم همیشه صورت است

هیما هیما منازل طریق الوصول لا تقطع ابدا

الابدین - بیت

خشن آخریه دارد نه سعدی را سخن بایان
بمیر دلشنه مستقی و دریا همچنان باقی

شعر

شربت الحب کاسا بعد کاس فمافند آب و دریت

بیت

هزار ساغر دریا اگر بیاو ده کشم
آهین چنین باد بحر مت ابری و الله الا بحی روحی که در آینه آینه

کتاب مستطاب

مرتبط شیرعت میق استقفا الشیرعت میق

تصنیف

حضرت سلطان العارفین امام الوائنین

سید محمد حسینی کورانی خواجه بزرگوار

تقدیر، فہرستہ العزیز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

من الله العنايت وبه نستعين

الحمد لله المتجلى على المطيع والعاصى القريب من
الدانى والقاصى الواحد لا بحساب الثالث والثانى
الظاهر على الثانى والباطن على الدانى ليس ظهوره
خلاف بطونه ولا بطونه ضد ظهوره حضوره غيبه غيبه
حضوره ظهوره ولا بطونه بطونه ظهوره وجوده
شهوده كونه وجوده اللهم انت انت لست انت الا
انت والمدح بالاطراء والصلوة والثناء بالربا والنما
على محمد والمصطفى المختص المجتبى بالقرب والدانى الذى
ربه تعالى عنه حكى فكان قاب قوسين أو أدنى وعلى اله
اهل الزهد والتقى وصحبه منازلة الظلام ومصايب الذم
وعترته الذين طهرهم الله تطهيرا.

بأحد ویرین زمانه که تا بخرج بجزرت به مقصد نودود و رسیدگی اندیشه کن که
بمشهد ترجیح نهرم شد آفتاب رخسار و بیایات و فتن و مصائب و زاریانی اله
و ... به سر رسید و حق بدل بخوار نموده است هر چه خیر و خیریه هر چه

کذب مالا مال نیابی دست موزہ مقاتلت اہل تحقیق ساختہ درگم اہی قدسے
 ثنابت واستوار سپردہ نفوذ باشد من شرور زماننا و اہل زماننا نفوذ باشد من شرور
 انفسا و من سیئات اعمالنا ہرچہ بیشتر نظارہ شود دیدہ آید کم جانے است
 کہ در کمین نیست و کم ولیست کہ در غمین نیست گفتن سلوک راجیا منع کند کہ کلام
 طالب داد شریعت داد تا تو سخن از زہاد و عباد و یا رمنزے از اہل حب و داد
 در تہمید بیان ارمی و چیزے برائے اثبات و اسناد آن اشارتے کنی ذہب
 العلم و اہلہ تحفہ دیگر کہ نطفہ وجود انسان در صلب پدر ہمنوز بر بستہ است
 رحمش ہمنوز نیا فریدہ اند تا کہ جمع شود و تا کہ ختم گردد و تا کہ میل بر خروج کند و رحم تا کہ
 خلقت و قابلیت او ان جذب نطفہ یابد الی ان یبلغ المرء حد الاربعین
 ازین جہان تجلی شعورے نقد وقت او گردد و حکایتہاے صرف شنیدہ و در کتب
 اہل تحقیق دیدہ و یلعم اللہ شنیدہ فہم نکردہ و دیدہ ندانستہ بیانے در معارف و حقائق
 کہ از جملہ بیانیہا یک نرفنازک تراست زبان دراز کردہ اللہ اللہ تو بہتر دانی
 جز اباحت و الحاد و بقبہ و زندقہ نیست خواستم سخنے چند و اتصاف مفات و تعزذات
 اشارتے کنم بچمل خدان و فانا و اخوان صفار او ہم صدقے گمان حقے در مقال
 آن ملاحظہ رود بہاحت این حضرت کہ بنزاست شہرت وار و کہ ورت عبت
 و اغبرار انحراف ہوا را احتمال کند این حکایت را بر شرح اثبات کنم اینہا
 اقتدا بدان کنند چہ گفتہ اند اندلسی دین خلیلہ و ہمرمان را برابر راست ہر
 و طریق بلوغ منزل نمودن از شرط موافقت و مسا وقت نمودن و نیز حجت دین
 این اتقنا کہ و کہ و انباشد آنچه حق است نفشوش ناند و وہ سلام بہ حق مرد
 و بیج احادے را رواند اریم کہ بفساد و زانیانہ شہرت را ہمہ وقت است
 کہ مردمان حقند و حقیقت کار تحقیق از مد و نام این را الہ را سیدہ بہرہ

بطریق الحقیقت باشد تا اسم یا مسمی برابر آید و باشد التوفیق -

بسم الله الرحمن الرحيم ومنه استعانة قال الله تعالى قل ادعوا الله اذ
ادعوا للرحمن اياتا تدعون الله الا سماء الحسنی قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان لله تعالى تسعة وتسعين اسما مائة
غير واحد لا بعضی گفته اند اسم عین سسی است و نزدیک بعضی غیر مسمی و یقین
طرب اعتباری را متعلق اند مثلا زید که نام شخصی است اگر کوئی زید عین آن شخص
نیت و رست باشد اگر کوئی زید آمد و زید رفت همان عین مراد باشد پس نیت
آن شخص آید و نشاء هر اسمی صفتی بود او تعالی که بصفت الهیت است نام الله
شد رحمت صفت است رحمن نام کردند و قس علیه الصفات الباقیات و
صفات را بعضی گویند عین ذات و نفی صفات کنند یعنی ظهور رحمت از آن
ذات شد رحیم خوانند قهر را هر گشت قهار گفتند این قائل صفات را اضافی
گویند اثبات نفی صفت حیات و نفی علم بروی و نشاء آید الا تکلف و تحکله کند و
قوی غیر ذات گویند حیات و وجود را غیر گفتن مشکل تر باشد و نیز قدیمات
ثابت شود و دیگران نه عین و نه غیر گویند و قریب گویند که بعضی صفات عین ذات
است چنانچه وجود و حیات و بقا و بعضی غیر ذات چنانچه خلق و رزق و احیا
و هم یا خدا و ان الحبل بطرفیه و هو الحق الحق والتشبه
و انونق آیهات صفات بعضی نه گویند و بعضی هفت و بعضی چهار حیات و وجود
و انهم در رست و انحن ستری که شیخ متکلمان است و در وجه و استوار انیز اثبات
یک گویند حقیقی گویند بعضی قدرت و کد نک بوجه نه معنی ذات و استواء معنی استیلا
آیه بر هر دو است و انی به این است از عین و بیان خیر می دارد و میگویند
بسیار است و انی به این است که هر دو است و انی به این است که هر دو است و انی به این است که هر دو است

نہ آن چنان باشد لیکن همچنان نماید جبرئیل و حضرت مصطفیٰ علیہما السلام بصورت
وحیہ کلی آمدے نہ آنست کہ وحیہ کلی صورت جبرئیل داشت یا جبرئیل بصورت
وحیہ خدا اما آنچنان نمودے و اگر ذات را گویند کہ دست دارد همچو دستے مجبوسے
مجبوسے کہ اور اعصبہ و غلطے و اور الحجے و دے و انبویہ و بسطے و قبضے بود صد ہزار
انکار باہمہ استغافرت و استکبار کنیم و آنکہ گوید کہ قاضی عین القضاۃ ہمدانی لمس
شم و ذوق را نیز اثبات کردہ است گوئیم اگر مردش اینست کہ طعاعے شیرین بخوبی
و مضغ و کسر و بلع لذتے حلاوتے کام را احساس شود فانہ الکبیر المتعال عن ہذہ المقتا
و اگر از معیت و قربت اشارتے کند و ہُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَ لَحْنٌ
اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرْدِ و لَحْنٌ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْکُمْ و لَکِنْ
لَا تَبْصُرُوْنَ گوید ہر ذرہ کہ از ذرات وجودات است او تعالیٰ بآن
ذرہ است و اگر گوئی کہ بعلم و قدرت است علم و قدرت صفات ذات است
و صفات ذات غیر ذات نیست عودہ بر ذات باشد لحن و اما حکایت از
نفس متکلم کند و جزاین ہر معنی کہ گوئی تا ویلے و تحیلے ایگری۔

چوں این دانستی اکنون بدانکہ جزوے کہ حاستہ لمس است یا ذوق
یا ششم او تعالیٰ بآن جزا است اگر او بان جزو نباشد آن جزو نباشد و لذتے طام
و موم کہ آن جزو احساس میکند کند چہ حیات و قیام آن جزو بدوست سبحانہ پس
آن اجزاء را تجزیہ کن ان الاجزاء الخیر المتجزیۃ آن جزو لایہ تجزی کہ احساس لذت
و ششم و طموس و لذوق میکند بدوست فعلی ہذا میں آید کہ این لمس و این ذوق و
این احساس آن جزو کند و بلکہ ہمان کہ این جزو بدو بقایم است وحی و متحرکہ و وجد
است آن یافت ہرین تقدیر و بین سنت لمس و ششم و ذوق و را پاشد بل
واسطہ و ترجمان و اگر غلطی نے دروں و جانے صبر است و با حمت را نشن

بند و گوید کہ چون واحد مذو و ذول موس و مشموم او باشد چه حلال و چه حرام همه را قیام و
 یک سلک نظام شود گوئیم نمود باشد من شر الشیطان و من شر هذا الظان اشکالے
 کہ در قضا و قدر ردے نموده بود همان وجه این طرف روشن تر دیده شد قدری و
 سنی و اشعری و جبری گوید و اِنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَالِمٍ لِّلْعَبِیدِ خود تقدیر کرد و قضا
 را ندانید بلکه افعال و حرکات را خود آفرید و آنگاه بران عذاب کند جواب این سوال
 و حل این اشکال بر نفوس رجال بر مثال جبال ثقال افتاد بلکه در محل محال ایستاد
 هر چند جبال مقال طویل الطول و عریض العرض است لکن فیما نحن بصداد
 آدمی و بان بسته و زیانش خشک تر مانده بلکه بخت خرس و کلان ناطق است
 تا آنکه صاحب شرع گوید اِذَا ذُکِرَ الْقَدَرُ فَاسْتَکْثَرُوا الْعِیْنِ بَیْنَ هِمَّةٍ کَیْفَ
 آفرید و خود کرد و بران عذاب کند ظلم نباشد و شمارین سر و اوقت نه اید هر آئینه
 یا بر جبر اعتقاد کنید یا قدر و هر دو بال و بال و کمال بر کمال است محکم و سست
 صحیحی که کمترین مترشدان و واپسترین متقدمان شیخ الاسلام نصیر الدین محمود اودهی
 است رحمته الله علیه این مستوره را از حجره استنار در صحن انظار کرد و حجاب قلع از
 سر عروس سر بر آورد و هر چند که فحول علمای باشد را هر معنی بگرد تحت بیان و نظم
 عیان ایشان است اما ازین سرافراز خود کامه جگر با خون گشت دستبردے
 میسر نشد و البته بر آن قادر نگشتند اگر مردی بگوش دل اصفا کن و هم تا همه جان
 و همه بصرو همه فواد نباشی بدین محذره ره نتوانی برد و این سخن مانوانی شنید و
 جمال این جمیلہ ذی العز و الحمیا را نتوانی دید۔

بسم الله الرحمن الرحيم و باشد التوفیق خداوند بل و علی عناصر رابعه را از
 کتم عدم بشهر وجود آورد و لاعن مَادَّة و مثالی حکما و فلاسفہ که ما ایشان را با لسه نامیم
 هیولی را قدیم و صورت را حادث میگویند اگر این چنین نباشد تقدیرے و احتجاج

روئے نماید و درے و تسلسلے پیش آید متحان گویند اللہ مصدر المنوجودات ای
 مبدا و موجد و جہا لا مشاحته فی الالفاظ برائے دفع استحالت اور گویند ہیں ہیولی نکال
 فحسب میگو اذ اراد اللہ شیئاً ان یقول لہ کن فیکون کن را ہیولی
 تصور کن و قدیم دان فیکون را صورت تصور کن و حادث بشناس الغرض جہا
 طبیعت را ضد یکدیگر گردانید باز بینہا نسبتے خاص خود پیدا آورد تا میان ایشان
 ازدواج و امتزاج لمبی حاصل آید و خود امتزاج و ازدواج داد آتش را گرم خشک کرد خاک
 را سرد خشک بہ نسبت خشکی خاک را با آتش بستے شد آب سرد تر است بہ نسبت
 سردی آب را با خاک مناسبے پیدا آمد آب را سرد تر ساخت ہوا را گرم تر
 ساخت بہ نسبت تری ہوا بہ آب نسبت یافت و بہ نسبت گرمی بہ آتش چون
 میان ایشان ازدواج و التیام خواست نتائج کلی ہر کدام در دم عناصر را اہمات نام
 کردند و نتائج را موالید و یکے ازان مولودات آدم است علیہ السلام مرکب
 از صفر کہ نسبت بہ آتش دارد و سودا کہ نسبت بخاک برد و بلغم مناسبت آب است
 و خون ہچو ہوا است۔ آدمی را بر دو صفت ساخت موجد و مشرک مشرک را
 بیا فرید و مشرک را بیا فرید و بودن او در شرک آفرید و نبوت مشرک را
 بر شرک الی ان تیم امہ علیہ اجزا را مائی و ارضی و ناری و ہوائی کہ با او بودہ است
 تفرقہ شد میل بکل خویش برد باز ان اجزا متعینہ متشخصہ در آن نفس معین کہ صفت
 تعین گرفته بود باز جمع آورد و در ترکیب صفتے گرفته بود غیر آن کہ من قبلہ بود باز گشت
 او بکل خود میسر نہ شد کہ بہ نسبتے غیر او گشت جز از طرفے کہ رقتہ بود باز گشتے دیگر نہ ماند
 کہ او را ہم با او نسبت است پس بعثت کہ دہم با آن شرک و این خلقے دیگر است
 با آن شرک کما تعیشون تموتون و کما تموتون تبعثون و دوزخ را او
 آفرید و آنچہ مولیات و موزیات است او آفرید آتش را آفریدہ و صفت

و ہو
 ب

و ہو
 ب

احراق در وی او آفرید و آتش را بر تن مشرک او گذاشت و بهوختن را در تن مشرک او آفرید قبل آتش تن مشرک را او آفرید و وجدان الم مشرک را آفرید نوره و فریاد و گریه مشرک بسبب ایلام و وجدان الم او آفرید اکنون تو چه میگوئی درین بیان که ما کرم ظلم در کدام صورت روئے نمود و جبر از کدام دیر کچه سر بیرون کشید او خود با خود باز و با غیر نمیزدازد اگر چنانست که مثال ما با خداوند تعالی همچو سلطان و رعیت یا چنانچه خداوندگار مالک و بنده ملوک ما مایتم سلطان سلطان است هر چه او فرماید بعد از آن فاعل ما مور و مغول را عذاب کند گوئیم ظلم کرد خود کرد خود ساخت خود فرمود خود عذاب کرد و ظلم چه گذرد در بیان ما اشکال قضا و قدر الخلال یافت و و هم و خیال و قدری و جبری اضحلال پذیرفت و بحث که ما المقصود و المطلوب اثبات شد و آن بحثی که حکما و فلاسفه در هیولی و صورت محض بیان کرده اند و در آن ندانسته بهمان منشور اگشت فانا اقول و علیه اعول و فی میدان تحقیق اقول ان البعث حق و النار حق و ان الله لا یوصف بالجور و الظلم یَفْعَلُ اللهُ مَا یَشَاءُ وَیَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِیْرَةُ ۚ وَاللهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ

اکنون باز گردیم بسرخن چون دانستی که واجد لذت و راحت و ذائق و نفرت کراست اوست بهشت و خور و دباغ و صحر و دوزخ و آتش و حرقت و جوعت همین میدان مطیع را بهشت و حور و راحت و مدح و ثنا کافرو مشرک و عاصی را آتش و احتراق و قدح و هجاء آرمی مومن مطیع نسبت بلطف دارد و

س. در سوره ابراهیم میقدراست یَفْعَلُ اللهُ مَا یَشَاءُ و در سوره قصص تمامیت پیغمبر است وَرَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ وَیَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِیْرَةُ ۚ حضرت مخدوم هر دو را جمع کرده اند و مع

مشرک بدبخت نسبت بقہر بہشت را صفت لطف آفرید ہر آئینہ ہر کہ آن سحر
نسبت دارد ہمان سوے رود و اگر نرو و ہر ہمان را رابطہ نیست کشا کہ کنان آن طرح
کشند شنیدہ بعضی دوستان خدا را از بنجر ہا، نور در گلو کنند کشا کہ کردہ در بہشت بر ندان بنجر ہا
ہمان رابطہ است و اعداء اللہ را کہ باوے شر کیے گفتہ اند غیر او را پرستیدہ و از روے
غافل ماندہ یُوْخَذُ بِالنَّوَاصِی وَالْاَفْئَادِ شَانِ اِیْشَانِ را بیان کردہ و اگر
کے سوال کنند کہ دوزخیان و دوزخ چنان باشند چنانچہ سمندر مرآتش را و ماہی مَرَب
را ایجا اشکا کے پر شکا کے سوا کے پر جد اے سر بر کرد کہ زبان بیان ایجابات
و قدم سروران تحقیق پی بریدہ است فعلی ہذا باید دوزخی را و دوزخ آن راحت
باشد کہ سمندر را و مرآتش و ماہی را و آب کہ ہم از ان رستہ است ہمدان باشد
و قوا مش ہم بدان و این خلاف مُتَقَدِّعُ عَنِ الْمَقَالِ انبیاء اولو العزم است
علیہم السلام کہ مبناء دعوۃ جملہ انبیاء بر وجدان ایلام و ایصال غیر ملأۃ است یگان
یگان خود چہ گوئیم معلومت قصہ در از گرد و محی الدین ابن عربی دفع اعتراض قرآنی
را عذاب رِثْقٍ مِنْ عَذَابِ الْمَاءِ گوید یعنی ایلام نباشد آن عذابے کہ در قرآن
پہن معنی ہو و لیس هذا التاویل علی التعویل فیہ ضالفتہ اجماع
ادیان الحق و الاخبار الصالح الوارثۃ من النبی الصالح
و ہم آیات دیگر کہ آنجا لفظ عذاب نیست اثبات ایلام ایذاست بعبارتے
دیگر صریح ترک آنرا تفسیر خواہد جائے تاویل و تحمیل نیست نفوذ باشد منہ
محمد یوسف حسینی کہ قبسہ از نار اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ اتَّقِیْاس کردہ از مشکاۃ مصطفوی
چراغے افروختہ و از زجاجہ مرصونی صفائی یافتہ روشن تر گوید اگر انسان ہجو
سمندر یا ماہی استے ہمیں آمدے کہ متوہم را مزاحمت کردہ است و از دائرہ
تحقیق بیرون بردہ است کہ اگر انسان ہجو نار بسیطے و مثال سمندر ہما بخارستہ

بودست سخن قائل تحیل بر پنج صوابست و لکن فیما نحن فی تحقیق مرکب است یک جزو و آتش و اجزا باقی مخالف و ایلام عبارت از ایصال غیر موافق و اتصال غیر ملایم است۔

چون معیت فیض و قربت علم و قدرت را شناختی او سبحانه با همه اشیا، است بعلم و قدرت نه خارج است نه داخل نه قریب است نه بعید نه متصل است نه منفصل مرتضی کرم الله وجهه ازین حدیث قصه کرد گفت ان الله مع كل شئ لا بمقارنه و غیر كل شئ لا بمزایلة قرب و بعد اجسام اینجا مقصوره افتد ارباب معانی شناسند که وصی بنی بیاض بدیع فرمود حرفی از نحو با سحر و رسم صرف توان کرد جمله فعل الله بدین کلمه اجرا کنند اشکالی بلا مباشرت و ملاقات باشد در حکایت ابوعلی فارمدی که از گرگانی زد و کند اشکال و شبهت مانند ان الاسماء التسعه والتسعين تصیروا وصفا العبد السالك وهو بعيد في السلوك غیر و اصل گرگانی را در بیشه سلوک شیرے و ان هر چند که در دام او هر صیدے افتاده است و در فراک او هر شکارے که بسته اند بازان شهبسوار اسپ همت را از تاخت و باخت بازداشت و از جولان گری نه ایستاد و تو که گرد این میدان ندیده و غاشیه مردے نکشیده بدین سخن کجا بری که غبارے از نشان آن میدان نیافت آتیا ماروشن تر بگویم شرھے که موجب انشراح دل تو باشد بکنیم بدانکه ملکوت و ملکوت است و لا هو توست جبر و تست ملک عالم شاه را گویند و همین را ناموت خوانند ملکوت باطن شاهد آنچه شاید بدان قایست و خلاصه اوست و لا هو ت آنت که ملکوت بدان قاست و خلاصه خلاصه است جبروت عبارت از مجموع ملک و ملکوت و لا هو ت است مثلاً تشر جوز عالم ملکوت حج جوز ملکوت

لایزال فی
عالم کبریا
بما شئت و ما شئت
بما شئت

و مخ لا هوت و چون جوز را با پوست و مغز و مغز مغز اعتبارے کنی جیروت باشد
 هر چهار چیز در انسان یا بفعل موجود است قالب ملکست روح باطن انسان
 و خلاصه است و قوام بدوست ملکوتست روح که خلاصه خلاصه است
 و باطن باطن است و قوام روح بدوست لا هوت است و چون این مجموع
 را اعتبار کنی جیروت گوئی فیض قدسی که قدیم است آزا که حکیم نفس جزئی عبارت
 کند باینیه هر بشر متعلق تصور کن کتعلق الملک بالمدینه والعاشق بالمعشوق
 قریب همچو قرب اجسام نیست کذلک بعید نیست متصل به منفصل نه داخل نه خارج
 نه فیض قدیم قدسی که از قرب و بعد و اتصال و انفصال صبی منزله است از رگ
 گردن تو بگردن تو تو باز تو نزدیک تر است به چشم تو از سیاهی چشم تو به تو نزدیک تر
 است آن فیض قدیم محجب است به تنق عت و کبریا و مستتر است یا ستار
 تفرد و حجب استعلا و این حجب به نسبت اوست که حجاب به النور لو کشف
 لا حرفت سبحات وجهه ما انتهى الیه بصره من خلقه و حجبی که
 ازین جهت و ازین سواست مثل سببی و بهیمی و شیطانی و ملکی و اغلاظ الحجب
 و اکشفها و ادمها الاستار و اثبتنها و هم دوی و خیال هستی تست
 چون بدوام توجه تمام و پاکی نفس و مجاهدات التزام شود حجب ظلمانی که آن را
 نسبت بسالک گفتیم و نورانی که آنرا نسبت بااهی و ملکی داده ایم از پیش دال سالک
 بخیزد فیض قدیم که باو است کشف شود خود با خود ظاهر گردد و در هر ظهوری صفت
 من صفاته تجلی کند لطفاً و قهراً کما و کبریا بر حسب آن صورتی ملایم تجلی کند تراکن
 رود صورت آنجا چه نقش بندد و رنگ آمیزی چگونه رخ نماید که این پیکر از عالم
 بشیون چگونگی آمده است آری سالک را آن استعداد هنوز نیست که در عین عیا
 معاینه کرده است و در آن عین محو گشته تا اثرش نمانده است خدا را اود

رحمت و خواست قبول طاعت را صورتی آفرینید که آن احسن الصور
واجمل النقوش واصلح الاشکال باشد لکن شفاف صاف عکس پذیر
جماعی لایزال که بعینه ذات قدیم نامند بر روی تجلی کند بکس عکس سالک محفوظ
باشد و آنکه بصیر را بعید و بصری که به ذات منزله نسبت دارد مشاهده شود و راه
آن نیست که گفتیم فیض قدیم که بر مثال شبنم از هفت دریا است یا ذره بمقابل آفتاب
متصف شد به صفات من له الكل بالکلیه و هو الكل و کل
الکل و کلیه الكل و انسان که انسان است و عین مروج نه است هم نیست
هم آنت قول گر گانی ترا درست تر فهم شد یا نه که نود و نه نام صفت سالک شود و
سالک هنوز تمام نشده باشد سیرش تمام نگشته.

قوله و هو بعید فی السلوک احتمال دومنی دارد و یک آنگه هر چند که متصف بصفا
نود و نه نام شد این صفات را تجلیات لایتنای و صور غیر منحصر است لایتنای فی
صورة مرتین و لایتنای فی صورة لاشین الوطالب لکی صاحب قوت القلوب تین
بیان نشان داده است ای عزیز رسیده باشی بدانی که چه میگویم چشیده باشی بشناسی
که در کدام گفتاریم اگر روزی سالک را صد هزار تجلی شود این نوع را فرضی و تصوری
بدان واقعی است میان ما کس است که کیامت چند هزار تجلی بروی شود
هیچیکه بادیگر برابری بعین نه در یافتن تحفه و عجب به تر آنت که بر سالک تجلی شود
چنانچه در وصف و بیان قایلان و واصفان در نیاید سبحان من له کل یوم
شان و لای شغل شان عن شان کل یوم هو فی شان تا سالک
خواهد که در یابد و محیط و مدرک او گردد و بیند که صفت دیگر است تا آنکه بخود باز آید بعینه
ندانند که چند بود اما نمایند و اندانند عالم بالجزئیات و الکلیات یا همان
یا ضد او خود باز گردد یا باوصاف و لغوت دیگر میشود صورتی تجلی کرد عاشق و مبتلا

گروائید و یوانه و والہ ساخت اہد الالباب گذر و کہ آن مرد در آن در و بسوز و مارش
 بر آید موختہ ناساختہ افروختہ نادوختہ در و مندے نیاز مندے و اماندہ و رماندہ
 در و پیٹہ بی غویٹہ بے بے و بے پیٹہ مانده و ہرگز آن مراد را بدام خود نیابد و در وادی
 را ازین بر افتادہ پرسند کہ چہ باشد اگر انچنین کس را رسیدہ گوئی شاید و اگر نیا یافتہ
 خوانی شاید این مقتول موصولت این مشتاق مہزول است این بمقصود رسیدہ
 است و بیج و قے روی مراد ندیدہ است این عصاے طلب از دست انداختہ
 است فطین مسافرت از پایے کشیدہ است پالہنگ جدہ اجپتا د از کمر عزیمت
 کشادہ است و ٹوشہ عزیمت بہ بخشش دادہ است پاسی در زاویہ فراغ دراز
 کردہ بہ تکیہ بے غمی شستہ بلکہ بی غم دے ہم غلطیدہ است اما سفر خست سقرانہ
 تخت بپایے میرفت اکنون بسر و دپے پایش بریدہ اند فطین کہ پوشد کمرش
 شکستہ پالہنگ بر چہ بند و دست تصرف کوتاہ گشتہ است عصا کہ گیر ازاد بر یا
 دادہ است ذخیرہ چہ سازد زاویہ خراب گشتہ است قرار گاہ کجا کند و ماغش سودا
 زدہ است خوابش در آئینہ جمال خیال روے چگونہ نماید سفرے کہ من قبل و آ
 تمام شد ہر مجاہد تے و مشتے کہ بود پس گذاشت اکنون را ہے پیش آمد کہ پھر
 نماند و ہمرہے نباشد مرعلہ نہ بنید منز لے و مقرے را نشانے نیاید یک ساعت
 و یک زمان قرار را احساس رفت امید مبلغ و مانے منقطع گشت یک ساعت
 رونمہ از سیر نہایت دور امکان نباشد کہ مبلغ برسد اگر ترا پرندہل یعلمہ اللہ
 القہار عدد انفس اہل الجنۃ و النار و عدد سنین اعمارہم
 و انواع مافیہما من الماکل و المشارب و الا نهار و الا شمار
 فلیقل ان اللہ لایوصف بالحال تعالی عن الجزوالانحصار
 قال اللہ تعالی قُلْ لَوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدادًا لَکَلِّمَاتِ رَبِّی لَنَفِدَ

الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا -
 از اقصای باسما و تخلیق با خلاق و صفات سالک را دو چیز متحقق شد
 یک دوری بی نهایت و دوم مشاهده دریا سے بے پایان - ابو الحسن نوری از
 بی نهایتی و دوری این راه نشان دارد که اگر نعم او نیست و اگر اوست من نیام
 شانی میگوید -

بی منت اوقات شانی با منت با شانی زین قبل و رانده ام
 میگوید بجانہ لو کان البحر مداداً لَکَلَّتْ بِرَبِّي فلی هذا اقلام هم پران
 قیاس باید کتاب کذلک و صورت کتابت و صورایات کذلک از کلمات
 ربی چه مراد داری و کَلِمَتُهُ اَلْقِيَاهَا اِلَى مَدْيَنَ مجموع این مفرد است
 فیض را غیر امتزاج مائی و خلط صورت عنصری مصور بصورت آدم کرد عیسی
 نامش نهاد مسیح از ان گفتند که از اوصاف احتملاط و امتزاج بشری که فیض قدیم
 به آن متعلق بود و خود را بدان صورت نمود و مسوح بود در انجیل یوحنا
 است لقد کان مبتدأء الکلمات لدى الله لتکون کلمته
 الله هی العلیا کلمه را در کلام کرد لا اله الا الله لا اله الا الله لا اله الا الله
 اثبات باستحال عدم ظهور این را نشانے بشنوخیا نچه سراب و هوا سراب صورت
 هواست و هوا منی سراب ظهور هوا جز بصورت سراب نیست و قوام سراب
 بی هوا نه آنکه الطف الاشیا باشد ظهورش جز بمثل لے بنود عکوس و غلا لے است
 اینجا عینی و مثالی است اینجا سالک هم برین کلمه ملازمت نماید تا از صورت کلمه
 بمعنی رسد و از طریق هر باطن نظر افتد کلمه بحقیقت خویش متجلی شود انما انا بشر
 مثل کلمه در صورت عنصری متحد یوحنا الی ظهور فیض قدیم بر من است هر که
 سلوک کند چنانچه محمد کرد لقاء فیض قدیم باشد فمن کان یرجو البقاء

رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا شَرْطَ أَنْكَ جَزْمِ رَاكُشَفِ أَنْ حَالِ وَأَنْ رَجَا
 نباشد و لا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا اَعْمَدِ وَثِیقَ وَعَقْدِ
 عقیدے کردہ است اَیْنَمَا تَوَلَّوْا فِیْہِ وَجْہُ اللّٰہِ ہر وجودے راکہ
 تصور کنی وجہ منہ الی ربہ و ہوا فیض القدیم الازلی الابدی
 و وجہ منہ الی نفسہ و ہوا المبتداء و المصنوع و المجبول المجعل
 آن دوئی کہ نسبت بقدیم دارد و بقی علی الابد و الازل کان و
 یکون و ہوا لان کما کان و یکون اما بحسب تعلقی کہ کردہ است غیرہ
 یکدیگر نماید چنانچہ زجا بحسب محاذی و مقابل رنگا مینوی کند او چنانچہ
 ہست ہست لا یتغیر فی ذاتہ و لا فی صفاتہ بحد و ث
 الاکوان و الموجود لا یصیر معدوم و ما بل ینتقل من صورۃ
 الی صورۃ و من ہیئۃ الی ہیئۃ فیض قدیم فانی نگرود اما تعلقی کند
 از صورتے بصورتے و ہیئتی ہیئتی العالم متغیر متعلق اوست نہ او کلّ مَنْ
 عَلَیْہَا فَاَنْ وَ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ اَیْنَمَا
 تَوَلَّوْا فِیْہِ وَجْہُ اللّٰہِ اَیْنِ مَکَانَ بشری گو خواہ ملکی خواہ شیطانی خواہ انسانی
 خواہ سمائی خواہ عرشی بر صراط فنا و سبیل زوال است اما وجہ اللہ ہر موجود
 را بدو توجہ است کما قیل لا یقبل الفناء بل یستعیل و نیاید کہ در وہم تو بگذرد
 کونہ فی مکان و حلولہ فی محل است تعالی اللہ عن ذلک علو الکیبر اظہر معنی
 لفظ اینما اگرچہ ہمیں دلیل کند اما و ہوا اللہ فی السّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ را
 چہ معنی دانستہ اینجا ہمیں معنی بدان و دیگر چون این معنی محقق شد کہ هیچ جزوے
 از اجزاء لای تجزئی نیست کہ او تعالی با آن نیست بصفہ قربتے کہ لائق آن
 حضرت باشد در اینجا چند اجزاء لای تجزئی تصور کنی و او تعالی با ہر یکی باشد اگر تین

نسبت اینارابر ظاهر وانی طول حادث در قدیم نباشد و آنکه قاضی بین
القضاء در رسال مکانیه خواسته است که اثبات مکان کند مکانی که
لائق قدیم لطیف باشد اگر بدین بیان بودے کہ ما گفتیم نیک بر صواب
و نراست آنحضرت بودے۔

احتمال معنی دوم کہ در مقال آن مالک الاحوال سید الرجال سید
الافعال حمید الخصال المتعلق باخلاق الله الکبیر المتعال المحو المطموس الغانی
فی الابد و الازال الباقی الثابت باشد لم یزل ولا یزال گفته بودیم و هو
بعید فی السلوک غیر واصل السیر الی الصفات
الاسماء و هو کون السالك بالثبات و التسمیة
بذلك الاسماء تمام شد اما محو و ذوات و بقا بذات کہ عبارت
از مقدمات وصول است نشده است هر آئینه در سلوک باشد و اصل
گفته بود ان الی ربک الملتھی سیر الی الله تمام شد۔

اما السیر لله و السیر فی الله و السیر باشد و السیر من الله الی الله نشاء
الله العزیز اکنون آغاز شود اگر خواست خدا باشد زبان اینجا لال است
مقال اینجا کلال است عبارت پے گم کرده است اشارت ره روی ندیده
است حدت بصیرت کند گشته است براعت فهم پرموده است مہمات
در مہمات حیرت اندر حیرت است بیخودی در بیخودی۔

وصول عبارت از شورے خاصے است یقین گردد کہ تو اوست
یکے از یکے چه زاید همان یکے یکے در یکے چه باشد همان یکے یکے با یکے چند
بر آید همان یکے ازین فهم چو بیان کنم بیان عیان نشان از عالم کثرت و

سہ یعنی شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ الله علیہ۔ ع ح

عیان را بیان نیست بیان را عیان نه زیرا چه نه عیان است و نه بیان و اصل
آن بود که تصور فصل شود فصل نیست وصل چه باشد هو الاول هو الدائم هو الابد
همه جهان را اوجیط باشد بیان که کند و از چه کند تصور می و شاید انگیز دیگر
شکیه در بیان آید چیزهای اشارت می تواند کرد و لا حول و لا قوة الا بالله العاکثر
چه باشد من اشار الی التوحید فهو عابد و شن من و الی در اصل
عدم انداز و امتی در بود و نابود اندنی و علی در و هم و خیال گم اند کونه وجوده هو
هو الا هو ضیق اکبر گوید سبحان من لم یجعل للخلق سبیلا الی
معرفته الا بالجزء عن معرفته با این همه میگوئیم اینست باقی اثبیت
ثبوت اگر این بود می این قدر گفتار نبود دریا بجنبید موجش نام شد تصاد
کرد و سخن گفتند مترکم گشت ابرش خوانند چکیدن گرفت باران گویند روان
شد نه گشت باز بدریا پیوست همان دریا شد که بود بیت

فالبجر مجرد علی ما کان فی قده ان الحوادث اموال و انهار
لا یجتمک اشکال تشاکلها عمن تشکل فیها فهی استار
این تحریک و این تصاعد و این تراکم و تقاطع و این جری و ارتفاع
اینست و اثبیت است جلیذ را از حقیقت پرسیدند گفت مطرب گفت
و کنا حیث ما کانوا و کنا و احیثما کنا

آمدن نیست رفتن نه ماندن نیست بازگشتن نه سهل عبد الله
آسان تر میگوید یا مسکین کان الله ولم تکن و یکون و لا تکن و هو الان کما کان
و یکون تکن انت کما کنت و تکن - قوله تکن انت کما کنت و تکن عین انت
و صرف اثبیت است هو تعالی مکلم بکلام و اعد از لا و ابد آرد و انباشد که
در کلام او میان امر و نهی تفرقه کنی و از حرفی بجز حرفی انتقال رواداری یا که

تازی و گاه عبرانی و سریانی گوید و یا زمانے گفت و زمانے ساکت شد تعالیٰ
 اللہ عن ذلک انہ من الحدیث بنیدیش میگوید لمن الملک الیق مد بقہ
 الواحد القہار کیامت و یکزمان لطیف ازین گفتار انحصار نیست
 ۱) او خود با خود میگوید و خود از خود با خود می شنود لمن الملک الیوم و خود
 با خود خود را جواب میدہد اللہ الواحد القہار از لا وابد آہمہ در ما و یہ بود نا پو
 اند و در عین شہود بی وجود اند و شہور و سناات و ایام و بیعات و آوان و
 آنات باعتبار شمس و قمر است کہ مرتبط بدور فلک اند و لیس عند اللہ
 صبح و لا مساء و آنچه در کلام مجید غائب حاضر شدہ گوید و منتظر را واقع شد
 داند حال را بطریقہ ماضی باز آورد ہم ازین باب فصلی بیان شدہ است
 اگر یگان یگان گوئیم گفتار دراز شود و مقصود ما اختصار است ما لک یوہ
 الدین فمن یعمل مشقال ذرۃ خیرا یشہ ہم ازین کتاب
 دان و ما امرنا الا واحد کلمۃ یا لبصر کلومی ہم ازین
 لحظہ روشن کردہ است - بیست

امروز پری و دی و نہدا ہر چہا یکی بود تو نہدا
 چون اثبات اثبتیت شد و تحقیق اینست گشت سیر سلوک چگونہ
 تمام شود۔

و هو بعید فی السلوک غیر واصل و معنی دیگر احتمال دارد باعتبار
 آرا میدہ و قرار گرفته تصور کن و باعتبار رے نارسیدہ و در سلوک مضطرب
 میدان بدو تعالیٰ کسے را رہ نیست ماندن ہم وجہ ندارد و فیقی بن و صل
 و فصل بوصول رسیدہ این وصال آن نیست کہ موجب ملال و باز ماندن شد
 ہمت باز گشتن نمی دہد کہ چون رہ نیست اکنون بس کنیم ہم بدان کہ امکان

بود قانع گردیم و آنکه رسیده است سیر فی گردیدیم و بسجود سر بر آن در میز نذر میزند
و میداند که قابل ره بردن نیست این سخن از عاشقان بشنو و صورت پرست

گوید بلیت

عجب نیست که سرگشته شود طالب دوست عجب نیست که من و اهل سرگردنم
احتمال دیگر مولانا محی الدین ابن العربی و آنکه متابعان او اند چنان که
عبدالرزاق و غیره و جمعی دیگر از صوفیان که ایشان دم از مقام توحید و تحقیق زنند
چنین گویند هو سبحانہ عین الاشیاء و راوین وجودات وجودی
نه اوست که همه صور و اشکال نظا هر گشته هو الظاہر هو الباطن
اما جزا و ندانم کی همه از ایشان گوید بلیت

آنکه برآمد بزم محلیان دوست و گرچه غلط میدهند نیست غلط اوست
این عارف محقق را بعد این شعور سیر و سلوک تمام شد باین همه وجودی
لا قینا هیت از نظاره و وقوف ساعت فاعث از سیر بے سیر علی
نیاشد و هم بگمانی بود و میسر نیست گفتیم اینت و اثینیت باقیست اولاتینا
فراغ از کدام ره در آید مگر بلا هت حماقت و خجالت و طامت و آنکه گوید
بدین شکل بیان کردن منتج نه اقتد لا حول و لا قوۃ الا باللہ نتیجہ شکل و حد
وسط و اصغر و اکبر صغری و کبری رابط و نسبت اینجا چه نسبت داشت هر چند
که آب دریا بدریا پیوست آن آب دریا که صور مختلف نمود نامی با خود برد
همین نام او دوی شد اگر حلقه مساوی الاطراف بخلف و نقطه و همی و نیمه
کنی باز آن خط از میان طرح کنی حلقه آچنان نشود که من قبل بود اثرش باقی
باشد فکان قاب قوسین اذ اذنی همین حکایت کرد و اثره راسته بود
این دایره احدی را خط احمدی و نیمه کرد و باز گشت هم باصل دایره شد دایره

آپنجان نمائند که پیش از تصور خط و نقطه بود و اصل یکجائی نیز پیوست جزو
 من الکل تمثیل شود جزو کل را چون محیط تواند بود و تعلم ما فی نفسی ولا
 اعلم ما فی نفسک جزو را از کل چه آگاه قطره را از دریا چه خبر این جزو
 راهت به بنحیثه است خواهد کل کل یا شد و آن ممکن نیست گشت یکل پیوست
 عین بعین شد هو هو و هم برد اما اطلاع و اشتراق بر دے نشد بفرورت از سلسله
 نه ایستاد و اصل تصور نکرد و آویزید از مقری شنید و مات تاروا لله حق قدام
 سر بر دیوار زد گفت چو میدانستی که بتوره نیت طلب خویش در دل گدای
 چرا انداختی از شقیق بلخی پرسیدند ما الحقیقه قدرے قند در دست گرفت پرسید
 که این چیست همه گفتند قند و از آن قند چند صورتی کرد از هر که پرسید گفتند که
 این پیل است و این اسپ است و این آدمیت باز شکست این صورت
 را نده ساخت چنانکه بود قند همچنان گرد و باز پرسید که این چیست گفتند قند
 فرموده هذا بیان الحقیقه هر چند که باز گشت هر یک بقند شد و اصل
 هر یک هم از قند بود اما پیل مخصوص پیلی و نام هم پیل شد کذلک اسپ و
 آدمی این خصوصیت اینت و اثینیت آمد و اگر گوی که این همه و هم است
 فلیکن و هم آمد و آمد و شدند لا بدی دوی آمد اتحاد کما هو متصور نیت
 آدمی را کجا ممکن که جمیع اشکال و صور را که او بدان مشکل است محیط شود و
 گرد و اگر صد هزار سال در سیر باشد بانهتا رسد سیر تمام نباشد و وصول کما
 هو ممکن نگرود.

لنظرون

جمعی از ابدال جبل و چند نفر را چند سخن پرسیدم یکی از شریعت گفتم شما اهل سیر اند
 و صورت اهل سیر است که زمین تمامی منزه نیت همانجا که قدم شما است و اگر در مشرق است
 مغرب همان است و اگر در جنوب است شمال کذلک زمین است که بدان زمین طلوع

و لکن

فجر اول است و در زمینی غروب است دخول وقت مغرب است و در زمینی ظهر است و در
 زمینی عصر اگر بجای صبح بود شما نماز فجر آنجا ادا کردید باز بر حکم طبرکے که شما دارید
 در زمینی رسیدید که طلوع آفتاب نشده است بدان مقام رسیدید که غروب
 است حال نماز عصر چه باشد شما اینجا چه می کنید ما را بیا گامانید تا بدان مستفید باشیم
 که بر مشکل است و سخن دیگر شما یکے را در دوزخ بر دید و در قعر دوزخ ایستائید
 و از اسرار آن اطلاع دادید چون آن شخص باز به عالم ملک آمد باید آتش این
 عالم به نسبت آن آتش هفت درجه سردتر نسوزد و محققان و عارفان اولیا
 و انبیاء را سوخته است و اگر گفتم آنکه مطلع بر ضمایر و اسرار باشد و از حال و کار
 آئنده داند هر نفسی و یکے سر پوشیده میجو شد زن و پسر و شخصی دیگر که ویرا با و نسبت
 است پنهانی ایشان را مردگشوف علیه مطلع است پس چه کند قریب خود را
 هم بدان گذارد و مباحی باشد یا بر موجب آن اقامت احتیاط کند هر
 دو میسرند و سخن از عالم حقیقت پر سیدم شما میفرمائید که همه اوست بیک زبان و
 بیک اتفاق همه گفتند آئے گفتیم این که فرمودید همه اوست حل همه بر فے
 چگونه درست آید این سخن را کیفیت و بیانے هست یا نه بر من عاجز مسکین در
 مانده مضطرب گشته برنجیدند گمان بردند که مگر بطریق الزام و اجاج میگویم باز
 بانصاف آمدند سخن را جوابے نبود اقرار بعجز بود اما گمانے بر من برده بودند
 و انتقد مگر بالزام میگویم ازان باز گشتند بر صلح رفتند.

نهایت بیان بدین جا بود که همه اوست و آن درست
 نه سیر و سلوک چگونه تمام شد و اصل بچه اعتبار گشت در این بیانے که کردیم
 سیر فی الله و از سیر بالله و از سیر من الله محقق مثبت شد ولیکن تعین تشخیص
 نکردیم که بر عارف ذاتی و بر شاهد و اجد پوشیده نیست و آنکه خواهد در کلام ما

بے مشابہہ حال بننے بیوند و فسرودہ ماند درست نرود و عجز خویش خود داند مگر طالب گردد اما السیر من اللہ الی اللہ اکنون آغاز شود۔

دوم احتمال معنی قول گرگانی است گویم آن شیر بیشہ حقیقت آن گرگ بادیہ قربت آن ہنگ دریاے وحدت آن پلنگ قلہ صمدیت چنین می فرماید و برین جملہ اشارتے می نماید اگر ذات اور اتنزیہ و تسبیح کما هو حقہ کوشش کنی بجایے رسی کہ جز عبارت از مثال نقطہ بنود کہ بہم وجہ از تجزیہ و نیمہ قابل نباشد و جز تصور ذہنی را محال مساغ نہ و اگر از ابتدا و انتہا و از عدم تنہا ہی او شعورے یابی این جہان و آن جہان و صد ہزار این و آن در تصور آری شنبے از ہفت دریا بادریاے محیط کمتر باشد چہ کنیم در مثال جز این غلطیم تر نیست ورنہ بدان تمثیل کنیم۔

چون این دانستی محی الدین و اتباع او و محققان دیگر کہ یک وجود گفتند متمثل بدین ہمہ وجودات است این جہان و آن جہان با ہمہ نعیم و اسباب آن و حجیم با ہمہ موزیات و مومات آن و عرش و تری از ہر قل و کثر و جل و حقیر یک وجود است و وراہ آن وجودے نہ اما محمد حسینی کہ مستیز بنور مصطفوی است و مستضی بضیاء مصطفوی است میگوید باین ہمہ وجودات کہ گفتند کہ آری فیض اوست تعالی بہمہ صور و اشکال متصور متشکل و وراہ این وجودات وجود است کہ این فیض با ہمہ صور و اشکال خود بحسب آن وجود و بحسب آن ذات بصدد ہزار مرتبہ کمتر از شنبے بمقابل دریا و محیط و ہفت دریا و قلزم باشد کرات و مراتب بلکہ ہر زمان و ساعت ازین وجودات و در گذشتند و وراہ آن سیر کردند الی ما شاء اللہ بنود احاسے بنود فہمے بنود عینے معینے شنبے ہست بود ہست با حس باریکتر و نازکتر توان دانست۔

روز ولادت حسین علی رضی اللہ عنہما فرشتہ را جبرئیل بحضرت مصطفیٰ
 علیہ السلام آورد و گفت این فرشتہ روزی بی ادبی کرد از خدا تعالی خواست
 طیرانے کند و انتہائے عرش را دریا بد فرمان شد تو دانی پیرنین ہفتاد ہزار سال
 پیرید پر بار بخت باز از خدا تعالی دیگر پر بار بخواست یافت باز ہفتاد ہزار
 سال دیگر پیرید پر بار بخت باز دعا کرد باز یافت سہ کرت ہمچنین کرد ماندہ شد
 و پر ہا شکستہ افتاد و گفت خدا یا عرش تو بدین حد وسعت دارد فرمان آمد از یک
 طرف کنگرہ بدوم طرف نرسیدہ اقرار بے عجز کرد خدا ایرا بقہر و غلبہ شناخت التماس
 پر ہا کرد و فرمان آمد تو بی ادبی کردہ آن روز کہ حسین علی رضی اللہ عنہم پزایدست
 او بر تو بمالند ترا پردہند دست حسین علی رضی اللہ عنہما بر وزند او پر یافت یک
 مخلوق متصور متشکل کہ فیض قدیم بدان صورت بود این صفت است و این
 فیض ازان ذات بعد ہزار در ہزار چہ گویم نمیتوانم گفتن کمتر است چگونہ برای
 شود و این محرومان از چہ وہم گویند و راء این وجودات وجودے نیست
 ہم بغزت آن جلال وہم بہ بزرگی آن حضرت ہر کہ این گمان برو خدا تعالی
 را شناخت و زید و دولت میعت قربت بدورے نمود و اللہ من
 وَرَأَيْتَهُمْ مُّحِيطًا بِأَهَمِّهِمْ وَبِأَهَمِّهِمْ وَبِأَهَمِّهِمْ وَبِأَهَمِّهِمْ وَبِأَهَمِّهِمْ
 ہرچہ کیے از وے نہ بد و آگہ نہ وہم نہ او نہ او ہمہ ہوا کل ہو کل الکل
 ہو کلیۃ الکل و کلیۃ الکی ہو کل کل الکی و کلک و کل
 کلک ہو ہو ہو لا ہو لا ہو لا ہو السیر من اللہ و الی اللہ ایجاہم
 شود اکنون اندیشہ کن ایجا سالک گمان برد کہ واصل شدم و سیر سلوک
 تمام شد۔

شریعت است و طریقت است و تحقیق است و حق تحقیق

و حقیقتہً الحق و الحقی اما شریعت عبارت از گفت انسان کامل است و طریقت
 از کرد انسان کامل است و حقیقت عبارت از دید انسان کامل است
 و حق الحقیقت عبارت از بود انسان کامل است و حقیقتہً الحق عبارت از بود
 بود انسان کامل است و الحق عبارت از بود بود و از بود بود است شریعت
 و طریقت را دفاتر و مجلدات مستغرق شدہ بیان و گفتار اورا اندازہ کجاست
 مار گفتن زیادت باشد اما حقیقت را ہم مثال و نظیرے در کلامے و مقالے
 آرد کہ عبارت از دید است مصطفیٰ می فرماید صلی اللہ علیہ وسلم کما تدرون القدر
 لیلة البدر لا تضامون فی رویته شیئا التمثیل بالنسبة الی
 الراى لا المرئی و بنندگان جز این ہم گویند و جائے دیگر فرماید رأیت
 ربی لیلة المعراج فی احسن صورۃ و ہم میگویند فی صورۃ امرئ
 شاب قطی صبحائی گوید رأیت ربی فی صورۃ احمی و در قرآن ہم
 ازین بیان نشان و ہدیہ اللہ فوق ایدیہم و جاء ربک
 و الملك صفا صفا و جوا یومئذ ناضرة الی ربہا ناظر
 احمد جنبل گوید رحمۃ اللہ علیہ رأیت ربی فی المنام الف الف مرتبۃ
 و الرؤیا الصالحة جزء من النبوة ہمین رویا باشد و جواز رویت
 خدا ی تعالی در خواب ہم در دنیا در عقائد اہل ملت مسطور است و نیت
 کہ در خواب بنیند چیزے دیگر باشد و در بیداری چیزے دیگر و در دنیا چیزے
 دیگر و در آخرت چیزے دیگر تعالی اللہ عن الحدوث و التخیل انہ
 سبحانہ لا یتغیر بذاتہ و لا فی اسمائہ لحدوث الاکوان
 و خواب را بر بیداری در بعض کتب ترجیح دہند اگر موجب ترجیح این بیان
 باشد کہ گفتیم نیک بر استقامت و استحکام آید محمد و انع گوید ما رأیت شیئا

و در قرآن ہم ازین بیان نشان و ہدیہ اللہ فوق ایدیہم و جاء ربک و الملك صفا صفا و جوا یومئذ ناضرة الی ربہا ناظر

ن معنی

الاورایت اللہ فیہ نکرہ در محصل نفی عموم اقتضا کند و خلا را بنزد اہل صفاء
جلال وجود سے نہ اشارت بدوام رویت باشد دیگرے گفت ما را ایت شیا
الاورایت اللہ قبلہ سیومی گوید بعدہ وصعہم گفتہ اند ہر کی از حالے مقالے
کرده است اما مقصود ہر یک قریب الماخذست از خواجہ خود شنیدم شبے
اقبال خادم مرا پیش شیخ برد و خود بیرون شد شیخ طاقیہ بر سر من ہناد و خرقة ہزار
میخی در جبین کو فرمود برو مشغول باش سخت مشغول شتو از پیش برخاستم تا دو گانہ
شکرانہ بگذاردم دیدم آن حجرہ و بام دور و دیوار ہمہ شیخ بود خود نہ انستم چون بیرون
آدم عجب دیگر این بود بار دوم رفتم نظر کردم بر آن حال بود کہ نخست ویدہ بوم
و کذلک کرۃ سیوم و بعد از آن فرمود من ہم آدم مشغول شدم سخت مشغول
بودم آن شب دیدم آنچہ دیدنی بود خدمت شیخ کبیر در خانہ ملک تیرکب
سماع شنید در خانہ آمد اصحاب راجی پر سید در خانہ قیریک رفتم سماع شنیدم
خلق مارا چہ میگفت محی الدین کاشانی عرضہ داشت کہ خلق نیکوئی گفت شیخ
گفت سبحان اللہ مارا در خانہ قیریک چہ بود و خلق چہ میگفت و مولانا مذکور گفت
چہ جائے رویت بود فرمود آ رہے اگر رویت بنود دیگر چہ بود۔

اول حال طالب راجز این مقصود سے نباشد و در این صورت
مردمان را در داخل نقش نہ بندد اما نگار خانہ رنگ آمیزیت عرفا شرک نامند
و آنکہ گویند بیندہ چہ دانند کہ چہ بود او بود یا چیزے دیگر و جدت بردہا
فی قلبی بیان این وجدان کردہ است نشان این عیان داوہ است بیندگان
دانند کہ چہ می بینند و آنکہ گویند علامت بیندہ این است کہ بیان نتوان کرد
دو احتمال دارد یکی آنکہ شئی را دید نہ اورا رنگے نہ اورا کیفے نہ اورا جہتے نہ خلقے
نہ قدائے و فوقے و تحتی نہ طوے نہ عرضے نہ عمقے نہ بسطے نہ یمنے نہ یسارے نہ

چه بیان کند و چه توان کرد و دوم احتمال آنست که اگر گوید کافر باشد بت پرست
خوانند و در حکم شرع موجب ملامت گردد و جوان را کوکان سنگسار میکردند
ذوالنون مانع آمد که دوکان گفتند آنچه او میگوید اگر تو بشنوی سخت تر بزنی
ذوالنون گفت چه میگوید گفتند ما نتوانیم هم از و پرس که میگوید خدا ایراد بین چشم
می بینم ذوالنون بنزد آن جوان رفت پرسید گفت آری ای ذوالنون
اگر نه بینم چون زیم ذوالنون گفت محکم ترش بزنید اما این نشان نیز احتمال دارد
روح انسان بر سالک تجلی کند هم برین صفت باشد که گفتیم بلکه احیاء و امانت
و سجود کائنات هم بآں بود سالک را تفرقه دشوار باشد و در نشان دوم احتمال
تحجیل نفسانی و تصور شیطانی هم هست نشان هفتم آنست که مصطفی فرمود صلی الله علیه و سلم
وجدت بر دها فی قلبی (مصرع) دل داند و من داند و من داند و من داند و من داند
ذاین شکر هیچ عبارت حلاوت و لذت را بیان نتواند کرد اما همو داند که چه شنید
من رای علم و من ذاق عرف موسی علیه الصلوٰۃ و السلام درخت
و آتش دید از وی اِنِّی اَنَا اللّٰهُ تُشْفِیهِ و علامت تحقیق تجلی را ایجاد شمسى لا عن
مادّة و مثال معانه و مشاهده کرد پس اَرِنِی اَنْظُرْ اِلَیْكَ بر چه میگوید
جواب لَنْ تَرَانِی چر اشنود با مردم آشنا و محرم دیده دیدار عدم نمودار را چرا
تاکید کنند و تا زیاده لَنْ تَرَانِی بر روی او چرا زنند مگر خواست پرده تمثیل
را از میان بگیرد عین بعین نظر که کند گفت عین ما را دیده و رمی تو نتواند دید
سجرات و جبر روی ما را از همه نظر با حجاب کرده است وَلَکِنْ اَنْظُرْ
اِلَی الْجَبَلِ چنانچه آن بار درخت و آتش را مثال کردیم و وراء آن عکس جمال
قدسی افروخته عکس عکس بر تو مشاهده شد این بار هم اگر از آن درخت بر خود آری
عبود و تمکین باشد همان مثال است آن بار آتش آتش بنود درخت درخت نه

لیکن نہ این چنین است یکبار سوز و تمام شود خاکستر گردد و بلکه آن قدر کہ می سوزد و باز تنے درست می شود و همچنین شدہ می آید تا بتمام تن میشود و باز از سر آغاز می شود از پای تا سر همچنین میرود و از سر تا پایا، همچنین می آید ہر نظرہ کہ می کند می تواند دے ایتادن اما مشاہدہ ظلمات از ہمہ دشوار تر است سالک با اختیار در میان آن نمی شود اما بر بندہ را مقصود است کہ البتہ نماید بستم و بکہ زند درونش اندازد مقصود اطلاع اوست و او متحرک شدہ و حیران و ہیمن ماندہ باز آید و کذلک مشاہدہ صراط و میزان و حساب و عرصات و جلوس بر کرسی قضا و سوال گور و عروج بر سموات الی العرش المجید و لوح را بنید بر مثال تخت کہ اوراد و شاخ باشد ملکہ در برگرفتہ بنید در ازی اوراد و تری تا عرش اعلی تصور کند اما بحقیقتہ اللہ اعلم و کذلک قلم نہ اوراد انبویہ نہ تراشے نہ قطعے و نہ طوے نہ عرضے و نہ شکلے و ہمارہ در جریان و دسے بنید و قطعے و پڑہ و دربانے در گرفتہ ایتادہ و چوبے بدست او و آن دربان آدمی و فرشتہ نیست چوبے کہ بدست اوست از زر نیست و نقرہ نیست و زبرجد نہ و مروارید نہ طوے و عرضے نہ و راکچہ زدہ اند آن سراچہ از ویبا و حریر نہ دراز و پھتا نہ یافتہ و دوختہ نہ مکالنے کہ ہرگز اورا مکان نام نہ توان نہا و اما چون انجا ایتاد ضرورت عبارت ازجا کنند ورنہ آنجا جا کجا درون آن سراچہ تا کیمت تا چیمت تا کجا بروند و تا چہ دید و کرا دید بر بندہ سالک را تا آنجا بر دسے آن اللہ اعلم تا با آن روندہ در میان چہ می رود اما بر بندہ خواہ شیخ خواہ مرشدے دیگر خواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بردار ایتد از درون خبرے نہ دارو کہ چہ می رود اما چون او باز گردد بر بندہ از بردہ پرسد کہ چہ بود تا اورا از ان چہ خوش آید گفتن بگوید و چہ خوش آید نہان شدہ بگوید و نہ گفتہ کہ نہ مقصودہ پرستان این بندہ این باشد

اقل علم حاصل شود که وقتی نبود از اینجا بسیار چیز کشف او شود این همه که گفتیم از اقسام کشف حقیقت بوده است۔

جوانی در تربیت ابوتراب نخشی رحمتہ اللہ علیہ بود ابوتراب با او گفت برین استعداد که توئی بخدمت بایزید بیائی جوان گفت چہ خواهم دید بایزید را خدائی بایزید را اینجا سستہ ہنقاد بارمی بنیم ابوتراب گفت کہ کیا بروی بایزید را بینی بہ از آن کہ خدا تعالی را ہنقاد بار بینی جوان گفت کیف یکدن گفت آنچہ تو بینی بقدر استعداد خود بینی و آنچہ در بایزید بینی بقدر بایزید باشد ابوتراب از دیدہ بود خواست بر دو جوان طالب بید رسید و از ابو جریس ہم نشین ہر آئینہ ہمہ ان آسود از دیدہ تا بموہی بودی و فلوات است و بسی خندق و جبال تا کہ ام محبوب حضرت است و خواستہ عزت است کہ از دیدہ بود آید ابو عثمان کی بر مشایخ بغداد مکتوب ارسال کرد مضمون اسی مشایخ بغداد و اے صوفیان عراق ہزار در ہزار کوہ ہائے آتشین و خندق ہائے پر خار شمارا قطع باید کرد سختان اگر قطع گردید و اگر نہ در چکار آید جہنید صوفیان بغداد را جمع آورد و این مکتوب بحضور ایشان خواند با اتفاق گفتند ازین کوہ ہائے آتشین و خندق ہائے پر خار فساد راہ خدا اے مراد داشتہ است تا چندین ہزار یار فانی نگر دیدہ بمقصود نرسید جہنید گریست گفت ازین کوہ ہا و خندق ہا جز یک کوہی و یک خندق قی قطع نکردہ ام حریری گریست و گفت شیخ تو جہنید کہ یک کوہی و یک خندق قطع کردی مسکین حریری جز سہ گامے پیش زفتہ است شبلی نعرہ زد و گفت شیخ تو جہنید کہ یک کوہی و یک خندق قطع کردی و شیخ تو اے حریری کہ سہ گام رفتی مسکین شبلی گرد این راہ ندیدہ است این گفتار از دیدہ

سہ۔ فلوات بمعنی بیابان

تا بودن است -

پس بدانکه حق الحقیقت که عبارت از بود انسان کامل است
در هیچ عبارت بنظرے و شالے و بوہے و خیالے و دنیا پید و ازان تنبیه نتوان
کرد مگر بچیزے موجزے بطریق اشارتے و انموذج و رمزے بمثلے و غمزے
بآیزید گفت سبحانی ما اعظم شأنی جنید گفت لیس فی جبّتی
سوی اللہ حسین منصور گفت انا الحق ابو الحسن خرقانی میگوید انا اقل
من ربی بسنتین ویر گفت لا فراق بینی و بین ربی الا فی تقدّم
بالعبودیّة محقّے دیگر گفت الصوفی هو اللہ و حریری گفت الفقیر
لا یفتقر الی نفسه و لا الی ربّه و محقّے دیگر گفت احاذت الفقر
فهو اللہ و دیگر گفت انا ابن الازل و صحابی گوید ولدت اُمّی اباها
هم گفتار ایشانست که هیچ این هیچ بر هیچ گواه شد شبلی گفت انا اقول
وانا اسمع و هل فی الدارین غیری -

در کلام صوفیان که گمان اتحاد و دو آن حکایت از حق الحقیقت و ان
لایحیط به بنی هر سل و لا ملک مقرب و لا ولی
عارف و لا صدیق و محقق اگر گوئی که او تعالی اگر خواهد بر حقیقت خویش خود
آشنا کند گوئیم ان اللہ لایوصف بالحوال از افعال بصفات رومدار
صفات بذات گرained و از ذات بذات و را این در فهم دنیا یگفت
اعوذ بعفوک من عقابک از فعل فاعل رفت و گفت اعوذ برضاک
من سخطک از صفت بصفته رفت اعوذ بک منك از ذات
بذات و از آنچه از جمله نسب و اضافات و عبارات و اشارات و فهم
و شعور بیرون بود گفت ما ابلغ مدحتک لا احصى ثناء علیک انت

کما اثبت علی نفسک از بعضیہ بعضی کفایت کرد باقی را طرح واد از
 فعل بفعل روند و از صفت بصفت روند و از صفت بذات و از ذات
 بذات پس آن و را بر و راست از و حکایت و گفتار نیست از و بہ بازی
 گرگانی کہ در کلام انتظام آورد و در کلام سبحانی بران اشارتے کرد علماء ربانی دانند
 حضرت ابراہیم خلیل در ظلمات رعایت اسباب مضطرب و متحر و متفق و مذ
 خلیل بر میعاد دلیل راضی نباشد جز بمشاہدہ و معائنہ و ملاقات طرفہ العینے سخط نہ
 کند دلش ازین خطرات کہ باز آرد و این ہوا و ہوس کہ گرداند باشد ہم عیان شود ^{بہ}
 کسے را کہ بے او این ہمہ درد مندی و سوختن اختیار کند دریا و شوق چون شویہ
 و شور طلب در گرد آرد آتش یجیب المصطر اذا دعا مقدمہ قبول
 شد و علم حصول مقصود کشادہ بر آمد بشارت اذ عوبنی استجب لکم انتقام
 کرد فلما جرت علیہ الدلیل عبارت از در ماندگی و اشارت بر بے چارگی
 اوست و ہیہات واضطرار و تزلزل واضطرابش ذای کو کباً از باد یطلب
 بدر و ازہ شہر مقصود رسید **نظم**

معشوقہ بامان شد تا با دچین بادا کفرش ہمہ ایمان شد تا با دچین بادا
 مقصودے کہ و راے ہمہ مقاصد است یافت و منتہی و مبلغ ہمیں
 دانست دل خواست بدان دہد و ہمبران قرار گاہ سازد اقول کہ دلیل بزوال
 و زبول دارد مشاہدہ کرد و گفت ہر آئینہ این تیشیل باشد تیشیل و تشکل عین و صف
 و تغیر و تبدل دارد عاقل کامل و بلوغ فاضل متغیر را مقرر سازد کہ متغیر را محل قرار
 نیست **۵** اہل تمیز خانہ نکردند بر پے۔

واہل صفا و وفادل بکل نہ ہند لای تجلی فی صورۃ مرتین ہمیں ہر بکل
 دلیل کرد بر لاثباتی و بمقارری اشارت نمود بارے گفت فی احسن صورۃ

دیگرے گفت امری شباب قطط ثانی گوید فی صورتی اسی ازین صورت
 و ازین ہئیت و ازین شکل و ازین مثل می باید گذشت گفت لا اِحْبُ
 الا بِلین من اوراد و ست نیدارم کہ در جمال او زوای و ذب و بے بود
 و ہم من اورا نمیخواہم کہ اورا وفای و ثباتی نباشد من اورا نمیجویم کہ با من
 نماند ہمت بلند از دید بود و در بود و بز و عے و بلوغ نمود و تحقیق کرد کہ ہمین
 است ما و من و مبرک و ازین پیشتر نہ باشد و ازین بہتر آسودہ تر بجاے و
 منجاے مقررے و مقصد نیست فلما رای القمر باز غا قال
 هذا ربی اما در بود اہتام بود بود این بقیہ را نقیہ نیست اما از بود تا بود و
 و از شہود تا وجود و از وجود تا وجود و وجود اگر فہم طلوع و افول نزول کند
 حصول و محل حلول در منزل باشد چون برین افول و طلوع ابراہیم علیہ
 السلام مطلع شد پیشترہ بر در طریق نیافت بختی نبود بختی مگر آنکہ ہم بعیادت محبوب
 پناہ گفت لئن لم یحدثنی ربی لاکونن من القوم الضالین و طلوع
 ہم مطلعے بختی کرد ہر آئینہ ہر حقے را حقیقتے باشد فلما رای الشمس باز غہ قال هذا
 ربی هذا الکبر فلما افلک و ہم و فہم را مدخل نہ مثال و نظیر را مساع نہ
 تجبیل و تمثیل را گمان نہ شیطان و ملک بنی و ولی را رہ نہ چہ مدبر تقید و تمکن اقرار
 بعجز و انکسار و نکوس را اس و انحصار را تی و جہت و جہتی گفتار ہمین کہ تو توئی
 چنانکہ ہستی ہستی اعتقاد کنیم ہمین قدر کہ ہستی و چون ترا بصفت یا و کنم چہ گویم فاطر
 السموات و الارض و بود را ہمین دانم کہ مشرک نہ ام آے از وید بود آمد
 و از بود بود و رفت و از ان ہم در گذشت تا بصر صرف رسید انزل هک
 عما یوحی لک بعد الموحدون چنین اشارت و اد حکیم لمجد را ازین کہ
 خبر داد المدخول فی الکفر الحقیقی والخروج عن الاسلام الجانی

وان لا تلتفت الا بما كان ومراء الشخص المثلثة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم له اير الحزن والبكاء چون دریافت اونا یافت شد از گریه واندر و از آه و ستوه چه کم آید فیض قدیم نسبت اونمی مواباشد که بمقابلہ چند ہزار ہزار ہمچو دریائے محیط چہ گوی آں ابلہ بی راہ و آں عالم جاہل و آں پیر طفل شیر خوارہ و آں عارف نادان و آں مرشد گمراہ و آں پیشوای پس افتادہ را کہ گوید سیر سلوک تمام شد زیرا چہ منتج نخواہد آمد ندانست کہ در قول گر گانی معنی بیتنہ ظاہرے مرتبہ است کہ او میگوید و هو بعید فی السلوک غیر دہل یعنی بہہ مقاصد رسید و بہہ درجات اعلیٰ تا زگشت باین ہمہ سیر سلوکش تمام نشد طلبش از سر نہ رفت کوشش کم نہ گشت چنانچہ گوی مجنوں در طلب لیلی چنین چنین مقاسات و تعب کشید بعد اللتیا و اللتی بہہ مرادات رسید و بہہ ہوا ہا و ہوسا راند باین ہمہ حشمتش تمام نہ شد طلبش کم نگشت و ہوس لیلی از سینہ زفت اللہم انت فی عطاء و احمد حبیبک فی ولہ حس و عقل و طبع و دل و روح از خجلا خبر نہ دارد و بیچ سبیلے شئی مائی احساس تواند کرد مگر روح اعظم کہ او را فیض قدیم می خوانیم بسبب اتحاد کہ با وی تعالی دارد از پر شور ادہر یکے بقدر نسبت قربت جنیت نصیب و میراث گیرند و ہر یکے بدو محظوظ باشد حتی القالب جل اللس ایضا علم الیقین حکایت از وید است این علم بعد وید است جز این در گفت و شنید است ثبوت و نیغی عین الیقین عبارت از بودست حق الیقین عبارت از بود و ورایے این بیرون از گفت و شنود ہر آئینہ اشارتے نفہر مود فاما الحق فالقول فیہ ما قال رسول الحق صلی اللہ علیہ وسلم نفکر فی الآء اللہ ولا تفکر فی ذاتہ و یحذیہم اللہ نفسہ ہمیں اشارت کردہ است بزرگسکیت جواب داد کہ کون بسخن نمی ارزد و کون در سخن نمی آید بریں موضوع اگر

محمول کنیم قضیه صادق باشد از آنچه این نظیر فوق این خبر است اذ ذکر الله
 فاسکتوا الحمد لله رب العالمین
 تمت رسالة استقامة الشريعة بطريق الحقيقة-

رسالہ

درسِ ربوباری تعالیٰ سمیعہ کو کتاب اولیا

تصنیف

قدوہ کاملان و سیرل عارفان حضرت

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ نواز

قدس اللہ سرہ الغیرہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فصل بدانکہ امام رضی اللہ عنہ و تصنیف خویش کہ آن فقہ اکبر است
مسئد رویت را صریح ذکر نہ کرده است و امام فخر الاسلام بزودی و تصنیف خویش
در بزودی فرمودہ کہ مسائک اذان اصحاب مروی است ازین اصحاب اصحاب امام عظیم امام
ابو یوسف و امام محمد مراد است دلیل کند کہ فرو امتا و صدقنا خدا تعالی
را مومنان بچشم سر خواهند دید این گفتار دلیل کند برین کہ مومنان عذای تعالی را
خواهند دید بچشم و این مسئلہ را زبیدی و معتزلہ منکر اند و قوم دیگر ہم و برے
اثبات این مسئلہ را ہیچ یکے از علما و فکما و یلے معقول نہ گفتہ و تمسک با حدیث
و گفتار اصحاب و تابعین رضی اللہ عنہم و تبع تابعین و سلف صالح نکرده اند و ہر کہ اینجا سخن
نخنہ کردہ است ایشان اورا مبتدع می نامند و اگر احادیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم را و گفتار صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین و تبع تابعین پیارم کلام مطول گرد و قریب جلد
شود اگر ترا مطلوب باشد در کتاب احادیث بین صریحا مسطور است و در کتاب
سیر و ریں آیتہ لا تُدْرِكُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ يَدْرِكُ الْاَبْصَارَ میگوید کہ لا تدرك
الابصار ای فی الدنیا و آنچه در معقولات ما خواندہ ایم و گفتہ ایم در صحائف مطوع
و مطالع اگر بنویسیم ہا نہ بدعت باشد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صریحا نخنہ
ہیں خبر داده کہ کذاک الصحابة و التابعون و تبع التابعین اما چیزے ما از جنس معقول

بہ صریح

نبی

گوئیم تا اسکات اہل ضلال زیدیہ و اہل اعتزال میسر آید بسیار رہ عوام رزہ اند
 و بعضے فقہا ہم کہ نام ایشان نمی ستانیم کہ تو ایشان را معتقدی اما اجماع ایشان
 کہ رویت در دنیا نہ باشد زیر اچہ رویت اہل النعم است و دنیا اخس الاشیاء
 آنکہ اجل نعم پودہ باشد چہ نسبت کہ در اخس باشد اما در عوارف است کہ صاحب
 شیخ الیشوخ ست و مرشد طائفہ صوفیان ست فرمودہ است اللہ فیما لہ
 یسیر فی الدنیا خیر شیخ رحمۃ اللہ گفت و در دنیا لہ یسیر است از کثیر کہ مانع
 است الغرض باز گردم بر سخن کہ ما را سخن معقول بازیدیہ و اہل اعتزال می باید گفت
 بدانکہ اللہ سبحانہ و تعالی ذات خود را خود می بیند پس دیدن ذات او امر ممکن
 باشد و برائے امر ممکن مخبر صادق خبر داد کہ او بہتر و بہترہ انبیا است و ما اعتقاد
 کردیم و اگر برگشتہ او اعتقاد کنی کا فر گردی و لمحہ و بے دین باشی این سخن معقول
 صرفہ است جملہ این طائفہ گویند اما مردمان این گویند کہ این چشم حدقہ و پیغولہ دارد
 کہ عکس ہر چیز سے در وظاہر مگر گرد این را رویت می نامند و این را با خداوند تعالی
 چہ نسبت محمد یوسف ایسی میگوید آفتاب را کہ تومی بینی چشم تو فیض از نور آفتاب
 میگیرد و بدل فیض چشم تو آفتاب را می بیند کذلک بندہ را اگر خدا تعالی بر رحمت
 خاص کند فیض از نور قدسی و صبحی یا بد از این چشم بدین نور او را بیند پس این چشم
 ندید او را نور او را دید پس این سخن راست آید کایری اللہ غیب اللہ ایجا سخن
 بسیار است بطرق مختلفہ انشاء اللہ تعالی اثبات آن خواہم کرد ایجا گویند او را
 دید چشم بندہ چہ دید بدانکہ بر آب صاف آفتاب تا فت عکس آفتاب در آب
 پیدا آمد دیوار سے صفائی ندارد و کدرو ظلمانی کہ قابل انعکاس نیست چون مقابل
 آن آب کہ در عکس آفتاب ظاہر شدہ است افتد عکس عکس در وظاہر شود اگر
 این دیوار گوید من آفتاب را دیدہ ام راست گفتہ باشد و در حق ظاہر حق غلط باشد

اما در عکس غلط نیست اینکه مرید توجه دل پیر میکند برای من موجب است دل پیر صفا
و شفاف عکس پذیر شده است فیضی از نور رسول صلی الله علیه و آله و سلم گرفته است
دل این مرید که دل خود را محاذی دل پیر داشته بتصور وقتی باشد که منبها محاذات
درست افتد برابر عکس بر دل پیر ظاهر شده است عکس آن بر دل مرید ظاهر گردد
بر همچون دیوار سے بود چون مقابل آن صاف شد هر چه او مخطوط بود هم این بدل
مخطوط شد مغز که گویند بر آس رویت را قرب قریب نباید و بعد بعید نه و این صفت
اجسام است این مغز که ایشان را مخانیث الکما گویند نه بر مذہب یونانیان
بر عقل صرف میروند و نه بر تقلید کتاب و سنت هر آینه مخانیث باشند جواب این
سخن که ایشان گفته اند عنقریب گفته آید - از محققان چنین گویند رسول الله صلی الله
علیه و سلم و اشب معراج رویت بود اکثر فقها برینند که رویت نبود تمسک نقل ام المومنین
عائشه رضی الله عنہا میکنند که او گفته من قال ان محمدا قد ساری ربه لیسلة
المعراج فقد کذب علی رسول الله و این قصه برای جمله است که عائشه
رسول صلی الله علیه و سلم پرسید که هل رایت ربه لیسلة للمعراج قال لا و ابوبکر
پرسید او را جواب داد که نعم توفیق بین الکلاہین این باشد عائشه رضی عنہا
است صغیر السن اگر باوے گوید که آری دیدم او در تشبیه و تحسم افتد ضرورت
شد که باوے گوید که لا و اما ابوبکر عارف است خداے را بصفاته و نعوتہ شناخته
است باوے ضرورت گوید نعم یعنی آری دیدم اینجا گویند که بین الکلاہین
نسبت کذب میشود گویم با عائشه گفت لا یعنی رویت بود او را که نه بود چنانچه در کتاب
الله است لا یدرک الا بصار ابوبکر گفت نعم آری زیرا چه او عارفست
و رویم تشبیه و تحسم نخواهد افتاد و در لطائف قشیری است مفسران گویند سر اہل
جبرئیل و محققان گویند سر اہل ربه و این محققان دیوانگان است محمد صلی الله علیه

سلم بچنین گویند که یک نفس از دیدار او تعالی محروم نه ایم اکنون با تو گوئیم که در جوار
المعارف است که عقی او دنیا شود و دنیا عاقبتی گردد اول او آخر شود و آخر
او اول گردد و چون دنیا عقی شد هر چه در عقبه باشد در دنیا باشد و تفسیر طائف
قشریت در این آیه که قوله عز من قائل أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ
فَهُوَ عَلَى نُورٍ مَتِّينٌ رَبِّهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شرح الصلوات المذکور فی القرآن ما هو فقال علیه السلام نور یقذف
فی القلب فقیل وما امارت ذلک النور یا رسول الله قال التجانی عن
داسر العزیز و الاغابة الی دار الخلود والا مستعمل للموت قبل نزوله استاد التوم
سخن تفسیر تمام کرد پس آن از آن خود میگویا نور الذی من قبل سبحان و تعالی
نور اللوح بنجوم العلوم ثم نور اللوح ببيان الفهم ثم نور الطوالع بنور الیقین
ثم نور الکاشفة بتجلی الصفات ثم نور المشاهدة بظهور الصفات
ثم انوار الصلوات فبعد ذلک لا قرب ولا بعد ولا نقد ولا وجد ولا فصل
ولا وصل بل هو الله الواحد القهار.

ای سکیں محمد یوسف حسینی کجا افتاده ایس دریا نیست که ایس راپا یا بی نیست یی
دریاے ست که او را ساطع نیست چه پیوده دست و پامیزنی محرم نداری مونس
نداری همکارے با تو نیست قطع لسانک و اکف بیانک ترا ایندم جزین سخن
نیست که هیجها ت هیجها ت امض علی دھانک و آنکه تسک بقول عائشہ رضی اللہ
عنها کنند اینقدر ندانند که اصغیرۃ السن بود آن روزے که ایس آیت نازل شد قد
سمع الله قول الیّی تجادیک فی ذریعها و لست بکلی الی الله و الله یمسح تحادیکما
عائشہ گفت میان من و آن عورت یکجا در پرده بود من نشنیدم خدا شعی پس فرستم
که چیزیے باشد که انشونیم و ندانیم الله سبحانه و تعالی می شنود و می داند و چگونه گوید من دیدم

او امر وز بدین بیاں می آرد غنائم آمدہ بوو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائم را قسمت می کرد یک دامن آں عائشہ گفت کہ مرادہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قسمت انداخت عائشہ بار رسول خدا گفت لو کنت نبیا العالمتین با تعامل الا دنیا صبح نساہم یعنی اگر تو پیغمبر می بودی با من آں معاملہ میکردی کہ دنیا با زمان خود کردند ابو بکر کہ پدر اوست طلبا پیچندو گفت ہوا لبتی او پیغمبر است رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ او را من کہ او خود است اکنون تو اندیشہ کن باوے چگونه گوید کہ دیدم اسی عزیز ہر کار کہ ہست بزاہل ایں کار ندانند ہمیں معراج بعضی گویند کہ تین نبو و بخواب بود ایشان معتزلانند مروے سنگی معلی افتادہ یافت گماں برو کہ لعل بدخشاں است با عزازو اکرام تمام برگرفت در بغل کرد بر مرد گوہر شناس آورد و گفت کہ چیزے کالائے مادر آورده ام مقام خالی کن تا ترا بنامیم او مقام خالی کہ و ایں مرد از بغل کشید با عزازو اکرام او را نمود آں مرد را برو شغقت آدایں سنگ است و جز با کمال را نمیشاید و جز براے استجا بکار نمی آید گفت ایں را نگاہ داریم تا خریدارے آید و ایں قدر مال تواند داد و او را در صحبت خود داشت تا آنکہ آں مرد بگینہ شناس شد باوے گفت کہ بادشاہ ایں چنین لعل می طلبد کہ تو داری اکنون بیا تو ہم قیمت کن کہ چہ ارز در صندوق کہ در جامہ آہ بیچیدہ داشتہ بود کشیدہ بدستش داد و گفت ہاں اکنون بہلے بکن کہ چند ہزار ارزو او از دست انداخت و گفت پنج فی ارزو ایں پر کالہ کلوخست کہ بیج کار نمی آید گفت آں روز مرا چرا بگنجی گفت تو مراد ستون میدہستی مرا شغقت آمد علم ایں آگینہ آموختم۔

ای عزیز ہر با سمہ سراسر است ہر کسے محرم قصد نیست۔ بیت

عشق بازی نہ کار ہر شہرست عشق بازندہ مرد پختہ تربیت

شیخ عبد اللہ انصاری گوید عبد اللہ بیابانی عمرے بودہ در طلب آب زندگانی رفت براہ لجن خرقانی آنجا خود آب زندگانی چنداں خورد کہ نہ او ماند و نہ خرقانی چگونه

بودائی وانی بسیاران در شهر برین آرزو تعلم عوارف کردند با ایشان گفتیم اگر چیز سے
 ازان عالم که شیخ اشارت خواهم کرد شمار ابدان مشایده باشد اشیاء دیگر که آن مشایده
 شنایست و ران تقلید کنند شما بکلی بیگانه باشا اسرار چگونیم - بیت
 نهر ابدان تنائش نهر ابدان پیاس که گوهر سپارد بگوهر ششنام
 سخن بهمانست که عبد الله انصاری گفت آئی وانی
 و مسلک دیگر مذہب اہل سنت و جماعت است کہ انبیاء مرسل فاضل اند
 ملائکہ مقرب معتزل و مولانا فخر الدین رازی برعکس این گویند هر طائفه بدلیل تعلق
 اند اگر در اثبات و نفی آن مشغول شویم کتاب دراز گردد و چون ازان نفع نہ باشد
 سخن مختصر گفته آمد کہ خاص شرف فاضل است بر عام ملک گفته اند شہا صہیب و
 سلمان و بلال و بلال برادر ابوبکر و عمر می آمدند کہ ایشان افضل صحابہ اند و میفرمودند گفتند
 تعالو انو من ساعۃ این سخن بر ایشان مشکل شد بر رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمدند و
 گفتند اَلَسْنَا مَوْمِنِینَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود اَلَا فَمَنْ
 الْمَوْمِنِینَ وَ رُبَّ الْکَعْبَةِ یعنی بخداے کعبہ کہ شما مومنانید ایشان گفتند کہ این
 چیست کہ ایشان می آند بر در ما و میگویند تعالو انو من ساعۃ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فرمود انیس ایماں ایماں دیگر مراد میدارند و گفت کہ آن ایماں کدام ایماں
 است و چه معنی دارد و از اینجا معلوم شود کہ ایماں مراتب و درجات دارد رسول فرمود
 ما فضل ابی بکر بکثرة الصلوة والصوم و لیکن شی و قرنی قلبہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود عارثہ را گفت کیف اصبحت یا حارثہ عارثہ گفت
 اصبحت مومنا حقاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود فلتنظر فیماذا اتقول ان
 لکل حق فما حقیقة ایماں کث عارثہ گفت انا کبریت بلیالی و اظلمات نہای
 فکانی انظر الی عرش ربی باز را گفت شہا بیدار بودم و روز را روزه داشتم

ایں زمیں این چنینم چنانستہ کہ مرثیہ خدای تعالیٰ را آشکارا می بینم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود اصبحت فالنور کا رسے بصواب کر وہ پس ہیں را لازم گیر وینجا مشلخ ہر کے چیزے گفتہ اندش جلی میگوید میکن حارثہ نظرش از عرش و رنگدشت شیخ روز بجان شیراز میگوید احارثہ ترا صبت للسلوک فالنور علی ہذا السلوک حتی تصل الی مقصودک محمد یوسف حسینی گفت کہ حارثہ ادب نگہداشت گفت انظر الی ربی و مرادش ہاں بود معتاد میاں مردم ہیں است کہ گویند پیش تخت پادشاہ شدہ است و گویند کہ پیش سلطان شدہ است مراد ہاں باشد و گویند را بات اعلا ام مقصود ہاں است کہ پادشاہ آمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود اصبحت فالنور مقصود رسیدی و ادب نگہداشتی و ہم چنین ہیں و ادب نگہ دار و ہمہیں سی باش سرافاش مکن شیخ ابو بکر کلابادی بمبالغہ انکار وارد کہ درو نیانہ بظاہر نہ بباطن رویت بود محمد یوسف حسینی میگوید یدعیہ اللہ من اس طائفہ را ویدہ ام کہ ایشان یکسا عتہ از دیدار او محروم نامندہ اند لا حول ولا قوۃ کجا افتادہ ام بیت۔

سخن کوتاہ کن گیسو درازا چو میدانی کہ محرم در جہان نیست

کناساں را بخش مشک و عنبر بر خاک مبند ز روز یور

مسئلہ دیگر کرامات اولیاء است و بود و باشد و ہست انتشار اللہ تعالیٰ پس این کلام گفتہ آید کرامات عبارت از خارق عادت مسمرہ است اثبات محال مثلاً عادت مسمرہ اینست میوہ تابستان ہم در تابستان باید و میوہ زمستان در زمستان و خارق عادت این است کہ میوہ زمستان در تابستان و میوہ تابستان در زمستان و دیگر آب بطبیعت مغرق است خصوص شی ثقیل را کرامت نیست کہ بحسب خارق عادت یکے پای بر آب نہند چنانکہ یکے برسگے ویا بر دین خشکے پاس نہند و بگذرد و او بچنان بکام خود رود و ہوا پر دین مخصوص بطیور است انسان

چنانچہ پرنده میسر در بچنای پروایں را و صورت است یا در موالاتاده میرود یا
چنانچہ کبوتر و نلغ میسر در بچنای سپرد و دیگر کہ چند روز و چند ماہ پی سیر توان کرد
یکے یک ساعت لطیف آن زمیں را پی سیر کند و دیگر حافظے قرآن را در روز
و شب ختم می کند یا در نیم شب و کرامت اینست کہ در یکدو و چند ختم میکند
از اعلیٰ حروف میگویند و دیگرے خبر از امر غیب میدہد کہ چنین شد یا نخواہد شد
در واقع بچنای باشد شیر درندہ است و مارگزندہ است اورا ندرو و مارگز و مثل
این حکایتها خواہ ابراہیم خاص را بسیار بودہ است و در کتب سلوک نوشته اند
خواہ من قدس سرہ با قاضی شہ بالمی کہ یار بزرگ خدمت شیخ بود می فرمود کہ ہمیں
ساعتے کہ تو نشستی خضر خاست و تو نشستی و یارے را فرمود ہر کہ صلوٰۃ الخضر را ملاقات
کند البتہ با خضر ملاقات شود چہار روز گذارد صلوٰۃ الخضر را با خضر ملاقات کر حکایت
کرامات اولیا چگویم بسیار است این تحمل آن نتواند کرد ابدال و او تاد سیر طیر دارند
کرامتہا دارند من ایشان را دیدم الغرض کرامتہائی اولیا را انکار نہ کنی انکار کرامت
متضمن انکار قدرت بارست تعالیٰ۔

سخن نغز دیگر خلاف است میاں اہل تصوف ولی خود را بداند من ولیم یا نہ
قوے گفتہ کہ ولی خود را نداند کہ من ولیم زیرا چہ آن موجب عجب و خود بینی باشد و آن
مرد مردود شود اما من میگویم ایں ولی است متعبد و صلح و از ہواے پریشاں بکلی باز
آمدہ با ایمان میرود فردا آن مناصد قضا و امر تہ اولیا بدہند اما ولی کہ ولایتے با و
دادہ اند و عل و عقد آن ولایت بدست او کردہ اند ممکن باشد قابل باشد کہ
او بداند کہ من ولیم در نقش خاتم امام زین العابدین بودا خدا ولی اللہ ایں زین العابدین
از دو از وہ امام است رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ایشان را ہمہ معصوم خوانند ابو سعید
ابو النخیر رحمہ اللہ علیہ بحکم مسافرت خواست در شہری در آید برد آن شہر دیوانہ

نشت دید با شراق باطن شناخت که این شهر و ولایت این دیوانه است
 ابو سعید باوے گفت خواجه با جازات شما در ولایت شما در کیم و نظار و کیم دیوانه
 فرمود ابو سعید ادراستی بشرطیکه در ولایت با خیانت بخی بوسعید را گذر باز ارا قناد
 خالصه سیکین ظلم میکرد ابو سعید خاطر داشت تا ظلم او دفع شود ابو سعید داد و در کثرت این
 بود که تصرف و خیانت نکند ابو سعید آمد که آن دیوانه غدر خواند بچو که آن دیوانه ابو سعید را پذیرفت
 ابو سعید او را نم که در ملک با خیانت کرده ابو سعید گفت خواجه بخشنده باشد گفت
 نه بخشم بر جانت انعم یا بر ایا نیست ابو سعید لزدید گفت ایما زاز اینهار جان را تو دانی
 ما را سه روز فرصت ده گفت فرصت دادم ابو سعید سه روز در مراقبه بود بیو روز
 اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ را بر وجود خویش فرو خواند اکنون توبه میگویی این خود را
 می دانند من و بیم یانه اگر این و امثال این می نویسم جلد می متفرق شود و هم تمام
 نشود.

معتبر خدا بهم الله تعالی منکر کرامت اولیا اند معلوم می شود که هیچ کس
 میاں ایشان ولی نبود و نخواهد بود و معتبر میگویی بنده خالق افعال خویش است
 اکنون تو فکر کن که این شرک جلی هست یا نه اهل سنت و جماعت رضوان الله علیهم
 اجمعین می فرایند بونتهانی خالق کلا افعال العباد کما هو خالق اعیانهم اینها
 گویند افعال عباد را خود بیا فرید ثواب و عقاب آن چه معنی دارد محققان گویند
 هر که او را بر اے و دروغ آفریده است در مظهر او افعال و در خیال آفریننده ملک
 آنرا که بر اے بهشت آفریده است اینها سخن میگویند تا نم تو با معان فکر کن این
 اشکال در آن حل میشود در مصباح است که موسی صلوات الله علیهم با دم علیه السلام
 گفت که دانه گندم حردوی همه را از بهشت بیرون کردی آدم علیه السلام گفت
 تو در توبیت خوانده پیش آنرا که مرا بیا فرید بچند سال این نوشته بود و عصی



اَدَّ وَرَقَةً فَقَوَّیْ موسیٰ علیہ السلام گفت چهار هزار سال آدم علیہ السلام گفت
 مرا ملاست میکنی بکارے که پیش انان که مرا آفریده چهار هزار سال تقدیر کرده بود
 من تو انم آنچه او تقدیر کرده باشد غیر آن کنم فجاءه علی موسیٰ آدم بر موسیٰ قاف
 آدم موسیٰ علیہ السلام ملزم شد عمر رضی الله عنه گفت انتهت مع بالعل و فیکمل علی
 ما قدر لنا فقال لا وكل میسر لما خلق له فقراء و ائمان اعطی و اتقی و
 صدق یا یحسنى بالانوشته ام این هر دو آیت هم بر این مرتب می شود تا دانی از من
 پرسیدی لهذا محروم و نهی از تنگ بکار باشد و ذلک ایضا من تقدیر الرب
 سبحانه و تعالی رسول الله صلی الله علیه و سلم را پرسید نهل یرد الدواء الفضله
 فقال لا فقال ذلک من تقدیر الله تعالی رسول الله صلی الله علیه و سلم در
 مرض موت هر چند او بوحی دانسته بود که عمر من باخر رسیده است تا آنکه در رجوع
 فرمود و لعلی خذوا عنی مناسککم لعلی لواج بعد عامی هذا و در احیای علم
 است که در اثنای تذکر گفت که انی اری قد اقترب الاجل فبکاء و بکوا
 خود گریست و صحابه هم گریستند سبب آن پرسیدند که اگر اتفاق تقدیر افتد چنین
 ترا که شوید گفت آنکه افضل شماست و بمن نزدیک تر است گفتند و آن گیت
 گفت علی رضی الله عنه الغرض این و امثال این بسیار است و هم در مرض موت
 عزرائیل آمد گفت مرا فرمان است اگر تو فرمانی در تو تصرف کنم گفت باش تاجر بیل یا
 جبریل مبادوی گفت که عزرائیل میگوید اگر تو میگوی در تو تصرف کنم جبریل گفت ان ربک
 لیشتاق الیک خذت تو مشتاق تست یعنی آن رفیق را اختیار کن بعد از آن
 رسول صلی الله علیه و سلم گفت الرفیق الاعلی و الحبیب الاولی عائشه گوید بعد از آن
 این سخن شنیدم و انتم که رفیق اختیار کرد المقصود گفته اند مات رسول الله صلی
 الله علیه و سلم و قد مرالد و اعنی یعنی باین سبب که یقین داشت دیگر وار

میں شید حکمت را وحل ظاہر را ترک نیاورد و شاید کہے را آنچه حکمت است اس ترک و دوست
 پیغمبر نیست اکنون بدان کہ باین ہمہ کہ معلوم شد کہ اوقات افعال العباد است
 کما هو خالق اعیانہم امر معروف و نہی از منکر بیکار نہ باشد قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ
 اَوَلَمْ يَرِ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْقَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْعٌ مُّثْمِنٌ - عجب کایت
 کہ خود بیا فرید و اور خصیم خود سازد بعد از ان از و کلمہ کند - ای عزیز غور و غار است
 فہم من و تو اینجا زسد فرید عطار گوید بدیت

سبحان خالقے کہ صفاتش ز کبریا در خاک عجز میفکند عقل نبیا
 گر صد ہزار قرن حبست کاہتا فکر ت کنند در صفت غرت خدا
 آخر بجز معترف آیند کہ ای الہ دانستہ شد کہ بیچ ندانستہ ایم

سالاہا باشد کہ این بیت ورودت ماست بدیت

عجب نیست کہ مکرر شد طالب دست عجب این است کہ من وصل و سرگردنم
 متشابہات کہ در کتاب اللہ و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خواندہ و از مفسران و محدثان کہ شنیدہ کہ معانی اس پس عند اللہ است بر تشریح
 کشف نیست سرایت میاں خدا و رسول خدا بلکہ گفتہ اند متشابہاتے کہ در قرآن
 ہست فردا بر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کشف شود بیان اس من تو انعم کرد چہیں خود
 کشف مرا العبودیہ کفر کس باشد کہ بر این مطلع گردد او کشف کند کفر باشد
 و گفتہ اند کہ ہمدی علیہ السلام بیاید متشابہات را بصورت شرع بیان کند بآباد
 بعد ادائے فریضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود بیایید ہمہ روے من بیہیند ہمہ
 روے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیدند مگر علی علیہ السلام ندید دوم روز علی علیہ
 الصلوٰۃ و السلام گفت بیایید ہمہ روے من بیہیند - انتظار فرمان رسول صلی اللہ
 کردند رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود آنچه علی رضی اللہ عنہ میگوید بروید بکنید روز

تو انعم

دیگر ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ از رسول صلی اللہ وسلم باستکشاف آن در پیوست
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود و شنیدہ در حضرت بودم صورت قدوسی تجلی کرد مرا
 در کنار گرفت و شپیلید خنکی و لذتے یافتہ کہ در تحریر و تقریر بیان نتوان کرد چون بخوبی
 آدم برائے امتان خواستم کہ ازین نصیب امتان من شود فرمان آمد چندی ہزار
 پینا مبرال بودہ اند در میان ہمہ مانصیب تو کردیم و معتاد من ہست ہرچہ مرا
 و بدر برائے امتان خواہم ابو بکر ترا بردم گفت من این را درین نصیب نکرده ام
 ہچنین عمر و عثمان و علی را بردم فرمان آمد مائمی میخواستہم باز آن صورت تجلی کرد از آن زیبا
 و لطیف تر پیرایہ بسیار علی را در کنار گرفت و سخت شپیلید علی از خوردفت و
 بیہوشانہ افتاد و باز او را بقدرت خویش بدو داد من و علی یکجا شدیم و برائے
 امتان خواستم فرمان آمد ہر نعمتے خاصہ کہ شمارا میدہم شمارا عام می کنید گفت مائمی فضل
 و رحمت ترا نہایت نیست فضیلت الرب تعالی و فرمود ہر کہ فردا پس فردا
 بعد فجر با داد ردے شمارا بیند ازین نصیب یا بد من نبی بودم مقدم شدم علی امتان
 من بود پس بدیت

تو دانشموی و لیکن احبہد کنی جائے برسی کر تو قویٰ بخیرید
 ایں حکایت را در مجمع الادبال نوشتہ دیدہ ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 برکیاں ساختہ می شد عاتم بلین برکیاں نوشت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بر شمارا ساختہ می شود کاغذے بدست عورتے زائے داد و گفت کہ یہ تعبیل ہو
 و ایں کاغذ برکیاں وہ جبرئیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر کرد ابو بکر و عمر
 را پس او دو انید ایشان اورا تفصص کروند کاغذ را نیاقتند رسول صلی اللہ علیہ
 وسلم علی رضی اللہ عنہ را فرتا و زجرو توینخ براں عورت کرد و گفت و اللہ کہ خدا
 و رسول او دروغ نگویاے عورت آن کاغذ بدہ والا نہ ہنر اے خود خواہی ہر

اواز میان موئہاے غیش کا تذکرہ شد و داد عمر گفت د عنی یا رسول اللہ
ا ضرب حنق هذا المنافق رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود اما تدری لقلد
اطلع اللہ علی اهل البدن فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم
نمیدانی عمر کہ خدای تعالیٰ برابر بد بر رحمت و فضل مطلع شد و گفت ہر چہ خوش آید بخشد
بہ تحقیق من شمارا آمزدیم شخصی بن خدمت شیخ نظام الدین محمد بدوانی می گریست
سبب گریہ او پرسید گفت خواجہ پیرے و اتم پریشان حال بود فوت شد غمیدم
تا بروچہ شد شیخ فرمود و قتی برآمدہ است گفت نہ گفت مارا دیدہ است
گفت نہ فرمود و قتی در غیاث پور آمدہ است گفت یکبار کار سے داشت
برائے کار خود آمدہ بود خدمت شیخ فرمود غم مخور ہمیں قدس بندہ است اور لفظ
خالہ خواجہ ما پیش خواجہ می گریست موجب گریہ اش پرسید گفت از آتش و ورش
می ترسم خواجہ فرمود ہر کہ دست بردست این ضعیف نہادہ است فردا اورا
از آتش و ورش نجات باشد۔

ای عزیز اگر مثل و مانند آن بنویسیم کہ مرا از اولیاء اللہ محقق شدہ است
مجلدات متفرق شود مقصود این است کہ برائے الہیات مختصر نیست تا از
جد و جہد بازمانی و طلب بر جاداری و عقیدہ مستحکم کنی گریہ کام مرا از ایشان گیرند
و ر بدم مرا با ایشان بخشد بدانی کہ بر این طائفہ متشابہات کشوف است
اما فران کشف نیست و ہر کہ کشف کردہ است چنانکہ علاج و قاضی کشتہ و سوختہ
شد مذ قال اللہ تعالیٰ مِنْهُ آیَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أَوَّلُ الْكِتَابِ وَ اخذ
مُتَشَابِهَاتٍ تا آخر آیت اگر ترجمہ آیت بنویسم زیلتی باشد زیرا چہ مفسران تفسیر سے
نہ کردہ انعاما الذین فی قلوبہم ذریعۃ الایمان توے اند کہ برابر باری تعالیٰ مطلع نہ
من عند انفسہم ہر چہ خواستہ اند گفتہ اند انما یتقوا الفتنۃ و یتبعوا قیادہ یلم ہیں معنی دار

فَمَا تَعْلَمُونَ أَنَّهُ إِلَّا اللَّهُ وَتَنْزِيلُ مِثْلِهِ لَا مَحْصَنَ وَلَا مَحْصَنَ
 فِي الْعِلْمِ رَاعِلٌ مِثْلِهِ لَا مَحْصَنَ وَلَا مَحْصَنَ وَلَا مَحْصَنَ وَلَا مَحْصَنَ
 مِنْ عِنْدِ رَبِّكَ إِنَّ مَعْنَى كَيْفَ وَمَشَاهِدَةٌ وَمَشَاهِدَةٌ وَنَسْتِ أَنْدَاوِ
 شَيْئِهِ أَنْدَاوِ مَعْنَى كَيْفَ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ
 بَعْضُهُمُ الرَّاخُونَ عَلَى طَوْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ
 طَوْلُهُ كَفْتُهُ أَنْدَاوِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ
 بِسُورَتِ بَاشِدِ الرَّاخُونَ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ مِثْلِهِ
 الرَّاخُونَ هُمُ الَّذِينَ رَاخُوا بَارِوَاهِمُ فِي غَيْبِ الْغَيْبِ
 فِي سِرِّ السِّرِّ فَعَرَفَهُمْ بِأَعْرِفَهُمْ وَخَاضُوا فِي بَحْرِ الْعِلْمِ
 بِالْفَهْمِ لَطَلِبِ الزِّيَادَاتِ فَانْكَشَفَ لَهُمْ مِنْ مَدْحُورِ
 الْحَضَرِ بَيْنَ تَحْتِ كُلِّ حَزْبٍ مِنَ الْكَلَامِ مِنَ الْفَهْمِ عَجَائِبِ
 لِلْحَبَابِ وَأَنْكَمُ مِثْلِهِ عَجَائِبِ لِلْحَبَابِ حُرُوفِ رَالْبَابِ وَخَوَاصِ
 حَقَائِقِ بَيَانِ كَرُوهُ أَنْدَاوِ كَرُوهُ كَرُوهُ كَرُوهُ كَرُوهُ كَرُوهُ
 جَفْرَافِيهِ اِزَانِ يَدِ جَفْرَافِيهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اسْتَوَيْكَ
 جَفْرَ اِزَانِ اِبْرَوَيْدِ سِينَا اسْتَوَيْكَ اِزَانِ قَبِيلِ كَشْفِ اسْرَارِ بَاشِدِ
 فَا مَسَاكِ اللِّسَانِ وَقَبْلَ اِكْرَامِ امْتَالِ هَذَا اَوَّلِي رَا هَلَاوَنُطْقُوا
 بِالْحَكْمِ اِرْوَحِ اِيشَانِ دِرْعَالَمِ اَحْدِيثِ طِيرَانِي اَنْدَاوِ اِنْجِ اَزْ عَكْسِ پَرْتَوَاعِيَةِ
 اِطْلَاعِ يَافْتَةِ اَنْدَاوِ اَغْيَابِ الْغُيُوبِ نَامَنْدِ وَسِرِّ السَّرِّ خَوَانْدِ زِيرِ اِچِهْ اَلْغَيْبِ
 غَيْبِ الْاِطْلَاعِ عَلَى خُبْرَاتِهِ وَحَكْمِ غَيْبِ الْغَيْبِ بَاشِدِ سِرِّ السَّرِّ رَاهِمِ وِرِينِ دَاوِرِ
 نَقْطَةِ بِنْدِ وَعَرَفَمِ اَللّٰهُ خُذْ اِيشَانِ رَا شَا سَا گِرْدَانِيهِ وَفَهْمِ كِهْ غَزِيَرَتَرِينِ فَهْمِ
 اسْتِ كِهْ جَزْ بَانِيَا مَرْلِ وَاصْ خَوَاصِ الْاَوَلِيَا نَهْ بَخْشِيْدَهْ اَنْ فَهْمِ اِيشَانِ

را بخشد چون بدین دولت رسیده اند در دنیا علم خوض کرده اند آشنا شده اند و غوطه
 ها خورده اند و جوهر پر جنس از قرآن و ریای بیرون کشیده اند ضرورت آمد که سخن ایشان
 محض حکمت گشت و رنج مراد شد۔ امی عزیز تر ایاید کہ عمرے در طلب مجاہدہ
 و ریاضت با شئی مگر فہمے ازین نصیب شود واللہ اعلم بالصواب۔

حلیق الانس

تصنیف

حضرت قدوة الواصلین الکاملین سید السادات

سید محمد حسینی گیسو دراز

رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمید و ثناءے بیحد مرئی تھے را کہ از جملہ مخلوقات نوع انسانا مخصوص
 بہ تشریف عرفان و محض بشریت وجدان گردانید و با این ہمہ جز عجز و حرمان نصیب
 این بیچارہ نکرد و ہزار حجب و رراہ وصول این وایماندہ ہناد با آنکہ قرب قریب
 بآیت نحن اقرب الیہ من حبل الورد اثبات کرد۔ شعر
 واشد ما لا یقت من الماھوی قرب الحیب وما الیہ وصول
 کالعیش فی البیداء یقتلہ الظما والماء فوق ظہورھا حمل
 تعالیٰ عن کل عیب و نقصان وعن رجوع حال الی حال
 وحد ثبات۔

و درود و مقیم بروضہ مطہر سرور اولیا بہتر بہتر انبیا سریر سلطنت سیم غ
 بوہیت متمم دایرہ انبوت سپہ سالار روضہ قدس حریم حرم انس مقرب
 حضرت اعلیٰ فکان قاب قوسین او ادنی بیت
 از احمد تا ادب سے نیست میمے میان حجاب معنی است

و بر آل او و اصحاب او کہ خیر آل و بہترین اصحاب اند خصوصاً برگزیدہ
 ترین جہانیاں مقتداے عالمیان مقرب حضرت بوہیت امین جلیس و

نبوت ذبذء اولاد رسول روشنى چشم بتول كشتوف با سرار و مفيبات محفوظ بتليت
وكشوفات محي سنت رسول المنان السابر بسيرت سيف الرحمن قدما بعد قدم نام
بعد دم الغايض با حضل بهبه حاتم البنين الطاف بما اوتى بهبه آخر خلفه لراشدين
مطلع الانوار منبع الامرار دليل الطريق ترحمان الحقيقت ولى الرشا والمرشد
ارشاد و انفع يوم التناوذا و الحج والنجاح بوالفتح والفلاح استاد الشيوخ الاكابر الجامع
جين علم الباطن والطاهر قدوة العارفين عمدة السالكين صدر الدنيا والدين
مقدم القوم والقبلى العالم الربى الربانى الولي الاكبر الصادق محمد يوسف الحسيني
الملقب بكسيو وراز قدس الله روحه ونور ضريحه اصطفا الله بقربه وجواره
في يوم الاثنين واصطنعه لنفسه وخلصه عن مصاحبت اهل زمانه واسكنه
بجبهوت جانه بعد الفجر في السادس عشر من ذي القعدة سنة ثمان مائة وخمس
عشرين وقد عاش مائة وخمس شين في محبته وعبادته وبذل نفسه في طاعته
مجاهدة بهبهات فيمهاست لم يات الزمان بمثله ان الزمان بمثله لغريب
قد غاب عنا اثنان له وراء العارف المشتغل على يواقيت الحقائق المفيض
لاهل الزمان في كل وقت وادان - مصرع

الدهر تفجع بعدا لعين بالاثر

فاتخذ جوار رفيق الاعلى والحيب الا ولى وتركنا خاسرين غائبين على
افاضته اثار محبته واصحابه انوار لخطبة فبقينا في قوم لا علم لهم ولا ادب ولا عمل
انهم في طول الال ولا علم لهم ولا ادب فهم في تحصيل المكسب ولا عرفان لهم في
المعاد ولا وجدان لهم في الحقائق ياليتني قدمت قبلك حتى لا بصرت سواك
اللهم اجعله راضيا عنا واجعله لنا شافعا وشفعا وامينا في محبته ورضاه واحسننا
يوم القيمة في زمرة خدام جنتك يا ارحم الراحمين -

آما بعد چون این بیچاره در افتاده از آن نظاره جمال آن بے نظیر قطب
فرید چند ورقے کہ شفاے دل علیل و رجاے وصلت جمیل مسطور از ان در گاہ
باجاہ مقرب آلہ در بیان معارف مرموزہ و حقایق مکنونہ کہ سہمی بہ حدائق الانس
است کہ انیس خاطر حرمین و دل غمگین این بیچارہ گشتہ شکل پردہ حلیقہ۔

حدیقہ اول در بیان قول اہل تصوف النہایت الرجوع الی البدأ
حدیقہ دوم در بیان ارتباط اعضا با دل و متاثر شدن وسے با اعمال جوارح
حدیقہ سیوم در تجلی حق تعالی بر عامہ مخلوقات و دوری و نامقدوری ایشان از
حدیقہ ہارم در بیان شریعت و طریقت و حقیقت و حق الحقیقت و حقیقت الحق
حدیقہ پنجم در بیان مجاز کہ عالم مجاز و عالم حقیقت چہ معنی دارد۔
حدیقہ ششم در بیان متعلق شدن باخلاق خدا و متصف بصفات او تعالی و تقدس
حدیقہ ہفتم در بیان نصب کردن حق منصب شیخوخت بیکے و در بیان وزن
اعمال بچیزے از مثلثات۔

حدیقہ ہشتم در معنی نماز بجماعت و در بیان اسرار ارکان صلوۃ۔
حدیقہ نہم در بیان مراتب دل و اطوار او و چیزے از عدم خلقت قرآن۔
حدیقہ دہم در بیان کیفیت دل۔

کہ بر حدیقہ از روضہ رضوان انس و خلیفہ از خطا رقدس است نظارہ کرد
و آن را فہرستے بنود خواست تا آنرا فہرستے کند و دو حدیقہ دیگر کہ بعد اتمام
این نوبسانیدہ بودند یکے در بیان ازلیت وابدیت محبت حق و اختیاء
کردن عاقل محبت را دوم اختیار کردن طالب راہ ارادت و طلب
تجلی در سلک این مجموعہ منسلک گردانند تا تصبیح آن لازم نیاید و ہدیہ بقدر
مہدی در نگاہ تقرب دہاوی باشد۔

حقیقه اول از مقالات اهل تصوف که

النهایت الرجوع الی البدایت

این کلام محمل بچند معنی است. یکی این است که در عوارف گفته

است آنکه او بنهایت رسد کار او اینست آنچه در بدایت کرده بود از تعبد

و از کشف و از محلی و تخلی و تفتیش و از تعلیمی و تخلیقی هم بدان باز گردد. و همین سخن من اند
خواجہ خود شنیدم و همچنین میفرمود که خواجہ ہم نقل از عوارف میفرمود گمانم برین است
مگر اسناد ہم بعوارف بود نیکو سخنی است این اما یک گفتاریست اینجا که نقطه

رجوع از ان باب است زیرا چه رجوع این تقاضا کند که در وسط کار ابتدا را گذاشته بود

چون بانهتار رسید هم بابتدا بازگشت و این چنین نیست آنچه میگوید بابتدا تا آنکه بانهتار رسد لازم بود
آن بوده است تا آنکه بانهتار رسید پس رجوع چه معنی دارد مگر آنکه این تحمل کند که

هم بر کار ابتدا مستقیم و مستقیم ماند گوی رجوع کرد یعنی با موجب آنکه او بکار اول

باز نگردد که او را روزگار دیگر پیش آمده یا این هم بازگشت بکار اول باز نماند

هم بدان مستقیم شد گوی رجوع کرد یعنی دیگر در اول کار پیش از آنکه شروع در سلوک

کند در نفس او هوس و آرزو و مشتبه و مبتلا بود چون در سلوک

شروع کند آن همه را از خود ببرد کند چون بانهتار رسد فضل او سهل او از روی

ظاهر همه بدان باز گردد شخصی که از اول حال پیش از شروع در سمر و سمری بود

چون بانهتار رسید همان سمری از سمر او سر بر کند چنانکه گفته اند که رخصت است

که سروران را سمری در سمر باشد و اگر اول حال هوس زنان و کینزکان داشت

آخر حال هم بدان رجوع کند رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم بست و پنج سال

بوده است که در عورت نگشته بود پس آن خدیجه رضی الله عنہا را نکاح کرد تا او

زندہ ہونے و کینز کے جزا و نہودہ است چون دولت قربت و عزت و صلت یکام رسید نہ حرم کرد تا آنکہ شبہ بر ہر حرمی نہگان با سہفت نہ در نہ ہشتاد و یکے شود و خداوند سبحانہ و تعالیٰ در حق او این فرمود کہ ہر عورتی کہ نفس خود را بہ نبی اللہ بخشد بے نکاح و تعیین مہربنی اللہ را روا باشد بر حکم این آیت اِنْ وَهَبْتَ نَفْسَکَ لِلْغَیْبِ اِنْ اَرَادَ الْغَیْبُ اَنْ یَسْتَنْکِحَکَ مَا خَالَصَتْ لَکَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ حکایت ہم ازین سلسلہ کردہ است۔ او اول حال معتزل بودہ است چون بکمال انتہا رسید در باب او این ہیہ شد صوفی بود از زمینے کہ در آن زمین امساک مال و شمع حال شہرت دارد خاصیت آن ولایت اینست بزرگے کہ در آن زمین بکمال انتہا رسید و نفس او این امساک و این طلب بود چندان مال جمع کرد کہ از کجا گذشت فعلی ہذا امر و نہی را این خاصیت باشد کہ رجوع او بہا گذشت او بدان باشد کہ پیش از شروع در سلوک بود۔ اینجا متوہمے گمان نمود کہ والعبادہ باشد و از مواہب و از موار و الہیات باز ماند استغفار اللہ این میگویم کہ این ہوتہ اورا در ہادیہ حرمان نیندازد و بہر ہوا سے کہ او مشغول باشد و عین تجلی و کثمت بود متوان گمان بردن کہ رسول علیہ السلام ہمہ شب بتقرب زمان مشغول بود چہ او از خدا محبوب محروم بودہ است لا واللہ ہمدردان حالت ہمدردان کار در عین تجلی و ظہور و مقصود و عین عیان بودہ است بدانی کہ مرد عارف و سالک و ہالک را ہر چہ الذی و اشبہ بود تجلی او در آن الذی و نہی اعلیٰ و ابہی بود چہ دائم توجہ فہم کنی آئی دانی ہمیرین قیاس بار رسول اللہ کہ خیر الناس است عارفان ذکر را استخارہ و استئناس است اَفْصَلُ اَنْتَ مِنْ اَتَّخَذَ اللّٰہُ هَوَکَ فَمَا نَحْنُ فِیْہِ قَضِیَۃٌ مِّنْکَ است اقل من کل قلیل حالت ایشانست ہمیرین

جملہ است کہ ما را یث شیئا الا و را یث اللہ فیدہ۔ ما را یث شیئا
سالیہ کلی است الا و را یث اللہ موجبہ کلی است۔

و معنی دیگر ابتداے وجود انسان اول ولادت اوست تا آنکہ او بالغ
نشود بر و تکلیف نیست مرفوع القلم است بر و قلم جاری نیست چون بود سالک
با ہتہائے احوال و مقامات رسد آنچنان گرد و کہ تکالیف از و بخیزد چنانچہ در
اول حال بود چنانچہ سقطت عنہ کلقت التکالیف بہچنان شود کہ گویند
باوے اعمل ما شیت فانک معفوہ این مسئلہ در شرع برین معنی درست
باشد کہ اورا ذمہ تکالیف نما ند کہ او درین معنی باشد کہ او در ذمہ تکلیف محکومت
است این سخن نازک است و ہر کسے را بدین عمل استوارند از مدعیان
کاذب و ہوا پرستان متنفس است بدین کلام ہدیائے گویند و ہر چہ خوش آید
کنند نفوذ باشد من شرم ہر کہ این دعوی کند و برین رو د کشتن او بہتر از کشتن صد
کافر باشد این کسے است کہ اورا بر نفس خود و بر اہل و بر مال خود امین نتوان
ساخت۔

معنی دیگر الرجوع الی البدایت این باشد مبداء و معاد او را یک گرد
چون او با ہتہا رسید ہمانچہ او در میدید ہما ز اہم شادہ دید۔

معنی دیگر ہر چند کہ در اول حال بود و در وسط کار سلوک کرد و تجلیات و کشفیات
نقد بذیل خرقد او بر بستہ اند تا آنکہ او ہمین شد کہ پیشتر رہ نما ند با ہتہائے انتہا
رسید در قدر و یا استاد پس آن چنان عاجز و متحیر و درماندہ دید چنانچہ در اول
کار بود این سخن ایشانست۔ رباعی

ہرگز دل من ز علم محروم نشد کم ماند ز اسرار کہ مفہوم نشد
چون نیک نگہ کردم از روی خود معلوم شد کہ بیچ معلوم نشد

و عطار نیز بدین گفتار اشارتے کر دہ است۔ بیت
 بجان خالقے کہ صفائش ز کبریا در خاک عجز میفکند عقل انبیا
 گمہ ہزار قرن ہمہ خلق کائنات فکر ت کنند در صفت عزت خدا
 آخر بجز معترف آیند کالے آلہ دانستہ شد کہ هیچ ند استایم
 خواجہ مامیفر موند کہ مردم رب را دانستہ اند اما ربوبیت را نشاختہ اند
 این سخن بعید الغور و تعمیر الفہم است۔

معنی دیگر ساکے سلوک کند ہر نفسے و ہر دمے خود را دانند کہ من از عالمے
 بعالمے و اندیہانے بچہانے میر و م چون کاربا نہتہا کشد خود را ہما بنجا یا بد کہ در ابتدا
 کار بود مثل او بدان ماند چنانچہ خود ستور خراس ہر چند کہ رہ رفت و بویہم خود
 قدم زد تا با خود گمان برو کہ چند فرنگ رفتہ باشم چون چشمش کشود ہمدان مقام
 اند کہ ریبط جلیلہ بود ہما بنجا ایتا دو یافت۔

معنی دیگر شخصے باشد کہ اور اکشوفات تجلیات متوالی است ساعتے
 ازان فرصت نیست تا آنکہ او بداند و راے این چیزے دیگر نیست تا آن کہ
 قایل بطلق و تنقید شود و با جہال و تفصیل گراید و جزئی و کلی گوید و بمثال کلی طبعی
 است اورا در قارج وجودے نیست اور ضمن جزئیات موجود است
 چنانچہ محی الدین ابن اعرابی و قاضی عین القضاات و حکماے یونانیان و آنکہ
 متابعان ایشانند اگر مرشدے محققے متابع سنت رسول اللہ را بحقہ شناختہ
 مرید را آنجا رساند کہ جزیکے وجود باز ہمہ وجودات نبیند و نشاند و نداند
 آنجا بصدق و حق گوید و ہوا لا ہوا لا ہوا۔ اے عرفاے روزگار اے
 منہیات احرار اے مشایخ کبار در سخن محمد یوسف حسینی با فکرے
 بسیار نظرے گما رید و بدانید کہ چہ گفتیم۔ و اگر این سخن بر صدق مقال استوار

ندارید فرداے قیامت آئنا و صدقنا چنگ ایشان و امن من - والسکاه

حدیث دوم

در بیان ارتباط اعضا با دل و متاثر شدن بے اعمال و عیال

درخت را در پنج آب و هند طراوت و نصارت آن در شاخ و برگ و گل و میوه ظاہر گردد و گل بشگفت خوشبوے شود و میوه پر گردد و با مغز و مزه باشد برگ تازه شود و بر تته دروے پیدا آید و شاخ دراز و پر گردد و پنج استوار تر شود و اگر در پنج درخت آتش اندازند یا خاکسری گرم که در آتش می باشد حکم او بر عکس آن باشد - بدان که در نوع انسان عکس این است چشم گوش و زبان و دست و پا اطراف دل اند هر عملی که بدین اطراف کنند اثر آن در دل پیدا گردد و اگر بزبان و گوش اعمال صاحب آید سخن حق گوید و تلاوت کلام اللہ کند و بدعا و تسبیح گراید و گوش سخن حق شنود و آواز کلام اللہ و سخن عظمت و اخبار حکمیہ بشنود و کذلک الصالحات الباقیات فی الطرفين و بدست تحریم بند و مصحف کلام اللہ بدست گیرد و در رکوع و سجود غسل دارد و رفتن بمسجد و خانه کعبه معین سازد و صدقه دهد و بیایے در نماز قیام کند و بقوت پایے رکوع کند و ہم همچنین سجود و بیشتی پایے در مسجد رود و بره خانه کعبه رود و کذلک تعلم علم و کذلک الباقیات الصالحات فی الطرفين جميعاً و ہم همچنین چشم از خیراتے که بدو نسبتے دارد و تفکر در آیات و بدیدن قطع مجاورت بدان ماند که آبے هنایے و شیرینے در پنج درخت دهند در و نصارتے و طراوتے و صفائی و نورے و انجلاے که عکس پذیر وجودات ملکوتی و لاهوتی شود این اثر آن اطراف بود که به پنج رسید و اگر بزبان دروے گوید یا کفرے

گوید یا کلمہ بشر کے گوید دست در محلے نام شروع انداز و در سرقہ یا غصب یا
بمال غیرے بنا حق یا دست انجا اندازد کہ بزنائ کشد و بلواطت برد و بپا
بجائے رود بت بپرسد و می خورد و زنائ کند و سوسے سرقہ رود و کذلک
الباقیات والصغائر النسوبه لهذه الاطراف بجلتھا۔ این بدانکہ آتش یا خاکستر
گرم در زیر درخت اندازد چنانکہ گفتہ ام کہ اطراف مردل را همچنان اند کہ پنج مر
اطراف خود را تاریکی و کدورت و غفلت در دل طاری گرد و تا کار بجائے کشد
کہ آنچنان سیاه گون شود کہ بہ تیغال ماند و العیاذ باللہ خوف آن باشد کہ عاقبت
تا بجہ کشد آن بان بہش باش یک اندیشہ کن با خود این سخن را دست آموزہ
روزگار خود ساز کہ مومن ہر قسمی کہ کند بدان کافر نشود و ایانش باقی باشد
آرے ہم چنین است تو میگوئی اما باندیش چہ گفتہ ام خوف آنکہ چون در
ر آب نہ ہند گل و برگ و شاخ و بیخ خشک گرد و پس آن خشک شد باز
گشت بتری و تازگی در چیز استقامت افتاد و چہ اندیشہ می افتد کہ فاسق دو
رو میدارد و بوجہ طرٹ کفرے و بوجہ طرٹ ایمان۔ و حلقہ فرض کن یکے را
حلقہ ایمان نام نہ دوم را حلقہ کفر۔ در دائرہ ایمان جز صلوٰۃ و صوم و تلاوت و
صدقہ و سخن حق گفتن و شنیدن آنچه امثال اینست نباشد و در حلقہ دوم آن کہ
شراب خمر و زنا و لواطت و سرقہ درین حلقہ بیا بند بجان و سر خود بگو کہ حلقہ دوم
کہ حلقہ کفر است در و شرک باشد و کفر باشد و کذب باشد و خیانت باشد و سرقہ
و زنا باشد و لواطت باشد۔ ان و ان اکنون بدانکہ مومن است ساکن دائرہ
ایمان است و الیاذ باللہ اگر او خواہد کہ سرقہ کند زنائے لواطتے شراب خمرے
و قول کذب را مباحتر شود نہ آنکہ او را از دائرہ ایمان بیرون می باید آمد در
و ترہ کفر در باید شد ہیات ہیات نصیہات باندیشہ باشد بد اندید کہ چہ میگویم

نہایت

ماہر باشد مگر آنکہ دواعی پیش آمده باشد والسلام۔

حدیقہ سیوم

در تجلی حق تعالی بر عامہ مخلوقات و دوری و نامقدوری

ایشان از و قوله عز من قائل اَلَمْ تَرَالِیْ رَبَّکَ کَیْفَ مَدَّ الْبَصَلَ
دیدیم کہ این عروس حضرت از و را سے پرده ربوبیت چه چشمک زد و ہر طرف مردم
چشم دل کشا و پس آن صورت اعجاز نمود گفت کَیْفَ مَدَّ الْبَصَلَ دین
نظارہ نظرت کشودہ هیچ فکر ت دارد و دین نظارہ هیچ دیدہ میشود ہرگز نعل
را بے آفتاب وجود نہ و ہر جا کہ آفتاب سایہ نہ ضرورت باشد کہ البواحن نور
از دوری و نامقدوری این را نبالد و بوقت خویش شور انگیزی کند اگر دست
من نہ ام و اگر منم او نیست ہیہات ہیہات سنائی خود سنائی میکند و در آن نودار
خود نمائی نیسازد۔ ہیست

نہایت

بے منت است او تا سنائی با من است یا سنای زین قبل در مانده ام

نہ آنکہ از قابلیت خطوط بدر میرد آنکہ ترا چه و از و چه نصیب۔ موسی علیہ
السلام چه گفت ارنی انظر الیہ تا زیانہ سرزنش بر سر وجود او زده اند چه
گفتہ اند لکن تدرانی تو نمی بینی بر نسبت وجود او کہ سدر راہ شہود او بود لمحہ یک
زدنی افتاد و آن کوہ وجود را شنیدی چه شد کہ سدر راہ تجلی او بودہ جَعَلْنٰہُ ذَکَا
و اُمیت نابود گشت موسی علیہ السلام را چه پیش افتاد خَرَّ مُوسٰی صَبْحًا اِنْ یُّہُوْشِ
و دہوشی نبود این نابودگی او بے خویشی بود چون بخویش آمد ہر آئینہ عدم امکان
وصول دید گفت فضلے وصلے نیست فقہے وجدے نہ یک سر رشته طرفے
مبدأ طرفے معاد ہر دو سرا با ہمہ گرفتہ اند یکے ریکے محو لاجل و لا توفی

الابا لله - بیت

سخن کوتاه کن گیسو درازا کجا تو این سخن مہیات مہیات
 جاء موسى بلا موسى فلم يبق موسى شي من موسى حكما گفته اند الواحد
 لا يصدر منه الا الواحد محمد حسینی توحید میگوئی میگویم یکے اندر همان یکے دیدی
 خرقانی چه پرده در می میکند از وحدت پیرهن وجود و پارہ میکند سینہ کشادہ
 دو مینا دید چه باشد انا اقل من ربی بسینتن انا را بدست حقیقت بکار و تحقیق
 دور احک کن اقل را یا بی اندک انداز پاک شوی من ربی تعدیہ است
 بنیتس بالجمع وما افسرنا الا واحدا كَلِمَةٍ بِالْبَصَرِ آنکہ ہم در یکے
 رفتہ اند لمج بالبصر جز وہی نماند اگر این چنین نیست آدم علیہ السلام از کجا
 صورت نمود و حوا یکدام لون بر آمد تلون و تگون از آبے و گلے خاست
 تفصیل باجمال پیوست مقید با مطلق یکے شد غوک از دریا است ہم بدریا
 پیوست اگر خواهد از دریا خبرے دہد سر از آن غرقاب بیرون باید کشید
 فریاد او کہ میشوند او کرامی شنوند و اگر در غرقاب اوست او خود در آن غرقاب
 غرق است رہے گرداب حیرت لا بد له ولا سبیل الیہ -

الحمد لله على انى كضفدع يسكن في اليم
 ان هي فاهت مليت مالحا وان سكتت مانت من النجم
 ماہی را پر سیدند از کجای در چہ حیات تو بچسپیت بازگشت تو یکدام ماہی
 چہ گوید از آب رستہ ام در آب میباشم و آب آشام و مرج من ہم آب باشد
 و بے عجب کارے حوا با دم باز نمیگرد و آدم بجوایکے نمیشود - بیت
 گاہ من او باشم و او من گے یو العجب کارے دس طرفہ
 او من نہ من او نہ وادی دمنی در میباز و لغو باشد اندہ الان کما

نہ برانہ

كان ویكون كما كان فكن الان كما كنت وتكون والله اعلم
 اے عزیز جہد کن کہ مردمان از حجۃ تقلید بد آئند بصحراے حقیقت و حقیقت
 حق رند تقلید چیزے باخیر یا برکت است تقلید چیزے با انتقامت و قامت
 است تقلید چیزے با ترس یا بیم است تقلید چیزے با ذوق و شوق است تقلید چیزے
 با روح و راحت است تقلید چیزے با درد و دوا و درمان است تقلید چیزے با سوز و سازا
 نغہ و شور و صوفیان است و طامات ترہات ایشان و مناجات اہل علوت
 و ناز و نیاز ایشان و مردمان کہ بادیہ گرفتہ اند کہوت و غارات را سکن و مادہ کا
 ساختہ اند این ہمہ در مقام تقلید است و ہزار در ہزار نفر را چون جہد کن کہ
 از ظانقہ تقلید بشہر تحقیق آئند اگر یکے بہ تحقیق آید باقی ہمہ در الحاد و زندتہ
 و اباحت گرفتار گردند فایاک و ایاک فایاک و ایاک تو خزائن دل طاب
 را بجا ہر نذر و ہر عبادات و اذکار و مناجات مالا مال کن منہم شکستہ باشند کہ
 عروس حقیقت بردے بجلی کند و پیرایہ شریعت و طریقت را بر خود گرفتہ
 باشد اکنون این آن کسے است کہ از ہزار در ہزار بہ تحقیق رسیدہ باقی ہمہ
 در بند خودی و خود را ہی گرفتار گشتہ اند و الحاد و اباحت و زندقہ مایہ خود ساختہ
 فایاک و ایاک فایاک و ایاک واللہ اعلم

حدیث چہارم

در بیان شریعت و طریقت و تحقیقت و حق تحقیقت و حقیقتہ الحق

شریعت عبارت از گفت انسان کامل است طریقت عبارت از
 کرد انسان کامل است حق تحقیقت عبارت از بود انسان کامل است
 حقیقت الحق عبارت از بود و نابود انسان کامل است مثلاً انسان کامل سخن

گفت و آن سخن متضمن چه بود یعنی هر که این چنین کند ابد دولت دید و سید آنچه
گفته بود کرد و شد و بدین کرد در اے دریافت سعادت و دید بود و رسید این
سخن عبارت هم ازین باشد التصفوت علم و عمل و موهبة گفت بلکه
این دید را علم شد آن کار کرد و شد بدان دولت رسید مواهبت شد پس
آن خود را مبوط بشریک شد که یافت چنانکه یوزید گوید غصت فی بصر الاعمال
فوجدت نفسی مربوطة بنانیة فقطعتها فاذا انا هو و هو دید
خود را گرفتار شرک دید بود گر آید آنکه چه گفت فاذا انا هو این بود که او نبود این
دم شد و همیشه در میان بود و بود هم تا بود گشت خود او هو بود از بود تا بود سخن بخاتم
گفت اما این معنی مشاهده ما شد مردم سخن حقیقت بشنود ریش را شانه کند و بال آن
بر و نهاده و در صدر محافل و مجالس بنشیند و این کلمات بگویند و راستا دجیا به بیند
و سرے بجینانند و الناس یظنون بهم ظنونا و ایشان بدین خوشوقت
گردند در حضرت ذوالنون از قرائین و ریاء مردم سخن میگفتند ذوالنون مانع آمد
گفت چه گویند که مردمان هواپرست بشنوند و آزادست موزه صدارت خویش
سازند که ما ییم این و ایتم و گوئیم هر کس که بجا بدین رسد حاصل کلام این بوده که سخن ذلک
سخن ذاک لاحول و لا قوة الا بالله بر آن بود که ازین جنس سخن نگوییم دیدم مردمان
را من نیگویم اسم فلان بن فلان از من این کلمات شنود همدین ولایت
آمد و خود را برین ربست مردمان بر و گمانها برده اند و دانستند این چنین محقق
و گر نباشد فایها الحسینی اقطع لسانک و اختصر بیانک و السلام

حدیقه پنجم

در بیان مجاز که عالم مجاز و عالم حقیقت چه معنی دارد
این عالم مجاز است و در اے این عالم حقیقت مجاز مجوزت یعنی محل

جو از حقیقت و دوم محل گذشت تن رفتن بجائے قرار گاہ نیست آنکہ گویند مجاز
 محل جو از حقیقت مجاز با حقیقت علاقے باید تا از مجاز عنایت حقیقت توان
 کرد مثلاً گوئیم زید اسد و زید شجاعی باید کہ از حقیقت اسد است تا زید اسد گفتن
 درست آید چون این عالم را عالم مجاز گفتن و راے این عالم حقیقت دانستن
 پس ازان حقیقت درین مجاز لمحہ پر توے عکس رشحہ باید و اگر نہ مجاز گفتن درست
 نیاید ہاں وہاں فکر تے گما رکہ درین جہان از عالم قدس پر توے و عکس تمام تر و
 روشن تر پیدا است اگر تورہ آن کار گیری پس آن رومی روزے ازان گس
 و ازان رشحہ پر تو افتدان اللہ خلق آدم علی صورتہ ہمین نشان میدہ
 خلق آدم علی صورت الرحمن بیانے آسان تر میکند۔ رسول اللہ
 میفرماید رایت ربی لیلئہ المحراب فی احسن صورت خبرے ازیں
 عالم میدہد صورتے محلی مصفا منور قابل انعکاس سبحانہ و تعالیٰ آفرید حسن و جمال
 قدسی بر صفت انعکاس بروے تانفت رسول اللہ در آن آمینہ عین اور امتا
 کہ و بضرورت فرمود رایت ربی فی احسن صورت و آنکہ گفت فوضع
 کفہ علی کتفی فوجدت برہا فی قلبی آن کف کہ عکس دستے
 کہ اورا قبضے و بسطے و اصبعے و قبضے بود نیست او حکایت میکرد و کلتا یدید
 یمین الصدقۃ و لا تقف فی کف الرحمن این ید غیب در غیب است
 این عین در عین نیست و آنکہ گویند مجاز بمعنی در گذشتن است باز عنہ اے مجاز
 عنہ اشارت برین میکند تا از عین بعکس قرار بر نگیری و البتہ در گذشتن شرط کار
 است انہ سبحانہ و راہ کل و راہ مفہوم و اصلان حقیقت است انجا این حدیث
 درست تر لا فصل و لا واصل و لا اقتراب و لا بعد و لا فقد و لا
 وجد والسلام

مدیقه ششم

در بیان متخلق شدن با خلاق خدا و متصف بصفای او تعالی تقدس

خواجہ من قدس سرہ العزیز حکایت میفرمودند خدمت خواجہ قطب الدین
بختیار اوشی قدس سرہ العزیز سماع می شنیدند در اثناے رقص و منی
حمید الدین ناگوری پایے شیخ افتادے شیخ اشارت بنجادم کردے خادم
سربز کردے۔ بندہ خدمت خواجہ عرضہ پیوست کہ چہ سر بود قاضی پایے افتاد
خواجہ خود سربز نکردے اشارت بنجادم شدے خواجہ در حال این مصرع
بر زبان راند۔ مصرع

ایجا ز سد زورق ہر سودائی

و انتم ہر جنس مردم کہ شستہ اند ہر کسے محرومیت این نداشت ضرورت
خواجہ اعماز فرمودند نادانے از میان مردم این سخن گفت کہ خبرے نداشتہ
اند خواجہ بگفت آن نادان التفاتے نکرد ساعتے طریقہ مراقبہ تاملے فرمود پس
آن درویشے بزرگے پرسید ہمیں لفظ من باز گردانید کہ چہ سر بود قاضی پایے افتاد ^{نہاد}
و شیخ خود سربز نکردے اشارت بنجادم شدے آن بزرگے جواب فرمود شیخ
قطب الدین در مقام کبریا بود۔ این سخن اتکال گونہ وار دچہ باشد اگر محدث
خوانی مخلوق کو طی متصف بصفات باقی دائم شود گویند رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم فرمودہ است کہ تخلقوا باخلاق اللہ و اتصفوا بصفات اللہ ^{نہاد}
میان آن صفت یکے متکبر است چو سالکے متعلی بصفہ تکبر شود ہر آئینہ کبریا
بر سر او بر او این چہ باشد کہ متصف بصفات شود گویند آہن سرد است و
سیاہ است در آتش افتد سرخ شود و گرم شود عین آتش نماید اینجا چہ گویند

نار و صفا حدید ذاتاً کار بجای کشد نار ذاتاً حدید و صفا
 شود این سخن چه معنی دارد آهمن را در آتش اندازند چند آن بد مند آهمن تمام فوت
 شود آتش گردد و بهر او و بهر که تاری پیوند آنکه درست آید نار و صفا و ذات یعنی
 و هم آن بود که حدید بود چون بحقیقت بازگشت آنچه بود همان شد میگوید علی
 الکبری یار دای روے مرید را بپوشد سبحان خالق و صورت انسان که محمد
 زائل فانیست تجلی کبریا که گمان بر او که این شخص متجلی به صفت کبریا است
 بادشاه مالک الرقاب فی لیلته مظلمه لباس گدایان بر ابواب گرد و پر کالنه
 خواهد که گمان رود که این بادشاه مالک رقاب الامم است اکنون چه میگوئی کبریا و او
 تشدیان و همین صورت است که گویند الشیخی و میت هر آینه
 چون صفت احیا بر متجلی شود و متصف بصف احیا شود پس شیخی و میت
 باشد بدان که شیخ احیاے امانت میکند این فعل خدا میکند این شیخ صورت
 دهمی پیش در میان نیست چه گمان رود درین جهان و دران جهان جمال حضرت
 را کسے بدین چشم بنید این پیغوله و حدقه که بر سرست این چشم فیض آن بصیرت
 میگیرد بدان فیض می بنید آفتاب با چشم گوید که ترا شرم نمی آید که میگوئی که من می
 بینم در قدرت تست که می توانی دید مستفیض فیض من شوی تویی مینی فیض من
 می بنید ما را ای الله غیر الله همین معنی دارد میسین معتزلی را همین گمان افتاد
 تا آنکه از جمال حضرت الوهیت محروم گشت میسین فقیه راه همین و هم بود که در
 دار فانی جمال باقی کئے توان دید و هیچ ندانسته اند که او را کسے ندید جز او خود و خود چون
 دید خود با خود عشق باز و بغیر خود نپزد از و سید جعفر صادق علیه الصلوٰۃ و السلام فرمود
 عنه روزے اهل بیت خود را بجمع آورد تا آنکه موالی هم با ایشان گفت سخن دارم
 هر چه باشد حق بگویند و اگر نه حق اند و رگرون شما ندید فرمود هر عیبی که در من باشد

بر روی من بگوئید تا در ازاله آن بگو ششم همه به یک زبان در مدح و ثناء
او مبالغت کردند پس آن گفتند یک نسخه است نمیتوانیم گفت گفت همان ی
باید گفت گفتند همه آراسته مگر آنکه اندک کبر داری گفت آری وقتیکه داشتم
کبر یارے او آید بجای کبر من نشست اینک امر و زمی بهینید این کبر من نیست کبر یارے
خدا است چه باشد این سخن کبر یارے او آید بجای کبر یارے من نشست دین
معنی دو احتمال است یکے آن کبر من متصف بکبر یارے او شده است مانند حدیث
ذاتنا را وصف و معنی دوم کبر یارے او کبر مرا از جان جهان من از پنج و بنیاد بر کند
بهو او ادخانه خالی شد کبر یار بجای کبر نشست این را چه گویند تا ذاتا حدیث
بدان معنی که بالا گفتیم این بدان مانند آهن را در آتش اندازند اینجا اشکالے دارد
اگر در بیان شروع کتم قصه مطول گردد والسلام

حدیقه مفقوده

در نصب کردن حق منصب شیخوخت یکے بیان و زنی اعمال و حیرت از تمثیلات

یکے را خواهند منصب شیخوخت بنامش مسلم نویسد او را بهمه عبادات و طاعات
و حسنات و مبرات همت و زلات در میزان الاعمال فرستاده آن قدر مریدان
از مرد و زن که با او پیوندند ایشان را نیز با همه عبادات و طاعات ذنوب و زلات
در میزان الاعمال فرستند این شیخ را و با همه او که گفتیم در پله نهند کذلک مریدانش
را در پله و زنی کنند اگر پله این شیخ از پله مریدان گران آید شیخوخت بنام او مسلم شود
و آنکه گویند فردا گناهان مریدان در پله پیر خواهند نهاد هم بدین معنی است. واجب
امیر المومنین علیه الصلوٰۃ والسلام رضی اللہ عنہ شاهدے عادلے است بگوئی
او این اثبات شود و اگر امیر المومنین حسن و حسین علیهما الصلوٰۃ والسلام و رضی اللہ

عہما ہر دو علاحدہ کا غڈے بنویند کہ ماگو اسی میدہیم این مردستی شیخوخت است فردا
 آمانا و صدقنا مقام شفاعت بدوار زانی باشد اینجا پر سند وزن اجمال از طاعات
 و عبادات و حیات و زلات و غیر آن ہمہ اعراض باشد عرض شد مثلاً شے گشت
 وزن او چہ صورت دارد و میزان عبارت از چہ چیز است این سخن نازک است
 در ہر ہیائے نگنجد و در ہر گفتارے در نیاید و ہر ذہنے و صاحب و راہیے فہم نکند
 میزان عبارت از وہیلہ است و ہر پلہ را سہ ریمان بستہ باشند و تعلق کردہ بدو
 سورخ کہ از اعین المیزان نامند و میان آن چوب ہم بنگی ہست کہ آنرا سان
 المیزان گویند اکنون این وزن چہ معنی دارد و این میزان چہ معنی دارد و این گفتن
 چہ معنی دارد و محمد غزالی گوید ترا چہ گمان رود کہ میزان الاعمال برین صفت کہ گفتیم
 این چنین است آنجا پلہ کجا ریمان و چوب چہ معنی دارد این را میزان العروض
 تصور کن یعنی چنانچہ راستی و کثری نظم را و زیادتی و کمی او میزان العروض معلوم
 شود این وزن اعمال را ہمین باشند این سخن حکماء اسلامیہ است و شیخ محمد بن
 بن ناصر خسرو تلمذی کردہ است مضمون علی ہلہ از تصنیف خواجہ محمد
 ابن سخن را آنجا اثباتے در ستے کردہ است آرسے این سخن را از دوسے عقل
 ابی عنوان گفت اما بدان کہ این وزن اعمال بر اسے جزا است تا بسدگان
 یکدیگر بداند ہر چہ بر ما میرود ہمہ باستحقاق ما میرود اما میزان العروض صاحب نظم
 بر اسے تحقیق آن نظم را خود وزن نے کند خود بداند راستی و کثری کجا زیادت کجا
 و کم کجا و تعالی عالم بہمہ است بجزئیات و کلیات اورا چہ احتیاج و چہ حاجت
 بد نیست کہ وزن کند تا بداند زیادت کیست و کم کیست و لا حول و لا قوۃ الا باللہ
 انہ عالم بالجزئیات و کلیات گاہ تقدیر ہر یکے را بنحوست خود چنانچہ خواست کرد
 فعلی بذالین گفتار حکما را علما باللہ وزن نے نہند و در پلہ نسجد انشاء اللہ درین

بیان شروع کنیم و باللہ التوفیق سخن بحق گذارده شود۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فرمود من رای رویا کند نلیقصہا اعبہا و صلی اللہ علیہ وسلم نسبت
 ہر چیزے است و رویا نسبت دارد بر حسب آن او تعبیرے میکند و تعین کیے
 نسبت از نسبت باقیات آن از معجزہ و کرامات او است مردے در خواب
 میند کہ عورتے جمیلہ آنرا شکر شیرینے میدہد معبر تعبیر کند کہ او را از دنیا چیزے رسد
 و این دنیا بد و حال نماید کیے مثل بصورت عورت کند دوم بحقیقت خود پیدا آید
 آن عذرہ باشد اگر مردے بیند کہ فاشاک و قذرہ میخورد معبر تعبیر کند کہ او از دنیا
 بکمالیت او برخوردار و ہمہرین منوال حال میزان الاعمال را تصور کن حق سبحانہ
 صورت میزان را ہمہرین مثال کہ صورت ترازوے این جہان است
 پیدا آورده است و اعمال کہ اعراض اند مثل بصورت اعمال حسنہ را شے جمیلہ
 ہیے جو آنے خوب روے پر اندامے زیبا شکے چنانچہ کیے گوید۔ بیت
 آن یار گل اندام چنان شست بر دم کہ بہر شست دیگرے جائے نہ
 و اعمال سیہ را صورتے قبیحے زشتے مردار و شے در غایت زشتی سیہ
 پیر لب پست بینی بلند رخسار اٹلا فلی ہذا ہر جا کہ زشتی است یکجا جمع کن چنانکہ لنگی
 لنگی صورت اعمال قبیحہ را بدین تمثیل کند و در غایت تنگی و سکی این ہر دو صورت
 را در پلہ بہند وزن کند کہ گران آید کہ سکی و ہر یک را چنانچہ پر کالہ کاغذے کہنہ
 سیاہے زشتے و چنانچہ طبق زر ہر دو را وزن کنند چونہ باشد ہمہرین مثال تصور
 کن گران کہ آید و یک کہ و بند گانرا قہم دہد کہ او بداند کہ این صورت اعمال
 سیہ من است و این صورت اعمال حسنہ من و ہر یک با خود بداند کہ این صورت
 حسنہ من و این صورت اعمال سیہ من است بعد وزن او خود داند کہ من مستحق
 چہیستم تعذیب یا تنعم و آنکہ بر تعذیب شد و او داند کہ من مستحق آمں ہماچہ مستحق

بودم همان پیش آمد و کذاک العکس و آنکه او بداند که صورت حسن من دلیل بر این
 کرد که آن صورت اعمال حسن من است او بداند و تقالی این صورت را
 احسن الصور گردانیده است نیست مگر بفضل و کرمه و آنکه گویند اعراض را جوهر
 سازند همبرین معنی است اما ایشان ازین بیان غافل اند دنیا غرض و وسیله
 که گفتیم یکے معنی از حقیقت دوم منی بر ابصار و وزن همبرین قیاسات که گفتیم فافهم
 و غنم عاقلان را اشارت بنده است اگر بحقیقت نظر شود همه وجودات
 جز تشکلات نباشد لا حول ولا قوۃ الا باللہ کجا اقتادم سخن باز گشت که جز از شخصی
 که بانهتای معارف رسیده باشد که پیش ازان فہم نیست عبارت ازان این
 سخن است ما ابلغ مدحتک ولا احصى ثناء علیک انت کما
 اثنیت علی نفسک میدانی که نخت چه گفت اعود بعفوک من
 عقابک از فعلی بفعلی پناہید پس آن گفت اعود بسراضاک من
 سخطک از صفتی بد امان صفتی متعلق شد از بخاطر ترقی کرد بذاتش رسید گفت
 اعود بک منك وما ابلغ مدحتک ولا احصى ثناء علیک انت
 کما اثنیت علی نفسک اے مسکین آئی دانی که من دین جلد مختصر
 صفت بہشت و صفت دوزخ و صفت تنقیم و صفت تعذیب بتام و کمال
 بیان کردم علما باشند دانند کہ چه گفتیم خداے ترا علمے روزی کند بہشت
 توجہ دانی کہ باتو نگذشتہ است شب ہجران و روز تہبائی
 وقتے بامعشوقہ بخلوت یکے نگشتہ دوگانگی بماندہ است و گہے ہجران
 و گہے فراق را احساس نکردہ ازان سخن ترا چہ خبر اگر ازان ماثور ترا آشنائی
 رسیده باشد بدانی ماثور این است یا نور یا نور یا نور یا نور
 یا نور السموات والارض ہیمات فہیمات شہر

کے بودما زماجد اماندہ من و تورفتہ خدا ماندہ

والسلام

حدیقہ ہشتم

دربیان معنی نماز بجا عت و در بیان اسرار ارکان صلوٰۃ

چنین گویند کہ این حدیث مصطفیٰ است نیت المؤمن خیر من عملہ یا نیت المرء خیر من عملہ عمل مربوط نیت است کہ مردے نماز گذارد چنانچہ قیام و قرأت رکوع و سجود تمام بجا آرد اورا نیت اداے صلوٰۃ نبودہ باشد لا فرضاً ولا نفلاً آن صلوٰۃ را اعتدادے نیا شد مردے ہندے کرد لا ثواب ولا عقاب فیہ اگر فرض کنیم چند نفرے در یک صف نماز میگذارند یکے برسم و عادات میگذارد دیگرے بر اے نجات میگذارد سیوم بر اے فوز درجات و تنعم ثبات عدن و مردے بر اے دیدار حضرت میگذارد وعداً او نقد آویکے دیگرے من حیث انہ الہنا و نحن عبدہ میگذارد و اگر خداوند نماز ہر یکے قبول فرماید نماز ہر یکے بحسب نیت او باشد و او کہ بر یا زور گذارد فقیہ گوید لا ثواب لہ ولا عقاب لہ و صوفی گوید او یکے از جملہ مشرکان خداے باشد اکنون خیر من عملہ چہ باشد بضے گویند این از قبیل قلب است یعنی عمل المرء خیر من نیتہ اگر نیت ہست و عمل نیت چہ سود مند آید پس عمل بہتر از نیت باشد نیت بہتر از عمل باشد بر نصاب باشد مردے حوالان حول شد بغیر نیت اداے زکوٰۃ تمام مال را در راہ خدا بذل کرد ثواب او بیش و درجہ او برتر گویند۔ درین حدیث زینوا القرآن باصواتکم از قبیل قلب است یعنی زینوا اصواتکم بالقرآن و ما دیدیم کہ یکے قرآن را

بالحان خوب خواند و ردل سامع اثرے بیش و رتے برتر باشد قرآن خواندن
 ابو موسیٰ اشعری و شنیدن رسول اللہ علیہ السلام و فرمودن اولیٰ و ثانی
 منہما را منہما میں آل داود و گفتن ابو موسیٰ اگر دانستے کہ تو می شنوی
 نحمدت بخیر اکنون چه میگوی تزمین قرآن بصوت شد یا تزمین صوت
 بقرآن شد در اعتبارات مختلف سکوت اسلم الطریق والسلام

نہایت بخیر
 و توفیق باشد

حدیث نمبر

در بیان مراتب دل و اطوار او و چیزے از عدم خلقت قرآن

اتفاق علماء است کہ نماز فریضہ بجماعت گذاردن سنت موکدہ و جماعت
 ہم امام و مقتدی این نیز جماعت باشد زیرا چہ یکے با دو جمیع شد حکم جماعت گرفت
 و گویند در اول جمیع زوج است و سہ اول جمیع فرد است و خواہہ من قدس اللہ
 سرہ گفتہ است ہر کہ میان ہشتاد سال یک نماز فریضہ بغیر جماعت گذاردن صوفیان
 اور اجرت چرکین نامند و مشایخ کہے کہ با ایشان پیوند کند اول نصیحت این باشد
 کہ فریضہ بجماعت گذاری و بعضے علماء نماز جماعت را واجب گویند و میان جب
 و سنت موکدہ صحت مواخات باشد او ستادنا مولانا عماد الدین تبریزی
 مکلمات گفتے واجبات را مکلمات و بعضے علماء نماز جماعت فریضہ گویند
 تک بدین آیت کنند و ارکعومع الساکعین اے صلوا مع المصلین و
 تشبہ بہ حدیث پیغامبر کنند کہ او گفت فارج فصل فانک لم
 تصل والقصۃ علی الشہرت و دیگر گوئیم صورت و ہیئت موجود است
 بر انواع است بر تنوع و اختلاف است و ہر یکے بصورت نوعی خویش را مسج
 و مصلی رب است تعالی کیسر سزیرا بالآفریدہ است چنانچہ اشجار و مصل فوہ است

و اطراف او بالا است و بعضی طیور کند لک تسبیح او همین صورت نوعی اوست
گویند خداوند فرمود وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يَسْبِغُ بِهِ وَهَذَا مَعْنَى گویند تسبیح او دلالت
بر وجود صلی علیہ السلام قدیم حکیم و دیگر تسبیح دارد و محض بد و اہل کشف و عیاں خبرے
ازین بقیین دادہ اند۔ حکایت مرتضیٰ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام و مورے کہ
پاے او از بند نعلین مرتضیٰ علی انگار شدہ بود در کتب مطبوعہ است۔ قوله
سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ اَوْ ذَا الْجَبَالُ يُسَبِّحُنَّ وَالْطُّنُورُ وَ ثَنَا عَلَيْنَ
برین مثال شایدے عدل است و ضمیر بجدہ یا راجع بہ اللہ است و این ظاہر
دلالتہ است و مرجع اولیٰ ہئی ہم درست باشد زیرا چہ گفت و ما من موجود الا
ولد و جہان و جہ منہ الی نفسہ و جہ منہ الی ربہ پس چون بہت
الی الرب باشد و ہمیکہ در شئے نسبت رب دارد این ضمیر راجع بہ اللہ است
معنی این چنین باشد ہر چہ غیریت کہ اویسج خود نیست لاجل و لاقوہ الالباب کجا
اقتادہ ام بسر سخن باز آیم وجودیت خداے را معکوس میگردند و وجودیت
درست ایستادہ آن نوع انسان است و وجودیت نگویند شدہ میگردند
و مِنْهُمْ مَنْ مِمَّنْ غَلَبَتْ عَلَيْهِ اَرْْبَعُ جُنُوحٍ دَوَابَّ است مانند او و وجودیت
و وجودیت کہ اقتادہ بشکم میرود چنانچہ مار و اشال آن فَبْنَاهُمْ مِنْ تَمَثُّلِ
نَفْسٍ عَلٰی طَبَقٍ صُلُوۃ جملہ انواع و اجناس را بچرخے است اقتادہ خاصہ از است
آن قیام صلوٰۃ است رکوع صورتہ چہار پایا ز انگاہ داشت کہ ایشان ہمچنان می
روند و در سجدہ شدہ آنکہ بشکم میرود صورت اورا بنگاہ داشت و آنکہ سجدہ کرد
صورت معکوس را بنگاہ داشت کہ خدا بر اہر اس نگویند کردہ بہرستند انجبا
جماعت چہ معنی دارد لہ در من قال بفرضیۃ تعدیل الارکان
و بحقہ و بحقیقت نماز جماعت این باشد کہ انسان قلبے دارد و قاب لے دارد و

روحے دار و دوسرے دار و خفی دار در پنج بیک خانہ قرار گیرد و ہر کیے با دیگرے صورت اتحاد و بند خفی با قلب آپنجان جمع گردد کہ قطرہ بادیا ہر کیے را با دیگرے ہمین مثال است اے عزیز نماز بجماعت بحق معرفت و شناخت رب تعالیٰ جز این نباشد و همچنین گویند انا من اھوی و من اھوی انا و السکاد

حدیقہ دہم

اجماع بقرآن مفسران و اجماع عقلاے دین است کہ اللسان ترجمان القلب فعلی ہذا با این کلام سخن چہ نہ ربط یابد یقولون بالسننہ ما لیس فی قلوبہم از بسیارے مردم کہ ایشان در بیان علی اعدا و قہی میکنند پریدم جز سکوت بر صفت مرد مہووت نبود اما آنچه را در بیان متفقے است بتبیہ و تشبیہ کنیم و اگر اہفت طور است یکے را قلب گویند دوم را نواد گویند سیوم را اخفا گویند چہارم را جاش گویند پنجم را خلد گویند ششم را الجہ ^{نہجہ} گویند ہفتم را جمال گویند و جز این نامہا دیگر مہت آن ہم ازین ہفت بیرون نیست ایکہ مردے چیزے کہ در دل باشد در زبان غیر آن گوید و پردہ آن پردہ دل است کہ گفتار غیر آنست مرد حافظ کلام اللہ میخواند و در دل او حکایتہاے دگر میکند آن حکایتہا بیان این ہفت پردہ و پردہ ہست عاشق بتلا قد شغفہا حباً از چہارم پردہ است حب غیر حق تا چہارم پردہ است و حب اللہ جز در نواد و قلب نیست غیر حق درین حرم گزرے نہ دار دگر حافظے قرآن را بدین صفت خواند آنچه زبان میگوید دل همان گوید عنقریب کشف اسرار قرآن بر وے جلوه کند علی حرف خود را در ہر او و ہر او در زمان لطیف از ^{مدیقہ دہم} الف و الم تا سین و الناس حرفاً بعد حرف مع ادا نہ بصفت مخارج مرتب

بغیر خطای و خلل و سهوی و زللے دست و دہان معنی بکرے است فحول
 علما باشد را بخونا به دست دہ تا کدام نیک بخت باشد کہ این عروس ازلی در
 برا و برادیشند سنائی رحمتہ اللہ علیہ برین جملہ اشارتے فرمودہ است بیت
 عروس حضرت قرآن نقاب آنکہ بر اندازد کہ دارالملک ایمازا مجربنید از غوغا
 اینجا معلوم میشود کہ قرآن مخلوق است یا غیر مخلوق کلام نفسی او بدین
 صفت است کہ گفتیم او تعالی از لا و ابد ا در کلام است سکوت بر و روایت
 و اگر حدوث و زوال آید و جمع کلام او عربی و عبری و انجیل و زبور ہمہ یک حرف
 است و آنکہ او بدین لمی حروف رسیدہ صفتے از صفات او متصف گشت گفتا
 او این چنین نیست کہ او تعالی گوید بسم اللہ چنانچہ معلوم مردم است اول یا بعد سین
 بعد از ان یم آن مردم کلام او شنیدہ اند کہ قصص را بدان مجلد است مستغرق شود
 یک حرف گفتہ اند و اگر آنرا در کتابت و گفتار آرد کتاب خانہ پر شود بعضی
 محققان ہم ازین گفتہ اند کلام لیس بحر حرف و لا صوت و لا غیر صوت
 و صوت بیشتر

سخن کوتاه کن کیسود راز را چو میدانی کہ محرم در جهان نیست
 اینجا عبارت دست نمیدہ اینجا جز از غموزے و رموزے و اشارتے
 و لفظیت عبارت بے کم است رونده بپا استادہ است این عالمان جاہل
 و این بپران نابالغ و طفلان پدید سرو پدید ریش یابہ کار اندہم نکنند تو سخن
 گرد آرد بیشتر

مرد معنی را طلب ازین میان اہل صورت را نباشد اعتبار

والسلام

دو حدیقه کہ بعد اتمام این نویسانیدہ بودند این است

حدیقه اول

در بیان ازلیت و ابدیت محبت حق اختیار کردن عاقل محبت را

ایم الہام و اکرام المرام محبت اللہ است تقالی عن الزوال والانصرام و
 محبت اسباب و مواجب علی انواع مرد حکیم مائل و شخص علیم فاضل فکر تے گمارد کہ
 عمر عزیز را در کدام کلام کار و در چه مطلوب صرف باید کرد معلوم شد کہ ہمہ در و طہ زوال
 و فنا است احسن الاشیا و اجمل المطالب عبادت رب است سبحانہ و آن نیز
 در و طہ عدم است امر و شخصی شہ فی اللہ صلوة را کہ حسنہ بعینہا است بحق شراطہا
 و ارکانہا بجا آورد و آزا خداوند سبحانہ قبول کرد و قرآن و صدقہا جزاے آن
 و ہدایا صلوة در و طہ خیال اقتاد و ہی دارا نعام و اکرام ملا دار تکلیف
 و تعذیب و اگر کسے گزارد و یکے از لذذات و مرغوبات بود اما نماز رفت یرین
 قیاس ہر چہ این جہلے است مال و جاہ و قوت و عیش و تنہ جز خیال بازی نیست ^{و محبت}
 صلوة کہ حسنہ بعینہا است جاہ و مال او کفیتم دگر چیز را چہ عشرت باشد اما محبت اللہ ^{عبادت}
 سبحانہ بصفۃ ازل و ابد است و ازلی و ابدی دوستی او کذلک پس مرد حکیم
 سلیم ہمہ را پشت دادہ روے محبت آورد و حکم سانی میگوید پست
 گرت نہ ہمت ہی باید بصحرای قناعت شو کہ آنجا باغ و دریاغ است خان در خان و او را
 وراز نہمت ہی ترسی زنا اہلان بر صحبت کہ از دام زبون گیران بغلت رستہ شد غمت
 مرا بارے بجا اللہ زراہ ہمت و حکمت بسوے خط و حدت برد عقل از خط اشیا
 حکیم سانی چنین فرمود کہ حکمت و ہمت این تقاضا کرد جز خداوند سبحانہ را
 طالب انباشد عمر جز براے او صرف نکنند ہان و ہان بسے کلام مارا اصغایے
 کن و اہتمام تمام در اعلیٰ علین فہم خود منقش و ثبت ساز کہ طالب محب و عاشق

بتلاورائے این ہمہ است الفاضل من اللہ در دیش طالب سبوحی و قدوسی کہ
وجودش درائے ہمہ وجودات است و از جملہ بنبت و اضافات بیرون است
استاد فقیہ و جہیہ مذکور و مفسر و محدث ناصح باوے پند دہد یا این نساہ الحیض این
التراب و رب الارباب و این الماء الطین من حدیث رب العالمین
تو جہتی و کیمیتی قدم بر خط عبودیت استوار میدار و امیدوار باش فردا ترا بجاتے
شود و اگر فزدرجات و دخول بنات ترا میسر آید ذلک فضل اللہ یوتیہ من شاء
و این مسکین نیز با خود فکر تے گمار کہ فضل حق نصیحتے کردہ اند تو مجموعی مجموعی استغفر
ترا باوے چہ بنبت برائے محب راجحیت شرط است مصرع
دلداد امن فراہم کن کجما و کجایان

دل را از آن باز آروغمانی حال بنمازے بتلا و تے تا بچہ مشغول نظرے
گمار و چہ بیند کہ دل ہما بجا گرفتار است لابد و لا حیل و لا جرم فریاد بر کرد با ہم نشین
چنین گوید۔ بیت

دل را ز عشق چند طاعت کنم کہ ہر سچ
این رباعی در حال اوباشد۔ رباعی

صوفی شوم و خرقدہ کنم فیروزہ در دے سازم ز درد تو ہر روزہ

ز نبیل بدست دل دیوانہ و ہم تا از درد تو درد کنم در یوزہ

خواجہ من قدس اللہ سرہ این مصرع را تا از درد تو درد کنم در یوزہ "چند بار
گردانیدہ و گفتہ کہ تا از درد تو درد کنم در یوزہ مشتاقے و بتلاے اسیرے گرفتارے
این بیت را بسیار بار با خود میگفت۔ بیت

محمد را ز حال او چہ پرسی گرفتارم گرفتارم گرفتارم گرفتارم

مطربان قولان این رباعی را ترانہ میگفتند۔ رباعی

جانے دیدی غریب کے لویکے کو رانہ خزدنے خرے نہ سنگے
نگذارندش بیچ کلبہ جنگے باین ہمہ مفلسی گرفتاریکے
محمد حسینی بان خود میگفت آہا تا ہا آن عزیز بزرگوار منم والسلام

حدیقہ دوم

در بیان اختیار کردن طالب راہ ارادت و طلب تجلی در سلک این
مجموعہ منسلک گردانند تا تصبیح آن لازم نیاید و ہدیہ بقدر ہمدی درے و در گاہ آن
مقرب و ہادی باشد۔

محمد حسینی میگویا اگر طالب را قوم پرستند کہ چه موجب بود کہ راہ ارادت اہل تقویٰ
اختیار کردی و در حکم ایشان درآمدی و آنچه فرمودند تو آن کردی و البتہ جان و جہان خویش
فداے خاکپایے ایشان ساختی او شاید با محرم این گوید کہ محبت حق در دل من افتاد دیدہ
جمال کمال حق در دل من افتاد من در لیل تیر گشتم ہر چند کہ دل را ازین خطرہ بازمی آرم
باز منی آید و اگر از متفقہ و محدثہ میپرسم ایشان با جمہم انگشت سبابہ خود را بدندان
میگیرند کہ ہرگز این سخن گو کہ وعدہ است فردا آئنا و صدقنا اہل بہشت را بعد کمال
نعم ایشان را این دولت دہند کہ جمال لایزال مشاہدہ ایشان شود اما این کہ
تو نقد میطلبی درین جہان دنیا استغفار کن برہ تو بہ گذر خود را از خطرہ وصال باز
آراز ہر نوع عذر بخواہ و من خود را این چنین نیکو دم کہ صاللتہ حراب و رب
الارباب و این الماء والطین من حدیث رب العالمین
وفقیہان و محدثان و مفسران ہمین تعلیم کردہ اند باز دل را خواہان آن می بینم
خود را مضطرب و متحیر یا ہم عین آن میشود کہ شاعرے گفتہ است ۔ بیت
دل را از عشق چند طامت کنم کہ میسج این بت پرست کہنہ مسلمان نمیشود

درین گرداب حیرت که لابد له ولا سبیل الیه اقتاده دست و پاے میزوم همدین
 ورطه بودم ناگهان شنیدم که طایفه صوفیان ازین نشانه میدهند و ازین نوع بیجا
 میکنند و بدین دعوی هم دارند تا آنکه این دو بیت میخوانند - بیت

آنانکه ریاضت کش سجاده نشینند باید که خدا را بنمایند و به بینند

در خود نه نمایند نه بینند به تحقیق از اهل سموات که با حوج بینند

ببینند

بجفرت جناب عالیہ ایشان غلطان آدم و حنین خویش را بر آستان ایشان
 سودم اصغای درسته تمامے کردم در گوش من اقتادیکے میگوید لیس فی جبتی
 سوی الله دیگرے میگوید انا الحق دیگرے میگوید سبحانی ما اعظم شافی با خود گفتیم این
 نباشد چرا آنکه از دیدار او نصیبے گرفته اند هر آئینه بر ایشان آدم خود را در سلک ایشان
 مشک کردم و آنچه ایشان میگفتند آثار و علامت آن پیدا دیدم این اختیار را
 تصوف من موجب این بود که بیان شد و شیخ رحمتہ الله علیہ خود با من ارشاد کرد و ہذا
 ایتنا لمہدی ہولاء القوۃ لاجل کذا و کذا لاجل ولا قوۃ الا باللہ این رہ طالبان
 نیست رہ عاقلان است واللہ اعلم والسلام

وجوه العار من شقن

المحرر به

رساله عشقیه

از تصنیفات

حضرت قطب الاولیا امام الاصفیا شهباز بند پر و از لامکان
جعفر الثانی ولی الاکبر خواجہ صدر الدین ابوالفتح سید محمد کیسودر از بندہ نواد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سپاس بے حد و ستایش بیحد مرقا و مطلق و حاکم بر حق را و جانان عاشقان
 و محبوب جملہ جہان را و درو دیے قیاس مرا حد حق شناس را کہ محب در گاہ محبوب
 شہنشاہ معین العاشقین و ممد المحققین و التابعین و اصحابہ المقربین باد و آلہ الامجاد
 بعد سپاس حق و درود بر حق سخنے چند از عشق بے پایان خاک و بقوت
 جان پاک بغایت ہو اللہ و بہ اشارت حبی اللہ و قلم آوردہ میشود تا مہمبازا
 محبت بیا فراید و دوستا زاد دوستی رہ نماید و این خاک را نیز بہ دعاے خیر یاد بایہ
 تابد و لت آن یار قدیم و شفقت ہمراہ مقیم درین خاک باشد مستقیم درین باب
 امید الی اللہ لا تقْضُوا مِن رَّحْمَتِ اللہِ است۔

بدانکہ اے عزیز درین جہان ہمیں سہ چیز است و رے این ہمہ چیز
 عبارت از یعنی عشق و عاشق و معشوق ہمیں ظہور و ہمیں بطون ظاہر عبارت خلق و باطن
 عبارت خالق و این ہر دو در مرتبہ ذات یکے باشد اگرچہ بیشمار است چنانچہ
 احد یعنی لا احد الف بمعنی عشق و ح بمعنی عاشق و دال بمعنی معشوق و جمع
 توجید ہر سہ یکے باشد چنانچہ دریا و موج و کف ہر سہ حقیقت دریا است
 و یکے است۔ اکنون کہے را کہ این در یکشاید من و تو مانند اندم یکے باشد یکے
 کما قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ وَمَا أَفْرَأْنَا إِلَّا أَوْحَادًا کُلًّا مِّنْ صَفَتِ

الا واحدۃ یعنی نیست صفت ذات ماگر یکے چنانچہ قال النبی علیہ
السلام العشق نار اذا وقع فی القلب احرق ما سوا المحب
معنی چنین باشد که عشق آتش است چون فروخته شود در دل مردم بسوزد هر چه
غیر دوست بود یعنی غیر بود بزرگے میفرماید

نار خود را بسوزاند

جهان عشق است دیگر ذرق ساری همه بازی است الا عشق بازی

چون این آتش ترا حاصل شود هیزم تن تو سوخته گردد آنکه توانائی عشق ماند
تو ندانی عشق داند چون خود را بخود بانستی از خودی خود خلاص یافتی چنانچہ عشق دل
منزه است از آب و گل یعنی جان باز در عشق سرفراز و چشم خود بخود بدهی مالد و بماند
همین نالده

مجنون عشق را در گرام و زحالت است کاسلام دین لیلی دیگر ضلالت است
سر محبوب مجنون داند اما عقل عاقل اینجا کور ماند زیرا که عشق سه حوت
است عین عبارت از نفی عقل و نشین عبارت از نفی شرک و قاف
عبارت از نفی قالب یعنی چون عشق آید این هر سه چیز فراموش گردد اند چنانچہ
مصلح الدین از عشق صادق شیخ سعدی میفرماید

نار خود را بسوزاند

چو عشق آمد از عقل دیگر گوی که در دست چو گان اسیر است گوی
و نیز عشق رانج مرتبه آورده اند اول شریعت یعنی شنیدن صفت جمال
محبوب تا که شوق پیدا آید دوم طریقت یعنی طلب کردن محبوب و رفتن در سبیل
راه محبوب سیوم حقیقت یعنی حضور بودن دائم در حسن محبوب چهارم معرفت
یعنی محو کردن مراد خود را در مراد محبوب پنجم وحدت یعنی وجود دانی خود را شستن
هم در ظاهر و هم در باطن موجود مطلق داشتن همین محبوب را چون این پنج مرتبه
تمام شود کار به اتمام رسد آخر همین عشق محبوب ماند و موج عاشق و معشوق در بحر

عشق غرق شود چنانچہ بزرگے فرمودہ العشق کا لطمہ رسیدن الدمین
یعنی وجود میان دو عشق است چنانچہ پاکی عورت میان دو خون است یعنی
اول ہم عشق بود و آخر ہم عشق باشد زیرا کہ ہر وجود یکہ ہست بیرون از عشق نطدہ
است بغیر از عشق نتواند ماندن پس اول داخل ہوا ملن ہمین عشق است
الوجود بین العشاقین کا لطمہ رسیدن الدمین ۵

چیت آدم چیت حوا عشق بس گرچہ آید صد ہزاران پیش و پس
چون بیان عشق و مرتبہ عشق تمام شنیدی و دریا فنی اکنون بکمال ہوش
باش و دریا بد آنکہ اے عزیز این عشق مانند تخم است و اوراد رختہ است
کہ آنرا وجود گویند و قالب نامند و تن خوانند و این درخت درون و بیرون گرفتہ
و این درخت پنج بیخ است یکے عقل دوم و ہم سیوم روح چہارم علم پنجم جان و این ہر
پنج را حقیقت گویندہ ازین پنج بیخ پنج شاخ ظاہر شدہ یعنی از عقل بینائی
و از ہم شنوائی و از روح بویائی و از علم گویائی و از جان توانائی و ازین پنج شاخ
پنج برگ برآمدہ یعنی از بینائی حرص و از شنوائی کینہ و از بویائی حسد و از گویائی غضب
و از توانائی کبر است و این ہر پنج یعنی نفس است و آن پنج یعنی دل است و
انہ این ہر دو در مرتبہ ذات کیئے باشد و این را شریعت گویند چنانچہ بزرگے فرمودہ
است ۵

نفس و روح و عقل و دل جلہ کیے است مرد معنی را در نیخ کے شکے است
چون پنج با شاخ و شاخ با برگ شنیدی و دریا فنی اکنون گل با میوہ و میوہ
با تخم با ہوش بشنو و دریا بد آنکہ اے عزیز این درخت را گلہا است یعنی طاعت
و زہد و تلاوت و قناعت و سخاوت و این پنج را در معنی طہیت گویند و درین گلہا
میوہا است یعنی شہقت و محبت و رحمت و برکت و ہمت و این پنج در معنی عشق کیے

باشد کہ اور معرفت گویند و در میوه تخم است کہ آنرا وحدت گویند زیرا کہ ہمون تخم اول
 است کہ آنرا عشق خوانند العشق هو الله کہ از وہمہ ظاہر شدہ است بلکہ شہوت است کہ
 بدین خود را جلوہ دادہ است دایم و قایم است چون یخ با شاخ و شاخ با برگ و برگ
 با گل و گل با میوہ و میوہ با تخم یعنی شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت و وحدت۔
 چون این جملہ شنیدی و دریافتی اکنون با ہوش بشنو و دریاب کہ وجود این درخت
 درخت از لبلب اربع عناصر و اربع نام است یعنی حرارت و رطوبت و برودت و
 و بوسہ یعنی گرمی و سردی و تری و خشکی یعنی آتش و باد و خاک و آب این ہشت
 بمعنی چار است برون و درون این وجود عدم ہر چہ ہست ہمین چہار است۔
 چون این شنیدی و دریافتی اکنون با ہوش بشنو و دریاب بدانکہ اے
 عزیز جنبش این درخت با نری شہوت است و قال و استواری این درخت خیال
 و حال و حیات این درخت بیداری و ہوش و ممات این درخت خواب و
 فراوشی کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم النور ماخ الموت
 یعنی خواب برادر موت است۔

چون حیات و ممات این درخت شنیدی و دریافتی اکنون با ہوش
 بشنو و دریاب کہ ہنال این درخت در فنا است کہ آنرا بقا گویند و وجہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ
 خوانند و ذات اللہ نامند کما قال اللہ تعالیٰ کُلُّ مَنْ عَلَيْنَا مَائِدَانٍ وَ قَبْنِی
 وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ و این فنا بمعنی بقا است و این درخت
 درون و برون گرفتہ و ظاہر و باطن پیوستہ بلکہ عین درخت شدہ و یکے گشتہ و جڑ شدہ
 و نمادہ۔ اکنون بہین کہ جملہ این درخت بقا است کہ آنرا عشق نیز گویند کہ این
 درخت عشق لاحد و لا نہایت لاشل و لا نہایت خود بخود شکل و صورت صد
 ہزاران و زنگہاے بیشمار دارد و وحدہ لا شریک لہ۔

و این جملہ چون شنیدی و دریافتی اکنون کمال آن با ہوش بشنود و دریاب
 معشوق عشق و عاشق ہر سہ یکے استیجا تو خود بخود گنجی ہر ان چہ کار و ار
 بد اندک اے عزیز این درخت ہمین وجود و ہستی تو و شکل این درخت ہمین
 افعال و اوصاف تو کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ خلق آدم
 علی صورتہ اے علی صورت الرحمن اکنون بہین تو کہ عین بقائی بلکہ
 عین عشقی و مطلق و مقیدی مطلق جز تو کہے نیست فی الجملہ توئی کہ خود را بخود گذشتی
 و توئی و جدائی نیست

وجودے نہار و کسے جز خدا ہماست باشد ہمیشہ بجا
 تماشاے خود را بخود می نمود ہمون عاشق و عشق و معشوق بود

چون نفس خود را چنین شناختی عین بقا گشتی قال النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم من عرف نفسه بالعجز والفناء فقد عرف ربه
 بالقدرت والبقا چون نفس خود را فنا شناختی بقا یافتی چون فانی فی اللہ شدی
 باقی باللہ گشتی چنانچہ بزرگے فرمودہ

ہر چند کہ پردردی کے محرم ما گردی فانی شو فانی شو تا محرم ما گردی
 چنانچہ آورده اند درد دل درویش اہل فنا نہا شد جبراً و جبراً یعنی
 مجبور و مجبور شو ہمہ موے اندام اور بختہ شد زہے مقام حیرت درویش کہ در
 حیرت بماندہ چنانچہ درخراست الحادث اذا قران بالقدم کشف
 له اثر یعنی نمک و آب اندازند جملہ آب شود و اثر نمک نماند اکنون تو
 نمائی عشقی ماند و تو ندانی عشق داند

دریائے کہن چو بر زند موج نو موجش خوانند و حقیقت دریاست
 درین جملہ جا بہا چنان کم شود کہ گفت و گوے و جت جوے نماند کما

قال النبی علیہ السلام من عرف الله کل لسان چنانچہ
شیخ سعدی فرماید

چو بلبل روی گل بنید زبانش در نو آید مرا از دیدن رویت فرو بست گویا

اما اینجا گفتہ میشود یہ اعتبار کمال شوق دوست یعنی من عرف

الله حال لسان چنانکہ باوصفا آید انچہ ببتہ در حال بکشايد و این بیت بر

زبان سراید

عجب نیست کہ سرگشتہ بود طالب دوست عجب این است کہ من اهل و سرگردانم

چون این جملہ تمام فہم کردی اکنون بہوش باش و نگاہ دار کہ اے عزیز

وجود تو سہ مقام است اول و اوسط و اسفل یعنی ناف نفس کہ مرتبہ اسفل است

تعلق بہ دوزخ دارد درین دیو و پری و مار و کثردم و آتش و سردی و آنچہ لوازم دوزخ

است و اجناس سفورین مقام است و این مقام ظہور ابلیس است۔ و مقام

اوسط سینہ است تعلق بہ بہشت دارد یعنی زمین بہشت مقام حور و قصور و اشجار

و انما زانو نعمت و آنچہ لوازم بہشت است درین مقام شاہ عشق بنام محمد

ظہور است۔ و دل مقام اعلیٰ کہ تعلق ہمہ بحق دارد کہ احد است درین مقام ملکہ

و عرش و کرسی لوح و قلم آسمان و آفتاب و ماہ تاب و ستارہ و آنچہ لوازم نور حق

است درین مقام است و شاہ عشق در اینجا بوصف اللہ ظہور است۔ چون این

جملہ کمال میوہ عشق و وصف عشق است بلکہ ہموارہ است کہ خود بین طریق بہشت

است اما بقائے نام دیگر است قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما

ما فی وراء العرش احد و فی السماء احد و فی الارض محمد و تحت

الشراۃ محمد و یعنی ہمون احد در مقامے نام احمد و محمد و محمود و یافت۔

چون این مقام شنیدی اکنون بہوش بشنو و دریاب اے عزیز آدم

و عالم جلہ عشق است قدیم است اول و آخر ندارد و آید است ۛ
 این جهان صورت است و معنی دوست و برہ معنی نظر کنی ہمہ اوست ۛ
 نقشے نمودم من عیان در صورت انسان نہان
 ظاہر میکن باکس گو خوش خوش بر و بر دار ما

و نخواہد رفت بلکہ دائم و قائم است کما قال اللہ تعالیٰ لَمْ يَلِدْ وَ
 لَمْ يُولَدْ اے لَمْ يَخْلُقْ وَ لَمْ يَخْلُقْ یعنی نہ آفریدہ است نہ آفریدہ
 شدہ است همچنان است ہو ہو و ہوا یجا فہم من فہم چنانچہ بزرگے فرمودہ
 عشق سلطان است در ہر دو جہا عقل را مدخل نباشد اندران

زیرا کہ این دریا است خون خوار و بے قہر و بے کنار ہی این را بیایا
 توان گفت و اگر کسے سوال کند کہ صی ضمیر مونث است پس مشابہت حق
 تعالیٰ چون توان کرد جواب آن است کہ در شب معراج تجلیات حق سبحانہ
 تعالیٰ حضرت خواجہ عالم را علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام بہ صورت مونث شدہ بود۔
 چون این جلہ شنیدی و در یافتی اکنون بشنو و در یاب بدانکہ اے عزیز
 این ماندن تو در چہ است و در چہ ماندہ یعنی محبت و در محبت ماندن است کہ آزا
 عشق نیز گویند و در محبت ماندہ زیر اک بیرون محبت ماندن ممکن نیست ہر گز او
 داری و ہر چہ روئے آری آنکس نیز توئی کہ خود را بخود دوست داشتہ باشی
 و ہر چہ را کہ بینی و محبت داری آن نیز توئی کما قال النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم راایت ربی بعین ربی دیدم خدا را بچشم خدا حدیث دیگر راایت
 ربی فی لیلۃ المعراج فی احسن صورت من جہورت احمد
 شباب قطط یعنی پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کہ دیدم پروردگار خود را در آن
 شب معراج بہ خوب ترین صورت جوان کہ زلف او پیچ در پیچ بود اما محمدؐ

علیہ السلام خداے عزوجل را در خود دید چنانچہ در آیت شہد است کما قال
 اللہ تعالیٰ وَبَنَى الْفَنسَکُمْ أَفَلَا تَبْصُرُونَ یعنی من در ذاتہاے شہام
 و ہنی بہینہ شہادیکر شہاد است ما را یث شیء الا درایت اللہ فیہ یعنی
 ندیدم من هیچ چیز را مگر دیدم خدا را در ان چیز شہاد دیگر انا واللہ فی الوحده
 واحد یعنی من و خدا در وحدت یکے ام۔

احمد است اینجا احد اے مرد کار دایما در عشق با شنی بقیہ

پس اے عزیزا و دایم خود بخود نگرانت چنانچہ بزرگے فرمودہ

اے خدا چون تویی غم و شادی ہمت ما تو چہ بہادی

ہم تو لیلی و ہم تو مجنونی ہم تو شیرین و ہم تو سردادی

بزرگے و مگر فرمودہ

خدا بود عاشق بخود اے گدا جہان کرد آئینہ خود نما

تماشاے خود را بخود می نمود ہمون عاشق و عشق و مشتوق بود

چون این محبت را بشنیدی و دریافتی بدانکہ اے عزیز این محبت را

آب حیات میگویند و جاے این در ظلمات است یعنی درون چشم زیرا

کہ محبت از چشم پدید آمدہ است اکنون چشم خود را بشناس کہ کسیت و حیثیت کہ

صاحب وجود تو مالک تن تو ہمان تخم اول است کہ جملہ ازو ظہور است چنانچہ

عبداللہ انصاری در مناجات خود میفرماید ای ہستی وجود خود چہ تا زمر مرادیدہ

دہ کہ آن نظر بہست تو سپارم این را دایم و قایم نگاہ دار و خود را بخود بین و خود

را بخود جلوہ کن و خود را بدین بسیار و بزرگ چنانچہ بزرگے فرمودہ

است

چشمے دارم ہمہ پراز صورت دوست بادیدہ مرا غوش است چون دست در دست

از دیدہ و دوست فرق کردن نیکو است یا دوست بجای دیدہ یا دیدہ بہو است
 لکن اے دوست ترا بہر دو گان میجویم ہر دم خبرت ز این و آن میجویم
 دیدم بنو خویش را تو خود من بودی نخلت زوہ ام کز تو نشان میجویم
 چون صفت چشم نام شنیدی و دریافتی اکنون با ہوش بشنو و دریاب
 بدان کہ اے عزیز این نور حقیقتہ ریح است کہ آنرا روح نامند کہ الارواح
 مرا کب من السرایع یعنی دم بقدم آمیختہ و یکے شدہ و یکے گشتہ است چنانچہ
 بوسے در گل و مسکہ در شیر بیت

بندہ با حق ہمجو شیر و روغن است آمیختہ این ہمہ شیر است و روغن ہم توی لای بصیرت
 اما حقیقتہ دم است کہ آنرا روح خوانند و نور گویند کمالات اللہ تعالیٰ
 اللہ نور السموات و الارض این ذرہ نور و روح را یہ عبارت و اشارت
 گفتہ شدہ است اما بحقیقت نام و نشان ندارد و وحد و رسم نیز ندارد ذاتے
 است تا محدود و نامتناہی و بحرے است بے پایان و بے کران و این ذات نور
 علی الدوام در تجلی خویش است چنانچہ بزرگے فرمودہ بہیت

بے نشان شود درہ نام و نشان تا جہال خویش را بسنی عیان
 پس گل آدم ہمین دم خاک باد ظاہر صورت چہ بینی ہر چہ بینی یا دبا
 چون این شنیدی و دریافتی اکنون با ہوش بشنو و دریاب بدانکہ اے عزیز
 ہمین دم و قدم یعنی روح و یرح را خدا و رسول گویند ظلمت و نور خوانند جبرئیل و میکائیل
 و اسرافیل و عزرائیل نامند بہشت و دوزخ جن و انس و خش و صیور و کفر و اسلام
 خوانند دین و دنیا کعبہ و بتخانہ گویند بہیت

مسجد و دیر توی کعبہ و بتخانہ یکے است ہر کجا گوش نہا دم ہمہ غوغاے تو بود
 و این حقیقت عشق است کہ خود بخود چنین است ظاہر و باطن خود است

هر چه شد شدن تواند و هر چه کرد کردن تواند و بداند که **وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ**

شَدِيدٌ مُّشْعِرٌ

عشق مشاطه است رنگ آمیز که حقیقت کند به رنگ مجاز

عشق میبازد خدا با خوشتن شد بهانه در میان مرد و زن

این مثنوی است که گفته شد همه در باب عشق درج کرده شد **وَاللّٰهُ اعْلَمُ**

بالصواب-

مثنوی

عشق گوهر بے بها و بے نشان بهر عشق هر دے تو جان فشان

عشق اول عشق آخربا و دان با خودی خود ب زود ایمان

عشق نور و عشق نار و عشق دُعا عشق بیخ و هفت باشد عشق چای

عشق باد و عشق آتش آب خاک و حقیقت عشق باشد جان پاک

عشق شاه و عشق ماه و عشق راه بر سر خود عشق پوشد صد کلاه

عشق سوش و عشق کرمی از دان هم قلم هم لوح هم محفوظ دان

عشق شمس و هم سما و هم زمین هم فرشته در شمارے در کین

عشق روشن هم نجوم و هم برج با خودی خود نزول و هم عروج

عشق بیخ و عشق شاخ و عشق گل عشق میوه عشق تخم و عشق حل

عشق در صورت جمال خود نمود جلا انشا و حقیقت عشق بود

این مختصر اوجود العاشقین تمام نهاده شد-

ت م ت

التاس

حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ کے مجموعہ یازدہ رسائل میں رسالہ پنجم صفحہ (۱۰۱ تا ۱۰۶)۔
 موسوم بہ رسالہ توحید خواص "اکی تصانیف کے ضمن میں بلع ہو گیا۔ اس مجموعہ کی طباعت کے بعد معلوم ہوا کہ
 وہ رسالہ حضرت حسین بلخی قدس سرہ کا تصنیف کردہ ہے حضرت حسین بلخی قدس سرہ امام مظفر شمس بلخی علیہ الرحمہ کے
 فرزند اوعلیفہ تھے اور امام مظفر حضرت مخدوم الملک شرف الدین احمد سیاحی غیری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور غلیفہ تھے۔
 انظرین کرام تصبیح فرمائیں۔ خاکسار
 سید عطاء حسین عفی عنہ

از تصنیفات

حضرت قطب الاولیا امام الاصفیاء شہباز بلند پرواز لامکان جفوانی

ولی الاکبر خواجہ صدر الدین ابوالفتح سید محمد گیسو دراز زندہ نواز

رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة على رسول محمد وآله
اجمعين۔ اما بعد رسالہ در بیان توحید خواص و مقام اہل اختصاص۔
بچند از حمد کہ موجود نیست مگر وے درود پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مقصود
نیت مگر وے آنچہ سوال میگردی و بہ ابتہال در میخواستی کہ چند سخنی در توحید
خواص بنویسم قلم بگیرم و بتائید ربانی در کتابت آوردم تا ششمہ اجابت سوال
تو کنم و سخ شک و شبہ از دامن یقین توبہ آب تحقیق بشویم و چنانکہ زمانہ وقت
نہر امل کند بنویسم از راه انصاف کہ حمد دل سامع باشد کہ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرًا
لِّمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ۔ والموفق لہواللہ

فصل۔ بدانکہ موجودات عالم بر دو نوع است عالم صورت و عالم
معنی عالم صورت ہمہ ظاہر است و عالم معنی ہمہ باطن۔ عالم صورت بعضیہ
پدیدہ ظاہر و دیدہ میشود چنانکہ ملک بعضیہ پدیدہ باطن و دیدہ میشود چنانکہ ملکوتی۔ و
آنکہ عالم معنی است آن دیدہ نشود مگر در صورت پس ظاہر و باطن ہمہ صورت
دوست کہ او نور را بہ این صورت و در ظاہر مینماید و باطن
ہر نقش کہ بر شمشیر معنی پیدا است۔ در صورت آنکس است کین نقش آراست

دریا کے کہن جو برزند موبجے نو ^{موجش} خوانند و در حقیقت دریا است
 موحدان گویند کہ یک نور است کہ خود را بہ صورت نمودہ است و
 بہمہ کسوت پیدا کردہ است و بصورت مجنون دیلی و بشکل دامت و عذرا تہی
 کردہ است و ہونست کہ ہچشم مجنون نظر بر جمال خود کرد و دریلی دید و خود را دوست
 داشت پس ہر کرد و دوست داری و بہر کہ روئے آری روئے بد و کاری او ^{نہ عذاب}
 باشد اگرچہ تو نہ انی قطعہ

میل خلق جملہ عالم تا ید ^{گر} باشد و رہا شد سوتے
 جز ترا چون دوست نتوان داشت دوستی دیگر ان بر سوتے
 نظر مجنون بر حسن لیلی بر جالیست کہ جز ان جمال ہمہ قبیح است اگرچہ مجنون نہ
 کہ ان اللہ جمیل و یحب الجمال غیر اور انشا ید کہ جمال باشد چون غیر اور ادر حقیقت
 ظہور نیست جمال دیگر چگونه تواند بود رہا علی

یارے دارم کہ جسم و جان صورت است ^{چہ} جسم و چہ جان جملہ جان صورت است
 ہر معنی خوب و صورت پاکیزہ اندر نظر تو آید آن صورت اوست ^{نہ کائنات}
 مردے پیش خواجہ شقیق بخنی رحمۃ اللہ علیہ آمد و گفت یا شیخ بزبان بیان
 توحید کہن خواجہ شکر طلبید و آن مرد را پرسید کہ این چیست آن مرد گفت شکر است
 پس خواجہ فرمود ازین شکر صورت اسب و ستور آدمی باز آن مرد صورت
 ہائے مختلف ساخت خواجہ یک یک پرسید کہ این چیست آن مرد گفت کہ این
 آدمی و این اسب و این ستور است خواجہ فرمود ہمہ را بشکن و یکے کن آن مرد
 ہمہ را شکست و یکے کرد خواجہ فرمود اکنون چیست گفت شکر است خواجہ فرمود
 کہ برو کہ بیان توحید تمام کردم قطعہ

یک صین متفق کہ جسہ او ذرہ نبود ^{چون} گشت ظاہر این ہمہ لغیا آرد

اے ظاہر تو کنہ عاشق و معشوق بالہنت مطلوب را کہ دیرہ طلب گار آمدہ
 ہماں معنی کہ بزبان موسیٰ علیہ السلام اُردنی گفت خطاب کن تنائی ہم از
 شنید و ہمہ معنی کہ بزبان درخت اتی انا اللہ گفت گوش موسیٰ از ہم شنید قطعہ
 چون جانش صد ہزاران کے داشت بود و ہر ذرہ دیدارے دگر
 لاجسم ہر ذرہ بنو دیار تا بود ہر دم گرفتارے دگر
 تجلیات اور انہایت نیست ہر عاشقے از و نشانے دیگر دہ و ہر عارفے
 از و عبارت دیگر کند و ہر حقے از و اشارت دیگر فرماید اما برین سر عزیز کرا و قوت
 دہند آزا کہ بدل رسیدہ باشد و خط دلش دایم ہمیں باشد چنانکہ گرسنہ تقاضاے
 او بر طعام باشد تقاضاے دلش دایم ہمیں باشد بزرگے گفتہ است کہ محبت
 و معرفت آن باشد کہ خداے تعالیٰ مرحب و عارف راعیش و غذا باشد
 و خورش وے باخیالش بود و گفتن وے باخیالش بود و بودن وے باخیالش
 بود جملہ حرکات و سکنات بے ادگذا اردا کنوں آکس اہل دل باشند اما دیگرے
 نغز کز زمانے دل بجنور محبوب آرد و زمانے دیگر دلش بگریز دچون آہوے وحشی گرفتہ
 بخانہ آرنہ ہمیں کہ رہا شد رفت جنین کسے را اہل دل بخوانند اہل نفس گویند و سالک
 خوانند و صوفی گویند متصوف گویند یعنی روندہ راہ صوفیان خوانند صوفی گفتن نتوان
 کہ صوفی در نمک زار حقیقت افتادہ نمک شد عوام گا و خواند و علما باخرا ند و متصوفان
 راہ رواند و صوفیان رسیدگان حق اند یہ بیت

سما کے اے عطار زین حرف مجاز بر سر اسرار توحید آے باز
 مارا چون قلم در صحراے وحدت روان است فرقا کفر با باشد چون یک
 نور است کہ محیط است بہمہ صور تہا پس اور انور مطلق گویند و توحید مطلق اس
 است کہ چیزے از چیزے و راہے از راہے و کارے از کارے و صحتے از

صحبتے جدا کنی و پشت بپھرنے نہ ہی و روئے پھرنے دیگر نیاری کہ چون روئے
 پھرنے مقید آری بے شبہ پشت بدیگر ہاکنی از توحید مطلق بیرون افتاد و باشی
 مسلمان حقیقی اوست کہ بتوحید مطلق رسیدہ باشد و آنکہ بتوحید مقید ماند مسلمان مجازی است
 باشد نہ حقیقی اگر نیندانی کہ چہ میگویم در چشم من در آویدین کہ ہمین است۔ نظم
 آفتابے در ہزاران آگینہ تافتہ پس بزمگ ہر کیے تلیے عیان انداختہ
 جملہ یک نور است لیکن رنگہائے مختلفہ اختلاف این و آن را در میان انداختہ
 برہر کہ این در حقیقت کشا و نہ اضافت من و تو از وسا قاط شد و نسب نیست

از ان من و تو از و طرح افتاد از ہفتاد ہزار حجاب اذان نور و ظلمت کہ پیش سالک
 است من بندہ یک نقطہ ام کہ بتو نایم و راہ صد سالہ بیک ساعت گم کنم گوش
 دار کہ این جملہ ہمین غافل بودن تست از محبوب تا غفلت از تو برخواست
 حجاب نیست اما آنچہ حجاب نورانی و ظلمانی کہ گفتیم میتواند بود کہ نماز و روزہ
 و تلاوت قرآن و لذات عبادات کہ ترا از دیدن محبوب و یاد آوردن او
 باز دارد این ہمہ حجاب بہائے نورانی باشد و حجاب ہائے ظلمانی ہمہ مشغولی بہو
 نفس است و چون گفتیم کہ یک نور است حجاب نور و ظلمت چہ معنی دارد نہ کہ یک
 آری چون تو بآن نوری و لمحہ از او غافل نہ ترا حجاب نیست چون غافل شدی نہ کہ
 محبوب گشتی از حجاب بیرون باید آمد حجاب و معصیت تو ہمہ غافل بودن تست
 از محبوب و اگر تو یس غیر ی اورا حجاب میشود بد آنکہ چون ہمہ یک نور است
 و اورا حد و نہایت نیست پس ہر چہ ہست در عالم صورت و معنی صورت
 اوست و او بیچ صورت مقید نیست توبہ تو از آنست کہ از قید بیرون آئی
 و در توحید مطلق افتی۔ بیت
 حجاب روئے تو ہم روگشت در ہمہ حال نہانی از ہمہ عالم ز بس کہ پیدائی

ہمیں کہ پردہ پندار از غیر در صحرائے دل تو آمد دلی پیدا شود و حجاب
وے نمود۔ بیت

ودی را نیت رہ در حضرت تو ہمہ عالم توئی و قدرت تو
چون پندار غیر و دلی از ساحت دل تو بر غایت دل بزبان حال
این گوید۔ رباعی

روزت بتو بودم و نمیدانستم شب با تو غنودم و نمیدانستم
ظن برده بودم کہ من بودم من من جملہ تو بودم و نمیدانستم
خدا یا ما را از پیش ما بردار و خود را بر خود پیش دیدہ خود دائم و قائم دار این
چند سخن یادگار این درویش را بر جان خود بداری و ہمہ کس ننہای و کیکہ در
طلب این باشد در ہفتہ بمطالعہ این رسالہ خالی نگذاری کہ قائدہ خواہد
انشاء اللہ تعالی بمنہ و کمال کرمہ۔ تمام شد رسالہ توحید خواص
تصنیف حضرت سید محمد حسینی لکھنوی و در از بندہ نواز قدس اللہ
سرہ العزیز

در ہفتہ بمطالعہ
کرمہ کرمہ

رسالہ منظوم در افکار

از افادات

حضرت قطب الاولین سید محمد حسینی گیسو در از رحمتہ اللہ علیہ

رسالہ منظوم در اذکار
 از تصنیف حضرت خواجہ خواجگان جعفر الثانی
 ولی الاکبر خواجہ صد الدین ابوالفتح سید محمد حسینی گیسو دراز بند توار
 رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہم بدان باخویش اور ہر زمان	حاضر و ناظر تو حق در دل بدان
ہم ازین گردی تو واصل لے غریز	رفع و سوا اس است توجہ پیر نیز
محو گردی از خودی خود در خلا	عین خا خود را اگر وانی دلا
از برائے محو خویش است سیر	عین خادانی کنی ہر جانظر
ہم بدان باشی تو مثل عاشقان	ہم لاجل اثبات حق است زمان
ہم بہر از جزو کل اشیائے ان	اے تو باہر جزو خود خار ابدان
خاشود معشوق تو اے محترم	تا میفت خاشود مکشوف ہم

هر چه در ره در نظر آید بدان
 فعلها را بحمد فعل او بدان
 آئینه روشن بر بین تو بعد ذکر
 آئینه در هم بر بین تو خویش را
 این بر سر رویت حق ابدان
 کل شئی هالک دان جز خدا
 این بر سر محو خود را هست بدان
 کن تصور من همین پیغمبر عین
 هم تصور کن تو با خدا و پیغمبر عین
 اندرون تو کن تصور کن تو خدا
 تا حضور دل شود اندر من باز
 هم تو درون کن تصور یا خویش
 هم یقین دان پیش استاد ام
 هم همین پیغمبر یا خویش را
 منتظر باشی که این دم بالیقین
 جمله حرف قافیه قاری بدان
 قلم است این جمله حرف قافیه
 منتظر باشی بدان صورت که آن
 چون که آن صورت تجلی حق است
 چون کنی تالی تلاوت همچنین
 خارتی اید بدست دوتی

ذات او تا غیر او بتی همان
 فاعل او هست کس نه در میان
 خدا بدان خود را و کن در خویش فکر
 کن تصور روئے خدا در خود را
 گیر لازم طالب در هر زمان
 غیر او چه سیرے ندانی دین
 کوشش کن اندرین محنت بجان
 تا که گرد کشف بر توفیق عین
 تا که بینی بر توفیق عین
 قبل خود تو پیر و توبه بجا
 در نمازت ماصلت گرد و نیاز
 شش کاف ازین چون شش پیش
 بندگان چون در سجود افتاده ام
 میکنم هم انکار کار خویش را
 یا من آید در سخن آن نازنین
 صورتی دارند و شکل دلان
 هم بحق در وقت نالی ز لایقین
 قایمیتی تو آن صورت عیان
 چون بینی تو شوی مست است
 هم کلام الله بدل خوانی ازین
 ختم قرآن تو کنی در ساعته

درین

نیت

ہم ہمیں خوشی بود تو عینِ خا
 اندرونِ دل تصور کن تو خا
 ہم بدان حق را تو میم خود دوم
 تا که کشف این شود ای خوش پسر
 گر تو میخواهی حضور ای جان پسر
 هر چه در خا بگذرد آنرا بدان
 عالم غیبت چو آید در نظر
 هر چه بینی منتظر باش ای پسر
 جمله را دان تو صفاتِ سر ذات
 والِ الف تا جمله عالم را بدان
 این را که کشف دانست ای پسر
 اسم الف در دل تصور کن نام
 و در ہمیں خواهی به بینی آن جا
 تو میا و در ہم بحسین سر فرو
 گر روی در لامکان بینی لقا
 مطلع بر کاف با یاعین صا
 فتح باطن میشود از ذکر وال
 میشود در احضور از ذکر صا
 ذکر جدا سی خلا چند ان بگو
 ذکر چار و هم سه را یا کن حضور
 خاصه تمیسه و در ازل عیان

ہم بدان فی تا شود کشف خا
 تا شود قلب ترا رویت ابا
 ہم تو میم این همه عالم تمام
 نیک بختی آن شنو پند پدر
 باش دایم در خیال دیدن
 خا و وال و هم الف هر زمان
 کن تصور جمله را خا سر بسر
 قاف آنچه آیدت اندر نظر
 ہم ازین همیشه کشف صفات
 منتظر تا آن باشی هر زمان
 اندرین محنت بخور خون جگر
 ہم به آب زر نوشته و السلام
 باش اندر میم را فی کل عالم
 چوں در آیی آن در اهرم
 تو همین کن باش جوین و را
 هم شوی آن منقص که بیص
 چونکه آنت از نبی خوش خصا
 هر شب بسیار گو آنرا بتا
 سادست روشن شود ای خن جو
 تا چهار اطراف سه بینی تو نور
 ذکر پنج رکنی تو گوی هم بجان

تذکره

ہم بذکرِ خاشود حاصل حضور
 ہم بذکرِ لام و او آخر بدان
 ذکرِ الف ہم لام و ہا ذکرِ خفی
 ذکرِ کشفِ کاف در نونِ حاضر
 ذکرِ ابدالِ ان کسے گوید مدام
 ہم برائے استقامتِ آن مقام
 ذکرِ یا ہو ہم بوصفِ کوکنون
 ذکرِ ہو دور کنی اے مست فنا
 ذکرِ ہو در چار کنی اے عزیز
 ہم یا کیفیہ بی بینی نورِ ح
 ذکرِ یا آخر کہ یاست اندر حجاب
 ذکرِ الف آخر یاست اے گوہرِ جان
 کشفِ توحیدان کہ ذکرِ بندست
 ذکرِ خا آخر کہ باخو شدل رب است
 ذکرِ بیچون چپ رکنی گو دلا
 ذکرِ حق استادہ گواے نورِ نو
 ذکرِ یا و آخرتِ یا اے عزیز
 ذکرِ یا آخر کہ دالست اے بگاہ
 دل شود ذکرِ ازین ہم جملہ نور
 میشود کشفِ سموات اے جو
 دایم الاحوال گوید گرولی است
 کن توحیدان تا شود کشفِ قبول
 او شود ابدالِ عم صاحب مقام
 ذکرِ دوم ابدالِ گویند بر دوم
 از دہانت تا کہ نور آید بیرون
 گو برائے محو خود را دایم
 محو کلی تا شوی بس گو تو نیز
 گر تو گوئی بس تو ذکرِ انہا
 گو کہ تا گرد دُعایتِ مستجاب
 تا شود کشفِ سموات اے جو
 خاصۃً شیخِ فرید، جہودن است
 بہر قطع طبعِ جملہ جز خدا است
 بہر کشفِ پاک ذاتِ حق را
 تا تمام اندام تو گیسرِ حضور
 ہم دور کنی است بگو آخر تو نیز
 بہر دفعِ سر ویتِ گویے شہا

ایضاً ذکرِ الابدالِ بحسین
 کما ہوا المعتاد فی مدین

قسط رسالہ مراہ

از تصنیفات

حضرت قطب الاولیاء امام الاصفیاء شہباز بلبل پیر در لامکان

جعفر الثانی ولی الاکبر خواجہ صد الدین ابو الفتح سید محمد گیسو در ازبندہ نوا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهِ
مُحَمَّدًا وَآلِهِ اَجْمَعِيْنَ -

بدان کہ بدستی کہ راه سالکان طریقت اول مجاہدہ بعد او مراقبہ بعد او
مشاہدہ و بعد او مکاشفہ۔ اما درین کتاب مقصود بہ مراقبہ بود کہ مرتبہ اول بیان
کرده شدہ۔

و مراقبہ در رفت برگردن شتر سوار شدہ سوے دوست رفتن است
و در اصطلاح سلوک گردن نہادن بجنود دوست و دوست را در چشم داشتن۔
و انواع مراقبہ بسیار است و درین کتاب بر سبیل اختصار سی و شش
مراقبہ ذکر کردہ شدہ تا طالب زود بمقصود در رسد۔ و این کتاب را
مراقبہ خوانند۔

مراقبہ اول آنست کہ خود را دایم الحال حضور او داند و در عین
حاضر داند بر حکم نفس اَلَمْ تَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰۤی یعنی آنکس کہ گناہ میکند
نمیداند بدستی کہ خداے می بیند بلکه او تحقیق حاضر است می بیند ہر فعلی کہ از او
میکند۔ و این مراقبہ آنست کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت رسالت پناہ را تعلیم
کرده بُوَانْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَانَکْ تَرَآۤہُ فَاَنْ لَمْ تَکُنْ تَرَآۤہُ فَاَنْہَ یَرَآکَ

یعنی ایک عبادت بکن تو اے محمدؐ خدا پر اچھا نشتے کہ می بینی تو اوراپس اگرچہ تو اورانی بینی او تزامی بیند و این را مراقبہ حضوریت گویند۔

مراقبہ دوم قلبی گویند و آن آنست کہ ہمہ وقت اوراد قلب داشتن چنانکہ قولہ تعالیٰ وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ این آیت اشارت بدین مراقبہ است یعنی آن خداے است کہ موجود است در آسمان و در زمین و از آسمان قلب یعنی دل تصور کن و از زمین قالب کا لبد دل بدان یعنی ہمہ وقت بدان کہ وجود و در دل و در کا لبد دل است۔
مراقبہ سیوم راقبیت گویند آنست کہ ہمہ وقت اوراد نزدیک خود داشتن چنانکہ قولہ تعالیٰ لَحْنُ اقْرَبَ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی مانند یک پیریم شمار از شاہ رگ شما۔ و حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اشارت کردہ اند مع کل شئی لا بمقارنۃ و غیر کل شئی لا بمسرایلۃ۔ یعنی بدرستی کہ آن خداے تعالیٰ با ہر شئی موجود است نہ با اتصال آن و بغیر ہر شئی است نہ با فصال مانند در آئینہ۔

مراقبہ چہارم را مراقبہ معیت خوانند۔ آنست کہ اوراد ایم با خود شانس چنانکہ قولہ تعالیٰ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ۔ یعنی ان خدا است با شما ہر جا کہ باشید شما۔ این آیت اشارہ بر مراقبہ است۔

مراقبہ پنجم مراقبہ احاطت خوانند و آن آنست کہ اوراد بدانند تمام ذات خود و در ذات غیر در گرفتہ است چنانکہ قولہ تعالیٰ وَاللَّهُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ مُخِيطٌ بِغُلُوبِهِمْ یعنی خداے تعالیٰ شامل در ہم ایشان چون آب در جامہ پس در تمام ذات خود را احاطت او بدانند۔

مراقبہ ششم را مراقبہ افعال خوانند یعنی ہر شے را با فعل آن شے

کہ بیند خداوند تعالیٰ را خالقِ آن شمار و وہ نہ خلق خالق پیدا کند چنانکہ قولہ تعالیٰ
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ یعنی خداے تعالیٰ آفرید شمارا و فعل شمارا
پس در ہر فعلے اور اپید کند بس و فعل آن ر فرمے بجد امیناید۔

مراقبہ ہفتم مراقبہ صفات خوانند یعنی دایم مشغول بہ بزرگی
او مستغرق شود کہ آنحضرت کریم است ہر چیزے را نعمت میرساند چنانکہ
قولہ تعالیٰ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَتُهُ وَعِلْمُهُ یعنی میتواند ہر شیء برحمت
و علم او توانست بر رحمت و علم آنست کہ شب در روز و دانستی و خیال در
اوصاف اللہ باشد۔

مراقبہ ہشتم را فنا خوانند یعنی خود را در مقام فنا پذیرد و خود را در مردگان
شمارد و درین مراقبہ الگناہ است کہ در مقام عدم وجود اللہ پیدا شوم۔ قولہ
تعالیٰ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ
رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ یعنی اے محمد تحقیق تو مردہ است و تحقیق ایشان
مردگانند پس تحقیق شمار در روز حشر نزدیک صاحب دعویٰ میکیند شمار۔
مراقبہ نہم ذوالی باشد خود را محو کند بر گناہی او آید یعنی پیدا آر و بر گناہی
او آید یعنی یکے پیدا آر دوہمہ نامید شمار و قولہ تعالیٰ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
ایماے بر توحید ذات است۔

مراقبہ دہم سوئی باشد یعنی ہمہ علامت ربوبیت بر مرتبہ بلند تر آر و
عالم را در مرتبہ فروتر چنانکہ قولہ تعالیٰ سَنُرِيْهِمْ اٰیٰتِنَا فِي الْاَنۡفِ اَبۡرٰہِیۡمَ
سر انجام می نمایم انشا نیہاے مادر فوقہاے ایشان۔

== مراقبہ یازدہم شہود باشد یعنی بدانکہ او ہمہ وقت حاضر است
و در الوہیت او ہمہ عالم گواہی دادند کہ او شاہ و مشہود است ہم در و متفرق شود۔

مراقبہ دوازدهم وجودی باشد یعنی همه جا اور ابد اند بر حکم
 اَيْنَا تُولُوْا فَاَنْتُمْ وُجْهُ اللّٰهِ یعنی ہر جا کہ باشد شما پس آنجا ذات اللہ موجود
 است ہم درو مستغرق شود۔

مراقبہ سیزدهم سراق است یعنی در تصور دل پرده ازو بہرنگی
 کہ باشد امارنگ ز بہتر درون دل مقربودا قصد کند و مستغرق شود قوله
 تَعَالٰی اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ یعنی نی مینی تو اے محمد
 سوے پروردگار خویش چگونه دراز میکند سایہ را پس استمداد ظل پرده
 اوست وجود شمس شود مقصود است۔

مراقبہ چہاردهم جمال باشد یعنی خیال در حبتن او کند مستغرق چن
 شود فَاَمَّا اِنْ تَكُنْ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَرَوْحٌ ہرچونکہ باشد از مقربانست
 پس در راحت اند ایشان جز آن مراقبہ است۔

مراقبہ پانزدہم مصدر و مرجع باشد یعنی در خیال غرق شود
 کہ بہوست بیدار و ببرد و لَوْ يَبْدِئُ وَيُعِيْدُ۔

مراقبہ شانزدہم ارتسام است یعنی چہار سورہ در خیال بنا
 کشادہ تر بگذارند تمام بامعنی والعصر والضحی واللیل والشمس۔

مراقبہ ہفدہم امانت باشد یعنی خود را از این بداند و آنچه
 پیش خود است امانت شمارد و این مقام تسلیم است وَحَمَلَهَا
 الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْا مَا جُهِلَ لَا یعنی بار امانت آدمی گرفت
 و حال اینکه در جہل تاریک بود۔

مراقبہ ہیجدهم پیر است یعنی در خیال طاعت پیر شود مَنْ يُّطِيعِ
 الرَّسُوْلَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ نزدیک قاضی القضاات پیر در دل مرید خود

رامی بنید و مبدی در دل پیر خداے رامی بنید.

مراقبه نوزدهم آینه است یعنی شب و روز در خیال خود و صراط مستقیم خود جوید و ان رقی علی جسامت مستقیم خود نمائی کند.

مراقبه بیستم اشیا باشد یعنی بدانند در خیال که خالق همه اشیا دست هر چه کند او کند.

مراقبه بیست یکم هویت است یعنی تمام در نحو غیر ذات الله که کونه وجود از ان مراقبه است

مراقبه بیست و دوم بهیبت باشد در خاطر گیرد که همه درون عرصات عرش ایستاده و دست هم بسته با سلوک پر بهیبت ترسان و لرزان و پریشان علم قضا الله بر طبق جهات کشاده هبابت در رساند که **لَبَّيْكَ يَا إِلَهُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلِ** الواحد القهار یعنی کشاده در خاطر دارد که فرمان در رسیده که من کدام است ملک امروز خداے را که او تنها یه وزیر و شریک و شکننده مقصود شماست در حساب و عذاب غرق نشود

مراقبه بیست و سیوم وجهه الله باشد با تصور وجود کل شئی **هَآلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ** تسلیم کنی یعنی هم در ملاک پذیرد و وجود او را بقا و خود هم در و شود.

مراقبه بیست و چهارم خاتم است راست بهشت و چپ دوزخ تصور کند و خداوند محاسب بداند این مراقبه نیست مگر تشویش در تشویش سخت نیکو.

مراقبه بیست و پنجم عرش باشد غایت مرتبه او تصور کند که او بر عرش است. **لَمَّْا اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ** ما از ان شتاب میکند که

کہ چہنیں مربع می شنید و میفرماید کاستوائی هذا۔
مراقبہ نسبت و ششم و راء است یعنی خود را در مقام نیل
انداختن پس در آنجا عین شہودے وجودے نیت لذتے و ذوقے و قنایے
و بقایے نیت ازل و ابد نہ۔

مراقبہ نسبت و ہفتم محاسبہ کہ خود را در آنجا حساباً و لیسیراً دارد
بضائت بابت۔

مراقبہ نسبت و ہشتم صور و اشکال است استغفر اللہ
لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ صدق آن کشادہ کردہ کہ چہنیں
صور در صحرایے وجود آید تصور کند اما درین چون بزرہ کار نیت۔
مراقبہ کرامت نسبت و نہم وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ تَصَوُّر
کند کہ آدمی را تنظیم و تعلیم بخشیدہ۔

مراقبہ سی و دوم نزاہت است کہ در تصویر پاک خود باشد تا
باقدوس پیوند و پاکی را راہ نماید۔

مراقبہ سی و یکم خدا باشد یعنی پنج وجود در ول موجود نہ بنید و آن
صفت ہویت است لا الہ الا ہو درین کار پیشتر میبرد۔

مراقبہ سی و دوم فردا نیت است و آن در تصور است
با احد و فرد و صمد و نیز عمل این مراقبہ است۔

مراقبہ سی و سیوم صمدیت است لا فصل و لا وصل
ولا قسب و لا بعد و صمدیت صرف جولانی کند۔

مراقبہ سی و چہارم عین باشد عین الاعیان خود را بینایے
آن کردہ اند یعنی ذات او عین حضور در تصور کند۔

مراقبہ سی و پنجم وحدت خوانند کہ حضرت علی علیہ السلام میفرماید
 العلم نقطہ کثرها الجرحل چنانکہ مردمان العلم کلمتہ بل حرفتہ
 بل نقطہ۔

مراقبہ سی و ششم کثرت تصور کند میرود و میگیرد تا آنکہ وہم پرواز
 اعلیٰ علین و اثر او بیند بلکہ برتر بیند و زبے اثر مراقبہ کہ کسے را ازان خبر نباشد
 محمد حسینی بیار این حبسنا اللہ اکنون سخن کوتاہ کن والسلام

رسالہ افکارِ جدیدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسالہ اذکارِ چشتیہ از افادات حضرت مخدوم سید محمد حسینی گسیودراز قدس سرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بدان بدستیکہ اذکار ہمہ مروی اند از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بعضے ذکر با تعلیم کرد از رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ و بلالؓ و بعضے ہر ایک را بدین - بروئے -

روزے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ را فرمود کہ یا علی بنمایم تر را ہے کہ بہی بدان راہ خداے عز و جل را گفت علیؓ نعم یا رسول اللہ پس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود بگو لا الہ الا اللہ پس گفت علی رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دایم میگویم پس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت بگو چنانچہ من تعلیم کنم پس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلیم کردند امیر المومنین علیؓ و بلالؓ را -

و بعضے از ان اذکار و طلقی است بگوید لا الہ حایکہ آغاز کنندہ باشد قول لا الہ از دہن قلب چنانستہ کہ بیرون می آرد از قلب غیر خداے را و بگرداند و گردان سوے جانب است همچون حلقہ تابلسینہ و باز گرداند سر و گردن

را سوے جانب چپ و بزمند ربط بر دهن دل از آنجا که آغاز کرده بود بقول الا
 اللہ چنانست که درمی آرد در دل نورے از انوار خدا تعالی و ظاہر کند بخشش سرگردان
 را بہر دو ملت و تصور کند بآن اول کہ حلقہ اول راست کہ دنیا پس می اندازم
 از دل می کشم و لف دوم را کہ حلقہ دوم راست عقی تصور کند کہ از دل کشیدہ
 دو می کشم و خداے را در دل جای گیر می کشم و بلند کند آواز ربط و قصد کند کہ آواز ربط
 بود الا اللہ از درون دل بر آید و ہم در آن دل بنشیند و تصور کند در حال ہر ذکر کہ
 باشد خداے عزوجل حاضر است بالخصوص و تعالی نشسته ایم و واقع چنین است
 و ہمین مراقبہ است و ہمین تصور در مراقبات دیگر نیز کند و ازین تصور
 غافل نہ باشد و یقین داند کہ خداے عزوجل حاضر و ناظر و قریب است
 از رگ شہ رگ ہم و اگر نہ ذکر بیج فائدہ ندارد و نگاہ دارد دل را از خطرات
 و طریق دفع خطرات توجہ و التجا سوے شیخ مرشد کند و بسیار توجہ سوے
 شیخ در حال دفع خواطر دارد و بعضے ازان دو حلقی ظاہر کند بخشش سرگردان
 را ظاہر کند ربط یعنی قولاً الا اللہ را و بعضے ازان نہ ظاہر بخشش را و نہ ربط
 را و این ہر دو نوع را خفی نامند و اول را جلی نامند و پنجم در جمیع اذکار خفی باشد
 ایضاً اگر ہر دو ذکر یعنی جلی و خفی با جس تمام نفس باشد خطرات دفع و دور
 جمیع اذکار قصد جس نفس کند درین تاثیر بسیار است و اگر ذکر جمیع احوال خود مال
 اکل و مشرب و غیر ذلک جس نفس کند زودتر بمقصود رسد۔

و بعضے ازان اذکار فنا و بقا است نفی و اثبات آورد و بردن
 نامند و بعضے ازان حدادی است و تصور در حالت ادکار بد رستی کہ نیست
 معبود مگر اللہ چنانچہ هست و نیست موجود مگر اللہ۔ بندگی میان بڑہ ابن محمد

ع۔ مراد ازین حضرت سید البر حسینی فرزند سلطان حضرت سید محمد حسینی گیسو درازند کہ مشہور بہ مندوم سید بڑے بودند۔ ع ج

سید محمد حسینی گیسو دراز میفرمایند کہ ہمچنین شنیده ام از شیخ خود و مخدوم خود کشف
 مزید بر حسب تصور معنی طریق ذکر فنا و بقا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم مرا میرا مومنین علی کرم اللہ وجہہ و بلال رضی اللہ عنہ را تعلیم کرد امتیست کہ
 بزند ربط اول بر دہن دل پس بہت قبلہ در آن فروکنندہ باشد سر خود را
 سوئے زمین باز بزند ربط بر دہن قلب اولاً بر جہت راستا یا بر جہت
 چپا در دہن قلب و جلوس اذکار همچون جلوں کی در صدر گفتہ شد اما میباید کہ
 دہن قلب و محل قلب شناسد کہ معرفت این بنیاد افعال صوفیہ است ازین
 حاصل میشود۔ نزدیک قلب پر کالہ گوشت است مثل صنوبری یعنی کہ گوشہ
 جاے روح حیوانی کہ بدو تعلق کردہ است و روح انسانی کہ نام نفس نامطہ است
 عند الحکما و روح الروح اعظم است عند صوفیہ و آن فیض حق سبحانہ و تعالی و
 امر از امر ہائے او و شان از شان ہائے اوست و ہو غیر مخلوق و آن ہر
 دو مخلوق اند و موت عبارت است از انزہاق روح حیوانی اتفاق
 بین الحکما و الصوفیہ و روح انسانی نیز نزدیک امام محمد غزالی رحمۃ اللہ موت
 عبارت است از قطع تعلقات روح حیوانی و کذا نزدیک تابعان امام
 مذکور و این پر کالہ گوشت نہادہ شدہ است در جانب چپا پس ضرب و
 ربط ذکر برواقع میشود آنچہ او از میکرو عین پیہ و غلیظ است میسوزد و بسبب
 این دو غلیظ بستہ شدہ است قلب۔ ہم ازین جہت گفتہ شدہ است و فتنیکہ
 فارغ شود صوفی از ذکر و در مراقبہ رود و جس نفس کند شتاب شتاب و دم نکشد
 و از بسیاری ذکر دہن قلب کشادہ میشود و آن کے اعداد ذکر دو علقی پانصد کرت
 است و ازان فنا و بقا و جزآن دو ہزار کرت و تاسہ ہزار است ہر چند
 ہر ذکر زیادہ شہد مراد و در حاصل شود زیادہ ذکر حاصل شود و ہر ذکرے کہ شتاب

بناید کرتا آنکہ از ہزار بار کم نکند باز گزارد۔ بعضے ازان طرق ذکر فنا جلوس وفت
مثل جلوس صلوٰۃ است مگر زانوے راست استادہ کند و سینہ خود را دراز نکند
سوے قبلہ و ربط زندا و لا بزا نو و ربط دوم بر قلب۔ و بعضے ازان ذکر فنا و بقا
این کہ استادہ شود بر سر دوزانو در ان حال دراز نکندہ باشد و سینہ خود را
نزدیک ربط سوے قبلہ اولاً و بعد سوے قلب دوم بار این ذکر از انکار
ابدالان است۔ بندگی میان بڑے ابن حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو در
قدس اللہ سرہ العزیز میفرمایند کہ ذکر ظاہر شدہ بود مخدوم مارا انچہ ظاہر شدہ بود
و بعضے طریق ذکر فنا و بقا آنست کہ ایستادہ شود و پاے راست را
پیش نہد پس رکوع کند بر یک زانو و بزند و ربط در حال رکوع سوے جہت
اسفل پس استادہ شود و بزند ربط سوے قلب۔

و بعضے طریق ذکر فنا و بقا آنست کہ استادہ شود و نہد پاے راست
را پیش پس پیش شود نزدیک ربط اول در ان کہ او را باشد جہت بال بعد
پس آید نزدیک ربط ثانی و بزند ربط بر دل۔ و بعضے طریق ذکر فنا و بقا آنست
کہ بہند چہار مصحف کشادہ کردہ یکے سوے راستا و یکے سوے چپا و یکے
در پیش و یکے در کنارہ پس زند ربط اول بر مصحف راست پس بر مصحف
چپا پس بر مصحف کنارہ پس بر مصحف پیش درین ذکر تجلی قرآن میشود مزارا
اما باید کہ ذکر کند۔ و بعضے طریق فنا و بقا آنست کہ بہند ذکر پیش خود یک مصحف را
پس بزند ربط بر آن مصحف بعدہ بر دل خود و درین ذکر تجلی رب تعالی و تقدیر
است۔ و بعضے طرق ذکر فنا و بقا آنست کہ بہند آتش و آزار پیش خود پر گشت
پس زند ربط اولاً بر نار پس بر دل خود و درین ذکر ظہور انوار از دہن و دل ذکر است
آتش در جمیع امور ذکر با شرط است فاخظ و ہمچنین شرط است در جمیع ذکر کہ کہ

توجہ تمام کند سوے مقصود خود بطریقے کہ نگذارد در خاطر غیر مقصود خود و تصور کند
 در قلب حضور خویش۔ و شرط دیگر آنست پاک بودن از منہیات شرع۔ کسے
 را کہ مذوق شد این پس دادہ شد نیکی بسیار۔ بندگی میان بڑے ابن بندگی
 مخدوم سید محمد حسینی گیسو در از قدس اللہ العزیز میفرمایند کہ مخدوم مافرمودہ اند ہر کراہت
 نفس و توجہ تمام باشد و بکند آنچه گفتہ شدہ است از اذکار و مراقبہ حاصل شود
 مقصود او البتہ بہر فعلے و شغلے و کسے را باشد خواہ سلطنت و امارت و قضا
 و تجارت و درس و فتویٰ زیان نکند اورا چیزے پس فہم کن و غنیمت پندار
 و بعضے حرق فناء و بقا بشان غلطیہ بہر قضا بند ربط اولاسوے راستا بعدہ جانب
 چپا بعضے از طریق فناء و بقا بر نقش ہندی بروجہ نہند سینہ خود را بر خوب دان را
 نقش است پس بند ربط اولاسوے بالا در ان حال کہ برکنندہ باشد سر
 خود را بعدہ جہت اسفل نظر کنندہ باشد زیر محل استلقاے خود۔ و بعضے از طریق
 ذکر فناء و بقا آنست کہ منبذ و بگیرد انگشت زپاے راست بدست راست
 و ز انگشت پاے چپ بدست چپ و بجہد از نشنگاہ خود سوے راستے
 خود و بند ربط در ان حال باز سوے نشنگاہ بجہد و بند ربط باز جانب
 پیش خود بجہد و بند ربط۔ و بعضے از طریق ذکر فناء و بقا آنست کہ منبذند اکر چنانچہ
 جلوس ذکر کہ بالا گزشتہ بند اول طرف راستے خود باز طرف چپاے خود
 باز طرف دل خود این ذکر را سہ رکنی میگویند۔ و بعضے از طریق فناء و بقا
 آنست کہ بند ربط اول جانب راستے خود و باز جانب چپاے خود باز
 جانب دل باز جانب پیش خود و نام این ذکر چہار رکنی خوانند۔ و بعضے از طریق
 فناء و بقا آنست کہ بند ربط اول از طرف اول راستے خود باز طرف چپا
 خود باز طرف بالاے خود باز طرف دل خود باز طرف پیش خود درین حال

فرمکند سر اسوے زمین و نام این ذکر پنج رکنی است۔ و بعضے از طریق ذکر فنا
و بقا آنت اینکہ ہند پر پنج انگشت یکبارگی اول برجہ خود باز بر کتف راست
خود باز بر کتف چپاے خود باز بر دل خود و نام این ذکر محبوبی خوانند۔ و بعضے
از ان اذکار جبریل است و سہ وردیہ و اشیح خالد است برین طریق بگوید
لا الہ دراز کند گردن را طرقت راستاے خود از اسفل سوے بالا و بزند ربط
بقول الا اللہ بر دل و نام این ذکر یک رکنی است۔ و بعضے از ان اذکار
کرو بین و جبروتین است کہ آغاز کند لا الہ از دل سوے بالا و دراز کند پس بزند
ربط ہم بر دل بقول الا اللہ۔ و بعضے از ان اذکار ذکر ابدال است بدین
طریق دراز کند و دست خود را جہت بالا چنانستہ کہ میگیرد چیزے را از ہوا
از نور ہاے خداے تعالی و باندازد در دہن و بزند ربط بقول الا اللہ تا
بر انداختنی و در دہن استادہ شود و زانو و بچہ باند خود را فطما ہر گردانند نشا طآن
قدر کہ ممکن باشد و این ذکر استادہ ہم میکنند و نظر کند در وقت انداختن و در دہن
سوے کنارہ خود و در وقت انداختن است چیزے سوے بالا کند۔ و
بعضے از ان اذکار نیز ذکر ابدالی است بدین طریق بنشیند چنانچہ جلوس ذکر است
پس دراز کند دست راست خود جانب پیش و خود نیز میل کند سوے بالا
و مشت بند و در وقت گفتن لا الہ چنانستہ کہ میگیرد غیر خداے و میکشد
از دل برون می اندازد پس دست کشادہ کند باز مشت بند و چنانستہ
کہ میگیرد از نور ہاے خداے تعالی باندازد در دہن و بگوید الا اللہ و بزند
ربط و همچنین بگوید بدست چپ و بدین دو ذکر تاثیر بسیار است اگر مداومت
کند بدین ذکر و اکثر دین ذکر حضور و شہود ابدالایان حاضر میشوند و ذکر میگویند
یا ذاکر۔

بدان یدرتیکہ جمیع اذکار اگر دایم کند ذاکر را اثر کند و میگرد و ذکر قلب پس همیشه ذکر کند
 دل ذاکر ذکر بشنود و کیسے نزدیک ذاکر باشد او ہم بشنود پس آن روح میگرد و ذاکر
 و بتنگی میان بڑہ ابن حضرت مخدوم سید محمد حسینی کیسہ و در از قدس اللہ سرہ العزیز
 میفرمایند کہ شنیدہ ام از مخدوم خود کہ میفرمودند کہ ذکر بزبان تعلیق است و ذکر قلب
 و سوسہ است و ذکر بروح مشاہدہ است و ذکر بسر معائنہ است و ذکر خفی مخفیہ
 میان ہر یک درجات است و حالات کہ شناسد آنرا اہل آلان۔ اللہم ارزقنا۔
 و بعضے ازان اذکار انا فیہ و ہوئی بگوید اول انا و اشارت کند سوسے
 دل بفرو کرن سوسے دل پس سر بردارد سوسے آسمان بگوید فیہ و متصل با این
 بگوید پس ربط بزند سوسے دل فی و بخواند در اثنائے ذکر انا من اہوی
 و من اہوی انا و اگر بخواند این مصراع را طریق انا فیہ الی آخرہ ذکر بگوید انا
 و بعضے گفتہ اند اگر بخواند کہ بگوید بر طریق این ذکر انا انت انت انا و بزند
 ربط کہ در ذکر انا فیہ الی آخرہ۔ و اگر بخواند کہ انا ہو و ہو انا و ہمچنین ملہم گشتہ
 اند برین ذکر بعضے صوفیہ۔ اگر بخوانند کہ بزبان ہندوی بگویند بدین طریق بگویند
 ہوں توں توں ہوں و ربط انا فیہ الی آخرہ بزند۔ و بعضے ازان اذکار ذکر ہو
 ہو است بدین طریق اول از جانب پیش بفتح الواو پس از جانب بردل ہو
 پس از جانب راستاے خود ہو بفتح الواو پس از جانب چپا بفتح الواو و بکون
 الواو۔ و بعضے ازان اذکار ذکر ہو بدین طریق آغاز کند اول از طرف راستا
 بگوید ہو بفتح الواو پس بزند ربط بردل بگوید ہو بکون الواو۔ و بعضے ازان ذکر
 ہو بدین طریق بگوید اول روے سوسے بالا آورد ہو بفتح الواو پس بزند ربط
 بردل و بگوید ہو بکون الواو۔ و بعضے ازان اذکار رب بکون الواو بگوید
 در حال کشیدن دم و گذاشتن دم تامل کند معلوم خواہد شد کہ این شی غریب

وعجیب است و نیز مر جبرئیل علیہ السلام گفتہ شدہ است بدستیکہ او دم میکند
ومی برد درون و بیرون ہر روز و شب بست و چہار ہزار دم است پرسید
میشود از ہر دم بدو سوال یکے آنکہ در چہ کشیدی دم را دوم آنکہ در چہ گذاشتی
دم را گفتہ شود کہ من ذکر میکنم بقول ہو کشیدن نفس و در گذشتن در ہر دو طریق -
و بعضی ازان اذکار ذکر یا ہو جانب راست و جانب چپا و جانب
پیش و جانب فرود و این ہر چہ را بکون الوا و بگوید - و بعضی ازان اذکار لا
ہو الا ہو است بدین طریق بگوید اول آغاز کند از سر دل بقول لا ہو و
مکند گردن و سر را سوے بالا چنانستہ کہ بیرون میکند از دل ما سوے اللہ
را پس آن ربط بزند بدل بقول الا ہو - و بعضی ازان اذکار تجلی ذات است
و طرح کند الف و لام و نقطہ -

و بعضی ازان اذکار ذکر کشف روح است ہر روح کہ باشد در ہر مقام
کہ باشد می باید کہ بگوید اول یا رب بست و یکبار و بنشیند چنانچہ می نشیند
برائے ذکر بار پس بگوید یا روح یا روح الروح و بزند ربط بدل پس
سر بر کند سوے بالا و بگوید یا روح ماشاء اللہ - و دیگر تلقین ذکر کردہ اند بندگی
میان بڑہ ابن بندگی حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو در از قدس اللہ سرہ العزیز
بعضی متعلقان را بست و یک کرت و اگر خواہد ربط عکس کند درین پس سر را
رود و حضور دارد و برابر دارد قلب و روح خود را سوے مطلوب تا پیدا
می شود اورا البتہ سوال کند از روح آنچه خواہد - و بعضی گفتہ اند کہ بگوید سوے
آسمان اول یا روح سوے قلب دوم یا روح الروح - همچنین تلقین کردہ
اند بندگی میان بڑہ را حضرت مخدوم قدس سرہ العزیز -

و بعضی ازان اذکار کشف قبور و معرفت اہل قبور از نیک و نیک بخت

است یا بد بخت است و این ذکر بعینہ ذکر کشف روح است۔ و بعضے گفتہ اند کہ بروی سوسے قربتدائے حال بنشیند برابر روستے است از قبر پس ذکر کند و مراقبہ کند اما اگر کمال شود محتاج نباشد سوسے قبر رفتن بلکه بشناسد اعمال مردگان ہر جا کہ خواہد در راہ یا در بازار یا در خلوت۔

و بعضے از ان اذکار ذکر کشف قبر است بنشیند نزدیک قبر کند سر خود را سوسے آسمان و بگوید یا نور پس بزند ربط بر دل خود و بگوید یا نور پس بزند ربط بر دل خود و بگوید اکشف پی پس بزند ربط ثالث بر قبر برابر روستے است پس بگوید از حال خود۔ و بندگی میان بڑہ این حضرت مخدوم سید محمد حسینی قدس اللہ سرہ العزیز میفرماید کہ ہچنین تلقین کردہ اند مرا بندگی مخدوم دین کرات و مرات مشغول بودہ ام۔

و بعضے از ان اذکار ذکر اجابت دعوت است و ذکر استغفار میت است و آن اینست کہ گوید سوسے راستا یا قریب و سوسے چپا یا قریب و سوسے دل یا محیط و سوسے علو یا لاسے سر سوسے آسمان یا مجیب و وقت یا مجیب گفتن بر دو زانو اتادہ شود ہر دو دست بردارد سوسے آسمان و فرود بردارد بر روستے ہچنین بسیار نزدیک اقتتام و حاضر دارد در دل مقصود و مراد خود را البتہ ہر مرادے و مقصودے کہ باشد بر آید و بعضے مریدان را مکان یا محیط یا مجیب و بعضے مکان یا محیط یا رفیق تلقین کردہ اند۔

و بعضے از ان اذکار ذکر دیگر است از برائے اجابت دعوات و ہوا ذکر صاحب الفصوص۔ بزند ربط اول سوسے راستا پس بگوید یا رب ثم الی الیسا کہ مذکور است قبلہ ہچنین پس سوسے آسمان بگوید یا ربی و تو تکبیر تمام مانند ذکر اول۔

وَبَضْعِ اِزَّانِ اَذْكَارِ ذُكْرِ النُّورِ اسْتِ بَدِینِ كِهْ بَگُویَدِ دِرْ جَانِبِ رَا سْتِا یَا نُوْر
وَدِرْ جَانِبِ چِپَا یَا نُوْر وُدِرْ دَلِ یَا مَنُوْر ذُكْر كُنْدِ هِرْ رُوْزِ بَدِینِ طَرِیقِ - وَبَضْعِ اِزَّانِ
اَذْكَارِ ذُكْرِ كَحَقِّ اسْتِ بَگُویَدِ كَلِمَهْ اَكْحَقِّ چِنَا نِجَهْ دِرْ چِهَارِ رَكْنِیْ مِیْكُونِیْدِ وِلِیْكِنِ رِبْطِ اَخْرِ
بِرْ دَلِ زَنْدِ وَاگَرِ خَوَاهِدِ بِرْ طَرِیقِ چِهَارِ رَكْنِیْ رِبْطِ بَزَنْدِ وُدِرِینِ ذُكْرِ تَجَلِیْ مِیْشُوْدِ مَرْ ذَاكِرِ شُئِ
پَوْشِیْدِهْ اَزْ جَلَالِ پَسِ كِسْكَهْ تَحَلِّ كُنْدِ اِیْنِ رَا وِصَا بَرِ بَاشْدِ بَرِ اَنْ بَگُردِ دَلَاتِیْ مَرادِ هَیْ
بِیَا رِ وَا مَوْرِ هَیْ شَرِیْفِ وَاگَرِ بَخَوَاهِدِ طَرِیقِ سَهْ رَكْنِیْ بَگُویَدِ اَوَّلِ سَوَیْ چِپَا
پَسِ رَا سْتِا پَسِ بَرِ قَلْبِ بَگُویَدِ وِرْ ضَرْبِ اَخْرِ حَقِّیْ -

وَبَضْعِ اِزَّانِ اَذْكَارِ ذُكْرِ حَقِّ حَقِّیْ تُوْ اَعَا زْ كُنْدِ بَحْتِ اِزْ رَا سْتِا پَسِ بَگُویَدِ
حَقِّیْ طَرَفِ چِپَا پَسِ بَزَنْدِ رِبْطِ بِرْ دَلِ بِقَوْلِ تُوْ -

وَبَضْعِ اِزَّانِ اَذْكَارِ بَزْبَانِ هِنْدُو یِ اسْتِ بَسَهْ رَكْنِیْ اَوَّلِ رَا سْتِا بَگُویَدِ
اَوْهِنِ ھَ چِپَا بَگُویَدِ اَیْ ھَیْ ھَ وِرْ دَلِ بَگُویَدِ اَیْ ھَیْنِ ھَ -
وَبَضْعِ اِزَّانِ اَذْكَارِ هِنْدُو یِ اسْتِ بَشِیْنْدِ مَرِیْعِ بَرِ نِجِ جُلُوسِ جَوْگِیَهْ وِرْ
كُنْدِ چِشْمِ سَوَیْ آسْمَانِ وِگُویَدِ اَوْهِنِ ھَیْ اَلْفِ مَرْتِ اَخْرِ بِرْ دَلِ طَا هِرْ كُرْدِ
مَرْ ذَاكِرِ رَا حَالِیْكِهْ بِرْ شُوْدِ مَحَانِهْ چُونِ اِزْ ذُكْرِ بَا زَمَانْدِ بِرْ حَالَتِ خُوْدِ بِیَا یِدِ چِنَا نِجَهْ بُوْدِ -
وَبَضْعِ اِزَّانِ اَذْكَارِ ذُكْرِ شِیْخِ اسْتِ بَگِیْرِ ذَمَامِ اَنْ شِیْخِ رَا بِرْ كُنْدِ رُوْنِیْ سَوَیْ
بَا لَابَرِ اِبْرِ پَسِ یَزَنْدِ بِرْ دَلِ هِیْنِ ذُكْر كُنْدِ هِرْ اَبَارِ اِیْنِ اَصْلِ اسْتِ اگَرِ زِیَادَتِ
بِهْتَرِ اسْتِ مَرْ ذَاكِرِ رَا وِ اِیْنِ ذُكْرِ نِزْ اِزْ لَیْطِ وِ حَاشَا اسْتِ -

وَبَضْعِ اِزَّانِ ذُكْرِ دَفْعِ اَمْرَاضِ وَا سَقَامِ اَزْ جِهْتِ دَرْدِ هَا نِیْزِ بَگُویَدِ طَرَفِ
رَا سْتِا یَا اَحَدِ وِدِ چِپَا یَا صَدِ وِرْ دَلِ یَا فَرْدِ وِجِهْتِ بَا لَیْ سَرِ غُوْدِ یَا وَتَرِ وَاگَرِ
بَخَوَاهِدِ كِهْ دِرْ مَحَلِّ یَا فَرْدِ یَا وَتَرِ بَگُویَدِ وِیَا دِرْ مَحَلِّ یَا وَتَرِ یَا فَرْدِ بَگُویَدِ هِمَهْ جَا زَنْ بَاشْدِ -
وَبَضْعِ اِزَّانِ اَذْكَارِ ذُكْرِ كَشْفِ خَالِیْقِ اَشْیَا اسْتِ وَاَنْ ذُكْرِ یَا اَحْدِ یَا صَدِ

است پس بنشیند چنانچہ از جهت ذکر می نشیند پس ربط اول در طرف پیش سو
بالا بگوید یا احد بزدر ربط بر دل بگوید یا صمد و اگر بنحو ابد رستا چنان بگوید۔

و بعضی ازان اذکار ذکر فہم کردن تجلیات از جمالیات و طریق آن است
کہ وقتیکہ بہ بنید چیز را تفکر کند در و بگوید یا رب فہم لی یا ہمو پس رجوع کند
سوے فکر و فہم آن چیز نصیب گرداند اشد تعالیٰ فہم او را بفضل خویش۔ و بعضی
ذکر فنا و بقا در حالت راہ رفتن است اگر شتاب روان میشود بگوید در وقت
ہمادن ہر قدم اگر آہستہ و با وقار روان شود بگوید نزدیک قدم راست لا و
ہمادن قدم چپ الد یا ز نزدیک راست الا باز نزدیک قدم چپ
اللہ بگوید۔

و بعضی ازان اذکار ذکر العروج بر سماوات است برین بگوید یا
علی یا عالی یا رافع یا رفیع۔

و بعضی ازان اذکار ذکر کشف العرش و استوی است آغاز کند از
جہت آسمان و بگوید یا من استوی علی الحراش و بزدر ربط بر دل نزد
گفتن العرش چنانچہ ذکر میگویند جبروتین و کروہین۔

و بعضی ازان اذکار ذکر کشف الملکوت است و حاضر شدن ملائک
است و درین ذکر کشف روح نیز است و آن این است بگوید از جانب
راستا سلوح و در جانب چپا قدوس باز سوے قبلہ سر بالا کرده رب
الملئکۃ باز سوے دل بگوید والساوح و اگر خواہد کہ آغاز کند در رستا
بگفتن سلوح و در چپا بگفتن قدوس باز از رستا ہم بدن طریق و برگرداند
سر را طریق حلقہ سوے بگفتن رب الملئکۃ و تمام کند بر دل بقول والروح
و بعضی ذکر زبان ہندوی بر طریق پنج رکنی است رستا بگوید اینہما

توں و در چپا گوید اونہان توں بالائے سر سوے آسمان گوید اونہا
توں۔ و این ذکر منسوب سوے شیخ المشائخ شیخ فرید الدین اجدہنی است
بندگی شیخ فرید الدین این ذکر بسیار میکردند۔

و بعضے از ان اذکار ذکر یا احد یا صمد یا فرد یا و تراست آیتن
پیرا ہن دست چپ بکشد بر کتف اندازد و نہد قدم راست خود را شتاب
شتاب گوید یا احد پس چپا گوید یا صمد باز طرٹ راست یا فرد باز طرٹ
چپا یا و تر بلند گوید و پاے راست چنانچہ میکند نزدیک است پس رجوع
سوے مکان مجہین واللہ اعلم بالصواب مرتب شد۔

تمام شد رسالہ اذکارِ حشریہ

شرح بیعت امیر خسرو دہلی رحمۃ اللہ علیہ

زورِ یائے شہادت چون نہنگِ بگردہ ہو

تیممِ فرض گرد و نوح را در عین طوفانِ نش

از تصنیفات

حضرت قطب الاولیاء امام الاصفیاء شہباز بلند پر واز لامکان جعفر الثانی

ولی الاکبر خواجہ صدر الدین ابولفتح سید محمد گیسو دراز بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَبِهْ نَسْتَعِينُكَ يَا كَرِيمُ

شجریۃ امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ از زبان معجز بنیان
خوارق بنیان حضرت صدر شریعت بدر طریقت خواص بجا معرفت شاہیان
بلند پرواز مسند نشین سریناز ابوالفتح الولی عین علی میران صد الدین
محمد گیسو دراز الملقب من عند اللہ تعالیٰ بہ گیسو دراز قدس
اللہ سرہ العزیز۔

امیر خسرو دہلوی فرماید
ز دریائے شہادت چون ہنگ لا بر آرد ہونش
یتیم فرض گرد و نواح را در عین طوفان
بدان اے برادر فہیم و دانائے مستقیم کہ در بیجا مراد از ”دریائے شہادت“
عالم ظاہر است کہ آنرا ملک ناموت گویند و ہر ظاہر را باطن است الی تسعة اطن
و کتایہ از نوح ”ساک است۔ چون بکرم اللہ تعالیٰ سالک ملک قدم صدق
در سفر باطنی ہند این وجود ظہانی ظاہری کہ کتایہ از دریائے شہادت است

قائی گرد اند یعنی تبدیل اخلاق کردہ چنان شفاف صاف کند کہ عکس پذیر شود
 تا بطیف جیب اے محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم کشتی وجودش
 در گرداب ضلالت و ندامت نیفتند خوش گفته است کسے کہ گفته ہے
 چون ترا پاک از توبت نهند دولت آن دولت است او کار کار
 بعدہ عالم ملکوت کہ باطن اوست ظاہر شود و در ان اسرار لاهوتی کہ اشارت
 از "ہنگ" است ظہور پذیرد چنانکہ کیے خواص درین دریائے آشنائی
 شنائی کردہ جو اہر مراد خویش دست آوردہ چہ خوش سرفرازی و در یابی میکند
 بگوش یگانگی و اخلاص بشنود

رسیدم من بدریائے کہ موجش آدمی خوار است

نہ کشتی اندران دریائے ملاحے عجب کار است
 چون بکرم حق سبحانہ و تعالی عاشق صادق و طالب فایق قدم طلب پیشینہ
 یعنی میخوابد کہ درین دریائے شنائی کند از کمال سطوت او تعالی بندہ ہستی
 وجودش ہمہ جدا شوند بعدہ از ظلال موانع نور سبحی و قدسی تا بے نیازی کہ مراد ^{ذاتی}
 ازان در طوفان است ظہور پذیرد یعنی تجلی شود و در آن محو و طمس فی
 طمس و رمس فی رمس گرد و کما قال الجنید رضی اللہ عنہ الحاد
 اذا قران بالقدیم لم یبق لہ اثر - امینی قدس اللہ عنہ
 العزیز از دریائے وحدت چہ خوش گوہر ہائے بے بہائے آوردہ در گوش
 جان منک کن۔ مثنوی

عشق است ز عالم الہی معلوم کسے نشد سہا ہی
 ہر کس کہ رسید گشت خاموش و آنکس کہ چشید گشت مدہوش
 چون بکرم اللہ تعالی و بطیف جیب اللہ محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وآلہ سالک

واصل درین مرتبت و رتبت رسید و آنکه غایت که مشاطہ بارگاہ الوہیت
 اوست آمدہ کشتی طلبش را بر جزیرہ اخلاص فرود آورد و در مجرہ فی مقفد
 صدق عند ملبیک مقتدای نشانہ جاہاے مشوقی و محبوبی کہ
 تعریفش انسان سمری و انا سرہ است در خلق الطاف و اشفاق
 آورده وجود ساکب و اصل فاکہ کہ مراد از ان "تیمم" است پوشاند و تلج
 محبوبی کہ وصفش یحبہم و یحبونہ است با در بے بہاے کہ اولیائی
 تحت قبائی لایعصر فہم غیری بر سرش نہد و قبائے عاشقی صاوتی
 کہ خیاط ازل بمقراض فنا فی اللہ تقطیع کردہ و بسوزن بقا باللہ و بریسان
 شریعت و بنجیہ طریقت و بفراویز حقیقت دوختہ و بجواہر اخلاق محمدی مرصع
 کردہ بودیدان مشرف ساختہ و بطریات سروریات الہی معطر کردہ ببراق
 وحدت بلجام خدائی پاے درزین دلربائی آورده برکاب شوق و
 راحت سوار کردہ و عنان مراد با چابک انکسار بدستش سپردہ و چہرہ
 معرفت بدست توفیق الہی دادہ بر سرش گرفتہ و وجود نقیب و اراائیائی
 کتان پیش شدہ در کوشک صمدیت کہ مقام معشوقان و محبوبان در گاہ الوہیت
 اوست از آنجا فرود آوردہ بر کشتی وصال بہیال نشانہ گلہاے انوار محمدی
 بر چہرہ مبارکش ایثار کردہ و دت وصال بدست مغنی اسرار وحدت سپردہ
 جلوه دہد کہ الانسان سمری و صل فی چنانچہ درین مقام حضرت سرور
 پیغمبران و امام و اصلمان و تاج سرہمہ محبوبان و معشوقان بر تخت نبوت نشسته
 بزبان مبارک چہ در ریزی و گہر افشانی میکند در رشتہ جان نسک کن قتال
 علیہ السلام لی مع اللہ وقت لا یسعی فیہ ملک مقرب .
 و لا نبی مرسل۔ و حضرت سرور اولیا علی مرتضی علیہ السلام نیز درین مقام

بر کسی خلافت نشسته بزبان دربار گوهر نثار میفرماید لو کشف الغطاء
ما از ددت یقینا۔ آمیکے بیچارہ نیتے نابودے مبتلاے متحیرے
چه خوش اشارتے نظارتے میکند بگوش استغراق بشنود
در میان صد هزاران گر کیے راشد و صالح زندہ جاوید گشت او گر چه حیران شد چه خند
و دیگرے عاشقے واصلے چه خوش نظرے ظاہرے می آورد بگوش معرفت
بشنود

اے نسخہ نامہ الہی کہ توئی وے آئینہ جمال شاہی کہ توئی
بیرون ز تو نیست آنچه در عالم است در خود بطلب ہر آنچه خواہی کہ توئی
چنانچہ درین مقام حضرت سرور عالمین و امام الواصلین رسول رب العالمین
علیہ السلام میفرماید من رافی فقد راہی الحق انا احمد بلامیم
سبحان اللہ عاشق مبتلاے و واصل منتهی را لا بد است کہ درین مقام قرار
گیرد یعنی درین مقام جمیع اکجمع متوطن شود زیرا کہ درین مقام طالب مطلوب
شده و مطلوب طالب۔ پس ازین روبرو بر سالک واصل "یتیم" فرض گشتہ
یعنی در عین تجلیات انوار مشوقی و محبوبی کہ در ظاہر خاکی با او تعالی گشتہ باقی
نہور کردہ است و فیض او رنگ آمیزی نمودہ است در آن حال با او تعالی
بمبتلاے جمال خویش باید شد کما قال الجنید رحمۃ اللہ علیہ
النهایت رجوع الی البدایت خوش گفت کسے کہ گفت
وانی چه راز ما است درین پردہ وجود کین جلوہ ماے خوش خدائی خود نمود
سبحان اللہ و الحمد کاکثیر ازین مقام زیادہ تر چه باشد من عرف
اللہ کل لسانہ درین مقام است اگر این و این فافہم و اعنتم
من ذاق عرف و من عرف و وصل و من وصل لا یرجع

چنانچہ کیے واسلے و بتلاے دیوانہ با خداے خویش گشتہ کیے بزبان ہندوی
خوش دہرہ میفرماید بگوش وصال بشنو دہرہ
ہیرت ہیرت اے کھی ہون ہی کھی ہیرے

صفا
۶۷

بوند جو پڑی سمند میں سو کیوں ہیرے جاے
سبحان اللہ کد ام جلوہ گریت این بکمال کر مک و محب حبیبک این جلوہ
وصال گوہر مثال برین بساط بانسٹا میسر گردانا دبحرمت محمد و آلہ
الامجاد و و تمہ بالنخیر والصواب والیہ المرجع والمآب۔

تت تمام شد بالنخیر والکرام

برهان العاقلین

المعجم
قصیدہ برادر

فمشهور
شکارنامه

از افادات

حضرت برهان الکاملین الواصلین سید السادات ولی الاکبر الصادق صد الدین ابوالفتح

سید محمد حسینی کیسودر از خواجہ بند نواز

قدس سرہ العزیز

و

شرح این مقالہ مستطاب

از بزرگان سلف

برایان العاقبتین

از تصنیف حضرت نجی اجمہ بنہ نواز سید السادہ سید محمد کیسودر ازیمینی رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على رسولہ والرحمٰين
 قوله تعالى وتِلْكَ الْأَمْثَالُ لَضَرِبَ لَهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ
 بدانکہ ما چہاں برادر بودیم از نہ دیہہ سہ جامہ نہ داشتند و یکے برہنہ بود۔
 آن برادر برہنہ درستے زرد آستین داشت بہا زار رفیقیم تا بہمت شکار تیر و
 کمان بخریم قضا رسید ہر چہاں کشتہ شدیم بہت و چہاں زندہ برخواستیم آنگاہ چہاں
 کمان دیدیم سہ شکستہ و ناقص بودند یکے دو خانہ و دو گوشہ نہ داشت آن برادر
 زردار برہنہ آن کمان بیخانہ و بیگوشہ بخرید تیرے می باہست چہاں تیر دیدیم
 سہ شکستہ بودند و یکے پروپیکان نہ داشت آن تیرے پروپیکان را بخریدیم و
 بطلب صید بصرہ شدیم چہاں آہو دیدیم سہ مردہ بودند و یکے جان نہ داشت آن
 برادر زردار برہنہ کمان کش تیر اندازان کمان بیخانہ و بیگوشہ آن تیرے
 پروپیکان را بران آہوے بیجان زدند گدھی باہست تا صید را بفتراک
 ندیم چہاں گند دیدیم سہ پارہ پارہ و یکے دو کرانہ و میانہ نہ داشت صید را بدان

کمند بے کرانہ و بے میانہ بر میان بستیم خانہ می یاست کہ مقام کنیم و صید را
 پختہ سازیم چار خانہ دیدیم سہ در ہم افتادہ بودند و کے سقف و دیوار داشت
 در آن خانہ بے سقف و بے دیوار در آمدیم و تگے دیدیم بر طاق بلند کبرج
 حیلہ دست نمیرسید مفا کے چہار گز زیر پایے کند دیدیم دست بہ آن دیگ رسید
 چون شکار بختہ شد شخصی از بالائے خانہ فرو آمد کہ بخش من بدہید کہ نصیبے مفوی
 دارم برادر کامل مکمل و کمین نشسته بود استخوان شکار را از دیگ بر آورد بر
 تارک سروے زد و درخت سجدے از پاشنہ پایے او بیرون آمد بر سر آن
 درخت زرد آلود فقیم خربزہ کاشته بودند بھلاخن آب میدادند از آن درخت
 باذنجان فرو دآوردیم و قلیہ زرد کے ساختیم و بال دنیا گذاشتیم چند آن خورد
 کہ آماس شدند پنداشتند کہ مرہ شدند بدر خانہ توانستند رفت و در نجات
 خود ماندند و ماہ آسانی از کید آن خانہ بیرون شدیم و بر در خانہ بختیم و بسفر
 روان شدیم۔ والوالالباب تعرف این حالات را باز نمایند۔

تمام شد

شرح برہان العائین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابتداء سخن بنام کی در دو عالم کی ست نیت شکے
او کے وصفات اولیاء لیس فی الدار غیرہ دیار
ایہا الاحباب ہذا الجواب انچہ گفت۔

پاچہار بر اور بودیم از نہ دیہہ اللہ اعلم العقل والنفس والطبیعت
۱۴۰۱ والہیولی۔ یعنی پاچہار ارواح بودیم اول روح ربانی۔ دوم روح حیوانی سیوم
روح ملکوتی سمائی۔ چہارم روح انسانی قدسی ربانی۔ یعنی این چہار برادر از
پردہ خضراے افلاک بگبند غیر متوجہ گشتیم بامر اہبطوا از آسمان بہ ارض
اقتادیم بطلب حید معرفت صفات و محبت ذات احد پاک از قرب
یہ بعد اقتادیم و از جمع بتفرقہ چوں سرکنت کنز اعفیا و قوف وادند
ممشوق تیغ عشق عاشقانرا شہید گردانید تا گنج بینما شود۔ آنچہ گفت کہ
بہاؤ ارشدیم تا بچہت شکار تیر و کمان بخریم قضا رسید
بقدرت کشتہ شدیم از ان چہار مقتول بست و چہار زندہ مقتول خاتم

بر سر چار سوے جنونی بقضے بے نیازی چون عقل مجازی و علم لایفح ریختند و از خاکے که بدان چون گل شد آئینه دل ساختند فضل مقتول شهید اول چہار ^{عربین} عقل یعنی حسی و غریزی و طبیعی و حقیقی و چہار نفس امارہ و لوازم و ملہمہ و مطمئنہ و چہار جنس حیوانی و جنی و ملکی و انسانی و چہار نوع کافر و فاسق و منافق و مومن و چہار عنصر باد و آتش آب و خاک و چہار طبع بلغم و صفرا و سودا و خون۔ انچہ گفت کہ سہ برادر جامہ نداشتند یعنی حیوان و نبات و معادن لباس اعتدال کمال نداشتند افراط و تفریط در اختلاف و نزع سردی و خشکی گرمی و تری دور گردہ برانگیختہ و ہر یکے بدامے آویختند ما گفتیم از سہا سوے ارض قدام و بارانہ ارض میرویم بسا۔ انچہ گفت یکے برہنہ بود آن برادر برہنہ درشتے ز رور آستین داشت۔ یعنی کہ آن برادر انسانی از لباس غرور و تبلیس شیطانی برہنہ بود نقد درست ایمان در آستین عنایت داشت کہ عنایت الازلیت کفالت الابدیت در وسط حال مجروری بنزد عارف مخلص ہدایہ فَاَسْتَقَمُّوْا اِمْرَاتٍ شَنِیْدَ خَطَابٍ لَمْ یُسْرِ فُؤَادًا وَلَمْ یَقْتُرْ فَا وَكَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا رَا اِجَابَتٍ کَرْدِ رَا جِتہَاد و ہِیْد سَعِی کر دیم بحکم لیس۔ انچہ گفت کہ ما چہار کمان دیدیم سہ شکستہ و ناقص بود و مدعی اعتمادے نہی ثنائیت۔ اول کمان رلہم و عادت ابنائے روزگار ہر کسے بقیاس اقواس بے قیاس اساس نہادہ بودند مانند قدرت عامیہ ناقص و بے بنیاد۔ دوم کمان تعصب و کنایت کہ بطریق فہم و خیال خود چیز نفیتم مثال ہنقاد و دود و فرقہ کلمہ فی النار۔ سیوم کمان اسناد ہا و منقولات و معقولات و مخالفت و روایات و مسائل و رسائل کہ بر ہم می بندند و طریق رامشوش و مشترک میگردانند۔ چہارم کمان قرأت و شرایع و سنن کہ

توس مستقیم است اما این کمان بقوت بازوے ہر کس نیست۔ انچہ گفت کہ
 یکے کمانہا دو گوشہ و خانہ نہ داشت یعنی این کمان قرآن مجربست کہ گران
 و میانہ نہ داشت قوله تعالى لَنَفِذُ الْبَحْرَ قَبْلَ اَنْ تَنْفِذَ كَلِمَاتُ رَبِّي
 رب نور قرآن کمان دہری را تیر زبان و کمان دولت را تیر قلم باید۔ و انچہ
 گفت کہ چہار تیر دیدیم سہ شکستہ بودند اول تیر بخل دوم تیر قہر سیوم خشم
 و کبر کہ اینہا بوقت مرگ تباہ میشود قوله تعالى فَاِذَا نَفَخَ فِي الصُّورِ
 فَلَا اَنْسَابَ بَلَيْنَهُمْ۔ انچہ گفت کہ چہار آہو دیدیم سہ مردہ بودند
 و یکے جان نہ داشت۔ یعنی امارہ و لواہ و ملہمہ از حیات حقیقی مردہ و
 بیخبر بودند۔ انچہ گفت کہ یکے جان نہ داشت یعنی مطینہ کہ بے فرمان
 حرکت نکند بفرمان جبہ تیر صدق و مَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰهِ در کمان اخلاص
 نہادیم و بقوت لاحول و لا قوۃ الا باللہ بکشیدیم و در کشا و صید مطینہ
 قید کردیم۔ مرد کہ پیر شود و بیک تیر سہ صید تواند کرد یعنی بیک کلمہ لا الہ الا اللہ
 ہر سہ نفس را بند سازد۔ انچہ گفت کہ گمنامی بالیست تا صید را
 بفتراک بندیم یعنی این صید شہید را شہود شاہدیم انچہ گفت کہ چہار گمنام
 دیدیم سہ پارہ پارہ بودند کہ کسے از پارہ ہا راست نیشود اول گمنام جہل
 مرکب و جہل بسیط دوم گمنام غرور و برحمت و پندار طاعت باری سیوم گمنام
 دلیری با امید رحمت و تمنائے خیال نو میدی از کرم کریم۔ انچہ گفت کہ
 ویکے رد و گرانہ و میانہ نہ داشت یعنی از غایت بے نہایت کہ نہ
 اول پدید بود کہ نہ از کسے و نہ آخر پدید کہ تا کسے و در میان ہیچ حدے و عددے
 نہ ہر نبوہ یعنی حَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا بدین جہل بر فتراک و اِعْتَصَمُوا بِاللّٰهِ
 بستم و بطریق و اَفْوَضْ اَمْرًا اِلَى اللّٰهِ روانہ شدیم در مقام رضینا

بقضاء الله تعالى ثابت باشوق تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ بدين كند بے کرانه و بے
 میانه بیتیم۔ آنچه گفت که خانه می بالست تا مقام کنیم و این صید را که
 پخته سازیم چهار خانه دیدیم سه درهم افتاده بود اول خانه بدن معلول ^{ن برده}
 که مقام اضداد شده است که از معانی مجهول برگ در هم افتاده دوم خانه امید
 بدوستی دنیا و از امید از فراموشی مرگ از غایت غفلت سیوم خانه قوت
 ظاهری و مغرور بغض وجود در کاسه بدن می پخته به آتش ندامت پخته شده به
 و سوسه شیطانی توهم غرور یعنی کبر و عجب پندار از بالاس و داغ برآمد و بر
 مجالس اخلاق افتاد و گفت نصیب مفروض دارم نصیب من بدید آن برادر
 که لباس غرور داشت و از صفات ذمیه برهنه بود نقد درست ایان
 در آستین غائب داشت و بدان کمان چنان قید کرده بود و به معرفت ساخته
 یعنی آن روح و نفس ناطق تا عقل کل و علم بالغ و قوت توحید و عمل صالح که به
 حقیقت خلیفه حق و منشور قوله اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْاَرْضِ داشت
 به قوت رجولیت کرد که استخوان مخالفت وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْفَوْیِ
 بحکم آیت اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ و نفس و هوا و شیطان
 و دنیا زد که درخت کمر در خنجر رُجُحٌ فِیْ اَصْلِ الْبَحِیْمِ طَلْعَهَا كَاَنَّهُ
 رُوْدُسُ الشَّیْطٰنِ از پاشنه عقبه عاقبت کار و بیرون آمد یعنی
 این دعوی معنی که اول کرده بود قوله فَبِحَبْرَتِكَ لَا غَوٰیةَ لَهُمْ طمعه ای
 کند ضعیف که در دل پوشیده که در آخر آشکارا کردیم که اِنَّ کَيْدَ الشَّیْطٰنِ
 كَانَ ضَعِیْفًا گذر کرد گشت راجع شد و از تیر تقیر اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ
 الْمُخْلِصِیْنَ لاجرم باصل خویش راجع شد کل شخصی سراج جمع الی قصد
 سنجید مگر که سر داشت منفرد حکم از عقبه عاقبت کار و بیرون آمد و بمجا

ز رژه و هرزه کاران ز درگاه داشتیم که الدنیا جیفه و طالبها کلاب آنچه
 که گفت که چندان بخور و نده که اما س نگشتند پنداشتند که فریه شدند
 تا از ایشان هراس کردیم که مبادا همچون ایشان در هراس گردیم ایشان فرهی
 از لاغری و آماس از شکم پتی باز نداشتند. و آنچه گفت که از خانه باسانی بیرون
 آمدن نتوانستند و رنج است خودمانند یعنی که در ضرب و انازعات
 در رنج جان کندن و حسرت خان و مان مانند و جان ایشان را سختی میکشید
 چنانچه سکر موت از منکرات ایمان لذت نایند و علت سیر و استغراق
 و درد و داغ و التفت الساقی بالساقی اِلَی رَبِّکَ یَوْمَئِذٍ الْمُسَافِرُ
 در رنج مالا یطاقی و عقوبت هجران و فراق جان از تن ایشان جدا میشوند
 و تا قیامت در عذاب القبر گرفتار می مانند نعوذ بالله منها. آنچه گفت
 و ما باسانی از کید آن خانه بیرون شدیم یعنی جواهر انسانی بقوت
 جذبه رحمانی با اشاره اِزْجِعْنِی اِلَی رَبِّکَ آسان از ایشان به بتانی روند و از
 کلو که کید آن خانه بدن است چون باد پرورند و ضرب اِهْبِطُوا رَاہِمَ اَرْضٍ
 یابندند اے فَاذْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَاذْخُلِیْ جَنَّتِیْ همچو لجن از میان فر
 و ایم مثل گل از گلاب از میان خار کید آسان بود به دشوار. آنچه گفت که
 بر در خانه بختیم و خوش بسفر روان شدیم ختم شد یعنی در شهر گورستان
 که فناء محض است بختیم و در بر روی خلق بختیم و در روضه نبشتیم
 و این بیت مسافران گفتیم بیت -

شاه ما چون بشق میسازد اِهْبِطُوا رَاہِ اِزْجِعْ بَارِز
 این سوال و جواب گشت تمام بر محمد ز ما درود و سلام

تمت

شرح دیگر برهان عاشقین که با تمام است

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین و الصلوة علی رسولہ محمد و آلہ الجمعین
 قوله تعالى وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ
 بدانکه با چهار برادر بودیم از نه دیهه سه جامه بداشتند
 یعنی چهار ارواح یعنی نه فلک سه ازان چهار ارواح جمادی و نباتی و حیوانی
 سبب کثافت بنسی و اضافی قابل تجلیات نبودند از کسوت عاری بودند
 ویکه برهنه بود یعنی روح انسانی بنبت فطر لطافت از کسوت عاری
 مجرد و یکتا بود قابلیت انفکاک انوار الهی میداشت - آن برادر برهنه
 درسته زرد را آستین داشت یعنی که بقیه از گنج مخفی در آستین وجود
 بان خود داشت که الانسان سری و صفتی - به از از رفیتیم یعنی بنظر آیدیم
 و از مرتبه احدیت بواحدیت رسیدیم - تا به جهت شکار تیر و کمان بخریم
 قابلیت و استعداد حاصل کنیم یعنی تقاضای کنت کنسرا ضغیا فاجبت
 ان اعرف فخلقت الخلق یعنی تنورات با ملاحظه ذات و صفات
 تجلیات ذات و صفات - قضا رسید هر چهار کشته شدیم یعنی هر
 چهار از اطراف اطلاق به تقید آیدیم از سستی غیر بتویدیم خلقت رسیدیم بحقیقت

قتل کنایت از جدائی از مقام اصلی است الفراق شد من القتل
 بست و چهار رزنده بر تحاستیم یعنی هر یک بر چهار تقید نبی و اضافی
 به ششگان صفت متصف شدیم ایکن تعیین مرتبه ظهور دوم آنکه هر یک در
 مرتبه خود اسے یا فقیم سیوم آنکه هر یک در مرتبه خود قابلیت یا فقیم چهارم آنکه هر یک
 یلم رسیدیم کل قَدْ عَلِمْنَا صَلَواتَهُ وَ تَسْبِيحَهُ پنجم هر یک را کثافت نبی
 پیدا آمد و از اوج صرف لطافت فرو آمدیم ششم آنکه داغ خلقت برنا میه
 هر یک فرا پیدا آمد و ازین میتواند بود که خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فِي
 سِتَّةِ أَيَّامٍ

بصراے عدم خوش خفته بودم مرا با فیتی خویش خوش بود

ز خواب خوش مرا بیدار کردی ندانم یا ترا زین صیت مقصود

آنگاه چهار کمان دیدیم یعنی چهار استعداد دیدیم سه شکسته
 و ناقص بودند یعنی جادی و نباتی و حیوانی زیرا که بعضی اسماء صفات بودند
 آن منظر جمله اسماء صفات از آن جهت ناقص گفت یعنی چهارم استعداد
 انسانی که منظر ذات با جمله اسماء صفات کامل لطافت بود و یکے دو خان
 و دو گوشه نداشت یعنی هیچ کجی و خمیدگی نداشت بجهت آنکه التفات ما سوے
 الله نبودش و تحقیق کجی و خمیدگی التفات است بغیر ذات پاک بدانکه مثال اشیا
 خورشید است که وقت استوار صحرای هوا رتبا بد هیچ کجی ظل و ظلت نیست آن
 بر او زردار برهته آن کمان بیخانه و بے گوشه آن استعداد او ما هیچ
 کجی و خمیدگی نداشت ماحصل کرد عبارت چنین آمد که مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى -
 پنجم مرتبه می یا ایستاد یعنی قابلیت می یا ایست - چهارم تیر دیدیم سه
 شجره چهار تیر ازین ایزل یا امانت ابا و درند تیر دیدیم پر و پیکان ندانست

یعنی قابلیت چہام انسانی پر وپیکان خود بینی و خود نمائی نداشت۔ آن برادر برہنہ یعنی آن
انسانی الطف آن تیر بے پرو وپیکان را بخیرید و بطلب صید
بصر اشدیم یعنی بصر اے وجود آدمیم یعنی صید حقیقت کار۔ چہار آہو
ویدیم سہ مردہ بودند و یکے جان نداشت یعنی چہار مراتب عالم
دیدیم و سہ مردہ بودند و نہ اسوت و ملکوت و جبروت تا عالم لاہوت ہلک
است کُلُّ شَئٍ سَئِئٌ هَٰذَا لَکَ الْاَوَّجْہُہُ در عالم لاہوت بود۔ ویکے
جان نداشت یعنی حقیقت کہ از و پیدا آید نداشت کل حقایق را نہ
اورا حقیقت ماہیت گنج مخفی دیگر است۔ آن برادر زردار کمان

کش تیر انداز از آن کمان بیخانہ و بے گوشہ ان تیر
بے پرو وپیکان را بران آہوے بیجان زد و کندے
می بالست تا صید را بفتراک بندیم چہار کمند ویدیم سہ
شکستہ پارہ پارہ ویکے دو کرانہ و میانہ نداشت صید را
بدان کمند بے کرانہ و میانہ بر میان بستیم خانہ می بالست
کہ مقام کنیم و صید را پختہ سازیم چہار خانہ ویدیم سہ شکستہ
و در ہم افتادہ بودند ویکے سقف و دیوار نداشت و
آن خانہ بے سقف و بے دیوار و آدمیم و یکے ویدیم
بر طاق بلند کہ پہچ حیلہ دست نمیرسد مغاک چہار گز
زیر پائے کند ویدیم دست بہ آن ویکے رسید چون ننگا

پختہ شد شخصے از بالائے خانہ فرود آمد کہ بخش من بدہید
 نصیبے مفروض و اریم برادر کامل مکمل در کھین نشسته بود
 استخوان شکار از دیگ بر آورد و بر تارک سروے زد
 درخت سجدے از پاشنه پایے او بیرون آمد بر سر آن
 درخت زرد و اور قتیتم خبر برہ کا شتہ بودند بظلاخن آب میدادند
 از ان درخت باد بخان فرود آوردیم و قلیہ زرد کے ختمیم
 وہ اہل دنیا گذشتیم چند ان خوردند کہ اماں شدند پنداشتند
 کہ فریہ شدیم پدر خانہ بیرون نتوانستند رفت در نجاست خود
 ماندند و ما با سانی از کید آن خانہ بیرون شدیم و بر در خانہ بختیم
 و بسفر روان شدیم و اولوالالباب تعرفت این حالات
 را باز نمایند۔

تمام شد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیخ برهان العاشقین حضرت سید محمد گیسو دراز علیہ الرحمہ
از حضرت ابوصالح محمد عرف شیخ حسن محمد چشتی قدس سرہ

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی رسوله سیدنا

محمد وآله اجمعین

آما بعد فلما رای والدی واستاذی و مرشدی جامع الفروع والاصول
مہمد المتقول والمعقول علم الہدی و افق الردی تدوۃ الامام بدر التمام مربی
الساکنین مرشد الطالبین سید المحققین ذرۃ المدققین تاج المتقین امام
المؤمنین سراج الدنیا والدین سلطان الواصلین قطب الاولیا ابوصالح
الشیخ محمد عرف الشیخ حسن محمد بن شیخ احمد عرف بیابنجوی بن الشیخ
نصیر الدین بن الشیخ محمد الدین بن الشیخ سراج الدین بن الشیخ کمال الدین
المستفیض صورۃ ومعنی من خالہ الحقیقی وابن عم ابیہ الشیخ قطب الاقطاب
بلا شک والارتباب شیخ نصیر الحق والدین محمود الاولادی البچشتی چراغ دہلی
مع ملت حضرت شیخ حسن محمد چشتی قدس سرہ برویش بنہ ۲۸ ذی قعدہ ۱۳۵۶ھ وقع نشہ و نذر مبارک

اوشان در احمد آباد گجرات است - راج

ایده اللہ الطیف بلفظہ النحی والجلی۔ ہذہ الرسالہ الہی عبارتہا کذا۔

دو چار برادر بودیم از نہ دیہہ سہ جامہا نہ داشتند یکے برہنہ بود آن
برادر برہنہ در ستے زرد آستین داشت ببا زار رفیقیم تا بجهت شکار تیر و کمان
بخرم قضا در رسیدن ہر چہار کشتہ شدیم و بہت و چہار زندہ بر خاستیم آنگاہ چہا
کمان دیدیم سہ شکستہ و یکے ناقص کہ دو گوشہ و دو خانہ نہ داشت آنرا کہ دو خانہ
و دو گوشہ نبود آن برادر برہنہ و زرد از خرید تیرے می بایست چہار تیر دیدیم
سہ شکستہ و یکے پروپیکان نہ داشت آنرا کہ پروپیکان نبود آن برادر برہنہ
و زرد ارکمان کش و تیر انداز بخیرید بطلب صید بصحرای شہیم چہار آہو دیدیم
سہ مردہ و یکے جان نہ داشت آن برادر برہنہ و زرد ارکمان کش و تیر انداز
از ان کمان بے دو خانہ و از ان تیر کہ پروپیکان نہ داشت بر آن آہو زرد
کمندے می بایست کہ صید را بفرآک بند چار کند و دیدیم سہ پارہ پارہ و یکے
دو کرانہ و میان نہ داشت آنرا کہ دو کرانہ و میانہ نبود از ان صید بر میان بستیم
خانہ می بایست کہ مقام کنیم و شکار بچختہ بسازیم چہار خانہ دیدیم سہ دہسم
افتادہ و یکے سقف و دیوار نہ داشت آنرا کہ سقف و دیوار نبود در آیدیم
دیگے می بایست دیگے دیدیم بر طاق بلند ہیچ دست نمیرسد بعدہ چہارگز
مغاک زیر پایے کند دیدیم آنگہ دست بر آن دیگ رسید چون شکار بچختہ شد
مردے از بالابے آن خانہ برون آمد کہ بخش من دہمید نصیبے دارم بعدہ آن
برادر برہنہ زرد ارکمان کش و تیر انداز کہ در کمین نشستہ بود استخوانے از
دیگ بر آورد و بر کرد و بر تارک سر آن مرد زرد درخت زرد آلو سجد از پاشند
پایے او برون آمد بر آن درخت رفیقیم خبرہہ کاشتہ بودند و بغلاخن آب
میدادند از ان درخت دامن با و بخان فرمود آوردیم و قلیہ زرد کے ستیم

و باهل دنیا گذشتیم چندان خوردند که آماس کردند از خانه بیرون نتوانستند
رفتن و باآسانی از کلدان آن بیرون شدیم و بدر خانه بختیم و بسفر روان
شدیم ارباب تصرف و الوالالباب تعرف و سرداران فقر این حالات
باز دانید،

انتهت مشکلا لایفهم منها اکثر الناس حرفا و
لایجدون لها فی هذه الدیار شر حاشا حتھا الفصل
الخطاب شافیا الصد و الطالب لان فوایدھا اکثر
من ان یحصی و عوایدھا اوفر من السمل و الحصى -
عبارت الشراح مع المتن یکذا -

باچهار برادر بودیم یعنی چهار عناصر که از نه و پیمه از نه فلک
ظهور یافتیم چه هیولی عناصریکه بود از تاثیرات افلاک چهار گشت سه جاها
نداشتند یعنی لباس نداشتند که بدان از صورت اصلیه خود بدر آیند
اگرچه فی الجمله اختلافی بود چه کره ارض و کره آب و کره هوا خلوصیت از
هریکه رفته و اختلافی پیدا گشته چنانکه در علم حکمت مکرر گشته - و یکم برهنه
بود و که عنقریب است هیچ وجه خلطی ندارد - آن برادر برهنه در ستی
زرد و آستین و انشت یعنی بعد از پوشیدن جامه مزاج تاثیر می
غالب از همه چه نسبت بروح دارد و بیاض از ترکیب رفیقته تا بجهت
شکار روح تیر و کمان که اباب تعلق روح اند و متعلقات اوئی اند
بخرم - قضا در رسیدن من هر چهار گشته شدیم صورت اصلیه من
ماند و امتزاج یافتیم و بمیت و چهار زنده برخاستیم از هر یک
شش شش پیدا شد حواس خمسہ و روح حیوانیه زیرا چه هر یک را

وخل است درو آنگاه چهار کمان دیدیم که چهار اخلاط است صفرا
 سودا و خون و بلغم سه شکسته که بدان تیر انداختن به یک
 ناقص که دو گوشه و دو نداشت همین قبضه داشت و قایت
 داشت آنرا که دو خانه و دو گوشه نبود آن برادر برهنه
 نر و از خرید آتش بصفر تعلق گرفت تیر می بالیست تا شکار بر روح بدن
 تیر بدست آییم چهار تیر دیدیم که قوای اخلاط اند سه شکسته بدان شکار کن
 نه که قوای سودا و بلغم و خون اند و یک پرو و پیکان نداشت که ناقص است
 تمام و مکن و آن قوت صفرا است آنرا که پرو و پیکان نبود آن
 برادر برهنه و زردار و کمان کش و تیر انداز بخزید که آتش است
 بطلب صید بصحرای ظهور شدیم و مرکب گشتم چهار آه و دیدیم
 نفس جامه و نباتیه و حیوانیه و انسانیه سه مرده و یک جان نداشت
 که روح انسانیه است چون بجهنم تعلق گیرد در قهر آید آن برادر برهنه و
 زردار و کمان کش و تیر اندازان کمان بے دو خانه و از آن تیر که پرو
 و پیکان نداشت بر آن آه و زرد روح تعلق بگرمی دارد کمندی بالیست که صید روح
 را بفرزاک بنماید چهار کمند دیدیم که کلّیتین و جگر و شش و قلب سه
 پاره پاره که بدو بتن آن خکار میسرنه و یک دو کرانه و میان
 نداشت که آن قلب است شکل صنوبری دارد و پس میان و کرانه
 نباشد چه در و را کرانه و میان که آنرا که دو کرانه و میان نبود از آن
 صید بر میان بستم روح انسانیه بدان تعلق گرفت خانه می پایست
 که مقام کنیم و شکار را بچینه سازیم روح انسانیه بکمال خود رسد بعده

سه در نسخه منقول منه چند الفاظ اینجانب اند - ع ح

چهار خانه دیدیم چهار کره عناصر سه در هم افتاده که کره آب کره هوا
 و کره آتش در ممکن نتوان کرد و یک سقف و دیوار نداشت که کره آتش
 آنرا که سقف و دیوار نبود در آدمیم و ممکن خود ساختیم - و یک می
 یابست که در آن دیگ شکار روحی را پنجم کمال خود برسد و یک
 دیدیم بر طاق بلند که افلاک اند و کمال آن شکار بر قوای آسمانی
 است پنجم دست نمیرسد - بعد چهار گز مغاک زیر پای
 کند بدیم هر یک عنصر را مقدار گز اعتبار کردیم یعنی قوای علویہ بے قوای سفلیہ
 تاثیر نیکند آنکه دست بدان دیگ رسید چون شکار بچینه شد
 مردی از بالای آن خانه برون آمد که بخش من و سید
 نصیب دارم یعنی مردهای که آسمانی اند پیدا شدند بعد آن برادر
 بر تنه زردار کمان کش و تیر انداز که در کمین نشسته بود
 که گرمی آتش است استخوانی از دیگ بر آورد و بر کرد و بر
 سر و تارک آن مرد زوینی اصل دفع امراض از روح است که نسبت
 بگرمی دارد به استنانت قوای علویہ و سفلیہ که استخوان عبارت از دست -
 درخت زرد آلو سنجده از پاشنه پای او برون آمد بعد
 از آن دفع مرض صحت پیدا شد بر آن درخت رفتیم خر بزه کاشته
 بودند و بفلاخن یعنی بخیق که باونگ می اندازند آب میدادند یعنی
 قوتها و نباتها در زمین میرود پرورش و بے هوا است از آن درخت
 و امن باد بخان فرود آوردیم یعنی چیزهایی که قوت انسان میشود پیدا
 شد و قلیه زردی که ساختیم و را تمام میا کردیم و بابل و نیال گذاشتیم
 که هر که خدا را خواهد از همه باز ماند چندان تهور و ند که آماں کردند و

از لایذیات تجا و زکردند و بدنیات بلا شدند و از خانه بیرون نتوانستند
 رفتن و ما به آسانی از کلدان آن بیرون شدیم و بر در خانه
 که دنیا است بختیم یعنی دنیا را ترک کردیم و بسفر آخرت روان شدیم
 اے ارباب تصرف والوالا کباب تعرف و سرداران
 فقر این حالات باز دانید۔ اللہ الحمد والممنه

تمام شد

شرح برہان عاشقین حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز علیہ السلام

از

میر سید عبدالواحد بگرامی قدس سرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میگوید موضح این کلمات گرامی عیدالواحد ابراهیم بگرامی
 کہ سخنہائے اہل تحقیق ہر چند بروجہ ہزل و مزاج واقع شود بیہودہ نیست کہ
 الفقراء ہذا لہم جد وجد ہم جدًا و از مصلحتی و شفقتی خالی نبود
 و این بزرگواری عبارتے بطریق تعجب فرمودہ است تا افہام ملول عوام را
 تر باشند و آن تعجب ایشان را بر استدراک معانی باعث ترآید زیرا کہ طبایع
 مجہول است بر رغبت ادراک چنین تعجبات و امثال ذلک۔ و این فقیر
 بقدر فہم رکیک خود شرح آن باز نمودہ است و توجیہی کہ ناموجہ افتد از
 خوانندگان مامول است

گرہ کشائے ورقہائے غنچہ باد بہار بہوش گرشنوی فیض طبع درویش است

ملہ رحلت او شان شب جمعہ سوم رمضان ۱۲۸۷ و مزار او شان در بگرام است۔

علیہ یعنی حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز

توصل عقد و اشکال خود زول میجو که بردوام گرفتار عقد خویش است

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خیر
خلقه محمد وآله اجمعین - قوله تعالى وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لِنَظَرٍ
لِّلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ -

تا چهار برابر بودیم یعنی ما چهار روح بودیم جادی نباتی حیوانی
انسانی - از نه و بیستم از نه افلاک که عالم علویات است **سه**
ماز فلک بوده ایم یا یار ملک بوده ایم

سه جامه نداشتند یعنی سه از چهار ارواح که جادی و نباتی و حیوانی
است به سبب کثافت نفسی و اضافی قابل تجلیات نبودند و ازین کسوت
عاری بودند و یکی برهنه بود یعنی روح انسانی بسبب فرط لطافت از
کسوت عوارض برهنه و یکتا بود و قابلیت انعکاس انوار الهی میداشت
آن برادر برهنه یعنی روح انسانی الطف در ستی زریعی تعبیه از
گنج مخفی در آستین وجود با خود داشت که الانسان ستری وصفی - باز از
رقیم یعنی باز از ظهور آیدیم و از مرتبه احدیت بوحده رسیدیم تا بجهت
شکار شیر و گمان بخرم یعنی تا بجهت شکار تجلیات ذات و صفات
نفاذ قابلیت و استعداد حاصل کنیم قصار رسید یعنی قضا و کنت کنزاً مخفیاً حاجت
ان اعرف رسید هر چهار گشته شدیم یعنی هر چهار از صرف الطلاق بتقید
آیدیم و از مستغرق بتودع فطرت رسیدیم و بحقیقت قتل از جدای بقام
اصلی است که الْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنْ الْقَتْلِ - است و چهار زنده

بر خاستیم یعنی ہر یکے ازین چہار مجر و تقید نبشی و اضافی بششگان صفت
متصف شدیم۔ یکے تعین مرتبہ ظہور و دوم ہر یکے در مرتبہ خود اسے یا فتم و
سیوم ہر یکے در مرتبہ خود قابلیتے گرفتیم چہارم ہر یکے بعلمے رسیدیم کلّ قد
عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ پنجم ہر یکے را کثافتے نبشی پیدا آند و از اوج
صرف لطافت فرو و آدم ششم داغ خلقت بر ناصیہ ہر یکے فرسپدا آند
و از نیچا پے توان برد بر اشارت کہ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

بصحراے عدم خوش فختہ بودم مرا بانستی خویش خوش بود
ز خواب خوش مرا بیدار کردی ندانم تا تر ازین چیست مقصود
آنگاہ چہار کمان و دیدیم یعنی چہار استعداد دیدیم سہ شکستہ و ناقص
بودند جمادی بناتی حیوانی انسانی۔ سہ شکستہ و ناقص از ان گفت کہ استعداد
قابلیت عرفان نداشتند و یکے دو گوشہ و دو خانہ نداشت یعنی
چہار استعداد انسانی کہ منظر ذات باجمہ اسماء و صفات است قابل لطافت
بود و دو گوشہ و دو خانہ نداشت یعنی پہنچ کثری و خمیدگی نداشت بجهت
آنکہ التفات بپاسوی اللہ نبودش و بحقیقت کثری و خمیدگی التفات بغیر
ذات پاک است۔ و بدانکہ مثال استعداد انسانی چون خورشید است
کہ وقت استوای صحراے ہموار بتابد کہ آنجا ہیچ کج ظل و ظلمت نیست
آن برادر برہنہ زردار یعنی آن روح انسانی الطیف با تعبیر کج معنی
آن کمان بے خانہ و بے گوشہ را بنجرید یعنی آن استعداد را کہ
پہنچ کثری و خمیدگی نداشت حاصل کرد و عبارت چنین مَا زَاغَ الْبَصَرُ
وَمَا طَغَى۔ تیرے می بالست یعنی قابلیتے می باریت چہار تیر

دیدیم سہ شکستہ بود یعنی چہارت قابلیت دیدیم سہ شکستہ ازان گفت کہ ازل
 امانت سر باز زدند و ترسیدند و یکے پروپیکان نداشت یعنی قابلیت
 چہارم انسانی کہ حامل بار امانت بود پروپیکان خود بینی و خود نمائی نداشت
 بطلب صید بصحر اشدیم یعنی بطلب صید حقیقت کار بصحر اے وجود
 آیدیم چہار آہو دیدیم سہ مروہ پوئند یعنی چہار مراتب عالم دیدیم سہ
 مروہ بودند یعنی ناسوت و ملکوت و جبروت کہ نسبت با عالم لاہوت مالک
 اند کل شئی ہا لک الا وجہد و یکے جان نداشت یعنی یکے
 کہ عالم لاہوت بود جان نداشت اے حقیقت کہ برو پیدا آیدند داشت بلکہ خود
 ہمین حقیقت است کل حقایق را نہ کہ اورا حقیقت دیگر است۔ آن
 برادر زردار کما بخش برہنہ تیر انداز یعنی آن روح انسانی با تعبیر
 گنج مخفی ازان کمان بے خانہ و بے گوشہ یعنی باستعدادے کامل
 الطف با قابلیت تمام کہ ہیچ کثری و خمیدگی نداشت آن تیر بے پرو
 پیکان یعنی آن قابلیت بے خود نمائی و خود بینی را بران آہوے
 بیجان زوینی بر آن مقام حقیقت اتحایق ربط داد و عبارت چنین آمد
 نَسَمَدَنِي فَتَدَلِّي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی مِيت
 زہے بلند کمانے کہ در صف دعوے ہمہ نشانہ او قلب قاب قوسین است
 کمندے می یا لیست تا صید را بفرزاک بندیم یعنی رابطہ می
 با لیست تا آن مقام قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی مربوط آن باشد برقرار و
 بردوام۔ چہار کمند دیدیم سہ پارہ پارہ بود و یکے دو کرانہ و
 میا نہ نداشت یعنی چہار رابطہ دیدیم یکے کمند عبادت ظاہری دوم
 کمند عمارات و آبادانی باطنی سیوم کمند فنا فی التوحید چہارم کمند فنا را فنا۔

سہ پارہ پارہ بودند زیرا کہ در کمند عبادات ہمہ تاب خودی و دوی است
 و در کمند عمارات باطن پنج شرک است ثبلی قدس سرہ فرمودہ التصوف
 شرک لاندھیانت القلب عن الغیر ولا غیر بزرگے دیگر
 فرمودہ است افیت عمرک فی عمارت الباطن فاین الفناء
 فی التوحید۔ و در کمند سیوم کہ فنا فی التوحید است شعور باقی است
 و تا شعور باقی باشد تفرقہ باقی باشد۔ از جنید قدس اللہ سرہ الغریزہ پر سید ندیم
 گوی و در حق مردے کہ از ہستی ہیج ندارد مگر مقدار خستہ خرما گفت المکاتیب عبد کاتب
 مابقی علیہ در ہم ۵

تہا کہ تو دم میزنی ہمدم تہا کہ موٹے ماندہ محرم تہا
 چہارم کمند فنا و الفنا کہ عین بقا است۔ و و کرانہ و میانہ نداشت یعنی کرانہ ازل
 وابد و میانہ حدوث و امکان صید را بدان کمند بے کرانہ و بے میانہ
 بر بستیم آن صید لاہوتی بدین کمند باز بستیم ۵
 با تو قرب قباب تو سین آنکہ افتد عشق کز صفات خود بعد المشقین افتی جدا
 خانہ می بایست کہ مقام کنیم و صید را پختہ سازیم یعنی ضابطہ
 می بایست کہ قرار گاہ مقام فناء الفنا باشد تا رابطہ آن رتبہ لاہوتی بدین ضابطہ کامل
 واکمل بود۔ چہار خانہ دیدیم یعنی چہار ضابطہ ذکر دیدیم یکے ذکر سانی دوم ذکر
 نفسانی سوم ذکر قلبی چہارم ذکر روحانی سہ و رہم افتادہ بودند و یکے
 سقف و دیوار نداشت۔ یعنی سہ ذکر ضابطہ در ہم افتادہ بود کہ ذکر
 اللسان لفاقہ و ذکر النفس و سوسہ۔ اما ذکر قلبی متضمن حرف و صوت است
 و این سقف و دیوار اصل ذکر است۔ چہارم ذکر روحانی کہ اصل ہمہ ذکرہا
 است و در ویہج حرف و صوت نیست از ان گفت کہ یکے سقف و دیوار

نداشت در ان خانه بے سقف و دیوار و در آیدیم۔ دیگے دیدیم
 بر طاق بلند کہ پہنچ حیلہ دست بآن دیگ نہیں رسید۔ یعنی دیگ
 عشق و محبت کہ بدان ہر غامے را توان بخت و یاد دیگ اخلاق کہ بدان مقام
 تخلّقوا باخلاق اللہ حاصل میتوان کرد و آن دیگ بر طاقچہ بلند
 سعادت ازلی و مشکوٰۃ رفیع عنایت لم یزلی نہادہ بود کہ رایگان با دست
 نہ نہا نہیں رسید۔ مفاک چہار گز زیر پاے کند دیدیم دست بآن دیگ
 رسید یعنی در زمین نفس چہار گز مفاک کند دیدیم۔ اول گز تو بہ نضوح دوم گز
 صدق و اخلاص سیوم گز تواضع و عجز بیچارگی و غفلت چہار گز نیستی و فنا۔ آنگاہ
 بحکم من تقرب الی شبلاً تقربت الیہ ذراعاً و من تقرب
 الی ذراعاً تقربت الیہ باعاً دست ہمت بآن دیگ رسید۔ و
 گویند چہار صفت از طبائع اربعہ کہ در آدمی پدید آمدہ است اول کبر
 کہ نتیجہ آن آتش است دوم شہوت کہ ثمرہ آن باد است سیوم حرص
 نہ کہ شیمہ آب است چہارم اساک کہ صفت خاک است۔ این صفات
 در از پاے کند دیدیم۔ چون شکار بختہ شد یعنی اتم و اکل شد کہ شمارت
 چنین آمد الیوم اٰمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی
 وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا شخصی از بالاے خانہ فرو
 آمد کہ بخشش من بہ ہید نصیبے مفروض و ارم یعنی بعد تکمیل این حال
 چنین خطرات آشکارا شد چہ عارفے کامل و مکمل باید با بصیرتے تیز تر کہ
 برو این خطرات باریک نظر گردد و معلوم شود کہ الشّرک فی امتی
 اخفی من دبیب النملۃ الّتی تذهب فی لیلة مظلمة علی
 صخرة السوداء مورچہ سیاہ در غایت ناریک بر شگے سیاہ میرود معلوم

است کہ چہ مد بصیرت باید کہ آزار بہ بیند یابد و عبارت کند فَکَشَفْنَا عَنْكَ
 غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ۔ یا جاسد قدیم شیطان کہ از بالافاض
 سموات فرو دآدمہ است بدعوی در آمد کہ لَا تَخْذَنْ مِنْ عِبَادِكِ
 فَضِيلًا مَغْنً وَضًا یا خطرہ نفسانی تقاضا کرد کہ لنفک علیک حق یا خطرہ جاہ
 کشید لقولہ علیہ السلام آخر ما یخرج من رؤس الصالحین
 حب الجاہ برادر کامل یعنی آنکہ بمقام تمکین چون خورشید می تافت
 و نجوم خطرات و مساوس را بنور روحانی دریافت و مکمل یعنی پیشواے
 حقانی و عالم ربانی بود و در مقام بلند و مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ زبَانُ
 و در صدر مند ما کَذِبَ الْفُؤَادُ مَا آتَاٰی پہلوے صدق و اخلاص بار داد
 و در کمین نشسته بود یعنی در کمین خطرات بود استخوان شکار از
 دیگر بر آورد و استخوان شکار کنایہ از شرک خفی است یعنی چنانکہ بعد
 پختہ شدن گوشت و گد اھتن آن استخوان ہا کہ نا خوردنی است ظاہر میشود
 اینچنین بعد از کامل و مکمل شدن سالک این پوشیدگی ہا کہ نامحسوس و حجاب
 راہ است معلوم میگردد بر تارک سر وے و وزیر کہ این وساوس
 و خطرات کہ از شیطان و نفس بر می خواست ہمہ بر سر ایشان زور و سخت
 سجدے از پاشتنہ پایے او بیرون آمد پاشتنہ پایے کنایہ از
 زمین شور است کہ آنجا ہیج نیروید چنانکہ در پاشتنہ پایے ہیج موے نیروید
 و درخت سجدے کنایہ از خض آن زمین شور است یعنی آن خطرہ خمیشہ
 پس میگوید قلوب این عرفا ہچو لیدہ طیبہ پاک و صاف گشتہ است
 پارہ زمین شور مگر در میان بود کہ از و این چنین خطرہ خمیشہ روے نمود کہ
 ہرگز کوشش طیب مگر دَوَّالَّذِیْ جَبَّتْ لَا یُخْرِجُہَا إِلَّا زَکَاۃً

درمانی نوری بر سر آن درخت زرد آلود فقیتم یعنی بر سر آن درخت قرناض زرد و تری
 شده رفیقم و او را تپاے کر دیم خرزهره کاشته بودند و بغلاخن آب
 میدادند یعنی آن هنگام دیدیم اهل دنیا را که خرزهره اعیان دنیا از معاون و بنا
 و حیوان و انسان در پائے این نفس و هوا کاشته اند و بغلاخن رجوع و قبول
 پرورش میدهند از آن درخت باذنجان فرود آور دیم و قلیه
 زرد که ساختیم یعنی باذنجان زینت و زخارف دنیا آنچه تعلق با آن
 درخت سابقه داشت همه فرود آور دیم و آن چهار اعیان که معاون و
 نبات و حیوان و انسان بود قلیه زرد که ساختیم یعنی قلیه زرد روی آحت
 پنداشتیم تا از وعید این ایت سلامت گذشتیم که زُیْنٌ لِلنَّاسِ حُبُّ
 الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ
 الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْخَرْبِ
 ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا و باطل دنیا گذاشتیم چندان
 بخور زدند که آماش گشتند یعنی متاع دنیا وی را چندان بطرف و استمال
 در آوردند که مریض گشتند و دلهاے ایشان را مرض منوی در گرفت که
 فِي قُلُوبِهِمْ هَرَاضٌ عبارت از احوال ایشان آمد و طرفه ترا که ایشان
 پنداشتند که دین و دل را پرورش میدهند که درست و مستقیم شده باشند
 و پنداشتند که فربه شدند یعنی پنداشتند که به پشید اردین پروری
 قوی حال شدند و ندانستند که آن همه نفس پروریت که سمن کلبک یا
 کلب عبارت از احوال ایشان است از خانه بیرون نتوانستند
 رفت یعنی از خانه بطیبت بیرون آمدن نتوانستند که لا یلم ملکوت
 السماء من لم یولد هراتین

نویسنده ای
 وین زردی

توکز سراے طبیعت فیروی بیرون کجا بکوسے طریقت گذر تو انی کرد
 ورنجاست خودماند ندینی دنیا حیفه و طالبها کلاب و
 شرا کلاب من وقف علیها بزرگان گفته اند دنیا چون بنیاست
 عین است و خلق چون حدث و نفس چون جنابت و ما به آسانی از
 کید آن بیرون شدیم و بر در خانه نجفیت یعنی بحکم قافلہ سالار علیہ السلام
 کہ سیرا و اسبق المفرا دون قالوا و ما المفرا دون یا رسول اللہ
 قال المستظہرون بذکر اللہ سبکبار گشتیم و ما باسانی از عقبات
 طبیعت برگزشتیم مصراع

جریدہ رو کہ گذر گاہ عاقبت تنگ است

و بسفر روان شدیم یعنی بحکم فرمان قدیم کہ یٰٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَمَّا كُنْتُمْ إِذَا
 قِيلَ لَكُمْ تَقْتُلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتَأْتِلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرْضَيْتُمْ
 بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ مَا دَرَخَاءُ لَیْجٍ وَهُوَ أَنِیَا سَوْدِیم و بسیر
 معنوی روان شدیم۔ ارباب تصوف و اولوالارباب
 تعرف ستر این حالات را باز نمایند۔ نظم

چون بنای خلقتم ایزد نهاد	آدم اول با قدیم جواد
وز جہادی مردم نامی شدم	بعد از ان حیوان انعامی شدیم
وصف حیوانی ریا کردم چو باز	آدم در نوع ان بن سرفراز
باز بگذشتم ز انسانی صفت	در ملک راندم براق معرفت
وز ملایک چون گذشتم در علو	کُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَ

اللہم صل علی سیدنا محمد و علی الی سیدنا محمد

تمام شد

شرح برہان لعاقین

از سلطان الاولیا صاحب لقطۃ الکبریٰ حضرت میر سید محمد کاظمی
قدس اللہ سرہ العزیز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”قوله تعالى وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لِنَظَرٍ لِّبِالنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَفَكَّرُونَ۔ ما چہار برادر بودیم از نہ وہ سہ برہنہ بودند و یکے جامہ نہ داشت
آن برادر برہنہ قدرے زرد آستین داشت۔ بازار رفتیم تا برائے
شکار تیر و کمان بخریم۔ تقضاً رسید ہر چہار کشتہ شدیم بہت و چہار زندہ ہر چہار
آنگاہ چہار کمان دیدیم سہ شکستہ بودند و یکے ہر دو گوشہ و ہر دو خانہ نہ داشت
آن برادر برہنہ زردار کمان بے گوشہ و بے خانہ را بخرید۔ تیرے می
بایست۔ چہار تیر دیدیم سہ شکستہ بودند و یکے پروپیکان نہ داشت۔ تیر بے
پیکان خریدہ بطلب صید بصرہ شدیم۔ چہار آہو دیدیم سہ مردہ بودند و یکے
جان نہ داشت۔ برادر برہنہ زردار کمان کش تیر اندازان کمان
بے گوشہ و بے خانہ آن تیر بے پروپیکان را بران آہوے بیجان
زدر کنندے می بایست تا صید را بفرارک بندیم۔ چہار کند و دیدیم سہ

پارہ پارہ بودند و یکے ہر دو کرانہ و میانہ نہ داشت۔ حمید را بآن کسند بیکرانہ
و بے میانہ بر بستیم۔ خانہ می بایست کہ مقام کنیم و حمید را بچختہ سازیم۔ چہا رخانہ
دیدیم سہ در ہم افتادہ بودند و یکے سقف و دیوار نہ داشت و رآن خانہ بے
سقف و بے دیوار و رآ دیدیم۔ و یکے دیدیم بر طاق بلند نہادہ کہ بیچ و جہ و حیلہ
دست بآن دیگ نمیرسد چہا رگز زیر پاے کند دیدیم تا دست بآن دیگ
رسید چون شکایت بچختہ شد شخصے از بالا لای خانہ بیرون آمد و گفت کہ بخش کن
بدہمید کہ نصیب مفروض دارم برادر کامل مکمل در گین نشستہ بود استخوان
خاک را از آن دیگ بر آوردہ بر تارک سرو سے زد۔ و رخت زرد آواز پاشی
پاے و سے بیرون آمد۔ بر سر آن درخت رفتیم۔ خردہ کاشتہ بودند و بظلمت
آب میدادند۔ از آن درخت باذنجان فرود آوردیم و قلیہ زردک ساختیم
و باہل دنیا گذاشتیم۔ چندان بخوردند کہ آما سیدند۔ پنداشتند کہ فریہ شدند از
خانہ بیرون نتوانستند رفت۔ و رآنجا در سنجاست ماندند و بابا سانی از کید
آن بیرون آیدیم و بر در خانہ بختیم و بسفر روان شدیم۔ آریاب حقیقت
و اولوالالباب معرفت سرائین خیالات باز نمایند۔

تذکرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نفست سید الانبیا و منقبت آل و اصحاب مقتدا و ضح
رے باطن ارے سالکان مسالک باد کہ روزے این بندہ بیکار
سید محمد والہ خاکسار تہنا نشستہ ہونا گاہ و متن از فقر و اور و کر و دیدند یک
ورق کاغذم قوم متسل بر تیشہاے اسرار کہ عقل با سانی حل آن نتواند نمود و
و گفتند کہ این ورق را از مخطوطات زبان گوہر فشان سید محمد حسینی کیسودار

نور اللہ مرقدہ یافتیم و بخدمت فضلا و علما برویم و اسکشاف معانی آن کریم
 فرمودند کہ این کلمات ہلکہ نتیجہ خیالات بے فائدہ است معانی نادر و کلام
 سید محمد کیسو دراز نخواہد بود۔ از آنجا پیش فقراے صاحب ارشاد و شیخ
 پاک اعتقاد برویم و التماس حل این رموز مشککہ کریم جواب دادند کہ این عبارت
 اسرار عاشقان حق و متان جام معرفت مطلق است و غیر از ایشان کسے
 را دسترس برادر اک مقاصد آن نیست۔ پس ما چون از ہر دو جاننا امید
 شدیم این ورق پیش شما آوردیم کہ بدانیم چرا کہ خواجہ پنہ نواز کیسو دراز
 این کلمات را مہل فرمودہ اند البتہ فائدہ در آن درج کردہ باشند۔ اکنون
 شما چہ میفرمائید۔ گفتیم اے درویشان این ورق کاغذ با سپارید و بعد از دو
 سہ روز تشریف آرید تا فکرے در آن نمایم اگر بقتل قاصر بندہ در آید براے
 شما شرح این کلمات بیا ریم و این عقدہ مخفی بر صاحبان فطرت بکشایم
 گفتند کہ مقصود ہمین است۔ پس قلم برگزفتم و توفیق از حق خواستم و با دادرش
 پرفتوح آن بزرگوار شرح کلمات مذکور باین نفع آراستم۔

قوله تعالى وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضِيبًا لِّلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
 يَتَفَكَّرُونَ۔ تقدیم این آیت بر کلمات مقصودہ براے تبیین حقایق
 و بر پرورہ تمثیلا و ترغیب تفکر و استدراک آن مطالب است۔ و معنی
 آیت اینست کہ ما تمثیلا را مثل میزنیم براے ناس تا فکر و غور در آن
 نمایند و ازین مثلها مدعا را بکشایند۔ حق اینجا ناس فرمود انسان نگفت
 چرا کہ انسان دیگر است و ناس دیگر۔ بدانکہ آدمی چہاگونہ است انسان
 و آدم و بشر و ناس و براے ہر نامے مقامے است یعنی در ہر مکان کہ
 میرسد یک صفت تازہ دروید میشود و مناسب بان صفت موسوم

میگردد. پس در وقتیکه روح مجرد بود و هنوز بقالب جسمانی اتصال و اختلاط نیافته بود هرگاه که امانت را قبول نمود انسان گفته شد قوله تعالی لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ. بعد از آن چون فک خیمه شد و قالب مرتب گشت تام او آدم گردید قال النبی صلی الله علیه و آله وسلم کنت نبیاً و آدم بین الماء و الطین. بعد از آنکه از نفخ روح امتزاج علوی و سفلی با هم مرکب شد و لطافت نور روحانی و کثافت خلقت جسمانی هر دو شریک شدند در آن صورت بشر گفته شد قوله تعالی إِنِّي خَالِقُ بَشَرٍ مِنْ طِينٍ. بعد از آنکه ظهور غفلت و نسیان در او پیدا شد و عهد فراموش کرد و حرف شیطان را شنیده گندم خورد آن زمان ناس گفته شد یعنی نسیان کننده قوله تعالی فَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ بِإِقْبَارٍ رَبَّهُمْ لَكَا فِرَاقٍ. پس کسکه شقی و سرپایید است مثل کفار و فاشق او ناس است و کسکه اوصاف ^{نفسی} حمیده کم دارد و اخلاق ذمیمه بیشتر مثل راقم حروف و دیگر مسلمین او بشر است او در قید بشریت مانده و کسکه اخلاق ذمیمه کمتر و اوصاف حمیده بیشتر دارند و در عبادت الهی سرگرم است مثل مومنان صالح و عابدان قانع او آدم است که آثار آدمیت از او ظاهر میگردد. و کسکه نفس او مطمئن شده باشد و از کدورات بشریت پاک گردیده و در عیودیت و محبت الهی و فناء خود بدرجه کمال رسیده مثل انبیاء و اولیای کمال او انسان است. انسان شدن مشکل است بلکه آدمیت هم کیاب است و عالم پر از ناس و بیش است. پس خلاصه مقصود ازین تقریر آنکه خلقت انسانیت که حقیقت روحانیت اول شده و خلقت آدمیت و بشریت و ناسیت که حقیقت جسمانیت و

از امتزاج قالب صورت یافته بعد از آن شده - لهذا سید حسینی^{رحم} اول از
 حقیقت روحانی شروع نموده میفرماید که ما چهار برادر بودیم و از چهار رتبه^{درجه}
 ارواح است نباتی و حیوانی و انسانی تا طلق که آن نفس ناطقه گویند و انسانی
 قدسی - اگرچه محققان در ارواح اربعه جمادی را داخل نموده روح انسانی همه
 را یک قسم شمرده اند لیکن در روح جمادی فقط قوت ثقل جسم است که مثل
 دیگر ارواح و دیگر قوت نشو و نما ندارد و مقصود درین مقام آن ارواح اند که
 استعداد قوتها و قابلیتها دارند و آن نباتی و حیوانی و انسانیست - و ارواح
 انسانی یکسان نیست در عوام الناس و یکبار است و در انبیا و اولیا روح کامل^{کامل}
 و دیگر - سید محمد گلیس و در از ارواح اربعه یکے را کامل و مکمل شمرده یعنی
 روح انسانی که در هر کس کامل نباشد بنا بر آن دو قسم تفریق یافت ناطق
 و قدسی - اما روح نباتی یعنی اشجار و گیاهات قوت نباتیت دارد که نشو
 و نما و صفا و طراوت است - و روح حیوانی یعنی روح بهائم و طیور با وجود
 قوت نباتیت قوت حیوانیت هم دارد و آن اکل و شرب و خواب
 و بیداری و تولید و تناسل است که در نباتی نیست - و روح انسانی ناطق
 با وجود قوت نباتیت و حیوانیت قوت انانیت نیز دارد و آن
 ناطقه و میزه است که در نباتی و حیوانی نیست - و روح قدسی یعنی روح
 انسانی کامل با وجود قوت نباتیت و حیوانیت و ناطقه هر آینه قوت
 قدسیه نیز دارد که آن صفات ملکی و کشف معاملات غیب است که
 در آن سه ارواح نیست - پس میفرماید که ما چهار گونه ارواح بودیم رباعی
 ذه بار گفتنت که نه بار بگیریم بگریز ز هشت و هفت ز چهار بگیریم
 شش پنج و چهار و سه و دو و یک بگذاریم را و یکے یار بگیریم

مراد از دہ برائے حیثیت و نہ مراد از نہ طبع آسمان و ہشت مراد از ہشت بہشت
 است و ہفت مراد از ہفت دوزخ است و شش مراد از شش جہت
 است و پنج مراد از حواس خمسہ است و چہار مراد از اربع عناصر است و سہ
 مراد از موالید ثلاثہ است و مراد از دودین و دنیا است و مراد از یک اللہ
 است آثر نہ وہ یعنی از نہ فلک چہر کہ ارواح افلاکی اند و اجسام خاکی۔ اما
 افلاک سببہ از قمر تا زحل و مشتری مشہور اند و ہشتم فلک منازل و نہم فلک البروج
 عرش و کرسی را شمرده اند و نہ فلک مقرر نموده اند اما ارباب عرفان کہ بیدیدہ
 باطن دائرہ وجود را دیدہ اند عرش و کرسی را ماورائے فلک المنازل
 و فلک البروج مشاہدہ نمودہ اند و نہ فلک را غیر از عرش و کرسی شمرده اند۔
 تسہ بر ہمنہ پو و نہ یعنی ناقص بودند و از لباس کمالیت عریان و آن روح
 نباتی و حیوانی و انسانی ناطق است کہ آہنہا ہنوز بدرجہ لطافت نرسیدہ
 اند کہ اوصاف قدسیہ ندارند نسبت بر روح قدسی بیجا مہ اند۔ و یکے چہامہ
 نہ داشت یعنی جسم و جسد نہ داشت و آن روح قدسی است یعنی روح انبیا
 و اولیا کہ آلودہ بکدورات جسمانی نیست برخلاف آن سہ قسم ارواح کہ متعلق
 بہ ابدان اند و روح قدسی موصوفہ بقیضے است کہ از جناب قدسی میرسد و
 چون روح انسان مور و فیوض قدسی میشود آن وقت موسوم بقدسی
 میگردد پس نسبت بآن سہ ارواح از کثافت جسمانی پاک است۔ آن
 برادر بر ہمنہ قدر سے زرد و راستین داشت مراد از گنج مخفی
 است بموجب حدیث قدسی کنت کنسرا خفیا فاحببت ان اعتر
 فخلت الخلق یعنی بودم من گنج پوشیدہ پس بد رستیکہ دوست داشتم
 اینکہ شناختہ شوم پس آفریدم خلق را تا شناختہ شوم۔ شناسائی آن گنج مخفی

چنانچه حق شناسان است تنها روح قدسی دارد پس از گنج مخفی روح قدسی
فیض مییابد بنا بر آن زرد آستین داشت - بهارزار رفیعیم یعنی بازار کثرت
تعینات و تنوع ممکنات که از تصرف اسما و صفات حضرت واحدیت
در دائر وجود در آمده اند - تا بر اسرار شکار تیر و کمان نجریم مقصود از
شکار مکاشفه انوار ذات و صفات خالق بے همتا است - قضا رسید
هر چهار کشته شدیم یعنی در معرض خطاب آدمیم چرا که آیته کریمه **وَإِذَا أَخَذَ
رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ
عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا** چون آفرید
بنگام مطلق ارواح را پیش از اتصال آن بآدمیان بر اسرار بستان عهد میثاق
در علم خویشتن جلوه داد ارواح بیست آن از هموش رفتند گویا که کشته شدند -
و بستان و چهار رزنده برخاستیم یعنی بعد از آنکه ارواح بخطاب **أَلَسْتُ
بِرَبِّكُمْ** نواخته شدند و در جواب بنی **شَهِدْنَا** گفتند که ایشا نزال دتے
و راختے حاصل شد که گویا باز رزنده شدند و در استعداد خود قوتها دریافتند
و مقصود از این بستان و چهار آنست که در چهار قسم ارواح بستان گونه قوت
یا فیتیم چون چهار را بستان ضم کنیم بستان و چهار میشود - اما از این بستان گونه
قوتها در روح نباتی پنج قوت که جاذبه و ماسکه و نامیه و هاضمه و مولده است
اما جاذبه یعنی نباتات آب و هوای او در خود جذب میکند و ماسکه یعنی آزماسک
نموده در خود نگاه میدارد و هاضمه یعنی آب و هوا هضم میسازد و نامیه یعنی نم
میکند و نشو و نما میسازد و مولده یعنی برگ و گل و میوه از آنها تولد میشود -
و در ارواح حیوانی نیز زیاده بر آنها پنج قوت که آن ذائقه و شامه و باصره
و سامعه و لامسه است - اما ذائقه ماکولات و مشروبات دارد و بلخ و ترش

و شیرین را از هم فرق مینماید. شامه یعنی امتیاز بودا شنیدن میکند. و با صره
 یعنی می بیند. و سامعه یعنی صداها را میشنود. و لامسه یعنی لمس بدن گرمی و سردی
 و نرمی و درشتی را درمی یابد. و در روح انسانی هم زیاده برین پنج قوت عقل
 بدر که و تخیله و حافظه و فکر ممیزه و حسیه مشترکه. اما عقل بدر که یعنی بنی آدم مثل نظری
 و عملی دارد و در عقل می آرد هر چیزی را و تخیله یعنی قوت خیا لها می آورد دراز
 دارد و حافظه یعنی حقایق اشیا را حفظ می سازد و فراموش نمیکند بر غلات حیوانات
 و فکر ممیزه یعنی قوت امتیاز در حقیقت نیک و بد و حق و باطل دارد. و حسیه
 مشترکه یعنی چنانچه حیوانات پنج حواس ظاهر می دارند آدمی زاد نیز پنج حواس
 باطن هم می دارد و مشترکه بحواس ظاهری چنانچه مولوی معنوی فرماید مثنوی
 پنج حسها هست جز این پنج حس آن چو ز سرخ این حسها چو مس
 حس ابدان قوت خلقت میخورند حس جان از آفتاب میچرخند
 و ظاهراست که دیدن و شنیدن و چشیدن و بوئیدن و لمس کردن آدمی
 زاد دیگر است و حیوانات دیگر. و در روح حیوانی قدسی نیز زیاده بر اینها
 پنج قوت اول لطافت و بکرو حی و صافی. دوم سیرت ملکی که محتاج بخوردن
 و خفتن و امثال آن نیست. و سوم کشف قبور و کنوز یعنی آگاهی از حال
 و فیهنا که در خاک اند. چهارم مشاهده عالم ملکوت که عالم غیب و عالم امر است
 و مکارشفه عالم جبروت که عالم صفات و لاهوت که عالم ذات است
 پنجم الهام یعنی از غیب ملهم میشود با مور خفیه. پس ارواح اربعه بابت گونه
 قوت بست و چهار زنده بر خاستند. اگر کسی گوید از جایکه شایسته خبر میدهند
 این چهار گونه ارواح هنوز در قید جسمانی نیامده بودند پس این قوت با
 در استعداد آنها شد. و این قابلیتها را در خود یافتند نه آنکه این قوتها از

ارواح بنظور آید۔ آنگاہ چہار کمان دیدیم مراد از چہار کمان مجاہدہ و مراقبہ و مشاہدہ و مکاشفہ است اول جہاد اکبر یا نفس الامارہ یک کمان کشتی است۔ دوم در تصور مرشد دینی و فیر آن بر مراقبہ غم شدن دیگر کمان کشتی است سیوم از مراقبہ بشاہدہ اسرار ملکوتی دل را کشیدن و نرم ساختن دیگر کمان کشتی چہارم شکار تجلیات بکاشفہ انوار ذات و صفات نمودن دیگر کمان کشتی سہ شکستہ بود ندینی کمان مجاہدہ و مراقبہ و مشاہدہ چرا کہ مجاہدہ و مراقبہ بے مشاہدہ تجلیات آثاری و اخلاقی کہ مخصوص بعالم خلق و عالم امر است ناقص است و مشاہدہ کہ شامل بر تجلیات آثاری و اخلاقی است پسندت بکاشفہ تجلیات صفاتی و ذاتی کہ مخصوص بعالم جبروت و لاہوت است ناقص است۔ ویکے ہر دو گوشہ و ہر دو خانہ نہ داشت یعنی کمان مکاشفہ انوار ذات و صفات زیرا کہ ذات حق از مکان و زمان و از ابعاد شلثہ کہ طول و عرض و عمق باشد و از جہات ستہ کہ قبل و بعد بین و یسار و تحت و فوق باشد منزہ و مبرا است پس ہر دو گوشہ و ہر دو خانہ نہ داشت۔ آن برادر برہنہ زور و ارینی روح انسانی قدسی کہ چہیز از گنج مہنی در دستش بود۔ کمان بے گوشہ و بے خانہ را بچہزید یعنی از مجاہدہ و مراقبہ و مشاہدہ بکاشفہ رسید و آرا خوش کرد۔ تیرے می بامیت برائے شکار کردن تجلیات ذاتی و صفاتی از کمان مکاشفہ چہار تیر دیدیم مقصود از چہار تیر چہارگونہ ذکر است جلی لسانی و جلی قلبی و مہنی قلبی و مہنی سری چہرا کہ برائے شکار مقصود تیرے نیست بہتر از نام خدا و یا د خدا۔ اما جلی لسانی آنست کہ گسے یا د خدا زبان کند و دل از تقظیم و اجلال آن نام غافل باشد و جلی قلبی آنست کہ بفرمودہ دل و اعتقاد و

اعتراف بر غفلت و اجلال حضرت صمدیت نام حق بر زبان یاد نماید۔
 و خنی قلبی آنست زبانزدان و دخلے نباشد بلکہ دل از روئے تعظیم و اجلال
 در خود ذکر حق نماید۔ و خنی سری آنست کہ زبان دل را ہمدان حال
 جہش نباشد بلکہ روح و سر از جوش محبت بفنائے فحش و قلاب ذکر محبوب
 حقیقی نماید۔ سہ شکستہ بود مدنی ہر دو قسم علی و خنی قلبی نیز چہ کہ این ہر
 سہ ذکر نسبت بخفی سری ناقص اند و انبیا و اولیائے کامل علی الاتصال
 در ذکر سری مشغول اند۔ و یکے پروپیکان نداشت غرض از پرو
 پیکان یاوری زبان و دل است و گرنہ ذکر خنی سری از ہر دو بے نیاز
 است۔ تیر بے پروپیکان خریدہ ہند این تیر را برگزید و خوش کرد۔
 بطلب صید یعنی تجلیات صفاتی و ذاتی بصحر اشدیم یعنی بصحرای
 دائرہ وجود در رفتیم۔ چہ را آہو و یدیم یعنی چہ را عالم ناسوت و ملکوت و
 جبروت و لاہوت ازیر کہ شکار گاہ تجلیات جز این چہارم عالم نیت اما عالم
 ناسوت کہ عالم خلق و عالم شہادت و عالم آثار است شکار گاہ تجلیات
 آثار است و ملکوت کہ عالم امر و عالم غیب و عالم افعال است شکار گاہ
 تجلیات افعالیست۔ و جبروت کہ عالم واحدیت و تجلی ثانی و عالم صفات
 است شکار گاہ تجلیات صفاتیست کہ مشتمل بر کثرت اضافات و بعد
 اعتبارات است و لاہوت کہ عالم احدیت و تجلی اول و عالم ذات است شکار
 گاہ تجلیات ذاتیست کہ مخصوص بوحہ ت و یکتائی ذات است سہ مردہ بود مدنی
 عالم ناسوت و ملکوت و جبروت کہ اینہا نسبت بلاہوت کہ ہویت بحت است مردہ
 و وجود و آثا، و افعال و صفات مشروط بوجود است و یکے جان نداشت یعنی
 عالم لاہوت کہ عالم ذات است و این روشن و مہرہن است کہ حیث ذات آن

حی و قیوم وابسته بجان نیست بلکه او خود محی است و جان آفریده اوست
 برادر برهنه زردار کمان کش تیر انداز یعنی روح انسانی قدسی
 از ان کمان بے گوشه و بے خانه که مکاشف باشد آن تیر بے
 پرو پیکان را که ذکر خفی سری باشد بر آن آهوی بجان زد یعنی بجان
 غیب هویت که عالم ذات است الفت گرفت کمندے می بالست
 تا صید را بفتراک بندیم یعنی ضرور شد که فکر کنیم تا این شکار از دست
 نه رود و با سر روح مکاشف ذات و صفات حق پیوسته و محکم بسته باشد چرا
 که شیطان در کمین است حضرت موسی علیه السلام گفت که مَا أَتَسْنِينُهُ
 إِلَّا أَتَسْنِينُ عَنِّي یعنی مراد فراموشی نمیداشت مگر شیطان هرگاه که آن ملعون
 ۱۶۹ دل موسی علیه السلام را که پیغمبر خدا بود در فراموشی انداخته بدیگرے چه رسد لغو
 باشد منہ چها رکمند و بدیدیم یعنی کمند عزلت و کمند خلوت و کمند الفت و
 کمند وحدت را ما عزلت گوشه گیری و کم اختلاطی با خلایق است و خلوت تنها
 و ریاضت بودن است و هیچ کس را پیش خود و هیچ خطره در دل خود راه ندادن
 است و الفت در دام محبت محبوب گرفتار شدن است و وحدت با
 محبوب یکے شدن و از خود کلی بر آمدن است سه پاره پاره بود و تدبیر کمند
 عزالت و خلوت و الفت چرا که عزالت و خلوت یقین که بے الفت و محبت حق پاره پاره
 اند و الفت نیز تیر تیر به وحدت با محبوب نرسد ناقص است زیرا که شان عشق و
 معراج آن اینست که دورایکے سازد و از دوی فیما بین اثرے نگذارد
 و یکے هر دو کرانه و میانہ نداشت در فرس قدیم کنارہ را کرانه گویند
 یعنی کمند وحدت که عالم کیتای ذات است یقین که کرانه و میانہ ندارد و

مع این قول حضرت ابروین دست علیه السلام - در هر دو تنهائے منقول جناب از سید کاتب بنی لفظ "موسی" نوشته شده است
 ع ج

از جہات ستہ و ابعاد ثلثہ مبہر است۔ صید را بآن کنند بیکر اندہ و نہ
 بہیمیانہ پر بستیم یعنی بر خود لازم گرفتیم۔ خانہ می بایست کہ مقام کنیم
 و صید را پختہ سازیم یعنی روح را بآن ضرور منہمہر چند کہ قدسی باشد ^{نہایت خوش}
 تا و دان صید پختہ شود از قوت روح قوت قلب حاصل آید چہ چارخا
 و دیدیم یعنی عناصر اربعہ کہ خاک و باد و آب و آتش است سہ در ہم افتادہ
 بودند خاک و آب و آتش چہ کہ خاک منہمہم میگردد و آب خشک میشود و آتش
 می میرد و یکے سقف و دیوارنداشت آن باد است یعنی ہوا کہ
 سقف و دیوار ندارد و مجسم نیست و بیک روح است۔ و رآن خانہ بے ^{نہایت}
 سقف و بے دیوار و در آمدیم یعنی در خانہ عشق حق کہ مقام لطافت
 است و فی الواقع در خانہ محبت الہی جہانیت نیست و ہوا کے آن خانہ
 لطافت بکروح است۔ و یکے دیدیم یعنی دیگ عشق کہ ہمیشہ در جوش
 است بر طاق بلند ہوا دہ یعنی بر طاق سعادت کہ آن طاق بکشکوۃ
 فیہا مضباح است و در کلام مجید آمدہ اللہ تَوْرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 مَثَلُ نُوْرٍ بَشْكُوْرَةٍ فِیْہَا مِضْبَاحٌ ط الْمِضْبَاحُ فِی زُجَاجَةٍ ط الزُّجَاجَةُ
 کَمَا تَقُوْکُ دَرِّیْ یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَکَةٍ یعنی خدا نور آسمان
 و زمین است و تمثیل نور او مثل طاقچہ است کہ در آن چراغ است و آن
 چراغ در شیشہ است شفاف مثل ستارہ درخشندہ و مالیدہ شدہ است
 از شجرہ مبارک۔ ارباب عرفان و متحققان گفتہ اند کہ روح مومن طاقچہ است
 و نور روح محمدی شیشہ است بران طاق و نور وجہ اللہ چراغ است در آن
 شیشہ کہ بہیچ وجہ و حیلہ دست بآن دیگ نمیرسد چہا رگز زیر
 پا کے کنند دیدیم یعنی چہا رگونہ فنا بدست آوردیم۔ اول ننا کے استیصال

نفس امارہ و پاک شدن از اخلاق ذمبیہ نفسانی و شیطانی کہ آزار از تکلیف
فرمایند۔ دوم فناے فانی شدن در تصور مرشد کامل کہ آزار فانی الشیخ گویند۔
سوم فناے فانی شدن در تصور حقیقت محمدی کہ زبدہ حقیقت انسانیت
کہ آزار فنا فی الرسول گویند۔ چہارم فناے فانی شدن در مکاشفہ انوار ذات
وصفات و قدم بر راہ موت و اقبل ان تموتوا کذا شتن کہ آزار فنا فی اللہ
دانند۔ پس ہر گاہ کہ باین چہارگونہ فنا فانی شدیم تا دست بآن دیگ
رسید چہرا کہ بے فناے خود دست بنفست عشق حقیقی نہیں رسد۔ چون شکار
چکوتہ شد یعنی ضابطہ بکمال رسید شخصی از بالائے خانہ بیرون آمد
یعنی ابلیس ملعون۔ بالائے خانہ برائے آن فرمودہ کہ ابلیس از آتش است
چنانچہ خود گفت خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَ آتَشٍ سرکش است میل بہ بالا
میکند پس ابلیس از بالا سر بر آورد و گفت کہ بخش من بدرہم
کہ نصیب مفروض دارم قولہ تعالی وَاِنْ يَدْعُوْا اِلٰى
شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَا يُخٰذِلُ مِنْ عِبَادِكَ
نَصِيْبًا مَّفْرُوضًا وَلَا ضَلٰلَتَهُمْ وَلَا مَنِيَّتَهُمْ وَلَا مَآرَأَهُمْ ثُمَّ
یعنی اشقیاء دعوت نمیکند مگر شیطان مردود را و لعنت نمودہ خدا اورا و
شیطان در جناب الہی گفت کہ ہر آئینہ میگیم از بندگان تو نصیب فرض
کردہ شدہ یعنی گمراہ میکنم آنہا را در امانی یعنی در آرزو ہے دور در از می
اندازم و امر میکنم آنہا را بسوے اعمال مجبوسہ و شنیعہ افعال بنا بران شیطان
خواست کہ خلیے اندازد۔ ہر اور کامل مکمل یعنی روح انسانی قدسی بچندین
کمالات رسیدہ در کمین نشستہ بود یعنی از کمر آن ابلیس پرتلیس غافل
بنود۔ استخوان شکار از آن دیگ بر آوردہ بر تمارک سرے

زوماد از استخوان شرک خفی است که هر چند آدمی مومن و صالح باشد تا بقام
 وحدت نرسیده است از اثبیت که دوی است یعنی و هم خودی بر نیامده شرک
 خفی دارد روح قدسی پاک خازن نفت و وحدت است آن استخوان شرک
 خفی را از دیگ عشق بر آورده بر سر آن لگ زد و درخت زرد آلو از
 پاشنه پائے و پائے بیرون آمد یعنی شجره خبیثه که درخت حب دنیا
 است و در دلهای مردم ریشه دو اینده از قدم نامبارک ابلیس پیدایش
 قوله تعالی اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْ اَصْلِ الْجَحِیْمِ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ
 رَعُوسٌ اَنْشِیْطِلِیْنِ یعنی بدستیکه شجره خبیثه درختی است برآمده در
 قعر دوزخ یعنی درک الاسفل و طلعت آن مثل سرهای شیاطین است
 بر سر آن درخت رفیقیم یعنی نزدیک آن درخت زرد آلو رفیقیم و جیشیم
 عبرت تماشا بین آن شدیم که نمره اش زرد روی داین است خسرو
 کاشته بودند مقصود از خربزه اهل دنیا است که برای لذات جسمانی
 بر یکدیگر می افتند و بفلاخن آب میدادند مراد از فلاخن رجوع و قبول
 مردم است یعنی اهل دنیا حب مال و جاه را بر رجوع و قبول غلق پرورش
 میکردند از آن درخت یا ذنجان فرو آوریم یعنی با دوزخ
 را که نشان رویایهی است از آن بزیارت اخیتم و قلیه زراوک ساعیتیم
 یعنی قلیه زرد که طلای زرد است بخیتم و با اهل دنیا گذاریم یعنی
 رویای داین زرد روی ایشان بود چندان بخور و ند یعنی آن قدر
 از روی حرص در آن نغمه تصرف کردند که اما سید ندیدند پنداشتند که
 فرجه شدند فریبی تن پروران در نظر ارباب بصیرت آماش است که
 آنها اشتباه بفریبی کرده اند از خانه بیرون متوالستند رفت یعنی

از خانہ دنیا چرا کہ گذر گاہ مافیت تنگ است اہل تجرید و تفرید انرین گذر گاہ
تنگ میتوانند گذشت کہ فرہبان مال حرام کہ آلودہ بہ علایق جسمانی انداز
خانہ دنیا بر آمدن نتوانستند۔ و رآ سجا و رنجا ست مانند معنی در سجا
دنیا چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میفرماید الدنیا جیفۃ
وطالبہا کلاب یعنی دنیا مردار است و طالبان آن مردار سگانند
و ما بہ آسانی از کید آن بیرون آمدیم یعنی بہ ابداد فیض قدسی آرد
خطرات شیطانی را بشدیم و مکر شیطان با ما کار نتوانست کرد و قولہ تعالیٰ اِنَّ کَیْدَ
الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا و ہر در خانہ بختیم دروازہ بر آمدن از خانہ دنیا و دل
شدن در خانہ عقیقی قبر است کہ آنرا اول منزل گویند یعنی از خانہ دنیا نقل کردہ
در گور کہ دروازہ است خوابیدیم و نہ گفت کہ مردیم چرا کہ دوستان خدا موت
اختیاری بدست آورده از فنا فی اللہ ہم تہ بقا باللہ رسیدہ اند و ہمیشہ زندہ اند یعنی ہم
و قن انہا از دنیا انتقال کردن است از یک خانہ بخانہ دیگر چنانچہ رسول مقبول علیہ
السلام فرمودہ است اَنْ اُولِیاءِ اللّٰہِ لَا یَمُوتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ و ہر روز
عالمیان نیز اشارہ فرمودہ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ یَقْتُلُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ
اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَاَکَثَرُ لَا تَشْعُرُوْنَ یعنی گویند شما
و ران کسانیکہ خود را در راہ خدا کشتہ اند مردگان یعنی آنہا را مردہ نگوشید
بلکہ زندہ اند لیکن شما نشورند اید کہ این معنی را دریا بید پس میفرماید کہ
بر در خانہ بختیم و بہ سفر روان شدیم یعنی سفر عقیقی کہ سفر از فنا فی اللہ
بسوی بقا باللہ است۔ باید دانست کہ ارباب عرفان فرمودہ اند
السفر سفران سفر الی اللہ و سفر فی اللہ یعنی سفر و قسم
است سفر بسوی خدا و سفر در خدا تا اینجاکہ بیان شد چنانچہ و چنان

کریم اول سفر الی اللہ بود دوم سفر فی اللہ یعنی سفر و خدا آن سفر اول تمام
 باخراست و این سفر دوم فی اللہ همیشه برقرار ماند۔ ارباب حقیقت و بین
 والوالالباب معرفت سر این خیالات باز نمایند یعنی اہل
 سلوک باطنی بتعرف و شناسائی ازین راز تمثیلها بکشایند و ادا نمایند۔
 الحمد للہ کہ بروالہ خدا پوشیدہ مانند کہ انچه منکشف شدہ بود در خدمت ^{زاد} ^{نشد}
 اولی الالباب عرض نمود اگر کسی این شرح را پسند نفرماید باز آردہ
 نمیشویم بہتر ازین تقریر نمایند والسلام والاکرام۔

شرح برہان العائقین

از

مولانا محمد رفیع الدین محدث و پلوی قدس سرہ العزیز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد از حمد حضرت الہ و درود بر پیغمبر و الایہ و اصحاب
دین پناہ بندہ مسکین محمد رفیع الدین بن شیخ الاسلام زبدۃ العرفا بشیخی
وسندی ولی اللہ ابن الشیخ العظیم مولانا عبدالرحیم اسکنہما اللہ فی علیین
والحقہ بلفظ الصالحین و امینماید کہ بعضی از یاران حل سمرے از اسما حضرت
غریب نواز محمد گیسو و راز قدس اللہ سرہ درخواستند انچہ حاضر الوقت
شد بتقریم می آید۔

لے این معاکہ موسوم بر برہان العائقین است مضمون متعلقہ است کہ حضرت سید محمد گیسو در از علیہ الرحمہ
تحریر فرمودہ اند و این را با کتاب اسما را الاسرار کہ یکے از تفانیف او شان است پہنچ تعلقہ
نیست۔ آن بزرگ را کہ این معارف پیش مولانا محمد رفیع الدین قدس سرہ آورند غالباً ماسحت شد کہ این را
سمرے از کتاب اسما را الاسرار کہ مستند۔ ع۔ ح۔

علقہ غریب از "معا" حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی را میگویند و حضرت سید محمد گیسو در از بلفظ "بندہ نواز شہوراند۔
ع۔ ح۔

قال اعرف الحق رفعه الله قدرة باسمه سبحانه الحمد لله رب
 العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله اجمعين
 قوله تعالى - وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لِنَضِرُ بِهَا النَّاسَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ
 بدانکه ما چهار برابر بودیم یعنی کون و فساد چهار عنصر بودند از نه و یه
 یعنی در جوت نه فلک سه جامه نداشتند یعنی تار و هوا و مایع و طون که
 از نفوذ نظر مایل باشند نداشتند بلکه شفات اند و یک برهنه بود یعنی
 ارض در دید چشم آشکار بود - آن برادر برهنه درست تر در آستین
 داشت یعنی زمین فراوان صور و هیئات عرضیه در استعداد داشت
 بیازار رفتیم تا بجبهت شکار تیر و کمان بجزیم یعنی همه در عالم ترکیب
 داخل شدند تا استعداد و بی کسی بدست آرند و تحصیل کمالات عالم
 تجرد نمایند قضا رسید هر چهار رشته شدیم یعنی به استیلاست و اے
 فلکی و روحانی از کواکب و از باب الانواع صور بسیار مخفی و مضمحل گشت
 بست و چهار زننده بر خاستیم بعد از فعل و انفعال بست و چهار
 قسم مزاج پیدا شدند هشت مزاج اعتدال و هشت مزاج غیر اعتدال و هشت
 مزاج اختلال - بیانش آنکه تفاوتی حقیقی حرارت با برودت و یسوت
 با رطوبت معاً محال است لاجرم مرکب را بجای آن اخراجات خواهد بود اگر
 بیک کیفیت بود چهار مزاج مفرد است و اگر به کیفیت غیر متضاد بود چهار
 مزاج مرکب است این هشت مزاج اگر با فضاں مینه مرکب مایم است
 مزاج اعتدال است و اگر مخالف است مزاج غیر اعتدال است و
 اگر منافی است مزاج اختلال است - و چهار قسم ترکیب مراد باشد که ویرش
 آنکه مساوات چند جز غیر مغلوب در مرکب متدرعی اختلال ترکیب است

بسیب تساوی بیوں و جز مطلوب قاصد و اجتماع متعلقه شد لا حرم المکمل غالب
خواهد بود پس پیش ترکیب ثنائی و وازده محسوب شوند و چهار ترکیب ثلاثی نیز
و وازده و یک ترکیب رباعی چهار ازین بست و هشت و دثنائی آب و
آتش و دو ثلاثی اینها با هم افاسد است که هوا مخلوب است بسبب رقت
توام سهل الاخراج است و بسبب آن لطیف جو هر رنگ شریک غالب
گرفته تدافع مخلوب میشود بست و چهار ترکیب باقی صالحه باشند - آنگاه
چهار کمان ویدیم یعنی بعد از استقرار مزاج چهار درجه کمال اول طلائع
پیش آمد که هر یک بر اے صد و آتار چون کمال است سه ناقص بود
یعنی صورت معدنی و نباتی و حیوانی از وصول بیالم تجرد قاصر اند و یکے
و دو خانه و دو گوشه نداشت یعنی نفس ناطقه که صورت انسانی است
و و جز ماده و صورت و طرف امتداد نداشت که مجرد است بود -
آن برادر زردار برهنه آن کمان بے خانه و بیگوشه بخزید
یعنی بدن ارضی نفس ناطقه را قبول کرد - تیرے می بالست یعنی نفس
ناطقه را بر اے ایصال با مور خانه چه از ذات خود توالے ذرا که می یابند
چهار تیر ویدیم سه شکسته بودند یعنی چهار قوت یا قوت یکے متشترک
که دریا بنده صور جزئی است دوم و هم که دریا بنده معانی جزئی است سوم
عقل که دریا بنده کلیات است این هر سه شکسته پائے اند با نچه نظیر ندارد
و منتزع از محسوسات نیست نمی تواند رسید و یکے پر و پیکان نداشت
یعنی چهارم که نورایان از پریدن و زوال و خلیدن و شبهات در آن آئین
است فان ایقین لا یخجل الفیق طالاً و یالاً - آن تیر بے پر و پیکان
خریدیم و بطلب صید در صحرا شدیم یعنی به شرف ایمان صحیح شرف

گنہ بتائید آن طالب کشف حقیقت گشتیم۔ و تحقیق این نکتہ آنست کہ ہر نوع
 علی کہ بکھول صورت باشد خالی از کیفیت و طلبیت نیست راہ یسوی
 بے کیف و اصل محض ندارد و وسیلہ وصول یا حضرت جزمعرفت اجمالی
 لخالفی صرف کہ ایمان یا غیب نام دارد نتواند بود۔ چہا را آہو و یدیم
 یعنی بغیب دوام توجہ بعالم اطلاق چہا حقیقت مشہود گشت بسہ مردہ بود
 یعنی سہ حقیقت کہ باصطلاح اہل تصوف ناسوت و ملکوت و جبروت
 و باصطلاح اہل اشراق برازخ و مثل انوار و باصطلاح اہل حکمت طبیعت
 و نفس و عقل باشند اعدام امکانی اند و در قبضہ خیر کمالیت فی ید انفصال
 جان ہر یکے کہ مدبر و باطن اوست در و خارج است۔ جان ناسوت
 ملکوت و جان ملکوت جبروت و جان جبروت لاہوت است و یکے
 جان نہاشت یعنی چہارم کہ حضرت لاہوت است مدبر باطن ندارد
 بلکہ خود قیوم ہمہ و بطن الباطن است و بذات خود زندہ و جان ہمہ است
 آن برادر زردار برہنہ کمان کش تیر انداز ازان کمان
 بیخانہ و بیگوشہ و آن تیر بے پرو و پیکان بر آن آہوے
 بیجان زد یعنی آن شخص ارضی انسانی صادق الایمان ذات مقدسہ
 را ہدف ہمت ساختہ و آلات و معدات فطری و کبی فراہم آوردہ و
 کشش و کوشش علی و عملی نمودہ و طے مراحل واردات کردہ از علم الیقین
 بعین الیقین رسید و چون مجذوب سالک بود از راہ اندراج الہیایت و
 یومن و راہ الحجب آشناے حضرت لاہوت گردید۔ کمندے می
 بالست تماصید را بفتراک بندہ می معنی معاملہ و علاقہ می بالست کہ
 از زمین الیقین بحق الیقین بر آید و از تعلق بہ الخلق گراید چہا رکند و یدیم

سہ پارہ و یکے دو کرانہ و میانہ نہداشت یعنی چار معاملہ پیش آمدن
 و طبع و محبت کہ ہر سہ آلودہ غرض و قابل انقطاع بودند و چارم فنا فی الوجود
 کہ تحمل طرفین و وسط ندارد و صید را بد ان گمنام بے کرانہ و بے
 میانہ بر بستیم یعنی بواسطہ معاملہ چارم اندرون جان را آشیانہ ہمارے لایق
 ساختیم و بطریق مطالعہ و عدت در کثرت جمال محبوب در خود دیدیم و از
 حق الیقین بہرہ یافتیم۔ خانہ می بایست کہ مقام کنیم و صید را بچختہ
 سازیم یعنی قانون و طریقہ می بایست کہ بواسطہ ملازمت بر آن از حق الیقین
 بحقیقت الیقین و از تخلق بہ تحقیق عروج نمودہ شود و جمیع لطائف و طبقات
 را برنگ معرفت منبغ ساختہ و جب وجود را فرق کردہ آید چار خانہ
 و دیدیم سہ و رحم افتادہ یعنی چار طریقہ یافتہ شد و روش اہل شریعت
 کہ مبنی بر اتقوا عبادا است و اصلاح معاملات و تہذیب اخلاق و تعمیر اوقات
 بہ اوراد است و روش اہل عزیمت کہ مبنی بر مراعات پرہیز و حساب
 دعوات و خواندن اسما و موکلات است و روش اہل طریقت کہ مبنی
 بر محافلت انفس و جلالت و ذکر با ضربات و تصورات است و اہل
 این ہر سہ با ہم منازعت و مناقشت دارند و از حقوق جب وجود فرد
 ماندہ اند و یکے سقف و دیوار نہداشت در ان خانہ بے
 سقف و بے دیوار و آیدیم یعنی چار راہ اہل حقیقت کہ مبنی بر دوم
 شہود و تنزیہ معبود نفی وجود و بذل موجود و بظیف جذبہ ملک و دود است
 این راہ از سقف تقلید و دیوار قیود و رسوم بر تراست خود را در تربیت
 الہی کہ وَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى اِشارت با و ست حوالہ نمودہ
 این طریقہ را لازم گرفتیم و درین اِشارت قیامت در اسما و صفات می نمودیم

ویکے دیدیم بر طاق بلند کہ پہنچ جلد دست بان بخی رسیدیم
 وچوں تجلی دولت وراء الود کہ منج اسما و صفات و معدن از راق روحانی
 و صہلی است منظور افتاد کہ تمام قواسم بشری از ان قاصر بودند و بجزند
 غایت انکار و نفی آثار و اعیان با تجناب راہ نبود کہ اقرب ہا یکون
 العبد الی ربہ و ہو ساجد رزمے از آنت چہار گز مغاکے
 نور پائے کند دیدیم معنی چہار درجہ بطون فرورفتیم و چہار طبقہ را از مالوفات
 خود ہر کند دیدیم و بدن را در ریاضت و نفس را در مجاہدہ و قلب را در مشاہدہ
 عظمت و روح را در شعاع احدیت بنوعی از تلاش محو ساختیم تا بعد م اصلی
 لاحق گشتیم و مقام کان اللہ و لہد یکن معہ شئی و ہوا لان کما
 کان حاصل شد و اگر خواہی بدن و نفس را یکے گیری و چہار مہین ثانیہ
 شماری چنانچہ پیش غلامے محققین مسلم است کہ مادام نظر اربعین عین ثانیہ
 و از اسے کہ مبداءے یقین اوست بگذرد و قطع طوق استعداد جزئی نہودہ
 ہاشیون ذاتیہ نرسد بحقیقت تجلی ذات بدون آمیزش رنگ مرات
 استعداد تجلی لہ و اصل نشود دست بان و یک رسیدن معنی تجلی حقیقی ذات
 میسر گشت و در مرات وحدت مشاہدہ کثرت اسما و صفات الہی و تعینات
 و اعتبارات امکانی بحصول انجامید۔ ہذا کہ مراد از نفس روح ہوائی است
 و از قلب نفس نامقہ و از روح وجودیکہ وقت میثاق بود و از عین امتیازے
 کہ در عالم الہی بود و از شیون ذاتیہ اندراج و اتحاد با ذات صرانت پیش از
 تمیز علی و علی چون شکار بچختہ شد شخصے از بالائے خانہ فرود آمد
 کہ بخش من بدہید کہ نصیبے مفروض من وارم یعنی چون عارف
 نہتی شد و منہر مجموع کمالات و متحقق بجمع شیون و صفات گشت و ہر

شہید محمد ازیب گرفت بظن اسم فیض کہ او البین اسم فیض بودیکہ مقابله
 کہ بعد از آنکہ ذکر من عبادک نصیباً مفتر و صاحباً من غیر حلالہ
 کنید بناور کامل مکمل و رحیم نشسته بود یعنی فیض روح القدس
 کہ مصداق و آیت ذلک سر و جہ القدس منہ باشد ہر محافظت مقتضی
 فلانہ یسلف من بین یدیدہ و من خلفہ رعداً آخرین مال
 بود استخوان آن لشکار را از دیگ بر آورده بر تارک سرو
 زو یعنی عقدہ الاخیل ذومینی کہ مقتضای کثرت اسباب است بنا بر غیرت
 موسوم نموده سرد فر حجاب ساختہ در نظر ظایق علم کرد چون استخوان تحلیل
 نمیشود و عمو بدن است و این عقدہ نیز بنی گشاید و دارا انتظام نشأتین
 است تعبیر بہ استخوان پر مطابق است۔ درخت سجدے از پاشتن
 پایے او بیرون آمد یعنی اسفل بطبیعیات وجود را کہ قدم شخص اکبر است
 و منسی است بہیولی اجسام و نمونہ وحدت ذات است از نظر غنی و آشتی
 و کثرت صوری جو اہر و اعراض را کہ بر صغفہ او شگفتہ و شاخ و برگ آورده والا
 موجب تحیر ناظران نموده ممکنان را بوضع مست و مدہوش ساخت کہ حقیقت
 خود غافل بلکہ منکر گشتند چون درخت سجدہ مکر است تعبیر باو مناسب
 اقتادہ بر سر و درخت زرد آلود فتم یعنی ثانیاً بتقاضای موافقت و
 مخالفت طبع در طلب مرغوب و ہرب از نامرغوب سرگردان شدہ چون
 زنگ زرد دل فریب است صفراً آء خاقیع لو ثہا تسر النظرین
 بر زرد آلود تعبیر رفت خرزہ کاشتن بود مدینی ثانیاً گرفتار لذت و ملاوت
 و منہک و رفوخت و فریب کہ ہمزہ خرزہ حاصل است گشتند بظلمت
 آب می داود مدینی تقاضای نفس و ہوار ابا مانی و عقاید باطلہ پریشان

ایجاباً غیب پرورش می کردند از این درخت باز پنجاه فرویدیم
یعنی کائنات در باطن خود اندیشیده نیایش بجزرست عزت بر دند که باز داشت
مردمان از مشتهیات محال وصحت با خلق و تالیف ایشان از رسل هدایت
بے زور و دولت دشوار بوسعت خلق ضرور و فتوح علی هر منظور قلبیه زردک
ساختیم و بدینا گدشتیم یعنی فتوح علی هر دافنده خلق عوام ساختند و بیشتر بود
و امباح داشتند چون رنگ زر زرد است بزرگ مناسب است دارد چندان
خوروند که آماش شدند و پنداشتند که فریه شدیم یعنی طایان نیا
بحرص تمام متع گرفتند و گمان بردند که به سعادت رسیدند از خانه بیرون
متوانستند رفت در پنجاه است خود ماندند یعنی محبت دنیاوی و تیرگی
باطن و آلودگی شهوات و اخلاق ذمیمه و عقاید سخیفه در دل ایشان قرار
گرفت تا که زهد و طاعت بر ایشان سخت دشوار و موت بغایت نامانگار
و نوحه و آرزوشت و لهاے ایشان باین پلیدی پاسے بند ماند و دین زندان
گرفتار و ما باسانی از کید خانه بیرون شدیم یعنی مثل ما جمعی که توفیق
رفیق و طوق جذبہ الہی زیور گردن ایشان بود باسانی از غرور دنیا و فریب
آن برستند و رجعتند و از کراہی قُ اُمِّلْنِ لِمَا اِنَّ کَیْدَیْ مَہْمَیْنِ
و بَسُوْلَ زَیْنِ لِمَا الشَّیْطٰنُ اَعْمَالُ لِمَا نَجَاتِ یَانْتَد و بدست ویز فَقَدْ
اَسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی دَرَا و یَجْتَنِد و بیوستند و بمقر فی مَقْعَدِ
صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ با گرفتند و بمقصد اقصی رسیدند - ارباب
تعرف برین حالات باز نمانند - یعنی اہل معرفت باین محبت گرفتار

عنه در شرح ہے دیگر لفظ "با دینان فروید" دید "است - عاج

عنه در شرح دیگر لفظ "اہل دنیا" است - عاج -

مَنْ شَرَّفَكَ فَلْيَنْشَرْنِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّكَ تَكُونُ
أَوَّلَ الْأَلْبَابِ دُورِينَ نَقَرَهُ أَشَارَاتُكَ وَسَيِّدَهُ نَجْمَاتُكَ أَرْسَلَكَ بِتَرَاتُفِهِمُ حَقِيقِ
وَصَحَّتْ أَمْرُكَ هَسْتِ -

اینک است انچه اندیشه این شهر ساربان رسیده تا مراد مصنف
انچه انچه و اشد اعظم غنی نماید که نام این رساله بر همان العاشقین بنظر آید
چنانچه مثل است بر سرگزشت طالب از مرتبه جادیه تا بلوغ باطنی مرتبه
کمال لهذا تسمیه باین بجای است - والحمد لله الذی عنده علم
الغیبات ومن جوده نیل الطلبات - والصلوة والسلام
علی محمد صاحب الایات المحکمات والمتشابهات وعلی اله
وصعبه انجم الهدایات - ونسئل الله العفو والهدایت
فی جمیع الحالات - تألیف شد بتایخ سیزدهم شهر جمادی الثانی ۱۳۳۲

تمام شد

شرح برہان العاقین

از فضل بے عدیل شاعر بے بدیل علامہ حکیم مرزا قاسم علی گنجی
حیدرآبادی المتخلص بکلمہ اطال شد عمرہ ادا م فریضہ
یا متاح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رب یسّر وتمم بالنحیر

الحمد للہ الذی ہو ہو ہو لا الہ الا ہو۔ وہو الغفور الودود۔ ذو العرش
المجید۔ فعال لما یرید قل جلالہ و عظم نوالہ۔ والصلوٰۃ علی من کان وجوہہ باعشاً
لکل موجود و شاملاً لکل مشہود محمد مصطفیٰ الشمس الضحیٰ بدر الدجی۔ معنی طہ و نس۔
مصدر اسرار رب العالمین علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ المنتجبین
المقرنین اما بعد میگوید این ہرزہ گرد بیدارے تصور و فیتاے تفکر در تراکم
گمنامی مستمر مرزا قاسم علی بیگ انگر کہ خوشہ چین خرمن اہل یقین و فیضیاب
نظر اصحاب را بخین است درینو لا رسالہ شکار نامہ مصنف حضرت

ولی کامل محقق صوفی صافی مدقق قطب الاقطاب خواجہ بندہ نواز سید محمد
گیسودرازمینی قدس اللہ سرہ العزیز بنظر درآمد و این تمام رساله محسوس است با تمام
دقیقه و کنایات عمیق و اشارات انیق و عبارات رشیق که جودت ذہینہ
ہر شئی چون مبتدی بتدقیق معانی اونا رساست و تجسّسات فکر تحقیق
مطالب او بیدست و پابست اگر چه بعضی از صاحبان طبع سلیم و مستعدان
عقل متقدم و بر شریح آن کو شیده اند چنانکہ کوشیدہ اند اما جرعه از پیام حقیقت
آن نگوشیدہ اند حضرت خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ درین رسالہ بعضی
استحال حقیقت اجدیہ وجود واجب الوجود و باطلاتی تنہلات تا ہر تہ شہود
بصور تہاے بوقلمون بطور چستان بیان فرمودہ

ز دریا موج گوناگون برآمد زیجونی رنگ چون برآمد
گہے در کسوت یلی فرد شد گہے بر صورت مجنون برآمد
و در آخر رسالہ نوشتہ کہ "ارباب حقیقت ذوالالایاب معرفت ہرگز
خیالات باز نایند"

بدانکہ وجود من حیث ہو مواعظ است از ذہنی و خارجی و خاص
عام و ملکی و مقید بلکہ این مجموع مراتب وجود است اما بشرط ان لا یکون
معہ شیء مرتبہ احدیت است و مقام جمع الجمع و بشرط جمع کما لا تش کہ لازمہ
اوست و احدیت و در مقام جمع است و از مرتبہ لا بشرط لشیء مرتبہ ہویت
است کہ تجلی کردہ در مریایے عالم تفصیلاً و در آئینہ جامعہ انانیہ جسمالاً

لَقَدْ صَدَّقَ قَلْبِي قَبْلَ كُلِّ صَوْرَةٍ فَوَزَعِي لِحُضْرَانِ وَ ذِي الْمَرْهَبَانِ
وہی انہ اسامے اجدیہ و راہوریت منہیہ در تلک حکماء از ماہیت خوانند

و عرفان ثابت گویند بدانکه ایت اسما در حروف و ایت حروف در افعال
و ایت انفس در ارواح و ایت ارواح در قلوب و ایت قلوب نزد
مقلب القلوب است

شعر

إِذَا كَانَ ذَا النَّمِيْشِ أَهْدَانَا قُلْنَا وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ فَهَمَّ فَيَا خُذْ عَنَّا
بسم الله الرحمن الرحيم غزاه میفرماید الحمد شد رب العالمین الحمد
هو الوصف بالجمل الاختیاری سواد کان مقابلته الثمته ام لا و الحمد هو الوصف
بجمل اختیاریا کان او غیره و کلیها الثنا باللسان و بینها عموم و خصوص مطلقا
و نزد عارفان حمد الهی بر سه گونه است قولی - فعلی - حاکمی - اما حمد قولی نفس
شناخت بزبان حق را یاد کردن بصفات کمالیه آن چنانکه در کتاب گیم نازل شد
و حمد فعلی از تکالیفست به اعمال یدیه از عبادات و طاعات و غیر اینست
خالصا شد تعالی و هر عضو را به هر حال واجبست که مطابق احوال خود حمد گوید
یعنی الحمد شد علی کل حال - و حمد عالی آنست که بحسب روح و قلب تنصیف شود
بکمالا علیه و علیه تخلق با خلاق الهیه کند و گفته اند که حمد عالی حق تعالی ذات اوست
در ذات او و آن ظهور نورانیت فهو الحماد و الحمود جمعا و تنصیلا شد بعضی
حمد مخصوص به ذات الله است که به از اسم او نسبت یا شایا باشد و الله
اسم ذاتست مستجمع جمیع صفات کمالیه و سایر اسما بطرف او مضاف میشوند
ازین جهت جلالت و علوی مرتبت و عظمت او ظاهرست - و این اسم را
شرقیست زاید بر همه اسما زیرا که چون الف از الله حذف کنند (شبه) باقی
میانند که اللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ - اگر لام اول را حذف کنند الله
می ماند و آن نیز از جمله صفات الهیه است که لَمْ يَخْلُقْ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا

لا اِلهَ اِلاَّ اَنتَ (یعنی وہی باقی ہے) اِلهَ اِلاَّ اَنتَ اِلهَ اِلاَّ اَنتَ
 رب السمیت کہ با اختیارِ رب ذاتِ موجودات ظہور تاثیرِ ربوبیات
 میکند و رب ذاتِ باعیان ثابۃ نشاء اسماء الہیہ است و بسبب ذات
 بہ اکوان خارجیہ نشاء ربوبیت ولی اضافت ذات اسم خاص حق است
 و در حضرت علیہ ہرچہ ظاہر شود از اکوان صورت اسے باشد از اسماء
 ربانی کہ حق تعالی آن صورت را بآن اسم تربیت میفرماید و اعیان ثابۃ
 صور اسماء الہیہ اند و رب ربی مربوب است یعنی موجودات خارجیہ و
 مرتبہ الوہیتہ فوق مرتبہ ربوبیت است و مرتبہ ذات و صفات و افعال
 و ربوبیت مرتبہ اسماء و صفات و افعال است عالمین جمع عالم است و
 آن بحسب لغت ماخوذ است از علم یعنی علامت و گفتہ اند کہ موجود ماسوی اللہ
 عالم است و عقلاً از تغیر عالم حدوث عالم و از حدوث عالم خالق را بقدم
 دانستہ اند و عرفاد و روح وجود ہر فردے از افراد عالم خالق را قدیم پنداشتہ
 اند و باغی را قائمہ

و کاسب خاک بین ماچونیم چون نئے بہ ترانہ اسے گوناگونیم
 نقشے کہ بلوح دل ما پُر سازست یک نقشہ را از این گراما فونیم
 و العاقبتہ للمتقین یعنی استفادہ عاقبت کہ آن واصل الی اللہ شدنت
 متقین یعنی اولیاء اللہ راست کہ از غیر خدا در دل ایشان ہی و حزنی نیست
 لا اِلهَ اِلاَّ اَنتَ اِلهَ اِلاَّ اَنتَ عَلَیْہُمْ و لا یُخْشَی و لا یُؤْمِنُ و لا یُؤْمِنُ و لا یُؤْمِنُ
 علی رسولہ وآلہ اجمعین معنی صلوة دعا و آمرزش و رحمت است یعنی از
 بندہ نماز و از فرشتگان دعا و از خدا تعالی رحمت است و سلام در عربی گردن
 نہادن و فرمانبرداری کردن و رسول یعنی فرستادہ شدہ از جانب حق کہ حساب

کتاب باشد خلاصه نبی که آن اتم است خواه صاحب کتاب باشد یا نباشد
و عرفا گفته اند که کمالات الهیه بر دو قسم است قسم اول متعلق بذات احدیه
و ثانی متعلق به اکوان و کمال اول عبارتست از کمال ذاتیه و آن مرتبه
ولایت است که وجه با حق دارد و کمال ثانی عبارتست از کمال اسمائیه
و آن نیز بر دو قسم بدو قسم است اول نبوت و آن وجه بود با ملائکه و قسم ثانی
عبارت بود از رسالت و آن وجه بود با عالم بشر بطریق انزال کتاب و
رسالت صورت نبوت و نبوت صورت ولایت و گفته اند
الولایة اعلی من النبوة اذ اجمعنا فی شخص واحد یعنی ولایت
بر نبوت راجع باشد هرگاه در شخص واحد این هر دو جمع شوند یعنی ولایت آن نبی
از نبوة آن نبی اعلی باشد زیرا که نبوة متغیر و منقطع باشد چنانکه فرموده لایستی
بعدی و غیر موردی بعدی و نبوة منتهای گردد و ولایت ناتهایی است و دیگر
آنکه نبوة علما هرست و ولایت معرفت باطن و معرفت باطن مشغولی بحق باشد
و مشغولی بحق اعلی باشد از علم فی هر که اشتغال بخلق دارد و دیگر آنکه الله تعالی را
ولی خوانند نبی گویند و هو الولی النجید قال الامام علیه السلام الولایة
احاطت بكل شئی و الله من وراءهم محیط و بعضی از عرفا گفته اند که
الرساله وجه النبوة و النبوة وجه الولایة یعنی رسالت صورت نبوت و نبوة صورت
ولایت و علم انبیا مستفیض اند از حق بوسیله باطن و باطن مقام ولایت است
و ولایت بدو قسم منقسم میشود عامه و خاصه اما ولایت عامه مشتمل بود بر اهل ایمان
بحسب مراتب که قال الله تعالی اشدونی الذین آمنوا الخ و ولایت خاصه
خاصه نبی یا قائم مقام او باشد و بواسطه ایشان نصیب اولیا الله است
در زمان فناء در حق و بقا بحق و مراد از فناء فی بشریت است در وجه

ربانیه در اوقات بنده با تصافات صفات نبیه از افاضل الانبیاء است پس هر که
 که قال الله تعالی فی الحدیث القدسی لا یزال العبد یقرب الی بالکمال
 حتی احبته فاذا احبته کنت سمیه الذی یسبح به و یبهره الذی یقر به و یسأله الذی
 یتکلم به و یدعه الذی یطش بها و یرجله الذی یسعی بها و یخترعها انا هم خفیه صاوی و یخفی علیهم
 علیه الصلوٰه و السلام فرموده ان شد مثل ابائنا و یتابیه اذا شربوا کسرا و اذا اذاکروا
 طربوا و اذا طربوا طابوا و اذا طابوا طوبوا و اذا جودوا جودوا و اذا خلصوا خلصوا و اذا اذاکروا
 اذاکروا فلا فرق بینهم و بین حبیبهم و اول ولایت استیانتی سیرت استیانتی بحق
 به از الیقین از منافع از غیایر و خلاص از قیود و استتار و عبور از ممانعت زل و مقایسه
 و حصول علم بر مراتب درجات بواسطه حصول علم الیقین بلکه به مشایخت
 عین الیقین تا آنکه بحق الیقین برسد بعضی از عارفین گفته اند که مقام ولایت
 اکمل و اتم است از مقام رسالت زیرا که مقام ولایت نبی فی نفسه اتم و کامل
 باشد از مقام رسالت و بسبب شرف متعلق و دوام او و جمیع آنکه ولایت
 حکم او متعلق است به الله سبحانه و تعالی و از او در دنیا و آخرت دوام است و رسالت
 حکم او متعلق است با خلق و منقطع میگردد با انقطاع زمان تکلیف و ولی فاعوذ
 ز معنی قرب الی الله که آن از ولایت حاصل میشود که باطن نبوت است و ولی
 با مقام است یکی آنکه نزدیک حق تعالی و نیست اما او را خلق ولی نمیداند
 بلکه خود بهم خود را ولی نمی پندارد و دوم آنکه نزدیک حق تعالی و نیست و خود بهم خود
 را ولی میداند اما خلق او را نمیداند که ولایت سوم آنکه نزدیک حق تعالی ولی است و
 خود بهم خود را ولی میداند که ولایت و خلق نیز میداند که ولایت است -

قوله تعالی یتلک الامثال نضرب بها للناس لعلهم
 یتذکروا و ان حضرت قدس سره این رساله را باین آیت فیض هدایت

آغاز فرموده بنا بر آنکه حق تعالی درین آیت اشارت کرده است با مثال تا
 درجهت بلبلان معنی درین و در این فکر کنند و عرض نمایند که از امثال بر مثلثات
 توان رسید و از کلمات به مشبهاست توان پیوست - تفکر ز باب تفعل
 است و مجرای فکرست بمعنی اندیشه کردن و در اصطلاح منقح ترتیب
 مقید بالتمت به نیجه که قیاس جمیع قائم گردد و در اصطلاح صوفیان انویش کردن
 و در صفیات و نعمای الهی و در عینیت و نسبت حق با خلق و ذات جل
 جلال و حضرت رسول علیه السلام فرموده لا تفکروانی ذات الله و تفکرو
 فی صفات الله و نهایی و فکر در ذات الله تعالی با زینیت و سمدی
 میگوید

چه شبها چشمم درین سیرم که حیرت گرفت آستینم که قم
 توان در بلاغت به همان رسید نه در کنه همچون بحان رسید
 درین در طه گشتی فرو شد هنر که پیدانشد تخته بر کنار

و تفکر در رب ایاست بوجه بصیرت است یا در اک محتاجه و در نهایت انتقال بود
 از معرفت به تحقیق و از صورت بمعنی و از خلق بحق چنانچه گفته اند تفکر را
 خیر من عباد الله الطین و فکر و صفات او تعالی کردن اولی است بلکه بین
 عبادت فکر که نیک یکنیک و فکر بر چند اقسام است یکی آنکه سالک فکر کند
 که عبادت غیر حق را و بیست بیضا از و فله صادر گشته باشد که موجب معصیت
 گردیده باشد و دوم آنکه سالک فکر کند در ادای حقوق حق تعالی که احسان است
 او برینده لا اله الا الله است که او عابد است از احصای آن

از دست و زبانیکه بر آید که عده و شکرش بر آید
 رسوم آنکه سالک فکر کند در ضایع و بدایع ملک و ملکوت که از مطاعه سن استیلا

غلت و کبریا فی حق بر دل سالک صدور کند و از این سرور جانی آید
بدانکه بطنی متفکر نفس است و طیس ذکر خود حق تعالی است قادر بر
اذکر کم - ذکر نتیجه معرفت و محبت است و مقدمه وصول الی الله و مکر مقدمه
توبه است فافهم و لا تغفل - بعد حمد و صلوة خواجه میفرماید -

بدانکه ما چهار برابر او بودیم مراد از ذات احدیت جمع است
و این عبارتست از ظهور ذات حق بطریق جامعیت زیرا که در مرتبه احدیت
من حیث الذات جمیع اسما و صفات متحد بالذات باشند و احدیت محضه بی
تعیین اسما و صفات بود و گفته اند که تعین اول عبارتست از تعین اسم
من حیث الوجود العلوی و هر اسمی از حیثیت این مرتبه جامع بود بر جمیع اسما
و صفات و الله عبارتست از ذات مستجمع جمیع صفات کمالیه و احدیت
ذات من حیث الفردانیت بدو وجه بود یکی غیب الذات که معنی حقیقت
که در غیب الحق بود و دیگر مرتبه اسماء ذات که من حیث الوعدت
الحقیقه الاسمانیه بود و این مشاهد اسمای ذات بود از مرتبه غیب ذات
مع قطع النظر عن التمییز و الاختصاص - و اسمای الهیه عبارتست از تعینات
ذات حق بوصف خاص علیم و حکیم و قدیم - و معنی تعین آنست که با و امتیاز
شیئی از غیر پدید آید بحیثیکه غیر در و مشارک نبود و شائد که تعین عین ذات بود و
گفته اند که همه تعینات اعتباریه اند - چون تعین واجب الوجود و امتیاز او از
وجود بعد از مرتبه احدیت محضه احدیت جمع است لهذا گفت که ما بجمع وجودها و
صفاتها چهار برابر او بودیم زیرا که آن هستی محض است و هر برابر را
ملکی و اعتباریست اول واجب الوجود - دوم ممکن الوجود - سوم متمتع الوجود -
چهار معارف الوجود - واجب الوجود آنکه ذات او متغنی وجود او باشد و در

بقائے خود محتاج بغیر بود و معنی وجود کون و صیرورت است و عرفا گفته اند کہ وجوب
 امکان و امتناع امور اعتباریہ اندیک و دو و چهار و ہجودے در مبالغہ نیست
 اما سوم کہ آن امتناع است اورا بنوعی نباشد اصلا در ذہن یا در خارج
 و عرفا در معنی منتزع الوجود چیزے بالا تر رفتہ اند کہ بیان آن آئندہ خواہم کرد۔
 وجوب اقتضای لذاتہ دارد و بی فیض وجود هیچ شیء موجود نتواند شد۔ امکان
 سابق بر وجود است زیرا کہ موجو با ایجاد است۔ و اعیان ممکنہ منقسم اند بوجوہ ہریت
 و عرضیت و مجموع اعیان جوہریت متبوعات اند و اعیان عرضیت توابع۔
 جوہر یا بسیط اند در عقل و در خارج چون عقول و نفوس مجردہ یا بسیط اند در خارج
 چون اجسام بسیط یا مرکب از اجسام بسیط چون مولدات ثلاثہ۔ و تہرینے از اعیان
 جوہریہ و عرضیہ منقسم است باعیان اجناس عالیہ و سافلہ و تہر واحدے بنوعی از
 انواع۔ و تہر یکی ازین منقسم اصناف و اشخاص است فافہم و تفککین گفته اند کہ
 وجود واجب نفس حقیقت اوست زائد بر حقیقت نیست۔ اگر وجود زائد بر حقیقت
 باشد عارض خواہد بود خود من حیث ہو ہو مقتصر بغیر بود و ممکن لذاتہ گردد و این
 امر منافی وجوب است۔ و نیز گفته اند کہ وجوب وجود ہم زائد بر حقیقت نیست اگر
 عارض باشد زائد لذاتہ خواہد بود پس معلول لذاتہ گردد کہ تا وجود علت یافتہ نشود
 وجود معلول ہم محال باشد و این منافی وجوب بالذات است و ہمچنان تعین وجوب
 نیز زائد بر ذات نیست عین حقیقت اوست و بعضے از متصوفین گفتہ اند کہ
 واجب الوجود بمعنی لازم الوجود است کہ بواسطہ وجود واجب وجود خالی است
 کہ این وجود جسمانی بر وجود روح لازم است یعنی بغیر این وجود جسمانی روح را
 از عالم غیب در عالم شہادت ظہورے نیست اگر این وجود جسمانی بودے روح در عالم
 پنهان ماندے۔ و اہل تحقیق کہ ارباب کشف و عرفانہ چنین فرمودہ کہ وجود

من احدیته اکثریت سه مرتبه دارد اول نور حق مطلق دوم خلقت سوم ضیا.
 آثار ویت نور مطلق ازان او که مجرد است از نسب و اضافات متعذر است
 زیرا که طایفه عقول و افهام بر پیرامین سرادات جلالت آن نتوان رسید لا تدرك
 الابصار و هو اللطیف الخیر لیکن رویت آن نور در حالت تنزل در مقام هر نفسین
 و در درجات مراتب نسب و اضافات ممکنست و محققین فرموده اند که نور
 حقیقتی است اجل که شمع جوهریت او همه عالم را فرا گرفته است و الله جل شانه
 به لغات اسم نور در همه عالم ظهور صفت ابدییت دارد که الله نوراً لشمسوت
 و الانراض اشارت به آنست. و محکمین گفته اند که نور عبارتست از ظهور لون
 فقط و نیز زعم کرده اند که آن ظهور مطلق است که ضو باشد و مقابل او خفاست مطلق
 است که آن ظلمت است و بین النور و الظلمة ظل است و ازین جهت است
 که گفته اند مشاهدۃ الابرار بین الحق و الاستتار زیرا که محض تجلی نور هم دیده را خیر
 کند و مینائی تاب رویت آن ندارد فحقاً ربی للجلیل فجعله ذکاً و خیر موسی صبیحاً
 و محض استتاریت نیز امتناع مشاهده می نماید که جبراً نتوان دید که کن ترانی یا
 موسی بسبب خفاست که او را در مراتب و اعیانست و هم در تنق کنت کنزاً مخفیاً
 معنی بود که مرغ و هم و خیال بر اطراف ظلمت آباد حقیقت ذاتی او پرنی تواند کشود
 تلا لاد جمال با کمال خود از وی سچ فاجبت ان اعرف بر مظاهر خلقت
 الخلق بیگند به ظهور صفات کمالیه خود در عالم شهود جلوه فرمود. بدانکه شئی را
 ظهوری که از ذات خود باشد چنانچه لعان شمس و نار از آضو گویند و اگر از جانب
 غیر خود باشد نور است. گاهی از مضمی لون تنها انعکاس ضو بغیر خود می باشد
 و گاهی ضو و لون هر دو منعکس میشوند. و ضو کیفیت است کمالیه بذاتها از حیثیکه
 آن شفاست و گویند صحت کونیة شئی اگر توقف مرئیت او باعتبار غیر نباشد

آن ضو بود و الا لوان است - و شیخ الاشرافین و حکمت الاشراف فرموده که
 هر شیئی فی نفسه نور باشد یا ظلمت و نور حقیقت بسیط است و ظلمت عدم نور است
 و نور مجرد و مشار الیه نتواند شد البته نور است که عارض جسم در خارج باشد قابل
 اشاره حسی بود چون نور شمس و کواکب و نیز میفرماید که هر شیئی که آن نور لنفسه
 بود نور مجرد است اگر نور غیر مجرد بود یعنی عارض باشد پس نور لنفسه نخواهد بود -
 اگر نور عارض قائم بجدات باشد یا با جسام نور لنفسه نخواهد بود زیرا که وجود
 او غیره بود پس نور هم لغیره باشد و نور مجرد محض نور لنفسه بود بسبب قیام او
 بذات خود متعالی - دوم ظلمت که بمقابل نور است و آن بر سه قسم است اول
 ظلمت حقیقی که رویت اویسج وجه ممکن نیست و دوم ظلمت محسوس که آن به
 مقابل نور صبح هویداست - و شرف ظلمت آنست که واسطه ادراک نور است
 میشود و بسبب تنزل در عالم محسوس یا غیب یا شهادت و آن در مراتب
 ظلمات امکان امتزاج و اتصال است یا نور حقیقی که اخراج النور من
 الظلمات مرتبه سوم ضیاء و جمیع نور و ظلمت است و حقیقت
 آن متمزج گشته از طرفین و بر خلیت میان وجود و عدم زیرا که نور صفت
 وجود است و ظلمت صفت عدم و ازین جهت است که اصل ممکن را بظلمت
 وصف میکنند و آن مقدار نورانیت که ممکن را حاصل است بسبب وجود است
 که بواسطه آن از کتم عدم ظهور کرده است پس ظلمت و عدم از جهت عدمیت
 اوست چنانکه نورانیت او از جهت استغاضه نور وجود است و هر نقی که
 به ممکن ملحق میگردد بواسطه احکام عدمیت اوست غایبم - بدانکه علوم حقیقی که در
 مقابل وجود مطلق است متحقق نیست الا بواسطه عقل و ادراک و وجود محض
 که نور مطلق است من حیث هو هو ممکن نیست الا بواسطه تنزل و مرتبه عدم

از روی قتل مثال آئینه ایست که قابل تجلیات انوار وجود است و متعین از
 طرغین ضیاست که حقیقت آن عالم مثال است و جمال نور مطلق درین عالم
 ادراک مشاهده توان کرد زیرا که عالم ارواح و دوار است آن از ملکوت و
 جبروت و رفایت نورانیت است و عالم اجسام مصطفی بطولت که در تحت
 و عالم مثال و قیاس بر طبیعت میان اجسام و ارواح مابین العالمین هر یک
 ازین رو عالم مناسب است و مشابهت و هر عینی از اعیان عالم اجسام و ارواح
 بواسطه مشابهت با این عالم دارد بحسب قوت و ضعف درین عالم جولان میکند
 و اسرار عالم قدس در مراتب وجودی مشاهده می نماید ممکن الوجود و آنکه وجود و
 عدم او هر دو ضروری نباشند یعنی قایم بوجود خود نتوان بود گاهی هست بود
 و گاهی نیست چون هست باشد هستی او قایم بوجود واجب الوجود بود و واجب
 الوجود خود بذات خویش قایم بود لا تقیر فی ذاته و لا یصفاته چون نیست گردد
 مستهلک شود و وجود ذات حق و دیگر از نشانی باقی نماند *فَنَحْنُ بِنُورِهِ* *أَنَّا خَلَقْنَاكُمْ*
عَبَادًا وَكُنَّا أَعْيُنًا لَا تَرَ حُجُوبًا و بعضی از عرفا گفته اند که ممکن الوجود وجود روحانیت
 و این وجود روحانی درین جسم خاکی بصورت و شکل بهمین جسم خاکیت و در وقت
 خواب جدا میشود و چنانچه گفته اند که الروح روحان روح جاری و روح ایقیم
 روح جاری ممکن الوجود است و سوال آنست *بِرَبِّكُمْ* روز میثاق بر همین نافذ گشته
 که در جواب آن بلی گفت و این روح بخود قایم نیست مگر بروح مقیم و روح مقیم
 روح قدسی است و آن پر تو ذات خداست تعالی است و از امر و استقرا
 یافته و بخود قیام دارد و قل الروح من امر ربی مراد از همین روح است چون
 روح از عالم امر است و بغایت لطافت واقع شده و جسم به نهایت کثافت
 است مکمل مطلق بقدرت کامله و شیت مدبره لطافت را با کثافت چنان

پیوندے داد کہ روح را با جسم بنستے پدید آمد و بطی ہم رسید و این نسبت را اینام
نفس یاد کرد و فرمود و نفس ما سونیا فالتینا فجوزها و تقویٰ لها و نفس را از جهت امکان
وجود نسبت است از جهت لطافت بنستے بعالم قدس دارد و از جهت
کثافت بنستے بعالم ناسوت و انقطاع کلی این نسبت از جسم موت که کل
نفس ذایقہ الموت۔ و چون از جسم غصری پیوند بنست او بریدہ شود از عالم
مثال بعالم قدس پیوند و بسبب کتاب فضائل و رذائل نفس را تخریج و
کشت حاصل می باشد بدانکہ میان عالم ارواح و عالم اجسام عالمی دیگرست
کہ آن نمودار ہر دو عالم است و آنرا عالم مثال مطلق گویند و ہر نفسی کہ از عالم
ارواح بعالم اجسام میرسد بواسطہ ان عالم میرسد زیرا کہ فیض روحانی کہ از عالم
ارواح بعالم اجسام فانیض گردد و مجر دست از مناسبت و ارتباط بعالم اجسام چون
بعالم مثال مطلق میرسد این عالم را کریم الطرفین می یابد بواسطہ مجاورت
روح بعالم ارواح مشابہتے دارد و بیاعت موانست جسم بعالم اجسام مناسبتے
پیدا کردہ کشتے کہ قابل نمکسے باشد اختیار کند باز بایمانے وعدہ خودہ اذا جاء
اجلکم فلایستأجرؤن ساعۃ ولا یشقون و من اصلی و مقام معلوم خود بود و فور جذب
اشتیاق رجوع نماید۔ و اہل تحقیق گفتہ اند کہ عالم مثال مطلق را دو وجہ است
و جہے عام از روی ذات خود و وجہے خاص بقیدات عالم خیال و ہر متخیلے از
نوع انسانی و غیرہ در خیالات مقیدہ اکتساب علم ملکوتی و اقتباس انوار جبروتی
بواسطہ این خیالات از عالم مثال میکند و بہد ارج ضعف و قوت بر اقسام
مشتماست چنانچہ پیغمبر صادق علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام می فرماید الروایات
روایان اللہ و روایان الشیطان و روایات المرد نفسہ پس بحسب قوت
و اسرار ملکوتی در فیماے عالم مثال متخیلے میگردد و در حالت رکود حواس در آئینہ

خیال متید مشاهد می شود و قوی ترین رتبه که موجب اطلاع کنیم است از معانی
مثال احدیه توجه سالک است بجانب مقصود خود و هیچ هم از تصاریف احکام و رسوم
متفرقه است تا شعور روحانی از پس پرده حجاب طبع بر صورت معنویات از معانی
مجرده بطریق قیاس یا تشبیه یا احداث صورت مثالیه مطلع گردد و بدینگونه عالم خیال
دو مرتبه دارد یکی مقید که آن خواب است و دیگر مطلق که آنرا عالم مثال مطلق
میگویند و مرتبه مقید مختص به انسان است انطباق معانی درین مرتبه مطابق
و غیر مطابق می باشد بحسب صحت شکل و دماغ و احتمالش و اعتدال و انحراف
مزاج و قوت و ضعف و قوت مصوره - و خواب بشکل جد و لیست چاری از هر
پوچھے متصل و پوچھے منقطع و هر چه از عالم مثال است مطابق کلیه است و
صور مرتبه خیالیه و مثالیه در جدول خیال در آید تا برسد به هنر مثال و وصول به
بالم اصلی که آن مثال مطلق است بواسطه عبور بر حضرت خیالیه بود و روح
از عالم خیال مقید متصل شود به عالم مثال مطلق و از آن عالم چوں مراجعت
نماید تعبیر خوشه می آرد و تعبیر نوریت تمام که بآن نور حقیقت صور متخیله
کشف شود و تعبیر پرده اعدای از بینندگان معنی بود خاص چنانکه لائق حالائی
و مرئی بود چنانچه اگر زاهدی در خواب بیند که بانگ نماز میگوید تعبیرش آنکه
حج بگذارد و یا مردم را برادر است دعوت کند - اگر فاسقی این خواب بیند
تعبیرش آنکه او زدی کند یا مردم را بطریق ضلال خواند - و اول وحی الهی به
انبیاء علیهم السلام رویا است و معنی وحی انزال معانی مجرده است
در قالب حسیه در حالت نوم یا یقظه و محول احوال در یقظه ادراکات حسیه
است و در نوم حس مشترک و هر چه در بیداری دیده شود رویت است و
آنچه در خواب بیند رویا است اگر چه متخیل نزد عوام محقق ندارد مطلقا اما نزد

خواص اگرچہ در فارج وجودے نیست لیکن حیثیت تشل در خیال و حس مشرک
متحقق و وجودے دارد چون معلومات در علم و مقولات در عقل و اکثر امور دنیا
علیہم السلام در نوم بیند در عالم مثال مطلق ہر آئینہ مطابق واقع باشد ازین بہت
حضرت ابراہیم علیہ السلام تعبیر نکرد و یا اسمعیل علیہ السلام فرمود اتی اری فی المنام
آتی اؤ بکک فی نفس الامر ان ذبح عظیم کیش مقصود بود مگر حضرت ابراہیم
علیہ السلام آنچہ در خواب دیدہ بود بواسطہ غلبت غلبیۃ حضرت اسمعیل علیہ السلام
رافع فرمود و حق تعالی فرمود یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا ای جعلت ما را بیشہ
فی منامک صادق اگر خداوند جلشائہ خود تعبیر آن یکیش فرمود اینست معنی فرج
عظیم قتال بد آنکہ اکثر از فقرائے کالین گفتہ اند کہ وجودات حکمت مراتب متفاوتہ
دارند بحسب تقدم و تاخر و کمال و نقصان و وجود ہر ماہیت بین آن ماہیت باشد
بعضی آنکہ موجود ہمان وجود دست و ماہیت متحدہ است باو بہ نحوے از اتحاد و
جمع موجودات ظلال اشتراقات وجود واجب قائم بذاتہ ہستند و از برای
ماہیات اصلا وجودے نیست و نہ تاثیرے و نہ تاثیرے در دست بلکہ ماہیات
اعتبارات کلیۃ ہستند کہ آنہا را عقل اعتبار کند و وجودات باہنا متصف
میشوند پس از برای ہر مرتبہ از وجودات نفوت کلیۃ حدیہ یا رسمیہ بودہ
است مساقہ باہیات و عوارض کہ را نیچہ وجود باہینہا زیدہ است و تخلق
جمل باہینہا بودہ است۔

ممتنع الوجود کہ علمائے صوفیہ گفتہ اند کہ حقیقت ممتنع الوجود آنست کہ
بیچ شئی را در جنب واجب الوجود بیچ وجودے نیست و او منع کنندہ صور
ابشاست از وجود و این وجود امتناع شریک باری میکند پس شریک باری
ممتنع الوجود است و این در کتب کلامیہ مشہور است اما در حقیقت ممتنع الوجود

۱۔ آنست کہ در نازل الا زال نبج ذوات بحت با لوی تعالیٰ بیج خلق را وجود
 بنود یعنی متعین بود کہ اطلاق وجود بر ذوات مقدس مطلق او کہ در نجابت پرده
 کثرت کنزاً مخفیاً پنهان بود و او را در گرد و دایم ذاتیت کہ ماضیت را بیخ وجود
 انهمین اتماع کلمہ عدس داشت کہ از شان او وجود بود و این وجود با قضاے
 تجلی حتی ذاتی کہ اقدس است از شویب کثرت اسمائیه و نقائص حقایق
 مکانیہ بکلمہ بخت آن اُخترت بجدب ارادت حتیہ پایہ بساط ظهور از لیت
 ہما و مختلفات اُخترت مظهر تجلیات خویش گردانید چون ذات او در مرتبہ اتماع
 وجود از ہمہ شویب اخلاق و مقیاس نعوت و صفات بری بود و پر پرده
 لا تعین و غیب الغیب جلوہ گر ہا داشت ع الا کلّ شئی ما خلا اللہ
 باطل بعد از ان از ممکن غیب الغیب تجلی ظهور خود بہ تنزلات مقدسہ
 و منظر مختلفہ انداخت شعر

لَقَدْ ظَهَرْتَ فَمَا يَخْفَى عَلَى أَحَدٍ
 إِلَّا عَلَى الْمَلِكِ لَا يَعْصِي الْقَمَرُ

در مطاوی امیننی داغ چہ خوش گفته است

خوب پرده ہے کہ چہن سے لگے بیٹھے ہو صاف چھپتے جی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

ولہ

آئے بھی تو وہ منہ چھپا کیرے آگے اس طرح سے آئے کہ نہ آئے کیرے آگے

وسعدی میفرماید

ویدا رمی نمائی و پرہیز می کنی باز از خویش و آتش ماتیہ می کنی

عارف الوجہ عرفا فرمودہ اند کہ عارت الوجہ آنست کہ دانا باشد بوجہ خود

و باری تعالیٰ در مرتبہ ظهور ذوات بیچون و بیچگون خود من ذاتہ لذاتہ فی ذاتہ

عارف وجود خود دست کہ اتی انا اللہ یعنی انانیت او عین علم وجود او دست

اینجا علم و عالم و معلوم کمیت و بعضی از سالکان راه حقیقت گفته اند که مراد از
 عارف الوجود من غریب نفسه بوده است که بشناسد که وجود خود چه بوده است
 و هستی خود را ظلال هستی حق دانند زیرا که همه وجودات بوجد هستی او موجود اند
 و قایم و هستی او بوجد خود قایم و دائم است چون عارف وجود مطلق خود را
 شناخت وجود مطلق حق را نیز ازین وجود می شناسد پس شاید که از پرده
 وجود بشناسد آید که خود ناظر و خود منظور و خود شاهد و خود مشهود باشد و وجود مطلق
 سالک در وجود مطلق حق فنا و مستحکک گردد

تو در و گم شود وصال نیست پس تو مباش هلاکال نیست پس
 عارف الوجود را بجهول وجود نورانی قابلیت و صفی حاصل گردد و جمال به
 صورت بیند و کلام بی صوت بشنود بلکه همه عالم را حقیقت می نگرند که او است
 و این گفتن راست نیاید که چون باشد و چگونه باشد قافهم و اجتهد
 پس این چهار وجود که ما بیان کردیم با یکدیگر برادر اند و خاصیات و
 خصوصیات ایشان به تجلیات مختلفه است و واجب الوجود را اول تجلی
 ذاتیست و تجلی ذاتی و وحدانیت است و آن حضرت احدیت است
 زیرا که ذات حق وجود است و وحدت وجود عین او و غیر حق بی جود و وجود حق
 عدم مطلق بود پس وجود محتاج نباشد در احدیت خود بوحده و تعین که ممتاز گردد از
 غیر و وحدت عین اوست و این وحدت نشان احدیت و و احدیت است
 و عین ذات است من حیث می یعنی مطلق که شامل احدیت و و احدیت است و احدیت
 بشرط ان لاشئ و و احدیت بشرط ان یکون معه شئ باشد و حقایق در ذات
 احدیت چون شجر بود در نوات و به تجلی دوم که ما هر گشته ایمان مکمله ثابته است
 که شیون ذات اند و آن تعین اول است و صفت عالمیت و قابلیت با خود

دارند و هر یک که بخواهد معلومات اولی اندوخته و قایل غلی بشود و حق با حق
 بجز این فرموده از حضرت احدیت نبی اسمائیه و بی تخی سوم که ظهور وجود است
 مسابقه اسم آنند و آن ظهور حق است بصورت اسماء و اکوان و اکوان صور اسمای
 الهیه اند و آن ظهور نفس الرحمانت از نه و ده مراد از نه ده اول امر است
 و دوم عقل سوم نفس چهارم هیولای پنجم طبیعت ششم جسم هفتم افلاک هشتم ارکان نهم
 مولات و شاید که مراد از نه ده اول هیولای اولی است و آن عالم اعلی و
 صورت اولی و عنصر اول است که در افق عرش لاله الهی سبحانه تعالی است
 و استمداد نور و حکمت و فضایل از و میکند و دوم عقل که در افق هیولی اولی است
 و استمداد نور و حکمت و فضایل از و میکند سوم نفس که در افق عقل است و
 استمداد نور و حکمت و فضایل از و میکند چهارم طبیعت که عالم ملایکه است و در
 افق نفس است و استمداد نور و حکمت و فضایل از و میکند پنجم عنصر جرمی
 و آن عنصر جسمانیست که استفاضه از طبیعت میکند ششم عالم جادوی هفتم عالم نباتی
 هشتم عالم انسانی قهار که الله احسن الخلقین - و شاید که مراد از نه ده اول
 عقول محضه است که انوار عقلیه قاهره اند و دوم نفوس مغارقه که جوهر مافوقه
 انوار مدبره اند سوم نفوس منطبه افلاک چهارم صور نوعیه سموات پنجم صور
 کواکب ششم طایع اربعه هفتم بیایط کلیات عناصرتهم صورت جسمیه نهم از
 هیولای فلک الافلاک تا هیولای عالم کون و فاء و شاید که مراد از نه
 افلاک باشد مگر اول انب است و بعد از آن دوم سه برهمنه بودند
 یعنی واجب الوجود و عارف الوجود و متنع الوجود و به احکام مراتب خود از شایسته
 کثرت در کمن وحدت و برتر از کل ما وصف به و نفت له و مراد از برهمنگی
 تنزیه است - واجب در اول مرتبه ذات خود من حیث هو هو یعنی لا بشرط

شیء منزہ بود از جمیع نسب و اشارات و برمی ازہمہ نفوت و اسماء و صفات
و ذات احدیہ او عین وجود نہ بشرط لائقین و نہ بشرط تعین بلکہ من حیث جوہر
یعنی غیر مقید باطلاق و تقید و تنزیہ نیز در آن مرتبہ غیر از تحدید وجود نہ شد
چہ جائے آنکہ بہ تشبہ تصور کنند کہ بقیہ تقنید در آید حضرت شیخ محی الدین
عربی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید

فَإِنْ قُلْتَ بِالتَّشْبِيهِ كُنْتَ مُحَدِّدًا وَإِنْ قُلْتَ بِالتَّشْبِيهِ كُنْتَ مُقَيِّدًا
بدانکہ جوہر باہتیت غیر وجود لانی موضوع کہ وجود آن جوہرست و علت از
از غیر خود از موجودات و همچنین عرض نیز باہتیت موجود فی موضوع کہ اگر
در ذات موجود یافتہ شود وجود او زاید علی الذات باشد مگر ذات مطلق او
تعالی بریست از شوائب جوہریت و نقائص عرضیت زیر کہ وجود محض است
حاضر بذاتہ لذاتہ بغیر تغیر در بحقیقت و صرفیت ذات ازہمہ اشارات و نسب
مبرا و ازہمہ نفوت و اسماء و عبارات مترازمین جاست کہ گفتہ اند ملو جب
لکن بچگونہ عرضی عارف الوجود نیز مرتبہ ذاتیت کہ منزہ است ازہمہ
ہستہاے احتیاجیہ و ہستی خود قایم و علمہ لذاتہ بذاتہ

من خدایم من خدایم من خدا محض علم ازہمہ عام جدا
منتزع الوجود این مرتبہ سلب وجودست از غیر مقابل واجب الوجود چنانچہ
عرفا گفتہ اند کہ در ازل الازال بجز ذات احدیہ مقدسہ هیچ شیء را ایجادیت
وجود نبود ای لاشئ الا اللہ و لیس کثرتہ شیء
منم معدوم بی علت چو علت گشتہ میونم ازل فرزند من باشد ابد فرزند فرزندم
لراقمہ

ازلیت تو ساری ابدیت تو جاری بہ بقای خود تو باقی ہمہ عالمست فلنی

یکی جامه نداشت و آن ممکن الوجود است که جامه وجود خارجی هنوز در
 مذهب داشت و ممکن دو جهت دارد که نه وجود او ضروری باشد و نه عدم او ضروری
 چنانچه قبل ازین به تشریح آن پرداختیم پس از جهت عدم ضرورت است
 کسوت پوشیده بود و آن برادر برهنه قدری زرد را آستین
 داشت فیه نظر زیرا که سه برادر برهنه بودند و ریختن یک برادر برهنه
 فرمود که زرد را آستین داشت و دیگر برادران را فرو گذاشت اغلب که
 اینجا مراد از برادر برهنه باشد که جامه نداشت که آن ممکن الوجود است
 و جامه نداشتن هم کلمه برهنگی دارد و زرد را آستین داشتن کنایه است که او
 کنت کنزاً عن حقیت معرفت الهیه بقدر ضرورت ذاتیه وجودیه خود
 با خویش داشت و مراد با وجود جامه نداشتن زرد را آستین داشتن آنست
 که وجود ممکن بقدر گنجایش آستین یعنی بقدر استعداد و قابلیت از وجود او
 استفاضه کرده بود و در دیگر ساله است که درج زرد را آستین داشت
 مراد از آن حقیقت وجودیه است که از واجب الوجودیه ممکن الوجودیه
 است بیزار و رفیقیم تا جهت شکار تیر و کمان بخیریم باز از کثرت
 وجودیه رفیقیم که آن دنیا است که دنیا مرز عتبه الاخره هر چه در اینجا بکاریم
 بهر داریم

گندم از گندم بر دید جو زو از مکافات عمل غافل شو

اینها را کو هست و غفلاندا هرند اے را از و آید صدا

درین باز از جهت شکار غزلان معارف حقایق اسمائیه و کونییه الهیه
 تیر سعی که لیس لالان الیاسی است و کمان توجه نفس تا رجوع الی باشیم
 بخیریم قصدا رسید یعنی باقتضای حکمت الهیه و شیت از لیه هر چه را گذشته

شاید این هر چهار وجود در وجود نشاء انسانی جذب گردیدند و انسان بفحوائی
انی جاعل فی الارض خلیفه بطا هریت گوناگون از کمن آنجهان درینجهان سر برآورد
پس خلقی جمیع موجودات در علم و احیان مظا هر حقیقت انسانی اند و حقیقت
انسانیه مظهر اسم جامع و اهل الله ازین جهت که ظهور حقیقت انسانیه در عالم
است عالم را انسان کبیر میخوانند و حقیقت انسانیه را ظهور است در عالم انسانی
اجمالاً و اول مظا هر انسانیه صورت روحیه مجرده است مطابق با طبیعت
کلیه و بصورت اعضائی مطابق است با اجسام عالم کبیر و این تنزلات
در مظا هر انسانیه مطابق مصل آمده است میان نسخه صغیر و کبیر اما علم
انسان کبیر است یعنی و صغیر است بصورت جمیع تجلیات ذاتیه و اسمائیه
و صفاتی و در عالم انسان کبیر مضمحل و شکن است و لقد خلقنا الانسان فی احسن
تقویم در نهاد او تعبیه است یعنی در تقویم وجود انسانی مجئیه اسماء و صفات
بطورے و دلیلت نهاد که همه ملائکه بیومین و قدوسین و مبینین مقرر
علم خود گردیدند و گفتند لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم و پس انسان
بواسطه این استحقاق مستحق خلافت حق گردید و آن اما نبیکه آسمان و زمین
و کوهسار از محل آن ترسیدند انسان بر دوش مشقت خود برداشت که علوم
و جهول بود یعنی ندانست که نتیجه عمل چه خواهد بود پس و چهار رزنده
بر خاستیم یعنی این چهار وجود که در حقیقت انسانیه استوار داشتند و حقیقت
اجدییه بود و متشکل بر غیب مطلق بصورت کثرت علیه از حیثیات و خصوصیات
خود اسمیه و رسمه برگرفتند و بصورت بت و چهار مظا هر پدید آمدند و می نه

لا اله الا الله	جبروت	ملکوت	ناروت
عقل کل	نفس کل	عقل کل	نفس کل

روح عظم	نفس باقی	نفس حیوانی	نفس قتل
قلب	روح	شعور	قور
نفس اماره	نفس لوامه	نفس لمبهه	نفس مطیبه
زمان	مکان	جهت	تعیین

انگاه چهار کمان دیدیم سه شکسته بودند و یکی هر دو گوشه و هر دو خانه نداشتند مراد از چهار کمان عالم اعیان خارجیه عالم ارواح عالم مثال عالم اشباح و مراد از شکسته بودن سه کمان یعنی عالم اعیان خارجیه عالم ارواح - عالم مثال - اول از حیث تعینات عدمیه احت و استیفاء اعیان از وجود مطلق راجع است بعدم و نزد اهل الله مخلوق عدم است و الوجود کلاً بشه و عالم ارواح تعین جوهریت مجرد از عوارض اجسام و اولیا و اشکال و عالم مثال عالم لطیفیت برزخ میان عالم مجردات و درین عالم همه اجسام مجرده اند از مواد مثل مجردات مگر امتداد آنها مثل امتداد اجسام است مگر غیر وصل و فصل - و عالم اشباح عالم شهادتست که آن عالم امکانت و یکی هر دو گوشه شکسته بود یعنی ممکن که نه وجود او ضروری بود نه عدم او و هر دو خانه نداشتند یعنی سلب ضرورت یک از طرفین که لازم او بود و عالم اشباح که از ممکناتست و عالم شهادتست و آن عرش و کرسی و فلک اطلس است که محده جهاتست و این همه بساط اندلیبیت خامه غیر طریح عناصر دارند و آن برادر برهنه زردار یعنی ممکن الوجود که ز وجود از خزانة واجب الوجود در آستین داشت کمان بی گوشه و بیخانه را بخرید که آن امکانت که سلب ضرورت یک از طرفین در انت پس این بیگوشه و بیخانه را از جانب سلب ضرورت عدم بخزید تیر می

بالیست یعنی استعداد تا بواسطه آن تمکات حقیقت کونیة شود چهار تیر دیدیم
سه شکسته بودند و یکے پروپیکان نداشت مراد از چهار تیر چهار
عنصر است آن آتش و باد و آب و خاک است از یک تا سه پراکنده بودند یعنی
بجو جمعیت و شباهت نداشتند و یکے که آن چهارم است پروپیکان نداشت
یعنی خاصیت متحرک بالا را داده بودند و موثریت در اجسام کونیة نداشت
تیر بے پروپیکان خریدہ بطلب صید بصری شدیم یعنی بصول طبیعہ
کلیہ در طلب حقیقتی که در عالم انسانیت بود بصری شدیم چہار آہو
دیدیم سه مرده بودند و یکی جان نداشت مراد از چهار آہو
طباع اربعہ است و تشبیہ آہو بطباع از انجہت است کہ ہنوز منت گیرند
با یکدیگر نداشتند بلکہ صفت فراریت در ذات ایشان تعبیہ بود و مراد از سه مرده
بودن اینست کہ آتش و باد و آب از جهت عدم مزاج و امتزاج با یکدیگر مثل مرده
بودند یکے جان نداشت یعنی خاک بسبب عدم مزاج و امتزاج با ایشان متحرک
نہود و برادر برہنہ زرد و ارکمان کش تیر اندازان ارکمان بی
گوشہ و بیجانہ تیر بے پروپیکان را بران آہو بے بیجان زد
یعنی ممکن الوجود کہ زخائے واجب الوجود زرد و در آستین داشت از کمان
بی گوشہ و بیجانہ تیر بی پروپیکان کہ آن سلب ضرورت یکی از مرفقین است
بر آن آہو بے بیجان یعنی خاک کہ بسبب عدم مزاج و امتزاج با صباغ اربعہ
غیر متحرک بود از جانب عدم سلب ضرورت زد کنندے می بالیست تا
صید را بقتراک بندیم مراد از کمنہ مزاج است تا صید طبیعت را کہ
در خاک افتادہ بود بقتراک تمیز بچاہی بہ بندیم چہار کمنہ دیدیم سه پارہ
پارہ بودند و یکے ہر دو کرانہ و میانہ نداشت مراد از چہار

کمان جسم مطلق - جسم نامی جسم حس و متحرک بالاراده جسم ناطق - جسم مخصوصیت
ذاتیہ علیحدہ علیحدہ بودند یعنی جسم قابل ایسا و ثلثہ و جسم حس و متحرک بالاراده
مصدر اساسات و تحریکات ارادیہ حیوانیہ و ہر یک خاصیتی و حکمی جدا گانہ داشت
بجسیت جمادیت حجر و نجسیت نباتیت شجر و نجسیت حیوانیت بالاراده مشہور و
آن کی کہ ہر دو کرانہ میا نہ داشت جسم ناطق است کہ با وجود جسمیت و نامیت
وحاسیت و متحرک بالاراده بودن دریا بندہ معقولات است و آن روح است
کہ منظر حقیقتہ امریہ الہیہ است و بصورت روحیہ مجرودہ مطابق با طبیعت کلیہ و بصورت
اعضائیہ مطابق با اجسام بسیطہ است و مراد از ہر دو کرانہ و میا نہ داشتن نیست
کہ روح نہ داخل جسم است و نہ خارج و نہ حال در میان محل چون روح از
عالم امرت از قید جسم و جهانی بودن بالکلی مبرا است و مجرد از ہمہ ادناس
قیود و معاقہ عقودست و بیچ بندے از آلائش اجسام پائے آزادی او
رابطہ نمیتوان کرد و نہ نظر خیال در لوح و ہم صورت ذاتی او را بہ نقش وجود
صورتی نقش توان نمود

هَبَطْتَ إِلَيْكَ مِنَ الْاَرْتَفِ وَ رَفَعْتَ ذَاتَ تَعَسَّرَ زَوْثَمُتْ
فَجُوبَةُ عَنْ كُلِّ مُقْلَةٍ عَارِفِ وَ هِيَ الَّتِي سَفَرَتْ وَلَمْ تَنْتَبِهْ
و روح را از عالم امر با جسم نیست کہ بہت آزر نفس گویند خواہ بتائی باشد یا جلالی
یا انسانی و انقطاع این نسبت موت است و مراد از کل نفس ذاتیقتہ الموت
ہمین انقطاع نسبت است و باری تعالی بہ نفس انسانی قسم یاد کردہ است
و نفس قَاسُوْنِہَا فَاَنْہَا تُجَوِّرُہَا وَ تَقْوِیْہَا بِدَانِکَ عَرَفَاے محققین گفتہ اند کہ برنخے کہ
روح را بعد از مفارقت بدن از نشاء دنیا ویہ در آسنا قیام خواہد بود غیر
ازین برزخست کہ در میان ارواح مجرودہ و اجسام است زیرا کہ مراتب

تمنّیات وجود و معارج اود و نسبت دارند یک مرتبه که پیش از نشاء و تیارید بود
و دیگر مرتبه که بعد از ان باشد از مراتب معارج و آن مرتبه عروج است و صورتی
که لاحق ارواح شود در برزخ دیگر صور اعمال و نتیجه افعال سابقه است و نشاء
دنیا و یہ تجلّات صور برزخ اول هر آینه از جمیع وجوه هر دو یکے نباشند البتہ شریکند
که هر دو عالم روحانی و جوهر نورانی غیر مادی اند مثل بر مثال صور عام و بروج اول
را غیب امکانی و ثنائی غیب مجالی گویند قافهم و عالم مثال عالمیست روحانی از
جوهر نورانی بشیر کج هر جهانی از انز و کج محسوس است و جنبیه است کج هر مجر و عقل از ان
وجه که نور نیست پس این عالم نه جوهر عقلی مجرد است و نه جسم مرکب مادی بلکه برزخ
است و عد فاصل میان این هر دو برزخ که میان دو شئی بود با فیضی از طرفین و
شیبیه بجهتین و شملت بر صور عالم جهانی و مثال صورتی که در حضرت علمیه الهیه انمول
احیان و حقایق است و عالم مثال را خیال منفصل نیز گفته اند زیرا که غیر مادیست
و هر معنی از معانی و روحی از ارواح او را مثالیه مطابقه است بکمالات اوقافهم
ضید را بان کنند بی کرانه و بی میانه بر بسطیم یعنی نفس ناطقه انسانی را
برکنه جهانیت بر بسطیم که بی کرانه و بی میانه یعنی نه داخل جسم بود نه خارج جسم خارج
می بالیست که مقام کنیم و صید را پخته سازیم و آن ضرورت فائده
تن است که بغیر قیام اینجا صید را روح را پخته نمیتوان کرد یعنی مکمل نفس انسانی را
راست این خانه می بالیست که روح بغیر جسم در اینجا هیچ کار نمیتوان کرد که حصول
سعادت حاصل این مزرعه فیض کتاب است

از رباط تن چو بگذشتی و گمراه نیست زادر لیس بر نیداری ازین منزل
چهار خانه دیدیم سه درهم افتاده و یکے سقف و دیوارند
مراد از چهار خانه چهار عناصرست و سه درهم افتاده یعنی آتش با و آب و درهم

افتاده بودند و یکی که سفت و دیوارند داشت مراد ازین عنقر خاکست و این خانه
 متعین که نوع آثار علویه باشد نداشت و دیواریکه استقرار خاصیات طبیعت را از آنجا
 باشد بنویسنه بسبب سفت و جدا نبودن این خانه خاک از حوادث زمانیه
 و تغییرات امکانیه مصون و محفوظ بودند و یکی ویدیم بر طاق بلند نهاده
 که پیچ وجه و حیل و دست بآن دیگ منی رگه مراد از دیگ طبیعت
 است که در آن استقصات متخالفه الکلیفیات را مزاج و اختلاص حاصل
 آید باز از دیگ دیگر جدا میشود تا حکم اقتضای مشیت الهیه بر آنها صادر گردد و مراد
 از طاق بلند فلک نفس است چنانچه حکیم مجری طی گفته که فلک نفس در میان چار
 افلاک واقع شده و بالاسه اود و افلاک روشن و مذهب و آن هیولای
 اولی و عقل است و تحت اود و افلاک مظلمه رذله که آن طبیعت و عنقرست پس
 اگر غالب گردید آثار هر دو فلک اعلیٰ که نیر و فاضله سیمه اند مصیر و مستقر آنها
 فردوس اعلیٰ است و نفس از آن مستمد و منبعث گردد و اگر غالب گردید آثار هر
 دو فلک مظلمه رذله که مصیر و مستقر آنها نار سفلی است نفس مستمد و منبعث از آن گردد
 و ابدن نفوس بهیمة و نباتیه و جمادیة از عقل مستمد میگردد و نه از هیولای عالیه
 که در آنها جا علیت این هر سه نفوس نیست البتة هر دو فلک اسفل که طبیعت و
 عنقرست مصیر و مستقر اینها خاک است و خاک از اینها منبعث و مستمد می گردد
 بتقدیر عزیز علم پس طبیعت دیگ است که بالاسه طاق بلند که آن فلک
 آخرت نهاده اند و بر استحصال طبیعت کریمه هیچ چکی را قدرت حاصل نیست
 مگر از فیضان قوت و سبیه باری تعالی جلشانه چپا رگز زیر پای کند یدیم
 تا دست بآن دیگ رسید چون حصول طبیعت کریمه از نفس ناکیه بغیر از
 استقصات محال بود بقدر انجایش چپا را عناصر که زیر فلک آخرتند ابر طکیه

نکنند از نفس فلکی حصول طبیعت کریمه که آن طبیعت خامله است نمیتوان کرد و مراد از
 کنیدن این است که چون حکما خواهند که احتمال طبیعت کریمه کنند حفره میکنند
 و در آن حفره بتعین تحصیل طبیعت کریمه می نمایند فانهم چون شکار چخته شد
 شخصی از بالالای خانه بیرون آمد و گفت که بخش من بدید
 که نصیب مفروض دارم چون طبیعت کریمه با چهار عنصر مزاج گرفت
 نفس طبیعی از بالالای نفس فلکیه فرود آمد که من نصیب مفروض دارم یعنی
 بقدر استعداد و قابلیت من بخش باید داد پس اول نصیب از نفس نباتی
 گرفت و در نو آمد پر او را کامل مکمل در زمین نشسته بود استخوان
 شکار از آن دیگر بر آورده بر تارک وی زوین بر روح حیوانی
 که در کین طبیعت نشسته بود و در دیگر نفس طبیعت پخته و با هم مزاج یافته سخت
 مثل استخوان گردیده بود بر تارک وی یعنی نفس نباتی که از دیگر طبیعت جدا
 خود طلب میکرد و یعنی بر نفس نباتی روح حیوانی غلبه نمود و رخت زرد
 آلود از پاشنه پای و سیر و ن آلود مراد از زرد آلود بناسبت
 زردی همان زرد است که مرد برهنه را در آستین بود و از لفظ زرد هم زرد تنفیف
 دال حاصل می آید یعنی زحقیقت وجود طبیعی مراحل اسمیه و منازل رسمیه
 بذوات مختلفه و صفات متشخصه از زرد آلود مراد از درخت منشعب شد و گونا
 حقیقت واحده از اصلیت خود بفرعیت تنوع است تا آنکه صورت درخت زرد
 آلود گرفت و از پاشنه پای یعنی از زیر پای آنکس طبیعت که از بالالای نفس
 فلکیه فرود آمده بود بیرون آمد بر سر آن درخت رفتم یعنی ترقی کردیم از
 نفس نباتی بعالم حیوانی خربزه کاشته بودند و بفلان آب میدادند
 خربزه از آثار تحمیل الکلیفیه است و لذیذترین میوه است و مراد اینجا نفس نبات

که شش بر حیوانیت و ملکیت است و بر جانب که خواهد مستحیل میگردد و پنهان که گفته اند

آدمی زاده طریقه حیوانیت کن فرشته سرشته و حیوان
گر کند میل دین شود به ازین در کند قصد آن شود به ازین
یعنی بعد از وصول به عالم حیوانی بعد از رسیدن که در آن عالم خربزه کاشته بود یعنی
تربیت نفس انسانی میگردد و آب بفلأخن میدادند یعنی از عالم قدس که دور
ترین عالم طبیعت است بفیضان قدسیه الهیه آب میدادند از آن درخت
بازنجان و رو آوردم یعنی نفس انسانی از آن عالم طبیعت گرفت و در صورت
بازنجان یافتیم که کثافت داشت و قلیه زردک ساختیم و یابل دنیا
گذاشتیم چون بازنجان کثیف و زردک لطیف ازین هر دو قلیه ساختیم یعنی
با هم مزاج دادیم و بر اهل دنیا گذاشتیم تا ذایقه لطافت و الم کثافت
با استعداد طبیعی خود دریا بند چندان بخورند که اما سید مذکور است و
مذوقات دنیا چندان پرداختند که تو گوئی آما سیده اند

چیت دنیا از خدا عاقل بدن در متاع و فتنه و فرزند وزن
اهل دنیا کامران مطلق اند روز و شب در حق جق و در حق بق اند
پنداشتند که فربه شدند از خانه بیرون نتوانستند رفت
دانستند که این آما سیدن فربه است مالا نکه بود و موجب جاهد و شهوات
دنیا ویه در حقیقت فربهی ایشان آما سیدن بود بحدی که خانه تن برایشان
تنگ گردیده بود که بیرون نتوانستند رفت یعنی خود را در کدورت هوا حبس
نفسانی در و اجس حیوانی چنان مشغول و محبوس گردانیدند که دنیا برایشان
تنگ شد و رآنجا به نجاست ماندند یعنی در آلائش دنیا آلوده ماندند

و ما به آسانی از کید ایشان بیرون آیدیم یعنی ما چهار برادر در منازل
تنزلات و مراتب تعینات که مختلف من حیث الظهور بودیم در آخر کار از عالم
روح مجرد گردیده در خانه تن قرار گرفته بودیم از و نایس کل دنس و نقائص کل هوکل
از مشغولیات جسمانی که موجب حیرانی و سرگردانی بود بیرون آیدیم باسانی و از
کید ایشان فارغ گشتیم و بر در خانه خفیم و بسفر روان شدیم یعنی
چند بر در خانه تن بظلمت توقف کردیم چون بیدار شدیم شعور حقیقت خود
ما را بفرع عالم قدس آماده کرد پس بمقاصلی خود باز گشتیم که کل شئی یرجع الی اصله
ارباب حقیقت و اولوالالباب معرفت ستر خیالات باز
نمایند یعنی ارباب کشف و تحقیق و اصحاب رشف و تدقیق که کاملان علم
حقایق و واصلان معانی و قایق اند ستر این سخنان مر موزه باید گفت آیت که
در آخر رساله حضرت قطب المؤمنین و قدوة المذتقین حضرت خواجہ سید محمد گیسو دراز
حسینی فرمودند رحمة الله علیه -

خلاصه این کلام قایق انتظام و حقایق پیام آنت که وجود حقیقی کرده
حقیقت همه وجودات ظل وجود ذات اویند و جمیع منازل و مراتب بکلمه
أینما تَوَلَّوْا فَمُوجِهٌ اللهُ سائرست و در تمام مظاهرات کونیه بشیون مختلفه کل یوم
هئونی شان دایره و اول وجود با وجود حق از هنا نخواه کنت کنز انخفا یا بر بساط
ظهور فاجبت ان اُعرفَ هنا یعنی در حرم کبریائی خود که مرتبه احدیه ذاتیه ذات
خود بخود بازی عشق می باخت و سبب ازلی و عشق لم یزلی اظهار عین جامع خود
فرمود که آن عبارتست از حقیقت محمدیه که عرفا این را مرتبه احدیه جمیع میخوانند
یعنی وجود من حیث الحقیقه احدیه محتمه ذاتیه بود منزله از جمیع اسما و صفات
من حیث التعلین و ذات احدیه ازلا و ابدا در تجلی بود در غیب مطلق که سر

ذات اوست و باہر موجود و جماعت است کہ سبب شدہ شایانہ است و بدین
 بکدامین جمیع موجودات بلو من حیث التعمین و الظہور و حقیقت کل وجود احدیت
 بود کہ صفت حیات و بقاے ایشانست و رجوع تجدید تمام جمیع موجودات بدین
 حضرت تقدس و تعالیٰ است۔ و در مرتبہ احدیت من حیث الذات جمیع ہمسوا و
 صفات متحد بالذات بودند و معرفت چگونگی این ذات را از حیثیت تہجدانہ
 نسب و اضافات انوار عقول و شوارق نفوس دنیابد۔ بعد از طی مراحل
 تنزلات خود بر تہیہ خلقت الخلق عالم کثرت را محل مظاہر صفات کونیہ خود
 فرمود۔ و اہمیت کلیہ کہ محل ظہور اصل الہیہ است از مرایاے صور اعیان ثابۃ
 تحمل کرد و اعیان ثابۃ مرایاے اسماء الہیہ اند و اسماء الہیہ مقذودہ
 اند بعد صفات ثابۃ و احداثا احدیت ذاتیہ و مجموع موجودات علویہ و سفلیہ منقضی
 اند از میض وجود واجب الوجود و جمیع ذات کائنات آئینہ ظہور اسماء و صفات
 حق اند و انسان کامل جامع جمیع حقایق عالم و حافظ اسرار الہیہ و کمالا بہت
 کونیہ است ۛ

کُلُّ الْجَمَالِ غَدَّ الْوُجْهِ بِجُمْلَا لَکِنَّہُ فِی الْعَالَمِیْنَ مُفَصَّلَا
 و بحسب نشاء عنصریہ آخر موجودات و بحسبیت جسم اشرف موجودات و بہت اشر
 روح اکرم ارواح و محبت بر ملا یک است ۛ

مِنْ کُلِّ شَیْءٍ لِّبَنَہُ وَ لَطِیفَہُ مُسْتَوْدَعٌ فِی هَذِهِ الْجَمْعَہِ
 ایست آنچه ما ارادہ کرده بودیم دانند اہل علم بالصواب و در آخر این شاہد شرف
 نامہ را بنویسند کہ آراستہ می کنم تا جمال باکمال او بجلوہ گیرم۔ اے گوناگون دل از
 دست عاشقان بر باید اگرچہ عروس خو بروئے احتیاج آرایش زیورے
 ندارد اما مشاطہ شوق طبیعت را عادت آنست کہ شاہدے را بہتر از ہر

زیور می آرایه تا خود زیور اتران به آراستگی سر بر آرد
 زیور با بیارائین خوبان به وقت تو سیمین تن چنان بودی که زیور با بیارائی

مثنوی شکارنامه

ما که با هم چهارخو انیم	را از اسما و ستر کو انیم
گرچه هستیم در شاربهار	فی الحقیقه یکیم و هم بسیار
هر کجا ما هم رویم همه	بی همه با همه مغولیم همه
همه و با همه دلی همه ادم	هر طرف خوش رمان زیر میام
چانه یکدل برادران حبیب	هر یک از یکے بعید و قریب
گرچه ما بودیم یارے چند	صورت آراے اعتبار هر چند
هر چهاریم ما خوش ازنده	غارغ از امتیاز هر که و مه
نزد ما نزد و جهان برتر	بلکه از هفت آسمان برتر
مثل این نر پیش شہت نبود	بشت جنت بدین صفت نبود
سه تن از ماند اشتند به تن	جامه کان پوششے بود بیدن
یک برادر برهنه بود همه	تویشتن را همی نمود همه
این برهنه برادر دلریش	با وجود برهنه بودن خویش
داشت در آستین بعد مهرے	قیمت کائنات دج ترے
پس برتیم جانب بازار	بود دروے عجائب بسیار
تا ز بهر شکارتی و کمان	بخیم و رویم در میدان
از قضا هر چهار کشته شدیم	کشته کشته تمام پشته شدیم
یا ز بر خاستیم ببت و چهار	از تپشند ما همه یک بار

طرف دیدیم ما چسب را کمان
 بدان یکے را جو دو دختانه
 چه کمانے چو خاطر درویش
 آن برهنه برادر زردار
 تیر بایست از برائے کمان
 پر دیکان نداشت زان یکتہ
 پس بقتیم جانب صحرا
 طلب صید کرد سرگشته
 طرف دیدیم چار آہوے
 زان سه بودند مردہ یک بیجان
 آن کمان کش برادر زردار
 بہ کمانیکہ بود نادرہ کمیش
 تیرکان بود بی پر وہیکان
 رسے بہر بند می بایست
 تا بفتراک صید بر بندیم
 ناگهان یافتیم چار کمند
 یک از ان دو کرانہ نیز نداشت
 صید را ما بہ بند افکنیم
 نہ کرانہ میانہ بہ کمند
 خانہ بہر میام می بایست
 تا در آنخانہ صید ما بہ پزیم

ناقص افتادہ چسب و چل و چکان
 بود ہم اندر دو گوشت بجانہ
 گوشہ و خانہ نداشت بخویش
 بخزید این کمان بقصد شکار
 چار تیر شکستہ گشت عیان
 آن خریدیم ما بصدد تہیر
 بہر صیدے کنیم تا پیدا
 سنی کردیم دشت و درگشتہ
 اندران دشت بی تہک پوے
 بر سر خاک اوفتادہ عیان
 تیر انداز بے خطا ہیشار
 گوشہ و خانہ نداشت بخویش
 زوہر ان آہوے کہ بدیجان
 یعنی اکنون کندی بایست
 رخت خود پس سوی دگر بندیم
 سہ از ان پارہ پارہ بودند
 چہ کرانہ میانہ نیز نداشت
 در میان کمند افکنیم
 آہوے صید گشتہ اندر بند
 بہر نچتہ طعام می بایست
 آہوے صید کردہ را بہ پزیم

پنخته سازیم صید گشته شکار
 هر طرف بهر خانه گردیدیم
 سه ازان بود در هم افتاده
 اندران خانه در شدیم همه
 بود در خانه طرفه طاق بلند
 تا هر طاق دست کس نهاده
 پس مغاکه بپای کندیدیم
 دست اما فرازدیگ رسید
 شخصی از بام خانه شد نازل
 به نصیب تو ان نمود قریب
 در کین بد برادر کامل
 استخوانه برون زدیا آید
 زو بشوخی تبارک سروے
 یعنی از پاشنه نهاده رست
 بر سر کید رخت زرد آلو
 به فلاخن که آب میداند
 ما رسیدیم بر فراز درخت
 قلیه زردک از برای جهان
 اهل دنیا تمام تر خوردند
 فربهی در حقیقت آما سے
 حال خود را چو باز دانستند
 بعد بختن بیا ویریم بکار
 پیش خود چار خانه دیدیم
 یک دیوار و سقف بدساده
 بی محابا در آمدیم همه
 بر تر از آسمان پیموند
 نرسیده بحیدر بسیار
 چار زنا طلبند گردیدیم
 پنخته شد آن شکار حسب امید
 از پئے بخش خویش متجمل
 گفته اند اینکه انصیب
 دست در دیگ کردین عاجل
 سوے او باز انفتاده کرد
 نخل سجد بر آمد از بروے
 خوش نهاده بصد کمالی رست
 کشته بودند خربزه بهمنو
 بوالعجب آب تاب میداند
 پس فرو آمدیم با همه رخت
 ساختیم آن لذیذ تر از جان
 تن بصد فربهی بر آوردند
 تنگ شد خانه بر تن از یاسے
 سعی کردند تا توانستند

تنگ شد خانه بینوا مانند	در بنیاست بخانه وامانده
ماز هر کید را ز دان گشتیم	برون از قید آن مکان گشتیم
جهد کردیم تا باستانی	ما بر آیم خوش بچولانی
برون از خانه خراب شدیم	فارغ از جلد اضطراب شدیم
بر در خانه چید که خفتیم	باز ترک تمام شد گفتیم
چون بغزم وطن کمر بستیم	ب سفر رخت خویش بستیم
مانه بارے بسرگران رفتیم	ب سلامت از یحییان رفتیم
تا چه بود دست امی دلی الالباب	باز گوید رازش از هر باب
نظم کرد دست آخگر میکین	آنچه در نثر گفت خواهی دین
خواجہ در خواجگان حق ممتاز	قدوہ روزگار بت ده نواز

رحمت حق بروح او بادا

روح ما را فتوح او بادا

غلط نامہ مجموعہ یا زودہ رسائل حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ

صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح
۳	۱۷	بَیْئُور	۲۸	۲۰	زین
۴	۴	موبیت	۲۹	۹	ویرا
۴	۱۲	عرفت	۳۲	۱۴	یَا اللہ
۴	۲۰	نخل	۳۳	۷	بگذارم
۵	۹	دزدرا	۳۳	۲۰	خلعے
۱۰	۱۱	قَوْسَیْنِ	۳۴	۸	باشد
۱۲	۶	کوئی	۳۷	۱۳	گردید
۱۳	۵	استکار	۴۱	۱۸	از بود و وراے
۱۳	۱۰	ذرات	۴۶	۱۰	وسلم و اشب
۱۳	۱۴	حاستہ	۴۶	۱۱	میکند
۱۴	۲۰	عن	۴۹	۱	ائی
۱۶	۱۸	وعاضی	۵۷	۲۰	گردانید
۱۷	۲	وازدے	۶۱	۳	نص
۱۷	۱۴	مخالفتہ	۶۱	۳	خلفاء الراشدين
۲۱	۱۵	مرعلہ	۶۲	۲۰	گرداند
۲۱	۴۱	لَنْفِذَ	۷۰	۱۹	وے
۲۳	۸	بجبت	۷۴	۱۰	ندارد
۲۴	۱۳	السیرلہ	۷۶	۲	نخنے
۲۸	۱۱	گرد	۸۵	۲	محبت حق اختیار

غلامش مجموعه یازده رسایل حضرت سید محمد حسینی گیسو در بیان رحمت الله علیه

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۴	۱۸	بر سر اسرار	بر سر اسرار	۱۴	۱۷۷	چهارم عالم	چهار عالم
۱۰۵	عاشیم	دے دلچہ	دے دلچہ	۱۴	۱۸۰	وَلَا مَبْدِئَهُمْ	وَلَا مَبْدِئَهُمْ
۱۱۰	۱۴	تصور کن	تصور کن	۱۷	۱۸۸	چهارم راہ	چهارم راہ
۱۱۶	۶	وَسِعَتْ	وَسِعَتْ	۱۲	۱۸۹	جزئی	جزئی
۱۱۹	۱	کاسترانی	کاسترانی	۱۸	۲۰۰	ما جمیع	ما جمیع
۱۲۲	۶	ہر ایک	ہر ایک	۱۲	۲۰۴	فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ	فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ
۱۳۶	۱۳	نشید	نشید	۱۲	۲۰۲	فَجَعَلَهُ	فَجَعَلَهُ
۱۴۷	۲۱	ابدالان	ابدالان	۱۷	۲۰۷	جعل	جعل
۱۴۸	۲۰	بیگون الواد	بیگون الواد	۱۰	۲۱۰	صبیعتہ	طبیعت
۱۳۱	۱۱	اے ہین	اے ہین	۱۴	۲۱۱	نفوت	نفوت
۱۳۵	۷	دردو	دردو	۱۷	۲۱۳	بر دید	بروید
۱۴۷	۱۸	ضیف	ضعف	۸	۲۱۶	نداشتن	مداشتن
۱۵۰	۹	یاترا	تاترا	۱۵	۲۱۶	سُفَرَتْ	سُفَرَتْ
۱۵۰	۲۱	ندشت	نداشت	۱۶	۲۱۷	کمل	مکمل
۱۵۳	۳	حسن	حسن	۱۷	۲۱۷	راست این	سعت این
۱۵۶	۳	ودونداشت	ودونداشت	۱۱	۲۲۲	فیض	فیض
۱۵۶	۱۳	وتیر اندازان	وتیر اندازان	۱۶	۲۲۲	بودربند	بودربند
۱۵۹	۶	مزاج	مزاج				
۱۶۶	۱۸	قوی	قوی				

حافظ محمد حامد صدیقی
 مہتمم اعزازی کتب خانہ روضتین گلبرگ نے
 انتظامی پریس حیدرآباد
 میں چھپوا کر دفتر کتب خانہ روضتین گلبرگ سے شائع کیا
 ملنے کا پتہ
 مہتمم اعزازی کتب خانہ روضتین گلبرگ
 قیمت کتاب ۵۰ روپے

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ
أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بَأْذَنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلَىٰ حَكِيمٍ

کتاب مستطاب

جواهر العشق

شرح رساله غوث الاعظم المعروف به

از افادات

امام العارفين قدوة الاولياء صليين شهباز بلند پرواز لا مکان خواص
بحر لاتناهی عشق و عرفان قطب الاقطاب فرد الاحیاء جعفر ثانی حضرت
صدر الدین ابوالفتح شیخ محمد بنی گیسو و رازرشتی

قدس الله سره العزیز

به حسن توجیه

جناب معالی القاب نواب محمد امیر علی خان بهادر دام قبا المہر بی بی
صوبہ دار کمشنر اصوبہ گلبرگہ شریف صدر نشین مجلس نظامی کتب خانہ و مدراس معتبرین

گلبرگہ شریف

و به تصحیح و ایضاح

مولوی حافظ سید عطاء حسین صاحب ام ای

ناظم دولتی قریب اکثر تعمیرات مکر علی
در عهد آفرین برقی پیرین حیدر آباد طبع شد

شعبان ۱۳۱۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين خاتم
 النبيين شفيع المذنبين سيدنا وسيدنا كل محمد وآله وأصحابه الطيبين الطاهرين
 حضرت سلطان الجن والانس غوث الثقلين غوث الاعظم سيد محي الدين ابو محمد
 عبد القادر المحمدي الجليلاني رضي الله تعالى عنه کی تصنیفوں میں ایک مختصر سا
 رسالہ ہے جو رسالہ غوث الاعظم اور رسالہ غوثیہ کے نام سے مشہور ہے
 اس میں انہوں نے اون الہامات میں سے جو ان پر وقتاً بعد وقت وارد ہوئے
 تھے چند کو نہایت عجیب و غریب اور بے نظیر ترتیب کے ساتھ جمع فرمادیا ہے۔
 بتدی اور متوسط درجہ کے اہل سلوک و عرفان اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس
 مستفید ہو سکتے ہیں لیکن درحقیقت یہ رسالہ حضرت غوث الاعظم نے منتہیوں اور
 کاملوں کے لئے لکھا ہے تاکہ اوس انتہائی منزل قرب و عرفان تک پہنچانے کے لئے
 جہاں پہنچا دیا اللہ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ اُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ کی برگزیدہ برکت
 جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں مشعل ہدایت کا کام لے۔ اکابر طریقت نے اس کو
 نہایت عظمت کی نظر سے دیکھا ہے اور ہر زمانہ میں اس سے مستفید ہوتے آئے ہیں
 اس رسالہ کی متعدد شرحیں بھی لکھی گئی ہیں۔ جن میں سے چار کے مصنف کا
 شرف مجھے حاصل ہے سب سے مقدم اور بہتر حضرت قدوة العارفین صاحبین
 سید محمد حسین گیسو دراز قدس سرہ الغریز کی شرح ہے جس کو ونوش ہوا ہر

کے نہایت دلنشین نام سے موسوم فرمایا ہے۔ دوسری شرح مسمیٰ بہ نشاط العشق حضرت مخدوم بلوک شاہ الصدیقی القادری علیہ الرحمہ کی ہے جو اوائل صدی میں لکھی گئی تیسری شرح مسمیٰ بہ بساط العشق ہے جس کو حضرت مخدوم عبدالعزیز بن حسن بن علی الملکی الحنفی الجیلانی نے اوائل دسویں صدی ہجری میں لکھا تقریباً اسی زمانہ کی تالیف کی ہوئی ایک اور شرح ہے جس کا نام مجھے معلوم نہ ہو سکا۔ جس مرتبہ اور پایہ کا مصنف ہوتا ہے تصنیف اسی مرتبہ اور پایہ کی ہوتی ہے۔ رسالہ غوث الاعظم کی کوئی شرح جو اہل العشاق کو نہیں پہنچ سکی حضرت غوث الاعظم کی عظمت کو شد سے ملحوظ رکھتے ہوئے جس جوش و ولولہ محبت اور کمال عقیدت سے یہ شرح لکھی گئی ہے وہ بیان سے باہر ہے اور مطالب کی شرح انہوں نے جس فصاحت سے فرمائی ہے اس کا اندازہ اس کو بغور مطالعہ کرنے سے ہی ہوتا ہے۔

سنہ ۱۰۱۱ میں مصر میں ایک کتاب مسمیٰ بہ الفتوحات الربانیہ فی الآثار الفادۃ طبع ہوئی۔ اس کتاب کے جامع سید اسماعیل ابن سید محمد سعید القادری الجیلانی ہیں اس کتاب میں انہوں نے حضرت غوث الاعظم کے ارشاد فرمائے ہوئے اور ادب و وظائف کو مثلاً قصیدہ غوثیہ درود کبریت احمر۔ اسبوع وغیرہ کو جمع کیا ہے اور سب سے اول جگہ رسالہ غوث الاعظم کو دی ہے۔ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو درازی جس طرح بعض تصنیفیں مفقود اور اکثر ادرالوجود ہیں یہ شرح بھی ادرالوجود ہے زمانہ درازی مسن متجو کے بعد اس کے صرف دو نسخے مجھے مل سکے۔ ایک نسخہ سنہ ۱۰۱۱ کے قریب کا لکھا ہوا ہے جس کو میں نے حاصل کیا۔ دوسرا نسخہ سنہ ۱۰۱۱ کے فضل کے مجھے ایک نسخہ کی نقل ہے جس کو میرے کرم دوست مولوی محشوق حسین خاں صاحب الخاطب بہ نواب محشوق یار جنگ بہادر نے کتب خانہ دہلی میں سے وقف کر دیا ہے کتب خانہ رفعتین سے یہ نسخہ میں نے عایتاً

حاصل کیا۔ ان دونوں نسخوں میں کتابت کی صد باغلیاں ہیں۔ چند کج جہاتیں تا تاہرہ گئی ہیں اور اس دوسرے نسخہ میں کاتب نے دو تین جگہ مضامین کو نقل کرنے میں تقدم و آخر کر کے مخلوط کر دیا ہے بہر حال جہاں تک ممکن ہو سکا ان دونوں شروحوں کے باہم مقابلہ سے تصحیح کی گئی اور متن کی تصحیح میں الفتوحات الربانیہ مہجورہ سے بھی مدد لی گئی۔ جہاں جہاں تصحیح ممکن نہیں ہوئی اکثر پرستغبار کی ملامت (ج) لکھ دی گئی ہے۔

ہم اسے نہایت محترم دوست جناب نواب محمد امیر علی خان ہاربا نقاب تھم پیا دوسراں سے صوبہ بنگالہ کے شریف کے صوبہ دار اکشنر اور ریاضتین کی جاگیرانہ کتب خانہ میں حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کی ذات پاک کے ساتھ انہیں نہایت عقیدت اور ان کی تصانیف کے ساتھ خاص شغف ہے۔ ان کے حسن توہم سے رمضان المبارک ۱۳۳۵ھ میں حضرت مخدوم فی بسوط تصنیف شرح رسالہ فتیرہ طبع ہوئے شائع ہوئی اور اب یہ کتاب تنطاب جو اسر العشاق معروف بہ رسالہ غوث الاعظم اون کی سرپرستی میں منجانب کتب خانہ ریاضتین طبع کرائی گئی اور شائع کی جاتی ہے جزا اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

وَأَخُوهُ عَوَاثُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ رَبِيعِ بْنِ الْعَلِ بْنِ

خاکسار۔

حیدرآباد دکن

۷۰ جادی الاول ۱۳۳۵ھ ہجری

سید عطا حسین

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُتَكَلَّمَ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَآئِ حِجَابٍ
أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلَىٰ حَكِيمٍ

کتاب مستطاب

جوامع العشاق

المعروف به
شرح رساله غوث الاعظم

از افادات

امام العارفين قدوة الواصلين شهباز بلند پرواز لامکان غوص
بحر اتمنائی عشق و عرفان قطب الاقطاب فخر الاجتباب جعفر ثانی حضرت خوا
صدرالدين ابو القاسم سيد محمد بن سيد يوسف دوازدهم چشتی

تقدیس الله سره العزیز

مطبوعه

عهد آفرین بقی برکت صمدی بنارک

میدان آبدار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِیْمِنُ بِاللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - الباء حرف الایصال والتضمین ابتداء
 الموجودات باللّه والحادثات من اللّه ابن عباس رضی اللّه عنه فرموده است
 که شبّه باحضرت علی کرم اللّه وجهه بودم تا روز شریف با بسم اللّه شکر و فدایت نفسی عند
 کالحجره عند البحر العظیم اگر جلالت نقطه با بسم اللّه بر عرش آدمی یا بر آسمانها یا
 در زمین ادر حال گرداخته شد؟ کقولہ تعالیٰ وَ لَوْ اَنَّا هَذَا النُّجُومُ اَنْ عَلٰی
 جَبَلٍ لَّرَاٰیْنٰهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشَیَةِ اللّٰهِ خواجه شبلی را رحمت اللّه علیہ
 پرسیدند که تو کیستی فرمود که انا نقطه بباء بسم اللّه خواجه بازید و جواب سائل که
 پرسیده بود که بازید چیست بر کاغذ نوشت که بسم اللّه الرحمن الرحیم
 و بر دستش داد و فرمود که بازید چیست بدانکه بازید شبلی نور اللّه و جهما و یالای
 اند و وصف ایشان این بود الی الی هو الغانی فی اللّه و باقی باللّه و الظاهر با سماء
 اللّه و بصفاته یعنی اولیا اللّه ظاهر ایشان اسماء اللّه است و باطن صفات اللّه
 باشند الحمد للّه رب العالمین که دوستان خود چنین ظاهر میکردند خبر خود ایشان را
 کس شناسد خصوصاً در حق علی کرم اللّه وجهه و یالای تحت قبائی لا یعرفهم غیر
 معلوم خواهد شد اللّه و صمد بر موجودات اللّه عبادت عن الهویات الرحمن
 الرحیم اللّه بنو رحمن بن نسی الرحیم یا نبی - اللّه یا نسی الرحیم
 یا نسی رحیم یا نسی - اللّه یا تقرب الرحیم یا عودت الرحیم یا رحیم

محمد حسینی فرمود که هر دو کلمه مبالغت اند لا فرق بینهما

۲. الحمد لله - یعنی سپاس و ستایش مرخدا را که لا محمود الا الله حمد

نفسه بنفسه محمداوند تعالی بزرگوارش ثنا میگرد و کند هیچکس نتواند کرد که
احصی ثنائاً علیک انت کما اثبتت علی نفسك بر تو جلوه نموده است.
حمد صحت و حامد کیست و محمود چه معنی دارد عرف من عرف - اهل شریعت میگویند که الحمد
هو الوصف بالجمل علی جهت التقصیل اما نزدیک سالکان مسالک طریقت
و راهروان ربوبیت و و شنه نشینان زاوید وحدت حمد بر سه قسم است یک قوی دوم
فعلی سوم حالی حمد قوی اقرار لسان را گویند بجا برستی که لسان انبیاء علیهم الصلوٰۃ والسلام
فرمود کما قال علیه الصلوٰۃ والسلام امرت ان اقاتل الذم حتی یقولوا
لا اله الا الله محمد رسول الله و این را نزدیک سالکان معرفت قوی و تعلیم
جمهور نیز گویند اما بدانکه شریعت و طریقت و حقیقت بنا بر یک اصل است و آن
اسلام است و در شریعت و طریقت و حقیقت همین کلمه لا اله الا الله میگویند و
در گفتن این کلمه بیچ اختلاف نیست فاما در نفی و اثبات این کلمه اختلاف کرده اند -
دوم حمد فعلی است و این حمد تعلق با اعمال بدیه دارد از عبادات و خیرات ابتغاء
لوجه الله و انقیاد الامر الله اما حمد عالی حکم الله انصاف است کلمات علی
و غمیه - و حمد قوی اقرار لسان است و حمد فعلی حمد قلب است و حمد عالی حمد روح است -
هر چه که هر سه به اند محامد باشد جمیع حمد و صفات فافهم حمدی که محتفلان بگویند نیست
تحقیق اگر حمد خوانند نیست اما بدانکه حمد تعلق بروح دارد و شکر تصق بر زبان دارد و حمد
از برای کمالیت استعداد خود میگویند و احدیت ذات را و شکر از برای ازدیاد
نعمت است کما قال الله تعالی ان من شکرت لک لک زید کما کنتم تشکون النعمه
یعنی حمد بر ضد برکت نیست میگویند نعم را و غمها را - غم حزین - میگویند و در زبان مراد شوق

اصغریت عشق اوسا است و عشق اوسا این است که او خود بخود عاشق است پس غم خود را کشف کننده است۔ اکنون بدان وقتیکہ آن خداے تعالیٰ کمتر مخفی بود در حجره بالقوہ در ذات او جتہ پیدا شد ہ کہ من علیم ہستم خیر شوم علیم بود دوست داشت اینکه خیر شود بعد وجود الاشیا باشیاء خیر شد۔ داود علیہ السلام پرسید خدا یا رب لماذا خلقت الخلق فقال اللہ تعالیٰ کنت کمنا محفيا فاحسبت ان اعرف فخلقت الخلق لا عرف یعنی غمی داشت آن غم را تخلقت الخلق کشف کرد داود علیہ السلام پرسید کہ پروردگار من برائے چه مصلحت و برائے چه سطرطاس کردی خلق را فرمان شد گنجی نہانی بود دم دوستی آتم اینکہ من شناخته شوم و خود بخود شناختم خود را گنج خواند یعنی ذات ام باتوجہ صفات و باختلاف عبارات جمال من بام جلال من از قمر از من برآید و لطف از من روئے نماید قدرت مرا علم مرا سمع مرا بصیر مرا حسیں نامی را رفاه میور و شرور احزان و سرورانی باقی صفات لا تناسبی بدین اعتبار گنج نام نہادم ہمہ درمن بالقوہ موجود بود خواستم کہ از حجرۃ توہ بصرہ ای فعل شوم مجبور خواستن مجھے محبوب خود را بنا برین مصلحت و بنا برین مطلق آفریدم غم خود را خود آشکارا کردم بخود کشف کردم یعنی شمس آفریدم قمر آفریدم زہر آفریدم شتر آفریدم عطارد آفریدم وزحل و مزج ما آفریدم کذلک الباقیات کا الجبال والا شجار واللدوابیات کالغفیس والبقر والغنم والفیل والاسد والفعل والحیة والعقرب و علی هذا القیاس کل الموجودات یس کا کشف الغلہ بشیئہ غرقو۔ کشف کرد بطریق گردن محبوب محبوبش کا کشف الغلہ کش وہ کند۔ ندو۔ متقان است اسے دوست میدانی کہ عاشق را چہ اندوہ است و شتیاق از چہ است ازین است عاکیا عن اللہ تعالیٰ انا انت دانست انا بس عاشق میدانکہ یقین من غیر اونہ ام وعین او چگونه باشتم چیست ایں معاملہ راحزن و بکا بسیار است کہ کان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دایما الحزن والابکا

ولیکن ایدوست اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ غَمٌّ بِمَهْرٍ كَشَادَ شُودِ وَاِیْنِ غَمٍّ رَاكَ اَشْفَ الغدہ ہواست و قتی کہ حزن و غم را کشادہ فرمود کہ اِنَّا اَشْنَعْنَا لَكَ فَتَحًا مَّيْمِنًا اے دوست و قتی کہ از سبعین الف خصال من الحمیدہ والذمیمہ بروں آئی و غی از سبعین حجاب اللہ من النور و انظرہ بالاشوی و در تخلق باخلق اللہ خلق یافتہ پس عبودیت در اں حال از تو بدر شود و در یکن عیش کعیش اللہ ساکن شوی و در اں حال فقرت تمام شود و فہو اللہ جلوه گمان یابی و شراب سقہم رَبِّہُمْ رَانُوشِ کُنِی وَاَنْکَرِ بَدَانِی فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ سَرِیْعٍ عِنْدَ مَلِیْنٍ حَقُّقَدِ و رخلوت نہانہ کہ بعض باشی و آنکہ کہ غم مرا کشف کرد و در اں وقت در جنت صبا و راتحاد در آئی شکر کن کہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ اے حزن بشر همان بشریت کہ وجود تو بود و بینک و مینہ کہ حکایۃ عن اللہ تعلق وجودک حجاب بینی و بینک و ران و وقت تو نمانی او بماند کہ فلا یحزن مع اللہ غیر اللہ برا ایں معالہ آں سچا و منصو و مغفور مشہور مینالہ کہ

بینی و بینک انی یزاحمنی ارفع بلطفک انی من البین
حاشا لک ام حاشی من اثبات اثین اے دوست غم ما و ادم تقص
قالب است عجوانہ ظہور ظاہر بدین مثل و شکل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم فرمود کہ یا لیت رب محمد لم یخلق محمدا یعنی با قالب شکل
آدمی بر دے زمین مرا بیاوردندے و اگر نہ لولا کما ظہرت الربوبیۃ تاج
اوست چرا گفت پس عاشق را غمے است کہ ز بشریت و از شکل بشر خلاص
میطلبد مگر سلطان العارفین از براے این معنی فرمودہ است کہ البشریت
حند ربوبیت فن احجب بالبشریت فنتد ربوبیۃ لک
غم انا شرف غمہ ہواست عشق من عرف -

۳۔ والصلوة علی خیر البریۃ و شوق خدا سے تعالیٰ بزرگوار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باد کہ محبوب اوست اینچنین محبوبے کہ نیکو ترین از ہر اوصاف اوست آنجا کہ گفت فخلقت الخلق لاعرف بہین باشد فظہرت المہمل لاعرف ہاں کمال خود را بخود توان دید لاجرم آنہ باید ساخت و در ظہور او و افضل و اکرم و اشرف آنہ جز محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیست۔ ہمہ کس را برابرے محمد ظاہر کرد و محمد را برابرے خود از آنجا کہ گفت والصلوة علی نبیہہ لکما قال اللہ تعالیٰ اِنَّ اللہَ وَ مَلَائِکَتَہُ یُحِبُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اے میظر و ن پس از برائے ارشاد مومنان را فرمود صَلَّوْا عَلَیْہِ تَرَوْنِی اے انظر و اعلی محمد حتی یرائی کما قال علیہ السلام من رانی فقد رانی الحق و طی مع اللہ وقت میں غم نہ میزند کہ معشوق او ام مرا از ہمہ کس کنون و مستور میدارند مگر آن بزرگ ازینجا گفت جبید قدس سرہ کہ ہمہ کس خدا سے را میداند و لیکن نمی شناسد فاما محمد را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کس میداند نہ کس می شناسد۔ اے عزیز من عرف بنفسہ فقد عرف ربہ گرد و نسبتے میدارد تا کہ ہمیشہ نہ خود را میداند و نمی شناسد نہ جاز خود خبر از جان کہ جان نیست نہ تن را از تن آگاہی کہ تن کیست خیر البریۃ ازین گفت کہ او را خدا سے تعالیٰ علم اولین و آخرین و او یعنی علم تنہا و جانہا است۔

۴۔ (اما بعد) فقال اللہ تعالیٰ یا غوث الاعظم المتوحش عن غیر اللہ والمستانس باللہ فرمود اے فریاد رسندہ بزرگ اینچنین غو کہ احتراز کنند از غیر خدا سے و انس گیرندہ با خدا سے۔ سوال خیر کیست۔ جواب۔ ہر نام کہ بجز نام خدا سے است غیر است لہذا چہ ازوست و لیکن نہ اوست۔ ہو العجب کاسے و بسا درستی است کہین چو عین آن بوداں کے شود اگر عشق حقیقی نمیدانی با سے عاشق مجازی شو و آگہ بدانی کہ با غیر محبوب عاشق نیاساید

ہرچون مخنوں است ۛ

نحو اہم زیتن بے قوتن بجان چہ کار آید محال است اینکہ بے یل و بجون بیا ش
 مشوا حول شہو کہ اساجز ہماں مسمی میش نیست گرچہ ایں ہماں ہا دیمہ و آن دگر بجان
 لیس فی الدارین الارضی دان الموجودات کلہا معدومۃ الوجود تبارک
 و تعالیٰ و آگاہ باش کہ مافی الوجود الا اللہ و لیس فی الدارین غیر اللہ کیے ویر
 کیے ہماں کیے باشد جواب گوش جان شہو کلامک خارج من دایمۃ ۛ ال الذل
 اکنوں از دایرہ بگذر و از وجود موجودات نیز بگذر و از ہنقاد ہر ارجاب اللہ نیز بگذر
 و آنکہ بدانی کہ غیر کمیت و غیرت جمیت این گمشدہ گان دانند وجود تو غیر است و بخود
 بودن غیریت است ۔

تا جان ندی بکافری نتوان رفت

تا کہ با خوشی عدد مبنی مہرہ چوں شوی فانی احد مبنی مہرہ

سالک را حالتے باشد کہ بغتہ لہذا صور تہا در نظرش آید و آل اوصاف ہماں سالک
 است نہ ذات سالک بخین آن غوث الاعظم متوحش عن صفات اللہ و متانس
 بلقار اللہ زیرا کہ آل غوث الاعظم با ہماں ہا و صفاتہا حکم تخلقوا باخلادۃ اللہ
 اتصاف یافتہ بود اکنوں ازان احقر از میکند و با اللہ در تجلی کیے در کیے شدن را
 میخو ائمہ آنس گیرد با خداے از براے ہمیں گفتہ است عظیم از آنکہ با تو در پست
 نہ ام یعنی اگرچہ در خود عکس پر تو اور اعین الیقین و بحق الیقین ملی بیند و میکن از و
 احقر از گیرندہ است زیرا کہ غوث کامل بود و اگر نہ بخو اقصا کہ ہر تو او سرفروہ کردہ
 ابا الحق و سبحانی گفتند آن کیے را بردار کردہ و سوختند و در جلا انداختند و آن روئی
 را از اول مرتبہ عالی کہ میداشت فرو آوردند زیرا کہ آخر بوقت موت ازین
 برستی مہیا رشد و فرمود کہ الہی ان قلت یوما سبوحانی ما غصہ شانی و من

پس آن تعظیم براس خود میکند۔ و رأینہ غوث عین خود راسی عیندیس با خود کلام
میکند لایزال کہ اللہ اللہ قال کل طور بین الناسوت و المملکوت فی
شریعة و کل طور بین المملکوت و الجبروت فی طریقہ و کل
طور بین الجبروت و اللاہوت فی حقیقہ فرمود خداے تعالیٰ
کہ ہر طور کہ میان آسمان و زمین است این جہاں را ناسوت نامند کہ عالم بہائم
و عالم ملک و خلق و عالم محسوس و عالم شہادت و عالم صورت و عالم جوارح و عالم
ظاہر میگونید و مملکوت را عالم امر و عالم معقول و عالم قلبی و عالم غیب و عالم معنی
و عالم باطن خوانند۔ و جبروت را عالم روح و عالم موجود بالبقوہ و عالم ممکنات و
عالم مہیات و عالم کلیات و عالم باطن و غیب الغیب و معنی المعنی گویند۔ و لا تہون فی
عالمی است کہ عرش عزت اوست و کرسی اکبریاے اوست و لوح اوقدرو
قلم اوقضا و فلک او عظمت او و کیوان اوقہر و جہیں اولطف و بہرام اوجلال
و نور شیدا و جمال و آتش او غضب و آب او رحمت و خاک او حکمت و بقا
اولم زل و لا زلال۔ و عالم نزدیک اہل شریعت ماسوی اللہ را گویند العالم اسم
لکل موجود سوی اللہ تعالیٰ۔ اما نزدیک ساکنان سوی اللہ وجوددار و مکافاتی
سر اللہ فی الارض صاحب الفصوص العالم هو الحق المتجلی بنحیج صفاتہ
پس از ناسوت بملکوت عالمی است کہ اشکارا است و آن شریعت محمد است
علیہ السلام یعنی کردن عمل صالح شریعت از ناسوت بملکوت رسد یعنی از قالب
تا بقلب رسد آن شریعت میباید قالب رنگ طلب گیرد و در قلوب آدمی
حق ندائی ہفت طور را آفریدہ است اول را صمد نام است و آن اسد اسم
آفرید شریعت اللہ صمد سرہ بلا سلام فہو علی المؤمنین تربید و میر تور بدست
دست و محل بسوس شیطان است و بیویں نفس است و بیچہ نہ جوس

فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ - اگر معاذ اللہ مشہوم المعاصی و تائیر
 صدرہ قہر الہی نور اسلام فتور پذیر و ظلمت کفر فرو گیرد و لیکن من شرح اللہ بالکفر صدقاً
 باین مقام ذائع ہم درین طور است - طور دوم را قلب نام است معدن ایمان
 و خزائن حق است اُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ بَرِيں حاکی است و حقاً
 نور عقل است فَيَكُونُ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا وَ مِثْلُ دَلٍّ کہ آن را بصیرت
 گویند ہم اینجا است حس بصیرت را بر تو بصیرت است - طور سوم را شفاف نام
 است جانے محبت و شفقت است بر اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 و محسوس عشق و مودت خلق و اولاد انبیاء است قوله تعالى قَدْ شَفَّعْنَا
 حَبَّاءَ وَ نِسَاءَ مِمْبَرَانِ رَاوِشَانِ رَا مَحَبَّتِ بَر مِیدَانِ و بر امتان ہم ازین طور است
 عشق مجازی ازین طور گذرد و اینجا است کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ
 وسلم فرمود و حَبِيبَتِ اِنِّیْ مِنْ دُنْیَا کَوْنُ ثَلَاثَةِ الطَّيِّبِ وَ النِّسَاءِ وَ قَرَّةِ عَيْنِیْ فِی الصَّلَاةِ
 و جاعے دیگر فرمود و اولادنا اکبادنا طور چهارم را نواد گویند محل مشاہدہ و رویت
 جلال و جمال و صفات دیگر است مَکَذِّبِ الْفُؤَادِ مَا رَأَى طوریچہم را جنت را قلب
 نام است مقام شوق و ذوق و محبت و عشق باری تعالی است و دوستی غیر
 را اینجا مجال نیست طوریچہم را سویدا خوانند مقام مکاشفات غیبی و علم لدنی و معارف
 حروف مقطعات و تجنیہ اسماء الہی و علم اسماء است وَ عَلَّمَ اَذْوَ اَلَا هَمَّاءَ كُلَّهَا
 طور پنجم را بوجہ القلب نام است ظهور صفات ذاتی و تجلیات الوہیت اینجا است
 نفس و شیطان را جز در طور صدر و دیگر احوال مجال اند و حامی نباشد و حِفْظًا مِنْ كُلِّ
 شَيْطَانٍ مَّادِيرَ - و بعضے گویند کہ نفس و دل و روح و سر و خفی و غیب الغیب پس
 مہر طور کہ از ملکوت اجزوت است آن طریقت است یعنی بگردن محل طریقت
 از دل روح رسند - سے دوست روح اجزوت رسد چون مہر در روح گشت

دوم بارزادہ شد شنیدہ لن بلج ملکوت السماء امت من لم یولد مرتین اسے
دوست چوں از مادرزاد این جهان و خود را دید چوں از خودزادہ شود آنجاں را و
خدا را بیند عزوجل ازین اُمّ اُمّ اصلی مراد است کہ فتنہ ہذا را من اللہ و الخلق
منی و از تو مراد حقیقت تست و آن در نظر نمی آید ولیکن از تو جدا نیست آن در تن
تست ہیچ تو و تو نباشی آن روح است کہ ملاقات خواہد کرد کہ نوتہ یُلْقٰی السَّوْجَ
من اَمْرِہِ عَلٰی مَنْ لَیْسَ اَمِنْ عِبَادِہِ اَنْ روح چوں ترا از توستاند و جائے تو و
گیرد ذات تو صاف ہیچو آئینہ شود در آن وقت خداے را نمی کہ با تو چگونہ میکند
و ترا ہیچ نام نمیخواند شنیدہ کہ بزرگے از نیجا پر نشان داد قال ادخلنی دینی جنبہ القل
و یخاطبنی بذاتہ و یکاشفنی بصفاتہ در نیجا تو فانی فی اللہ شوی و باقی با اللہ باقی
و ظاہر با سمار اللہ تعالیٰ و بصفاتہ گردی اللہ بجمعک ہذا چوں دل بروح رسد از ملکوت
بجبروت رسیدہ باشد و بعین الیقین جبروت را بیند بہر طور کہ میان جبروت و لاہوت
است آن حقیقت است یعنی بگردن عمل حقیقت از جبروت بہ لاہوت رسد
یعنی از روح بہ سر رسد چوں ستر یافت این سہ را بدادہ

سر باز درین راہ اگر طالب اوئی در کوے خرابات بگنجد سرود ستا

در این محل با او ہمسر شوی بدین یافتنی است نہ گفتنی ولیکن اسے دوست ستر ہمین
است کہ در نیجا عاشق بزرگ معشوق میگردد و اَشْرَقَتْ الْاَوْصُ بنور ربّہا ہمین غم
نیز نہ کہ ارض ذات ترا روشن گرداند منور ذات خویش در نیجا ہر دو معشوق باشند
عاشق نہ ہمہ از باشند نیاز نہ ہمہ یافت باشند ایافت نہ من رانی فقد برای
اللہ از نیجا خواست زیرا کہ خلعت یا نور فوری و یا ستر ستری یافتہ بود چوں قاب ہر
شد قلب خفی گشت روح غیب شد یعنی روح قدسی کہ حائل بود در میان آن ہمہ
پردہ بود برفاست اکنون آنچہ در غیب الغیب بود ظاہر شد درین وقت فقرت تمام

شد فہو امہ جلوه داد استقامت و صوف و طول از بخار و رے نمود و لیکن لیس البیان
کما لعیان نسکر گفتن دیگر است و دیدن دیگر حشیدن دیگر است۔

۶۔ قال اللہ تعالیٰ یا غوث الاعظم ما ظہرت فی شیء

کظہوری فی الانسان فرمود خداے تعالیٰ کہ اے غوث الاعظم ظاہر و باطنی
ظاہر نشدم در چیز سے محو و غور کردم در انسان خود را یعنی ہما اثیا آئینہ ذات ما
اند انسان ستر و ست اگر ایں ستر بیان کنم و لیکن ازین کہنے مراد است کہ آنجا باز
فرمود شہر

كفرت بدين الله والكفر واجب لَدَيَّ وَعِنْدَ الْمُسْلِمِينَ قَبِيحٌ مَصْرَاعٌ

در کفر ہم صادق نہ زنا را رسوا ممکن

فَمَثَلٌ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا هِيَ ابْنُ بَرٍّ

اور انہود ظہور ہے مارا انہود وجود ہے اور

مترے کہ دریں صورت زیبا است نمائی گر روے نماید بخدائی کنی آسرا

تا اونشوی! بشود معلومت کان روزا فریده بودی! بودی عظم

ثم سألت يا رب هل لك مكان - قال لي يا غوث الأ

إذا لم يكن المكان وليس في مكان سوى الإنسان والإنسان سري

و انا سرالافسان پس سوال کردم کہ اسے پروردگار من بہت تر اے کمانے

فرمودہ کہ اسے غوث میں پیدا کنندہ مکانہ ام و میت مرا مکانے و رہاے

آدمیان و اممیان از این پهنای و پهنایی من اند و همچنین ام من انسان را و صف

اورین است درستیچہ ایم و بہر جا حاضر یعنی نیست در امکانے و انسان آئینہ است وین

آئینہ سالانہ کہ موسیٰ صراطِ مومن و اللہ ہوا مومن رفرے ہم ازینجا

کی قلب مومن بین صبیحین من صدق الرحمن ورنہ قلب کجاوا اصاب حمن

سے یہ مصرعہ رہا: کوئی نہ منقول غیبی تمچینیں مژوم ست - ح ج

کہا قال المنصور قلب المؤمن کالمراة اذا نظرت فیہا تجلی ربہ۔ والا انسان سری
وانا ستر الانسان این معنی دارد عرف من نظر بدان کہ انسان مشتق از انس است
وانس بد و نوع یاد کرده اند الانس هو السکون الی اللہ واکاستعاذۃ فی
جميع الامور واکاستیناس مع الناس علامۃ الافلاس ہر کہ احضرت عزت
سعادت موانست و محالست ارزانی فرماید از جميع حقائقی و جمہور علایق متوحش غلیظ
گرداند کہ من استنامش بالحق استوحش عن الخلق۔

۸۔ ثم سالت یارب هل لک اکل و شرب قال اکل الفقیر
اکلی و شربہ مشربی پس سوال کردم من کہ لے پروردگار من بہت ترا خوردنی
و آشامیدنی فرمود کہ خوردن فقیر خوردن من است و شرب او شرب من است
یعنی خوردن فقیر گرسنگی است و شرب او تشنگی است پس اورا ہمچنین باشد
تو بخواندہ الجوع طعام اللہ فی الارض بگوش جان بشنو کہ نزد خدای تعالی فقیر
کیست کہ مرا ورا امرے باشد اذا قال لکل شیء کن فیکون پس ہر چه خوردن
این فقیر است و شرب این فقیر است ہماں خدای را است غرو جل جلالہ
فقیر را خوردن جز بدین جمال نیست و شرب جز کلام کردن نہ و شیاً دہ با و انیت
پس ان اللہ جمیل و یحب الجمال او دالم خود را خود می بیند و کلام با خود میکند
کَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰی تَکْلِیْمًا وَرِیّٰوً مَّوْسٰی اوجہ صورت خود نمی بیند و موسیٰ نمیداند اَرِیّٰ
میگوید و آن شہر را گر کہ کجا مجال کہ گوید اِنِّیْ اَخَارُکَ وَاِنِّیْ اَمَّا اللّٰهُ

خود گوید راز و خود را خود میشنود از او شہا بہانہ ساختہ اند

ہمچنین ہم میگویند ازین فقیر فقیرے مراد است کہ الفقیر لا یتحتاج الی وہبہ ولا
الی نفسه رگر اگر الفقیر یتحتاج الی وہبہ ولا الی نفسه دیگر الفقیر یتحتاج الی
کل شیء ولا یتحتاج الیہ شیء سیوم فقیر را بیان باید کرد فقیر کیست کہ محتاج است

سوے ہر جنبے زیر کہ در پس پردہ ہر اشیا و چہ دست می بیند لاجرم بہر اشیا محتاج
 باشد سوے او کے محتاج نباشد زیر کہ او خود درستی نیست شد غوط خوردہ است
 خود را وجود سے ندارد باوے کے محتاج باشد۔ اینجا فقیر را مرتبہ ایں باشد کہ بی
 یسمع و بی بصر و بی منطق زیر چہ دوستان خدا اند حکایتہ عن اللہ تعالیٰ یا فقہ
 من امة محمد یا مساکین من امة محمد و یا احبائی من امة محمد
 در دنیا ابرار جز فقیہ نیست و در حقی مقرب او ہم فقیر است کہ دائم در حضور اند و شوق
 ایشان بنیات حضور در آن کمال میشود و خدا را ہم بر ایشان شوق غالب تر از ایشان
 میشود و حکایتہ عن اللہ تعالیٰ لا طال شوق الا برار الی لقاءنی و انی الی لقاءکم
 لاشد شوقاً ای شوق بعد از مجھٹم و تمجھونہ است دیگر گویم کہ گوش جان
 بشنوی حسین سہ اللہ فی الارض فرمودہ است کہ آں بادشاہ ہمہ بادشاہاں چون
 خواست کہ استقامت کند و اختفای نماید فی میلہ مظلمہ فہو از مذلتہ نژدہ در بر کردہ
 پر کا لہ جامہ کہ نہ بر سر پیچیدہ نعلین شکستہ در پای کردہ چو بے دست گرفتہ در کوچہاں
 خانہاں گذرے میکند شیانہ نہ ساختہ درے را فرو گذار میکند در ہر جیب و خلی
 و ثمریشہ و سبے پیرو دینے بود مطلقے کہند پر کا لہ نانے در کا سہ او نہند جائے
 از خرد بگذرانند و او اگر از بدوں قدمے در وں دہیز نہد شاید کہ قفایے خورد و وژنا
 کرتے شود و صدر مرزند۔ اینجا فکرے کمال باشد کہے نذا ند کہ ایں مالک الرقاب
 و نایبہم است اینجا الکبر برانی و العظمتہ از اسی را و طرفین اعتبارے
 رتے انی جہدہ نمود کہ کشف کاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ
 من نور و شہدہ شہی کذا الوف حجاب من الظلمہ و کو جعلناہ
 ... سببہ شہدہ ما یلبسون کے زبان را کشوایں منظوم را

آنکہ برآمد بیزم مجلسیان دوست دوست گرچه غلط مسید نیست غلط دوست است
 عارفان جو انفرادی زبان درش من عرف الله کل لسانہ را یک موجب ہمین است
 طیفور از غلبہ نور حضور چنین گفت الہا آنچه تویی اگر بگویم ترا کہ پرتند اشنید آنچه منم اگر
 بگوئی سنگسارت کنند یعنی کہ ام پرستندہ است کہ بشنود یعنی گویندہ و شنوندہ و پرستندہ
 جز تو نیست آنچه کنند حقیقت تمام در آمدہ است و کذلک علی باب بیت موسی آمدہ
 بود و موسی شناخت بجدہ اورا فرمود کہ من آمدہ بودم تو شناختی بجدہ این دعا بخوان
 اللهم افلاہ شیام مافی

نفس قانع گر گدائی میکند در حقیقت بادشاهی میکند

این ہمہ از براسک زایش اوست و اگر نہ چہ باشد لیبتو کمر آتیکم احسن عملاً
 اینجا گفت فتمثل لہما بشرًا سَوِيًّا اینجا گفت فتمثل لہ فقیہا فی لباس الدلۃ و
 الکردۃ و اگر نہ تو کشف لا حرق سبحات و جہدہ ہر صورتی کہ خوش آید تجلی کند
 خدا شناختن ہم ازین جہت مشکل است و اگر نہ او یکے است چہ مشکل کہ الفخر فخری
 "ناج محمد است صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس الفقیہ ذرا صوف باوصاف اللہ تعالی کہ
 اے دوست ہونشانے خواہد داد و ما اکل الانسان و ما شرب الی آخرہ - من و
 تو کہ ام ہستم - ہمچنین ہم می آرد کہ غم می خورد و فقیر ہم ہمچنین از اودن اللہ آخر انگوشتہ و
 غم اللہ می خورد و برائے تمنا این کہ فقیر چون کامل شود فہو اللہ جلودہ و ہمچنین غم
 تعالی غم بندہ فقیر می خورد و اینکہ تخم انسان فقیر را بمرتبہ شجر فہو اللہ برساند تو بخواندہ کہ حاجت
 بنیان اللہ بہ

نعمکنم انما کہ باتواندہر کویمہ ؟ نعمکنم انما کہ بہ دور پست نہ
 فقیر را بجمال جلوت خویش میرد تا کہ عارف گرداند چوں عارف شست زردے ہر فردہ
 جام چہان نہا است رویدہ ویتہ باش

خود کا فرمان شناسا خند کہ گفتند ابَشَرٌ يَخْذُ دَنَّا پس فرمان شد کہ گفتند اینچنین نہ استند
کہ کان عیسی و لا ظل للہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم از نور خدا است پس نور را سایہ کہا
باشد ہر تعلقی کہ روح را با قالب است ہمچنین اورا بمجد تعلق است مسعود یک از
عرفان محمد بہ خوب نشان داده ۛ

احمد شدہ نام تو احد آمد دروست ہم در تو بوجہ تمیز نیتیم ست اول
احمد صورت احد است و معنی احمد احد است من یطیع امر الرسول فَقَدْ اطاع اللہ
خود بچہ فرمودہ است من رانی فقد سراء اللہ برائے اطمینان شما است ہر کہ
محمد را صلی اللہ علیہ والہ وسلم بشہر خواند یا مخلوق داند او کا فرست یعنی ساتر حق است
ایقدر نمیداند کہ روح را بشہر نباید خواند بشہر قالب است کہ کثیف است و برج از
نور است لطیف است۔ اے دوست اگر در آئینہ محمد خدائے را دیدی و شناختی
در حق تست من عرف اللہ کل لسانہ گو کہ ما عرفت اللہ حق معرفتہ اے
دوست آنجا کہ گفت انا من نور اللہ و الخلق معنی اے من نوری پس در پیش
بین کہ نور قدس شمعن در ہمہ انسان است عارف چون در آئینہ نفس خود نگرد محمد را
صلی اللہ علیہ والہ وسلم بشناسد و چون در آئینہ محمد بنید خدایا بشناسد عزوجل من
عرف ففسد فقد عرف ربہ ازینجا است فاما عاشق منتہی چون در خود نگرد
خدایا بنید بقولہ تعالی سَتَرْنَاهُمْ اَبْتِنَا فَاِذَا فَاَتَىٰ وَفِي اَنْفُسِهِمْ اَرْكَبٌ
آفاق مراد محمد است در اس وقت عاشق بھماند بہ معشوق ماند پس چنانچہ قالب
مرکب است و جان را کب ہم جان مرکب است و خدا را کب۔

۱۔ قال سبلحاذی تعالی یا غوث الاعظم جعلت الانسا

محبوبی جعلت سائر الاکوان مطیۃ لدینی اے غوث الاعظم

گردانیہ و انسان را یعنی محمد را مرکب من ازین انسان جز محمد نباشد یعنی بنام من

احمد محمود را رکب برہمہ اکوان و اخلاک کونین یعنی ہجو ملائک را بہ آدم سجود کنا نیدم
ہم این سبب بود کہ نور محمد صلی اللہ و الہ وسلم در وجود بودہ محمد ساجد است و من
سجود از ان محمد و الیا و ہمہ انسان مرکوب است و من را کب و ہمہ اکوان مرکوب است
و انسان را کب مصطفیٰ یعنی لے مرآتی پس من خود را در انسان یعنی در محمد و ادیا
می بینم حکم آئینہ و ایشان خود را در ہمہ ذرہ امی بینند میدانم کہ چہ میگیم یعنی ایشان
در ہمہ اشیا آئینہ خود را می بینند پس در آئینہ خود خدا را می بینند یعنی در ہمہ اشیا
نفس خود را می بینند پس می گویند انا لا غیر یعنی عرف نفسہ از بنجا معلوم میشود پس ان
آئینہ خویش پروردگار خویش را می بینند عرف ربہ انجا درست گردد۔ ازین نفس روح
مراد ذات است

در حجب بدیدیم ندیدیم مجر و دست معلوم چنین شد کہ در نیست ہمہ اوست
این ہمہ از عالم کسب معلوم میشود یعنی شریعت و طریقت و حقیقت ہمہ کسب
است اما معرفت و محبت و عشق از عنایت خداے تعالیٰ حاصل میشود پس اینجا اثر
کسے میدارد کہ معرفت روزی مرا و را شدہ است و اہل طریقت کسے است کمال محبت
است بلکہ محبوب است خدا را آن اہل طریقت است و اہل حقیقت کسے است
کہ در مقام معشوق آمدہ است بلکہ مجرد عشق شدہ است و زین درجہ بیش نیست زیرا
العشق هو الذات در بنجا حادث نما ند ہمہ قدیم است و فقر و فقیر نما ند ہمہ غنی و
غنا است در بنجا فنا و فانی نما ند ہمہ باقی و بقا است سرکہ نہاں درین عاشق
بود امر و نہ پیدا شد۔

سرنیت درین عبد نفسی گر شود آں کشف بے شبہ و نماں ہ صورت مجبور بر آید
بہ نسبت درین صورت زریا باش نہانی گرے نماید بخدائی کند افسر
بہ نسبت درین صورت زریا باش نہانی گرے نماید بخدائی کند افسر

۱۱- قال يا غوث الاعظم نعم الطالب انا ونعم المطلوب انتم ثلاث

الافسان ونعم الراكب انا ونعم المركوب الافسان ونعم

الراكب الافسان ونعم المركوب له سائر الاكوان معناه

ظاهر یعنی اے غوث الاعظم نیکو طالب منم و نیکو مطلوب اند انسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

علیہ و آلہ وسلم و اولیایر اگر انسان جز آئینہ بیش نیست پس خود را در انسان منبذ

و خود طالب بر خویش شود و نیکو راکب منم یعنی نیکو سفیدہ تجسم محبت و شوق منم و نیکو منظور

اند انسان شنیدہ قلب المؤمن مرآت اللہ - اَلَّذِي يَعْلَمُ بِأَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ سَمْعًا

اشارت میکند - و نیکو راکب اند انسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و اولیای

نیکو ناظر اند در آئینہ ہمہ ذرہ ما اذا الاشیاء كما هي هم بربس حاکیت و نیکو منظر گاہا

اند ہمہ ذرہ یعنی در ہر ذرہ ظهورا است در ہر ذرہ ایشان ما را بینند و می بینند

ہر ذرہ کہ می بینم قوی می بیند ام رہمن غمرہ میزند و بشارت عارفانست میدان را

ہر ذرہ کہ می بینم خورشید در و پیدا است

اے دوست پنجو قالب مرکب اسب راکب تخمین روح مرکب است

و خدا راکب پنجو بالاند کور است مرتبہ انسان بلند است کہ در تقریر نیاید و در تحریر

تغنیج و محو صیر ماید -

۱۲- يا غوث الاعظم الافسان سرى و افا سره لو علم الافسان

منزلته عندى لقال فى كل نفس من الانفس لمرئى الملك

المؤمن الا انى اگر بشناسد انسان مرتبہ خویش را انچه مرتبہ دارد نزدیک من ہر آئینہ

گوید در ہر دے اندوہاے خود کہ بادشاهی مرا است - نیست بادشاهی امروز

یا ہمہ روز مگر مرا است یعنی منصور مغفور مشہور چو عالم را سجدہ کنان خویش بسیند

خود مسجد بر تخت سریر کہ نعمت فی مقعدی حیاتی نہ اند محریبہ و مستند بر بیون

مع اللہ کہو فی الازل میں نہ کہ غیر او نیم زیرا کہ فلا یكون مع اللہ غیر اللہ خود را غیر او
 نبیند لاجرم انا الحق گوید اینجا قابل ہواست تعالیٰ بچو من الشجرۃ فی انا اللہ گفت
 بچین منظور گفت انا الحق و سبحانی بایزید ہم از اینجا خاست و خدا خواہی ایشان ہم
 فرمودہ است کہ لو عرف الانسان الی آخرہ و آن رئیس الطائفہ و سید القوم چون حدو
 خود نزدیک او نہ میتد حکم آنکہ الحادث اذا قرن بالقدیم لم یبق لہ اثر لاجرم در
 ہمہ وقت غیر او را نہ بیند ایدوست آنجا کہ ظہور خدا است میفرمائی طاقت ندارم
 و جاعاً الحق و زهق الباطل ہمہ خدا بود خود بخود بود برے خود بود و مرتبہ انسان با
 تعالیٰ بچین است بشنود رایات اس و اس گوش جان بشنو ۛ
 با دوست کیے اند چو جان در تن مردم گرنیک بہیمی بحقیقت تو ہم مانند
 نے آتش نے آب نہ خاک اند نہ باد نہ اسم نہ ہمنہ نہ عقل نہ نہ جان نہ
 کیے ازیشان فراید ۔

من رفتہ ام نہ خویش برون و درون ام از من مرا طلب کن من کنوں نہ ام
 با دوست چوں کیے شدہ اہمیت بچو وصل من مغرور استخوان و دگر پوست و خوں نہ ام
 چوں لحم و دم شدہ است مر عشق تو بدانکہ ہستم چنانکہ بودم نہاں کم فزوں نہ ام
 میدانی کہ الاخوان بنیان الرب و فقیہ از محکم کہ انسان گویند چوں شجرہ صمدیت
 پیدا شود ہر برگ او ہر شاخ او جزا انا الحق و سبحانی گوید و ہر ذرہ آئندہ انسان اندس
 چوں در ہر ذرہ انسان خود را بیند و در روح خود او را انا لا غیر فی از اینجا خاستہ و لیکن انسان
 آنچہ مرتبہ میدارد خود را خودنی دانہ و فی شناسد زیرا کہ ہمہ موجود کہ لو عرف الانسان شہ
 مستقبل مجہول کرد اسے ہمراہ ہر کس خدا را میداند و لیکن فی شناسد بچنان خود را ہم
 بیکس نمیداند و فی شناسد جائزہ خبرے نیست کہ چن تم و تن را آگاہی نہ کہ من کہ تم
 خوش گفت کہ گفت ۛ

نہ جان را خود خبر از جان کہ جان چیست نہ تن را از تن آگاہی کہ تن چیست
بندہ بندہ است مولی مولی است چہ شد کہ ہر نگاہ او شد رنگ ہے اولاتناہی
است و گیرندہ رنگہاے او ہم لاتناہی است طریق الوصول لا یقطع ابداً این
معنی دارد عاشق گاہے عین محسوس میگردد گاہے نہ این و گاہے نہ غیر اوست
نہ عین اوست پس سایہ اوست سایہ شخص کجا شود ۵
پیش سایہ

بوالعجب کائے و بس طرفہ رہے است این چہ عین آن بود آن کے شود
تخلقوا باخلاق اللہ ایجا است نہ خلق گیرندہ رکافتے و نہ خلق اللہ را نیابتے
بہر سر تخلق جان میباید ادا ہمہ اوشوی ہم از و کنی و در تو مہم بود شدہ - میفرماید -

۱۳۔ قال یا غوث الاعظم ما اکل الا فسن سنیا وما شرب
شراب وما قام وما قعد وما نطق وما صمت وما فعل
فعل وما توجه الى شئ وما غاب عن شئ الا وانا فیه ساکنہ ربی
و مسکنہ و محرکہ خود میفرماید من چہ کنم اے غوث الاعظم نمیخورد انسان یعنی محدود
ہر ادبیا چیزے را و نمی آشامد و نمی ایستد و نمی نشیند و نمیگوید و نمی شنود و نمی کند
کردنی و نمی کند توجہ بر اے چیزے و نہ غائب میشود از چیزے مگر من در آن انسان
ساکن و مسکن و محرک ام یعنی بی بی نطق و بی سمع و بی مبصر و بی ہمیشی و بی بقعد
و بی فاعل یعنی حرکات و سکناات ایشان را من است بچو قالب را حرکات و سکناات
بروح است و این خاضع محمد است کہ سید ماست و ہر سایہ از محمد ہر ادبیا
با خدا بچہان دان کہ میگوید - ۵

بادوست کیے اندوچہ جان رتن مہر دم گر نیک بینی بحقیقت تو ہمایند
چہ ہے وجود مہرگی دوست گرفت ہست زمین بر من و باقی ہست
استادہ و استادہ و استادہ و استادہ ہست زمین بر من و باقی ہست

است کہ ایشان را میدان و توجہ کنندگان سجدہ میکردند و آن سجدہ ایشانرا نبود و خالق ایشان را بود زیرا کہ اعضاے ایشان ہمہ از خاصہ نور است و آئینہ ساخته اند بر او تعالیٰ و ایشان را از خود پیدا کردہ است برائے خود بچھو میفرماید۔

۱۴۔ قال یا غوث الاعظم جسم الانسان نفسہ و قلبہ و روحہ و سمعہ و بصرہ و لسانہ ویدلہ و سر جلاد کل ذلک بشہ اظهرت لہ بنفسہ لنفسی لا هو الا فاو لا فا غیرہ و ہو اللہ تعالیٰ
اے غوث الاعظم تن ازان محمد دہر اولیا و نفس ایشان یعنی صورتے کہ در تن آدمی است بچھو آدمی و لیکن آن آدمی نیست احسن صورتہ ہواست تن تن زیر راہ تن از کثیف است و او از لطیف و آن معلوم خواہد شد و قلب انسان و روح انسان و گوش انسان و بینائی انسان و چشم انسان و دستہاے انسان و پا ہاے انسان ہمہ این ظاہر کردم من ہر آئینہ بذات من یعنی نور ذات برائے ذات من آئینہ ساختہ ام انسان را پس از آئینہ قالبے بیش نیست کہ درو من می تابم و می نمایم پس نیست آن انسان یعنی نیست حقیقت آن انسان مگر منم و نہ ام من غیر او بکلم آئینہ یک صورت اند انسان و او تعالیٰ

از جمال اوست در بر صورتے حسن کہ بہت در ہر نقابہ منجلی است آن شاید متور من من معنای ثانی اینکہ خلق آدم علی صورتہ را بیان میکنند و میفرماید کہ ظاہر کردم من انسانرا از ذات من برائے ذات من و نیست انرا مگر منم بچھو فتمثل لہا البشر اسوئاً خود را بتمثل انسان ظہور کرد برلے خود یعنی برائے تماشا شای خود صورت خود را برلے خود عرضہ کرد از بہت اینکہ برائے دیدن ایشان شوق بسیار داشت لافی اشد شوقا الی لقاءہم و تعالیٰ عاشق خود است و او را از عشق خود چندان افتادہ است کہ پرواے پیچ ندارد

عاشقِ حق خداست آں بے نظیر حسنِ خود را خود تماشا میکند
 اینجا کے می بایست کہ اورا بعینِ الیمان بشناسد و این نا در است مگر گفتار او اورا
 بشناسد بچو من مسعود نشان خود او کہ من مسعود نام مسعود را دغا کر دیم تا خود مرا کس نام
 اما خود گفت ۷

مسعود بک برائے دغا نام کر دہم ستی صفات را کہ تار سار تم
 تشنیدہ کہ جبرئیل را صحابہ نشا خند سبب غیر صورت جبرئیل پس خدا ایرا چگونہ شناسند کہ
 در ہزار اند ہزار حجاب خود را مستور میدارد ۷

در نقاب معنوی آں شاہِ مستور من
 یعنی بایشخ در رود حقیقت انسان است آں خداے کہ شاہِ با است یعنی کہ آں نمائندہ
 کہ مرا بنمود و مستور گشت از من عاشق را اول قدم این بود کہ بعد دیدن عاشق شود و بعد از آن
 عشق دروے سرایت کند و رانش نیست مگر بہاں مشوق -

۱۵- قال یا غوث الاعظم اذا رايت الفقير المحترق بنارا
 والفاقة والمنكسرة بكسرة الفاقة فقرب اليه لانه لا حجاب
 بيني وبينه فرمود مرا کہ اے فریاد رسندہ بزرگتر بدان کہ آنرا کہ خداے تعالیٰ اعظم گوید
 چگونہ خواهد شد مگر در وصف اعظم اعظمت تصوف یافته است و تے کہ بینی تو سوختہ شدہ
 را آتش فقر سوختہ شدہ است این فقر احتیاجگی کردن است بجداے غرض جل از این احتیاج
 در دل فقیر آتش میخیزد کہ ہرچہ جز خدا است آزا بسوزد و تمام فقر ہم بسوزد پس غوث را
 فرمان میشود کہ وقتی کہ بینی تو این چنین سوختہ را کہ آتش احتیاجگی من سوختہ شدہ است و شکستہ
 شدہ از اں فاقہ یعنی آن شکستہ کہ از ہمہ کس شکستہ شدہ است برائے من و مرا ہمہ نمی یاب
 فاقہ برفوقی و قد پس چون این چنین سوختہ شدہ را بینی تو ہم نزدیک شدہ شو مگر آن
 نتیجہ نزدیک نیست بہاں ۱۷ و پس آن وقت کہ شکستہ شدہ را بینی

مٹائے انجا بشود اشارت میکند معشوق مایش را کہ من انجامی باشم تو ہم انجا بیا ایں ہم مٹائے
 است ازین سوختہ از آتش فقر و شکستہ از ہمہ کس و متصل شدہ بفاوہ جبر محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را و اندام زیراکہ الفقہ فخری تاج اوست یعنی احتیاجی کردن ہوں
 مولیٰ بل و علا خاصہ محمد است ایدوست میدانی کہ فاوہ محمد صحت نیست کہ او را از بر بزر
 فرستادہ و از خلوت بیاسانی ایستادہ کردہ است فقر رجوع کردن الی امدادست و فاوہ ان
 نمیتواند کہ بخوار شدہ و خلوت خانہ نایجا شود بچو بود از سبب آنکہ روزے چند مہینہ جہان بود
 می باید بفرمان او دعوت باطلی باید کرد و گدایان است خود را بخوار باید رسانید پیش
 شکستہ دل و سے پروردگار و نزدیک است و اولیاء ہم بظیف او شکستہ دل انداز است
 آید کہ انا عندہ شکستہ قلوبہم لاجلی چکنم کہ او بر ہما و لیا اشارت میکند و اگر تہ بجز
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انجا بچکس شکستہ تر نیست لیکن ایشان ہمہ اخویٰ للہ
 اند المومن کنفس واحدا ہمیں اند المومن مرات المومن ہمیں ہوں ہند پس غوث ہم
 ازین است پس پندے میدہد رب العالمین کہ تو ہم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم باش کہ مرا انجا بانی محو خواہد گفت۔

۱۶۔ قال یا غوث الاعظم لا تأکل طعاما ولا تشرب شرابا
 ولا تنم نوماً ارغندی بقلب حاضر وعین ناظر قال لغوث
 الاعظم فما اكلت طعاما ولا شربت شرابا لا اعند ربی
 فرمودہ کہ سے غوث الاعظم غور طری م را و نوش آب را و خب خپیدنی گرز نزدیک
 من ہے خافہ و ہشیمہ ناظر بر اسے نمودن خود پندے می دہد غوث را قال النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم لا تأکل طعاما ولا تشرب شرابا ولا تنم نوماً
 فرمودہ کہ من ہے خافہ و ہشیمہ ناظر بر اسے نمودن خود پندے می دہد غوث را قال النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم لا تأکل طعاما ولا تشرب شرابا ولا تنم نوماً

وہو بطعمی ہمین است و شراب با او تعالیٰ ہم کلام شدن است و ہو یسقینی
ہمین است و خپیدن را شنیدہ کہ النوم مع اللہ یگوید باشد
من مست عے عشقم ہشیار نخواہم شد من خفتہ بمعشوقم بیدار نخواہم شد
پس گجوش جان بشو این ہمدخات بود ابرار این ہمدرد و مقرران سیات است کہ
حسنات الابراہیم سیات لمقربین ہمیں غمرہ میزد پس انا کہ گزین ہر سہ معاملہ
شدند و قرار گرفتہ و بانمودہ الاطال شوق الابراہیمی بغافل چنان ہم در آیند کہ
جز از ذات خویش ندانند پس چون شوق او تعالیٰ برایشان از اشیای سخت تر
بود فرماید کہ لانی ای لقائہم لاشد شوقا پس ہر دو مشتاق تراند و اسطغی
تا یکہ دیکہ ہمیں شوند پس از برائے اتحاد کمال ذوالجلال و البجل میفرماید کہ لا
تاکل طعاماً یس مبین سوے من ولا تشرب شراباً و مکن کلاماً بامن ولا
تتم فوماً یعنی محسب با معشوق تو کہ در کنار تست بدان معشوق مشوق شد و با او
آرام گیر اینجا معشوق روح غوث بود کہ در و جمال افتد میدید و با او کلام مید و با او
میخپید و پس فرمان شد الا عندی بقلب حاضر و عین ناظر یعنی مگر نزدیک
من۔ دے است کہ آل دل محمد است صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس غوث را
پندے می دہد حضور دل بچشم روح باشد بر آن دل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
ہمچو خواہد البو تراب رتہ اللہ علیہ آن جوان مستعد را کہ فرمود کہ تو چنین مستعدی ترا
شاید کہ در نظر بایزید باشی آن جوان در غضب آمد و گفت اینجا نشسته خداے ایزد
رامی بنیم بایزید را چرا خواہد دید خواہ فرمود ندید بار بایزید را بدینی بس است از انکہ
ہفتاد بار خدایر بدینی تمام شب کف بکون خواہد نمود کہ ہر چہ خود بینی اندازہ خود
بینی و ہر چہ بدینی ندازہ بایزید باشد۔ گوش بن سب سے عزیز خداست تعالیٰ
ہر سہ سہ جہ۔ مستعد بہ کہ در تہوینیا پس برے ہمیں یدے میدہد رب حاکمین

در آئینہ دل محمد اسلم
 غوث را در آئینہ دل محمد است صلی اللہ علیہ والہ وسلم بن سچم روح تو اسے غوث
 و کلام با او کن و آرام بدو گیر و با او خشب۔ مگر اسے دوست غوث را بچا احمد رسل
 دید و میخواست نمودن یعنی فی احسن صوۃ احمد و شباب در آئینہ محمد صلی اللہ علیہ و
 الہ وسلم تو اینجا بن اینجا کشش از طرف معشوق می نماید زیرا کہ غوث بحین سزاوار
 است و اگر نہ از کوشش خود عاشق آنجا نرسد ۛ

اگر از جانب معشوق نباشد کشتے کوشش عاشق بیچارہ بجائے نرسد

پس غوث میفرماید ما اکل طعما یعنی ندیم سوے خداے تعالیٰ یعنی غوث
 نیز در آئینہ ذات خویش خدا را میبایدے بدید و لا شریک مشرا با یعنی نہ کردم
 کلام با او باہام کہ او مرا گفتے و لیکن من برو ہیج سخنے گفتے و با او سکون و قرار
 نکردم مگر نزد پروردگار بدل خود بد و حاضر و ناظر و در تصور و مراقبہ شدم تا در آئینہ
 صورت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم تجلی شد در آن مقصود حاصل گشت و در اینجا بجز
 فقر آمد زیرا کہ چون در خود محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را یافتند کہ الفقر فخری تاج
 وے بود سر خود دیدند فقیر خود گشتند یعنی سوے خداے عز و جل محتاج شدند
 یعنی چون محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اتحاد شد اتحاد بخدا باید طلبید و را اینجا فرما
 میشود تخلقوا با اخلاق اللہ و اتصفوا با اوصاف اللہ یعنی اتحاد بذات و اینجا
 عاشق بزرگ معشوق میگردد کہ ہرگز بزرگ خود باز نگردد کہ الواحد کلایرجع از اینجا

میفرماید۔ بیت

مسعود بک برے دغا نام کردہ ام شتر صفات را کہ ستار سار تم
 گفت

نہ من نہ ام نہ سہ نہ خدا
 زیر زخود بخود آردن سچ و بھم سچ و نہت
 مصرع

راہِ خدا در آسمان است و نہ در زمین و نہ در دریا و نہ در آتش جہت را و خداوند عز و
جل اندرون جانست سفر اندرون خود باید کرد تا واصل حق شود

اے خدا یا کا ندرون جان پر انسان توی ظلمت کفر است از تو نور پر ایمان توی
چو بہرست ظاہر و باطن گرفت قدرت تو بجان خویش مگر آشکار و پنهان را
اگر در بنگہ شہنم پیش بت کنم سجدہ اگر ایام خریدارے فروشم زہد و تقوی را
اگر سفر کنندہ در باطن خود سفر میکرد بنگہ کہ او چہ می گوید

از دل انسان شدہ گم کردہ است خطا متعکّر گوی و فی انفسکم در دل مسود سیا
کیکہ در باطن خود ندیدہ من کان فی ہذہ اعظمی فہو فی الآخرۃ اعظمی و قتل
مسبلاً بین است اور آخرت ہی نہ بیند یعنی در پیر و مرشد و مہربان و محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نیز نہ بیند فہو فی الآخرۃ اعظمی این معنی داد پس چوں
دیدن اورا ہا کہ بود و اصل مسبلاً ایں باشد معنای ثانی آنکہ کیکہ در روح او
ندیدہ و محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اورا نہ بیند۔ ازین روح روح روحے مراد است کہ
داخل در تن نیست نہ خارج از تن و ملاقات خواہد شد کہ یلقی الشّرح من امرہ
عالی امنّ قیثہ من عبیدہ ان روح اعظم است در دنیا عاشقا را تجلیہا مینماید
تا نش و ارم برایشان میدہد گوناگون صورتہا مینماید تا ان جمال اللہ است

چوں حالت صدہر ان روے داشت بود ہر روے دیدارے و گر
لاجرم ہر زردہ بنمو و یار ہر جمال خویش رخسارے زگر
المتصوّد کیکہ ہم سربا و در نیجا نشد در آن جہان نیز نباشد آہ بغیر از دیدن چگونہ
شناسد و چگونہ با او دوستی کند ہمہ کس بشنیدن عاشق شدہ اند فاما اینجا کے
می بایست کہ در بعین العیان دیدہ باشد و با او گفتہا کردہ باشد او تعالی
و تقدس و تقدس زوفاً با محمد حسینی گیسو و از قدس سرہ عاشق سر فرار

ملاقات شد فرمود بارے بنشیں درین رو گذر من نفی لطیب عیش گذرانم خیمہ و آمد
ہم خیمہ طلعان ز ہم علش از متی چکان مست و خراب خیمہ در شمشیر آید
مقام یگانگی است نہ یگانگی زبان تعالٰی چہ توین گفت۔

۱۔ قال یا غوث الاعظم الاتحاد حال لا یعبرہ بلسان المقال
فرمود کہ اے غوث اعظم یکے شدن و یگانگی حالت کہ معنی و قنیکہ عاشق یکے شہید معشوق و شہید
یعنی معشوق عاشق را در کنار گیر و فرماید انا انت و انت انا ہجو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وآلہ وسلم علی کرم اللہ وجہہ را روزے بنجار گرفتہ بود لحمک لحمی و دماک
دمی و عینک عینی و سمعت سمعی و بصرک بصری الی آخرہ و ان وقت
ظاہر ہم از علی کرم اللہ وجہہ در نظر نیامدے ہمچنان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را با خدا
مزدہل اتحاد دان فوضع ید بید علی کتفی ہمیں غمہ منبرند و آنکہ مخفی داشت کہ
فادھی ائی عبد ماکوئی یہاں است کہ فرمود کہ انا انت و انت انا اینجا مشہور
عشق عاشق ہر جہہ یکے است نہ دوسرے دوست اللہ و لا سواہ یعنی ہر جہہ است
کان اللہ و لم یکن معہ شیء و هو الان کما کان و هو لا یتغیر بذاتہ و لا بصفاتہ
ولا فی افعالہ و لا فی اسمائہ بحدوث الا کو ان فلا یكون مع اللہ غیر اللہ۔
تا این جہاں صورت است و معنی است و زمعنی لظہر کنی ہمہ اوست
میدانی کہ چہ میگویم کہ او بود و نبودشے با او و ہمچنان است او درین حال ہجو او بود
اورا تغیر در ذات است و نہ در صفات و نہ در افعال و نہ در اسماء پیدا کردن
اکوان پس نباشد با او غیر او۔ ہاں ہشتو جہاں صورت خدا است یعنی این نمود
از صورت پاک فیض اوست یعنی مافی الوجود اللہ و معنی جہاں خدا است
یعنی اوست کہ بدین صورت اشکال ظاہر شدہ است۔ خدا اشخص است
جہاں سایہ آن شخص است خداے ظاہر جہاں است و جہاں قائم بخداے

عز وجل ۛ

مینمای حسن خود در بر رخے نوے و گر چونکہ در معنی نہ نیم واحد و یکساں توئی ۛ
 توئی صورت توئی معنی کہ ہم مجد و ہم دیری توئی در دل توئی در تن کہ ہم شش است ہم
 فمن امن به قبل و مراد الحال ومن سر حال اتحادہ فقد
 کفر پس کسیکہ امن گرفت آنخس پیش از پیدا شدن حال پس تحقیق کفر کرد
 یعنی امن گرفتن از ان اتحاد پیش از آنکہ پیدا شود حال فقد کفر یعنی تا مادام کہ معشوق
 عاشق را ہر رنگ خود و رکنار نگیرد و خود را انا انت و انت انا فرماید اگر عاشق خود
 را اتحاد داند فقد کفر زیرا کہ لا تا من من مکرری ہمیرن اشارت است ترا گفتن نشاید
 کہ من تو ام و تو منی این خاصہ اوست تعالیٰ زیرا کہ عاشق ہر چند کہ معشوق متصف
 با وصف شود لیکن از دو صفت خالی باشد از ان کہ ترجم ازین دو صفت است
 نشنیدہ کہ بزرگو اگر گفت لا خرق بینی و بین رجبی الا بصفتین صفت ربانیتہ
 و صفت الوہیتہ وجود نامنہ و قیامنا بہ عاشق ہر گز معشوق نشود بعینہ -
 آے دوست این مقام توین است کہ عاشق رنگ معشوق میگیرد نہ ہم معشوق
 نمیشود اگر میشود معشوق در عاشق خود ظہور و ظاہر میشود و در ان وقت عاشق نمائندگم
 جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ و لیکن مولی مولی است و بندہ بندہ اید و ست
 تفاوت در کلام اوست من چہ کنم گاے گوید فَاَسْتَقِمْ لِمَا اَمَرْتُ کَاے
 گوید فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا کَاے طعنہ زند عیس و تَوَلَّى اَنْ جَاءَهُ اَلَا تَنجِي کَاے
 بلطف محبت خویش اشارتے نماید کہ لولا کہ لما اظهرت الربوبیۃ و كذلك
 ما خلقت الاکوان و لما خلقت الافلاک و بہ کَاے گوید اِنَّكَ لَا تَهْدِي
 مَنْ اَحْبَبْتَ گے فرماید نا اطلب رضاک یا محمد در عشق چنین بوجہ
 بشد۔ ومن اراد العبادت بعد الوصول فقد شغل

جالہ العظم من تنزلہ القلب عن القلب بعد ما خلع وصفی
 و تقی من رجس الدنس و یکہ خواہ عبادت را یا عبودیت را بعد پرستن
 پس تحقیق شرک آوردن کس بخدا کہ عظیم است اسے دوست و بہد والیہ را بیان
 میکند کہ او اصل کا مرجع عشق کیمیا گراست کہ صورت مس عاشق را برنگ متغی
 زرخا ص کند۔ بدانکہ وصول چہار نوع است۔ وصول شریعت۔ وصول طریقت
 وصول حقیقت۔ وصول معرفت اول آنکہ العلم باللہ وصول الیہ یعنی چون دانستند
 کہ کان اللہ و لمحہ بکن معہ شی و هو الان کما کان فلا یکن مع اللہ غیر اللہ
 دیگر آنکہ العالمہو الحق المتحی و اصل بخدا شدت پرستی از بنجارے نمایذیرا
 کہ انجین و اصل فی شاید کہ عبادت کند کہ عمل جوارح است برائے بہشت زیرا
 کہ کردار ظاہر جز بہشت را نہست بلکہ نشاید کہ خدا پرست باشد شاید کہ پیرست
 باشد تا شاہد پرست شود تا ہرچہ بعلم الیقین دانستہ است بعین الیقین روزی
 شود کہ بدانکہ پیر و شاہد جزوی نبودند تا پیر پرست نباشی خدا پرست کے شوی نیست
 مگر آن مرید از بنجا بود کہ بگفتن نام بازید بر آب دریا میشدے و بگفتن اند غرق میشد
 ہم از بنجا است کہ من عرف اللہ لا یقول اللہ و من یقول اللہ لا عرف اللہ
 و ہم از بنجا است کہ لادین لمن شیخ لہ۔ وصول طریقت آن باشد کہ در ہم
 عالم و در ہم دنیا پیر خود را یا مرشد خود را بلکہ در خود ہم پیر خود را یا بہ و در جان پیر خود
 بیند پس عبادت پیر کہ سیکردی یعنی تصویر پیر را فراموش کند و انچہ در پیر دیدہ بود او را
 تصور کند زیرا کہ ہر اسے ہمیشہ تصور پیر میکردہ بود چوں بدو شد دلالہ پیر زمین جین
 برخواست

چوں درآید وصال را حالہ مہر شد گفت و گوے دلالہ
 وصول حقیقت آن باشد کہ آنچہ در جان پیر بود، وصول شود چوں برنگ و

تعالیٰ شد یعنی چون متصف بصفات او شد پس اوصاف او لا تنہای است پس
 طریق الوصول لا یقطع ابدا پس این کس در ہر ذرہ او را بیند موجد ازینجا شود کہ معلنی
 الوجود الا اللہ او را حاصل شود لیکن موجد جز موجد نور نہ بیند کہ ہو النور ایں ہم
 کسب است ما در ار الورا را راست - وصول معرفت آں باشد براشیاں الہامی
 بیند صورت ایشان ہم بیند و جلوة نازنین ہم بیند آن جلوة نازنین در ہر ذرہ از ذرہ
 است و لیکن آن کسے می باید کہ کل معرفت در چشم ہے باشد
 کجاست دیدہ کہ آں کل معرفت دلور و گر نہ جلوة آں نازنین کجاست گیت
 عارف در ہر ذرہ خدا را بیند ازینجا است کہ
 مصرع

در ہر چہ نگہ کنم قوی پسندارم

شرعیات طریقت حقیقت ایں ہمہ کسب است بہ کسب حاصل میشود و لیکن معرفت
 از غیبات اوست نہ بعبادت چون از عالم معرفت اللہ تعالیٰ در عالم شریعت محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم باز آید نشان آن عالم ایں باشد کہ ان صلیکشت
 اشراکت دان لہ اص کفرت و کذ لک کافر شد م و زنا رستم اللہ اکبر جنات
 الابرار سیات المقرین ہم ازینجا است

اے ہر کہ در آل عارض نیلے تو دیدہ است کور است اگر جانب یوسف نگریدہ است
 بگردن عبادت از خود بخدا رسد بعد بر اے کہ کند عبادت کسیکہ چندین عبارت
 ظاہر و عل باطن پچلہ و مجاہدات و مسافرات دریں جہاں مشقتہا کرد اکنوں اں و
 اُن در نظرش آمدہ است بزبان حال در گوش جان ندا میدہد کہ اِنِّیْ اَمَّا اللّٰهُ اَلَمْ
 تَرَ اِنِّیْ رَجَبْتُ فَاِمْرِئِیْنِ چہ دانند کہ ہو تعالیٰ فرمودہ است وَاَعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی
 یَاْتِیَنَّکَ الْیَقِیْنُ ہو اللہ و چہ دانند کہ من نصر الی معبودہ سقط عن عبادتہ درین
 محل چون ساکت در آید اتحادے روے نماید کہ اگر آنرا رد کند تحقیق کافر گرد ایں

نیت مگر ہمہ رنگ معشوق لباس خود طلبیدن کفر است ہم ہموں فرمود کہ من روحانی اتحاد و فقد کفر پس یکہ دریں اتحاد و آید او سعید است سعادت ازلیہ کہ ہرگز مغدول نہ گردد بعد ازیں فاما یکہ اتحاد او ہمہ رنگ نشد ویل مراور ازیکہ ہرگز در اینجا نخواہد آمد بچو میفرمود۔

۱۹۔ قال یا غوث الاعظم من سعد بسعادت الازلیة طوبی لہ لم یکن یخذل لا بعد ذلک قط ومن شقی بشقاء الازلیة فویل لہ لم یکن مقبولاً بعد ذلک قط یعنی جلالی جلالی است و جہانی جہانی است و ذاتی ذاتی کہ لا یتبدیل یتحقق اللہ کافران را ہر زمان ضلالتی دیگر است و مومنان را ہر زمان برایتی دیگر فیض من بشاء و یخدی من بشاء و لیکن ایں ہمہ اوصاف است یعنی خویش را بظہور جمال و جلال شہر کردہ و اگر نہ ادنا الاشیاء کما ہی نہ طلبیدے گا ہے آدم و ابلیس ظاہر کنند گا ہے موسی و فرعون آشکارا کنند گا ہے ابراہیم و فرود و نموداری کنند گا ہے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ابو جہل نماید و لیکن مسمی خود یکیت ہواست کہ بدیں صورت و اشکال ظاہر شدہ است تو نیکو بچکر ہو المعطی ہو المانع ہو الضار ہو النافع ہو الہادی ہو المہدی ہو المعز ہو المذل ہو القہاد ہو الغفار و از جمال اوست در ہر صورتی کہ بہت در نقاب منوی آن شاہد ستور من

۲۰۔ قال یا غوث الاعظم جعلت الفقر والفاقة مضیتین

للا انسان فمن ركبها بلغ المنزل قبل ان يقطع المنازل والبواقي فرمود مرا کہ لے غوث بزرگتر گردانیدم فقر و فاقہ را من مکر بہا برے انسان پس یکہ سوار شد بر اں فقر و فاقہ پس تحقیق رسید منہر گاہے پیش از آنکہ قطع کند منزل لہا و بواہیہا یعنی فقر اختیار کنی کردن سوے خدا است ذوقہ از خود بیرون

آدم - فقیر تجرید میطلبہ بد براے رسیدن منزل گاہ مقصد صدیق عینک ملیک
 مُقْتَدِر بر فقر و فاقہ این بیت مناسب حال شدہ است ۔
 امان فدائے خیر تسلیم کردہ ایم خواہی بدار خواہ بخش راے رست
 بد اے دوست ازین فقر الفقیر فخری مراد است و از فقر فاقہ مآذراع
 البصر و مآطی مراد است یعنی فقیر کسے است کہ سوے خدائے عز و جل
 محتاج است و صاحب فاقہ کہ اگویند تا مادام کہ مقصود را ندیدہ و تجلی جلالی و
 جمالی شود برو نظر نکند و چشم روح را اگر سنبذ راے ذات او دارد ہر چند کہ واردات
 شود منکاز و شود باغیر او سکون نخند پس کیکہ اختیائے بچین کرد او را رویت من
 است کہ من بنمایم خود را بدو و اگرچہ منازل و بودی قطع نکرده است یعنی
 موت و قبر و سوال و حساب و حشر و صراط و میزان و بہشت و دوزخ ۔
 ۲۱۔ قال یا غوث الاعظم و علم الافسان ما کان
 لہ بعد الموت ما تمنی الحیات فی الدنیا و یقول بین یدئ اللہ
 تعالیٰ فی کل لمحۃ و لمحۃ یا رب امتنی فرمود مرا کہ اے غوث اعظم
 اگر بدان انسان انچہ مرا و است بعد موت تمنی نکند حیات از ان دنیا را
 ساتھ فسادہ بگوید کہ اے پروردگار بمیراں ہا بمیراں یعنی موت چلے است کہ
 میرساند حبیب را سوے حبیب بعد فنا بہ بقا چہرانی شدن نخواہد زیرا
 کہ بعد بیرون آمدن خود بخدا رسد عز و جل چہر اتمنا بر قاب کہ زندگانی
 در دنیا میدارد کہ کند آن محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از بہت زندگانی
 بقلب دنیا فرود کہ یا لیت رب محمد لم یخلق محمداً یعنی اے
 کاشکے کہ پروردگار محمد نیافریدے محمد را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصورت تش
 و تشکل محمد از نفس قاب خود خدا ص میطلبہ زیرا کہ از پروردگار فرستادہ

واز خلوت به پاسبانی ایستاده کرده است بر اے مقام خود رجوع کردن
منخوا اید زیرا که میان بنده و خدا همین قالب است که رحمت میدهد چون
از قفس قالب نجات یافت بخدا رسیده باشد - بیت -

بینی و بینک انی یزاحنی ادر فی بلطفک انی من البین
کسے تمنا بزندگانی خود کند هرگز نجات غر و جل زسد زیرا که من کان حیثاً
یعنی کسیکه شود فانی بموت معنوی ذَا حَیْثٍ اِهْ مِیْسُ نَدِ کُنْمِ من او را بمن
برویت من چون مرا عزیز زنده شود که هرگز نگیرد مگر آن خواجہ خضر همین آب
چشیده -

مردیم همه تشنه و سپهات ما خشک لب و تو در آب حیات
جان نغم تو میرد رگ بهانه در میان رے نما و جان بهر دور کن بهانه را
نَحْنُ أَقْرَبُ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا تَبْصُرُونَ
وقت مردن اگر شربت یدارید و چه شیرین شود آن تلخی جان کندن
در شوق تو ماستقال چنان جان بدیند کما نجا ملک الموت نغمه هرگز
کیکه محال که بعد از موت است اگر بدانند چرا تمنا بزندگانی کند -

۲۲- قال یا غوث الاعظم حجة الخلاق عندی يوم
القيمة الصم والبكم والعی وفي نلحة الاعظم الابکم
والاعمی و لا تحسروا البکاء وفي القبر کذ لث ومعناه ظاهر
۲۳- قال یا غوث الاعظم المحبة حجاب بین المحب
والمحجوب فاذا فنی المحب عن المحبت فقد وصل بالمحجوب

معناه ظاهر یعنی محبت پرده است میان محب و محجوب پس خدا صی برین
احمد ر میانه باشد پس نمود خدا یعنی نور است - محمد بن احمد نقشبند

ان محمدؐ حجاب است میان صورت احمد واحد چو از قالب محمدؐ خلاص یافت احمد یا احد و اصل شد پس اے دوست محبت قالب انسان است یعنی روح نور اوست و نور او قدیم است از محبت خویش قالب آدم و اویما پیدا کردہ است و محبت روح انسان است و محبوب خداست پس چوں روح از قالب فانی شدہ یعنی نقل کردہ ازین دار فناے قالب بنجا رسیدہ رفت یعنی بدر بقا رسیدہ قطرہ در دریا رسیدہ پرہ میان خدا و روح ہیں قالب بودہ چو حکایتہ عن اللہ تعالیٰ وجودک حجاب بینی و بینک معلوم خواہد شد۔

۲۴۔ قال یا غوث الاعظم رایت الارواح کلہا یتہرصون فی قوالہم بعد قولی اَکْتُتْ بِرَکْمِ اِلٰی یومِ الرِّقَیْمِ اَمَّا قَالِ الرَّبُّ تَعَالٰی مِیْکِیْہُ دِیْمٌ مِنْ ہِمِّہِ اَرْوَحِ رَا یَعْنِی دِیْمٌ مِنْ خُدا اے را کہ رقص میکنند در قالب اے انسان بعد از گفتن اَکْتُتْ بِرَکْمِ اَرْوَحِ قِیَمَتْ زِیْرَ کہ غوث الاعظم در آئینہ روہما جز خدایا ندیدہ چو آن رُس الطائفہ سید القوم فرمود کہ سی سال است کہ با حق تعالی سخن میگویم و خلق بینند و کہ جنبہ با سخن میگوید اے دوست صاحب شریعت نظر بر انسان کند جز دست و پاے و قالب ہیچ در نظرش نیاید چوں صاحب طریقت نظر کند صورت ظاہر ہم بیند و صورت سیرت باطن ہم بیند چوں محقق نظر کند جز نور کہ تو او را روح گوئی نہ بیند چوں عارف نظر کند جز خداوند را نہ بیند و کلام با او کنندہ با قالب ہمو عالم بر گور میت ایستد جز خشت و گل را نہ بیند و صاحب طریقت اگر ایستد گور ہم بیند و اتحان و صورت و سیرت او ہم بیند و چوں محقق بیند اگر آن میت جلانی است تجلی جلانی و اگر جمالی است جمالی بیند چوں عارف بیند محالہ صورت روح بیند بلکہ در آئینہ روح خدیرا بیند بنو متفہ عاشق نکحہ ام کہ عاشق زین خشت و گل وزیر ہر ذرہ ستون در روح جز مشوئی نہ بیند یا بنجامہ اے است کہ دیدن تو دیگر است

و دیدن عاشق دیگر۔

۲۵۔ قال الغوث رایت اللہ تعالیٰ وقال لی یا غوث الاعظم

من سألنی عن الرویت بعد العلم فهو محبوب بعلم الرویت
ومن ظن الرویت غیر العلم فهو مغرور برویة الحق سبحانه
وتعالیٰ فرمود کہ اے غوث گوش جان بشنو کہ دیدن خدا را مثالها است یعنی بعضی

در بہشت خواهند دید بعضی در خواب درین جهان بینند کہ رویت اللہ فی المنام

جائزہ یعنی مریدان در جان پیران خدا را بینند این ہم جائز است اما آنکہ بہشت

خواهند دید و انشاء اللہ بالصواب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکم سترون

و بیکہر کماترون القسم لیلۃ البدر مثال آنچنان است و آنکہ در خواب بینند

بینند و اندوگر کس نداند و آنکہ در دل خود بینند ویرجہ از دل کشادہ میشود بفرمان العزت

او تعالیٰ و تقدس در آئینہ دل بندہ می تابد و من چون نظر در دل میکند پروردگار خود

را می بیند و چون متقی مزید و صلح بیند بدان ماند کہ صورت صالح مشاہدہ شود سجادہ

بر دوش تسبیح بردست و طاقیہ چہار ترکی بر سر بانوار صفائی کہ در مجاورتی او را فرماید نور

بود پار سا مندرہ مستورہ بر تن غرت محجب و محجب استتار صلاح مستتر کارش نیست

جز سجود و تسبیح یا کردنی بود و بر مصلحت نیستی نقاب چہا ز روے بردار

متجلی را در نظارہ اش جز آہ آہ نباشد در اینچنین محل شاید کہ محمد حسینی برین گفتار آید

اکنون گوش جان بشنو کہ مقصود من در من است

در سیکدہ ساتی شوے در کش و باقی شو

یک لفظ صفائی مے نگہ کن

بر لوح وجودیت نقشے

جز نسخہ صورت نگارے

مگر در شب معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمین معاذ شد نشان دہ کہ

نہ در میان افلاک نیستی و نقاب یک لفظ در نسخہ منقول علیہا مشکوک است ع

رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صودت وضع ید یدہ علی کتفی فوجدت
 بر دانی قلبی انا ملہ دیگر کہ رایت ربی لیلۃ المعراج فی صودت امر دشاہ
 قطط اعلیٰ مراتب دیدن ہمیں دو اندانی طفیل ابن یسوال لایہ اللہ غیر اللہ غوث
 چرا گفت کہ دیدم من پروردگار مرا چگونہ باشد جواب سلطان سید - مخدوم - پادشاہ
 فقیر - درویش - دنی - غریب - مولانا - شیخ - خواجہ - ابن یازدہ خطاب خاصہ
 محی الدین اندان سلطان از ہمہ پروردہ اسے خود اس حجاب ماسوی اند بر گرفتہ
 است غوث را با خدا ہمچیں وان دھوا الان مع اللہ کہو فی الازل اسے
 فی الکمنز المخفی غوث سید الزمان است غوث بادشاہ عالم است آن درویش
 کامل الشیخ یحیی و میت است خوانہ کونین است سلطان جہان است پادشاہ
 ولایت است و از فقر فخری غریب است محی الدین ولی اللہ است پشیں
 ولی کہ الولی هو الفانی فاللہ والباقی باللہ والظاہر باصماء اللہ وبصفاء
 غوث در تخفوی خلق اللہ متصف است ولیکن بر اسے شرع اختفا و
 استائے میگوید دیدم من پروردگار را - اسے دوست عارفان خداے عزوجل را پشیں
 و خبر آن مریدانی و اخوان را میرسانند بعضے در صورت امر دان کہ صفت ماہر و یا
 دارند زیرا کہ ایاکم والنظر علی الامار د فان لھم لونا کلون اللہ ابن تربیت
 پیران است با مریدان - عارف کے است کہ در ہر ذرہ خدا را بیند یعنی
 محیط بیند و شناسد و کسیکہ در این جہان ندید و راں جہاں چگونہ بیند و شناسد
 مَنْ کَانَ فِیْ هَذِهِ اَعْمٰی فَمِنْ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی مِمَّنْ اَسْت - بعضے عارفان
 بہر بہر گویند کہ خدا بہر اسے با کہیہ در اجزائے آن حق تعالیٰ را زیارت کردم
 مراجعہ و دست رپوشانیدو ہم مہمان با نرید نشانے خوب داد آنجا کہ گفت دیدم
 کہ ہمہ حق حقیقت بود و ہمہ در دیو رکبہ جزا ورنہ دیدم اسے فلا یکون اللہ

غیر اللہ اذین ہم بالا گویم کہ گوش جان بشنو عاشق در آئینہ شاد بخور وے جمال افتد نہ پرے
 بیند ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در دین زینب زن زید فرمود کہ اللہم
 ثبت قلبی اللہم ثبت قلبی اللہم ثبت قلبی سہ بار گفت آن سرور
 عاشقان فرمود کہ آنچہ در شب معراج فی احسن صورۃ بدیدہ دیدم در آئینہ زینب
 ہم غمرہ زرد ازان نشان داد کہ اللہم ثبت قلبی یعنی ثبت دادر دل مرا بدید
 زینب یعنی این جمال و کمال کہ درین خط نمودن عاشق و شیداشدم این را از دل
 ما دور کن ولیکن لا یتحی اللہ فی صورۃ مرتین بالاذلال الی الابد دایم محترم اللہ
 و الیک از اینجا اوراد رکوع آ و رند اللہ جمع بینا و بینک فتح اباب اکنون بشنو
 چون رئیس الطائفہ و سید القوم در خواہد اوراد فرمود کہ لیس فی حببتی سوی اللہ
 زیرا کہ ہمہ رنگ او شد رنگ خود را در جہ غیش نیافت و دیدن غوث الاعظم
 بالاتر است زیرا کہ دیدہ نہان داشت و سر انجام رسانید در شرع مستمر ماند لیکن اینجا
 ہم قایل بخواست بچہ من الشجرۃ اینجا من الغوث باشد زیرا کہ بی منطوق حق ایشان
 است بچہ الحق منطوق علی لسان عمر فرمود کہ اے غوث یکہ سوال کند
 مرا از رویت من بعد علم کہ العالم هو الحق المتحی فلا یدیکون مع اللہ غیر اللہ
 یعنی در علم الیقین آنچہ دانست نمیدانند کہ بچہ خواہد بدست بعد موت صوری یا معنوی چون بموجب
 تشبیہ کہ تا فی غیرت داشت من ترانی شنید و یکہ گمان بر رویت مرا انجین علم
 او و معرفت برویت رب العالمین معلوم خواہد شد۔

معروف است

شب با تو غنودم و نہ استم کہ توئی روزم بکنار تو بودم و نہ استم کہ توئی

۲۶۔ قال یا غوث الاعظم من رانی مستغنی عن السؤال

و من احیر فی فلا ینفعد السؤال و بگویند متدعیان و متدعیان و متدعیان

یعنی در دل آئینہ رقی کسے نکس پرتو بہ تہنہ و زید رتہ ہاں سہیہ نیاز شد

از سوال رَبِّ اَزْنِیْ وِکِیْکہ مراندید و آئینہ روح خویش اگرچہ ارنی ارنی گوید سود بخند او
دایم محبوب است بختیار ارنی۔

۲۴۔ قال لی یا غوث الاعظم لا الفة ولا نعمة فی الجنان بعد
ظهوری فیها ولا وحشة ولا حرقة فی النیران بعد خطابی لا ^{ههنا}
مضاه ظاهر یعنی رویت اللہ تعالیٰ جنت عاشقان است و قتیکہ در خود خدایرا
بینند جنت و الفت است چون فرمان شود کہ اَلَمْ تَرَ اِلی رَبِّکَ یعنی نہ بینی سو
کیکہ ایں عکس پر تو در ترازو پیدا شدہ است لاجرم بچوبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
در تہا زوزے بفتاد بار رجوع کرے بسوے اومی باید کرد و الفت و نعمت و جو
کہ در گفتن انا الحق و سبحانی بود رفت در الفت از سر نو مسلمان باید شد گر ایزد یوقت
مردن خدایرا عین و عیان بلا مثال و بی بیان دید از ورائے پر وہ خود ا نشان
چنین داد کہ فانا الیوم کافر محسوس قطع زناری و اقول اشہد ان لا اله
الا اللہ محمد رسول اللہ اے دوست درویت المےشوق هو الجنحت
یعنی اما دام کہ عاشق در خود معشوق را بیند بکوت معشوق خود ہم شو جنت است
چون در ذات عاشق محمد عشق پیدا شو و اینچنین عشق کہ نہ صورت دارد نہ
معنی زیرا کہ او تعالیٰ در صورت و معنی بکج و در ذات عاشق پنهانی ہم نماید آن رت
معشوق تخمے بود در زمین ذات عاشق اکنون بکمال گرفت شجرہ صہیت پیدا شد
در تنگناے صورت معنی چگونہ گنجبد در سنگہ گدایان سلطان چہ کار دارد
صورت پرست نافع معنی چہ و انما آخر کو با جمال جانان پنهان چہ کار دارد
اینجا عاشق غالب نہ بود و اگر نہ مجروح شود یا مجروح عاشق مغلوب باشد و خدا ناسب
افت کجا نہ کہ قولہ تعالیٰ وَاللّٰهُ غَایْبٌ عَلَیْکَ امیرہ امر او روح است کہ قولہ
تعالیٰ تَبِیْہِمْ دُحْ مِنْ رَبِّیْ فَمِیْتٌ وَ حَرَقَتْ دُرّاً جہنم بعد خطاب او تعالیٰ

خدا ہند برائے اہل آن و فتنہ را یعنی دوزخیان را اور دوزخ اندازند بعد ایشانی
خطاب شود کہ ہرچہ کہ دم من کردم و ہرچہ کہ من کنم اینک من در کشف و ظہور تجلی آم
چنانچہ در دنیا بودم آنرا بدانید بینید و بشناسید و بعضی را قاتل اخستہ و اینہا ولآ
تکفون حرقت و وحشت ہم بیکبارگی رود

زمان لذت کلام جہنم نہ شود سیم کفار را جہنم بود ز آتش جحیم
لیکن ز سوز رفت و شوق و فراق حق باشند در عذاب شداید دام الیم
ہر آن ششی گل محل گردد ہر یکے رنگ آمیزی کند لیکن از خالصہاے امت محمدت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لما قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فضیب
نار امتی کفضیب ابراہیم من نار نمرود این از عظمت محمد است صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم۔

۲۸۔ قال یا غوث الاعظم فقلت لبیت یا رب العرش
الغظیم فقال بی قل لبیت یا رب الغوث انا اکرم من کل کثرہ
وانا ارحم من کل رحیم الکریم و الرحیم مغناہ خضر بنی برغوث
خلعت از صفت کریم و رحیم می پوشاند یعنی می نماید غوث را کہ کریم و رحیم صفت است
کہ از او ایم و قال انا اکرم و انا ارحم من کل رحیم یعنی بسیار گنجینہ
کریم و رحیم میدہیم لیکن من از ایشان اکرم و ارحم ہستم آئے۔ بہ و نشان پا نشان
را بعطائے اوست او قدیم بذات خود است و فوق یم بذاتہ و ایشان
قائم بدو۔

۲۹۔ فقال یا غوث الاعظم لم عندی الا کونہم لعوام
تشرافی فرمود اے غوث نجیب نزدیک من و نجیب محبون کہ خبیث است
بر منی مرا۔ فقلت یا رب کیف اذہ عندک بس غمہ من کسے بہرہ دیک

چگونہ خیم من نزدیک تو یعنی چکنم و چگونہ کنم و چون باشم اے پرورش کننده روح من
بصورت خویش که تا من در سر بر سر منی مَقْعَدِ صِدْقِ عِنْدَ صَلِيبِ مُقْتَدِرِ
باتو یکتا شده خیم که النوم مع الله این باشد

من است عی عشقم کشت مار نخواهم شد من خفته بمعشوقم بیدار نخواهم شد
این مراقبه و تصور را مرشد ہم دست کنای مجبور مود قال فی محمود الجسیم عن
الذات و محمود النفس عن الشهوات و محمود القلب عن الخیالات
و محمود الروح عن اللحظات و فناء ذائق فی الذات معناه
ظاہر و اشارت میکند غوث را کہ تخمین نجسب نزدیک من امر اینی این خسید
رافق را اختیار میکند بغیر فقیر اینا رسد بچو میفراید :-

۳۔ قال لی یا غوث الاعظم قل لاصحابک من اراد عنکم

صحبتی فعلیہ باختیار الفقیر فاذا استرفقہم فلا هم الا انا

معناه ظاہر - یعنی اے غوث بگودل ترا و روح ترا گرمی خواہم شنیدنی با من در سر بر سر

فی مَقْعَدِ صِدْقِ عِنْدَ صَلِيبِ مُقْتَدِرِ یا شاید شما را اختیار کنید فقر را یعنی

اختر از کنید از عکس پر تو ما کہ در ذات تست و ذات خود را فدائ کنید یعنی محتاج

شوید بسبب من یعنی اگر چه عزیز نگا شده اید اتحاد مرا یعنی یکجا شدن بر اے من

بگویم با من محتاج شوید تا تو من تموی همه مشوق باشی ثم الفقر عن الفقر ازین ظاہر تر بگویم

من بچہ مقصود من است بگویم یعنی چون کامل تمام شود فقیر از فقیر آئینہ فقیر از ان صاف

شود - نمایندہ آن فقیر گزینہ یعنی کل شئی ها کانت الا وجهہ یعنی صورت ما

بزرگ شود یعنی مضمحل گردد و بچہ و جوہ ر یعنی حقیقت عاشق از و در برکت تجلی عشق

نہ عاشق نہ معشوق ہمہ عشق نہ صورت نہ معنی معنی مظاهر هو الباطن

و نہ ما بہ یکے در یکے شود کون عبث نہ بعیش الدار اسے ہمیشہ در -

۳۱۔ قال لی یا غوث الاعظم طوبی لك ان كنت رؤفا علی
بریتی ثم طوبی لك ان كنت غفورا لبریتی معناه ظاہر

۳۲۔ قال یا غوث الاعظم جعلت فی النفس طریق
الزاهدین یعنی زاہدین را اشارہ میکند کہ گردانیدم من در نفس راہ ازاں زاہدان
یعنی وَفِی أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ را ہے کہ بدان بخدا رسند و ذات خویش مینمایند
باید رفت زاہد را ازین نفس تن مراد است و ازین تن تن اندرون مراد است کہ
آن ہم صورت تست ان خلقت است بچو انسان لیکن انسان آن حقیقت نفس
تست بشنوائی فی جسد ابن ادم خلقاً من خلق الله تعالی کھیتہ الناس
ولیس بالناس نفس او است نہ تن ظاہر تو کہ آزا جسم گویند چنانچہ بالا رفت کہ
جسم الانسان نفسه سمو علیحدہ بیان کردہ است من چہ کنم و گرنہ من فرستہ نمی یابم
میان جسم و نفس۔ و جعلت فی القلب طریق العارفين و گردانیدم در
دل راہ عارفان یعنی دل عارف آمیزہ ما است میان دو انجمنان عارفان راہ درویش
گردانیدم یعنی عارف را در دل او خود خود را نمودہ ام اذ انظر فیہ تجلی دہ ایزن
دل شاید عاشق مراد است زیرا کہ در میان کسوت جلال و جمال اوست گاہ ہے
جلالت خود را در آمیزہ ذات شامہ بنماید گاہ تجلی جمال۔ ازین دل روح تو
مراد داریم کہ۔ بجلال و جمال اوست ہم ازین جا است کہ قلب المؤمن عرش
الله تعالی و کذا کہ بیت الله و مرات الله و حرم الله۔ زینجا آن مہر رسول
در جواب سلمتے کہ پرسیدہ بودید رسول الله این الله فرمود کہ فی ثوب مؤمنین
تو نفس خود را انداختہ دل او چہ دانی۔

خبر از کاف کفر خود نداری حق تعالی یہاں رچہ دانی

و جعلت فی الروح حریق الو قہین مبنی بر دہم روح۔ و دقتان

امیر الہی یعنی روح واقفان محمد است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس انہما ہے ہمہ واقفان
محمد است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تا خلعت صورت محمد پوشی در حضرت صدر ترا جا
نہ بند یعنی نظر در آئینہ روح محمد بکن تا مرا بینی کہ احمد صورت احد است و معنی احمد احد است
مَنْ يَطِيعَ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ رَانِي فَقَدْ رَأَى اللَّهَ - ایں واقفان
دانند عارفان شناسد گنگان دریا بند نقش قالب میوہ صورت روح را چہ دانند
و او را چہ شناسد - ۷

تو نقشی نقشبندان را چه دانی تو شکلی بیکر جان را چه دانی
 احد اند نه تن تن را داند و نه جان جان را داند که چیست و کیت ۷
 نه جان را خود خبر از جان که جان چیست نه تن را از تن آگاهی که تن چیست
 ز آید لکوتی را گویند عارف جبروتی را گویند واقف لا محوتی را گویند اما مقصود من اینها
 است بشنو و جعلت نفسی محل الاسرار یعنی گردانیدم من محل ذات
 من یا تخت برائے ذات من محل اذان اسرار محل اسرار یعنی محل اسرار من روح
 تست یعنی روح تو صورت من است و معنی روح تو منم در کسوت روح تو بوظایر
 شده ام الان من سهری و انا سهره ۷

مترسیت درین صورت زیباش نہانی اگر روے نماید بخدائی کسند آفرار
مہر بہمن است کہ او بتو ظاہر است و تو با وقایم۔

۳۔ قال یا غوث الاعظم قل لاصحابک اغتصموا بدعوت
الفرع فانیتم عندی و انا عندکم معناه ظاهر فاما این
نیز مشایب ادعوات هم ایشانند که محبوب رب العالمین اند۔

۳۶۔ یا غوث الاعظم انا ماویٰ کل شیء و مسکنہ منظرہ

والی المصیر معناه ظاہر۔

۳۵۔ قال یا غوث الاعظم لا تنظر الی الجنہ وما فیہا
تترانی بلا واسطۃ پندے میدید غوث را کہ تو ہم ہر مذہب مآذ غالبصر
وَمَا لَظَنَى آءِ تَامِرِ ابْنِی وَرِ مَقَامِ ذَا فَتَدَّ لَی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ ذِ ذِ
اے بطفیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تو ہم ازان محمد ہستی یعنی در جلال و جلال نظر
خود را نگاہدار بر اے ذات من منظر باش تا مرا بینی بے حجاب جلال و جمال
ہذا ظاہر۔

۳۶۔ یا غوث الاعظم اهل الجنة مشغولون بالجنة

واهل النار مشغولون بی اے غوث بہشتیان مشغول بہشت اند و باشند یعنی
با حور و قصور و عسل و لبن و خمران مشغول شوند و اہل نار مرا یاد کنند بنایت شوری
و فراق بہشت ازین مشغول یاد کروں است آئینہ خواہد شد لیکن درینجا بہشتی کسے
است کہ در خود عکس پر تو خداوند عزوجل می بیند و با او مشغول باشد و ہمزگ با او
باشد پندارد کہ من ہمہ معشوق شدم لیکن کسے مشغول بصورت معشوق خود است
لیکن از معشوق دور تر است مجنون ہم گرچہ میگویہ انا میلی لیکن آن میلی دور است
و دوزخی و زندانی کسے است کہ او را می بیند بلا حجاب خود و او داخل شدن
محتاج است برائے اتحاد و دیوز و نیاز عجز و انکسار و نیاز سندی است
الفقر فخری را امام خود ساختہ است و مشغول بہ دست تعالی ایں در نیاز
او و نیاز این در فقار او و استغناء این در زمین مذمت او و سہمان نعمت زنیہ سہانہ
نیقاد بار جان خود بر اے او در می باز و بلکہ در ہر زمان جاگداز میشود و آن زمین
رہ زمین شود

مردہ رہ نہ جانگاہ از نی

منہوزان زمین رہ نہ زو با

این با خدا مشغول است اگر چه در زندان فراق و در زار اشتیاق است۔
 ۳۷۔ یا غوث الاعظم اهل الجنة یعودون عن النعم
 من کا اهل النار یعودون عن العجز۔ یا غوث الاعظم من
 تشغل بشغلی سوائی کان صاحبہ فی النار یوم القيمة معناه ظاہر
 ازین ہوا ہے روح تست یا عکس پر تو دوست پس در قیامت ہم خداوند را
 تات فراق از اتحاد باد شد و ازین قیامت موت مراد است من مات فقد قام
 قیامتہ ۔

۳۸۔ یا غوث الاعظم اهل القرب یتغیثون عنی
 من کا اهل البعد یتغیثون عن البعد سچو بالافت اہل قرب کے ات
 کہ ہمزگ پر تو من شدہ است آن کس ازان عکس پر تو کہ میرا ازان استغاثہ
 میجوید برائے وصال با من بلا حجاب خود سچوں اہل بعد کہ می بیند با من وصل
 شدن نمیتواند و استغاثہ از قالب و زندان دنیا میجوید برائے من تاکہ در جنت
 اتحاد و یکدہی کہ مافی الجنة احد الا الله این جنت خواص شد کہ تو اور عشاق گوئی۔
 ۳۹۔ یا غوث الاعظم ما بعد عنی احد عن المعاصی
 و ما قرب منی احد من الطاعات معناه ظاہر زیر کہ ہر چیز است
 از عنایت من است نہ از کردن عمل صالح نزدیک من شود و نہ از کردن گناہ
 از من دور افتد یعنی بکردن طاعت در جنت در آمدن نعم یا بد لیکن منعم کجا و بکردن
 گناہ در دوزخ اندازیم لیکن از من دور نیست جزاے کردار او مر او را ہم بسوزم
 مبازم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم نزدیک کہ شود و از پشود و دور از کہ است
 و زچہ پست و کہ فتنہ کیے در یکے بہاں در یکے است خواہی دانست۔
 ۴۰۔ یا غوث الاعظم لو قرب منی احد کان

اہل المعاصی لانہم اصحاب العجز والندم قال یا غوث الاعظم
العجز منبع الانوار والعجب منبع الظلمۃ معناه ظاہر وازین گناہ
گناہ مراد است کہ خواہم گفت۔

۴۱۔ یا غوث الاعظم بشرّ المذنبین بالفضل والکرم
وبشرّ المعجبین بالعدل والمقدّم یعنی بشارت دو گناہ گاران امت محمدیہ
کہ مومنان گناہگار اند بفضل من زیرا کہ ہی امہ مذنبہ و انار ب غفور
وبشارت وہ مجب را یعنی کافر را بعدل من و بہ نعم من زیرا کہ وَقِيلَ يَوْمَئِذٍ لِلَّذِينَ
و کذلک ہذیم جَفَّتْ السَّيِّئَاتُ فَتُوعَدُونَ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا
کُنْتُمْ تَكْفُرُونَ اما مقصود اینجا است بگویم بشنو۔

۴۲۔ یا غوث الاعظم اہل الطاعات یدکروں
الغیر و اہل العصیان یدکروں الرحیم۔ قال یا غوث الاعظم
اذا قرب الی المعاصی بعد ما فرغ عن المعاصی و انا بعید
عن المطیع بعد ما فرغ عن الطاعات ہذا ظاہر یعنی اے
غوث من نزدیک ام سوے گناہ گاران یعنی سوے ماشقان من۔ از عشق خدا
پہچ گناہے اکبر نیست کہ بندہ برخدا عاشق شود زیرا کہ این عشق صغیر است لیکن
برائے اینچنین گناہ گاران خداے تعالیٰ قریب است آنکس بعد فراغ عن المعاصی
یعنی بعد اتمام عشق یعنی چون از خود حکم آئینہ یا حکم کبریا دیدن از دیدن من فارغ شدند گویند
چوں ہمہ معشوق شدہ عاشق نیست

اے تہ کہ بدیدار تو می بودم شاد
از عشق تو پر لے خود دہمیت کو
درین حال من نزدیک تر م سوے اینچنین گناہگار و طاہرین باشد پنج بر میگند
اگر این مقرب کند گناہ شود حمدات لا ہر رسمیت امتہ دین۔ از

مقرب جماعتی مراد نیست زیرا که وایم او را میبند بلکه قریب همزگ می باشد - اے
 فوت من دورم از مطیعان بعد از فلغ شدن از طاعت یعنی چون فرمانبرداری می کرد
 بعد از فلغ شدن زوت و تعالیا قیمت ایشان را در جنت الما اے فردوس در تقسیم
 و آرام ایشان بدان نعمت اے حور و قصور مشغول شوند من کجا ایشان کجا الحجة یعنی
 العادین هم از اینجا است گرچه بنایم من در لامکان و در پرده اے نورانی و جلالیت
 و بصفت عظمت و کبرانی بنایم - المعناه الثانی - من نزدیک ام سو گناہ گاران یعنی
 بعد وصول و همزگ شدن اگر عبودیت را بیشتر دارو گناہ عظیم است همچو بیس بیسی
 و مبیند حجاب الا انی تقدمت بالعبودية ولیکن چنان است که بدین گناہ نزدیکتر
 است او تعالی با این گناہ گاران زیرا که گناہ این منقح خود است - المعناه ثالث -
 چون فرمانبرداری معشوق عاشق ننگد گناہ است یعنی خدا عاشق است و او یگانا گناہ گاران
 است محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم معشوق این گناہ بمنزله کرشمه و ناز است که
 عاشقان و اندای اولیا که در مقام معشوقیت آمدند و بودند بحکم صفت و هم کلمات
 بعین اویند از اینجا ایشان را عاشقان نامند نشاند که آن عاشق سرفراز با ناز سحر از
 گیسو و راز حجب ثانی محمد حسین ازین محال چه نشان آورد که میان عاشق و معشوق و محب
 و محبوب حلقه باشد که معشوق و محبوب جوان وصال بود عاشق ازو کرشمه کند و غنچ و
 دهل نماید و اعراض و انما زفراید

عمران خواهم صنما وصال نخواهم

معناه دایع - از احتساب عن المعاصی یعنی همچو زینا میگوید که هر چند یوسف ازین نمیکند
 میکن من نزدیکترم یوسف زیرا که من عاشقم او معشوق و معشوق در قید عاشق نیاید
 و زینا، چنان کنه ان بودند خدمت یوسف خود میکرد از سبب عشق او کذلک محمود
 مدحی پسند ندم و مملکت داشت چون برای ز عاشق شد غلام و از گشت اید و

عشق اور بصفت غلام کردہ محمود عین غلام بود این عشق است ایاز گفت سبج
ذنب در خدمت سلطان نید اند کہ مرارتخت میں نشاند آندہ نو از برنت می نشین گونجی
اے آنکس کہ عشق ذات ماز بود ایاقہ است و اے آنکو وجود ما . وہ زوزبانی یا فہست

اے ماز تو و اے تو از اے دوست بچو ایاز محمود در ایوسف زینجار بچو الف
الف را دان بچو فرمود لولاک لما خلقت الا فلاک لولاک ما خلقت لکون
لولاک لما اظهرت الربوبیۃ و کذاک اذا انت وانت . فا و کذاک کلہم

یطلبون رضائی و انا اطلب رضاک بانحمد و کذاک فذبت علی غایت
یا محمد - المعنا الخ حسن ان الله قریب الی العہد گناہ احمد عشق احمد مراد
آدم معنی دیر آنکہ فاعید تن امیص اذ اخر غ من طاعات زان گناہ گناہ احمد

مرسل مراد بود ازین مطیع ابلیس را مراد دایمہ زیر کہ جو فردان ہیں رواند باقی در شمار
نمی آرند بچو منصور مغفور فرمود ہما صحت الفتوت الاحمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم و الا ابلیس لعنة اللہ علیہ یعنی ابلیس را ظاہر بچو من و ہمہ کس اند

کہ فرمود اسجد لادم لیکن در باطن بچو معاندیوسف کرد کہ ابکہ دند فرمود لا تسجد
من خدشت طین و لا تسجد بغیری بجایہ بر آن امر گردین نہاد و قہ . ہر دست فگند
آن بیچارہ را ہم عجب آند کہ مر جہ فرمود کردہ ہر ہر نہ چہ این جو زکر کہ بر من مسکیں کر

خود خواندہ خود ہر براند بیچارہ باشد طفل علمائے روزگار چہ ہر نہ

عشق را بوحیفہ درس نگفت شافعی را در روایت نیست

بواجب سورہ ایت سورہ عشق چار مصحف از یک آیت نیست

۲۳ - یا غوث الاعظم خلقت العوام فلم یطیقوا انوار ربہا فجعلت

بنی و بینہم حجاب ظلمۃ خلقت الخواص فلم یطیقوا محاورہ

فجعلت الانوار بنی و بینہم حجابا مغاۃ . یعنی پیدا کردہ من عوام

را پس نہ پیدائید طاقت نور ربانی مرا پس گردانیدم میان من و میان ایشان پر دلے
ظلمانی تار کیے معنی ہوا الاخلاق الذميمة بين العام وبين الله حجاب در شغل نام
چنان متغرق ماند کہ سر بر کشیدن نمی تواند کہ تا و پر دلے نورانی ہم در آیند و اینست
گر اخلاق حمیدہ و پیداکردم من خواص را و نمی دارند ایشان طاقت قرب من پس دنیا
روشنائی را میان من و میان ایشان پر دلے دوست اگر فرق میان عوام و خواص
کنم و نویسم مجلدات شود باے بشو عوام اہل شریعت اند و خواص اہل طریقت اند عوام
اہل طریقت اند و خواص اہل حقیقت اند و عوام اہل حقیقت اند و خواص اہل معرفت اند اما مقصود ما این بالاتر
است کہ عوام عاشقانند و خواص آماکہ در مقام معشوق اند زیرا کہ ہمہ کس اورا می شناسند
و عاشق شیدا شدہ اند اگرچہ نمی دانند

میل خلق جسمہ عالم تا ابد گزشتہ دور نہ جاذب سوخت
جز ترا چوں دوست توان داشتن دوستی دیگران بر بولے تست

آینما تَوَلَّوْا فَمَنْ رَدَّ وَجْهَهُ لِلَّهِ سِرْكَرِ دوست داری اورا دوست داشت باشی و ہرچہ بدو رو
آری بر و آوردہ باشی و مقام معشوق ہمہ اولیا میدارند کیے از ایشان غوث اعظم
است کہ مقام مشوقیت میدارند اکنون ہاں و ہاں آن غوث را خداوند تعالی از مقام
معشوقیت در مقام مجرب عشق آوردن می خواہد و براے این پندے میدہد۔

۴۴۔ یا غوث الاعظم قل لا صحابك من اراد منك ان
يصل اليّ عليه الخروج من كل شيء سوائی اے غوث گویا ران خود را
بخشی دس تر و روح ترا و ستر ترا اینکہ اگر واصل شدن بمن خواہی پس با و نہ نما را کہ از
عصائے تواند کہ غیر من نہ بغیر صورت من اند بیرون آید زیرا کہ ایشان مقتید اند
و من معقوّم کہ در قید شکل و صورت یک نہ نمائم پس براے آوردن در مقام مجرب عشق
میفرماید کہ از خود و از اخلاق خود بیرون آئی۔ بمن رسمی بچودع فہنسل فتعال یعنی از

قص قباب خود بیرون آئے تا بن رسی گر غوث را از دوا فدا بدار بقا میخواید و رون
برای این پندے میدہ غوث را۔

۳۵۔ یا غوث اعظم اخرج عن عقبة الدنيا تصل بالآخرة
واخرج عن عقبة الآخرة تصل إلى۔ یا غوث الاعظم اخرج
عن القلوب والارواح ثم اخرج عن الامر والحكم تصل إلى معناه
ظہر یعنی از اسوت و ملکوت و جبروت و از بہشت و از دوزخ و از کفر و از اسلام
بیرون شو یعنی ہر گز نام بجز اللہ است خروج کن یعنی چشم از ہمہ بدوز و بر مذہب مآثرع
الْبَصَرِ وَمَا طَعِيَ بِأَشْيَئِهِ سَوَّيْتُ مِنْ بَعْنِي سَمَرُنگ من شویعی تحقیقوا با خلاق اے نبی
اتصفوا باوصافی میدانی کہ بعد ازین چہ معاملہ خواہ شد بزرگے را پریدند ما فضل اللہ
بنت قال ادخلنی ربی جنة القدس یحاط بیتی بذاتہ و یکاشفنی بصفاته۔

۳۶۔ یا غوث الاعظم ان لی عباداً سوا الانبیاء والمرسلین

لا یطلع علی احوالہم احد من اهل الدنیا ولا احد من اهل
الآخرة ولا احد من اهل الجنة ولا احد من اهل النار ولا ملک
مقرب ولا نبی مرسل ولا رضوان وما خلقت للجنة ولا للنار منتم
ولا للشباب ولا للعقاب ولا للهور ولا للقصور و فطوبی لمن آمن
بہم وان لم یعرفہم۔ یا غوث الاعظم انت منهم و ہم
اصحاب البقاء المحترقون بنور اللقاء ومن علاماتهم فی الدنیا
اجسامہم محترقة من قلة الطعام والشراب وانفسہم محترقة من
من الشهوات وقلوبہم محترقة عن الخطایات وارواحہم محترقة
عن الخطات و ہم اصحاب البقاء المحترقون بنور اسق
وہم ایشان خود بیان میکنند و بغیر ایشان هیچ کس نمی تواند از صفات

ایشان و از شناخت ایشان قاصر ستیم و عاجزیم و برائے رویت تھائے ایشان شتاب
ہستیم ایشان را با خدا بچنان دان
با دوست یکے اندچوں جان در تن مردم گرنیک بہ منی بحقیقت تو ہمانند
ایشان طاهر با سماء شد و صفات اند و نشان ایشان خود خود فردہ من ازیں بالاتر چسبم
کہ عالم زیر و زبر نشود۔

۴۔ قال یا غوث الاعظم اذا جاءك العطشان في يوم
شدید الحر وانت صاحب الماء البارد وليس لك حاجة للماء
فلو كنت تمنعه فانت ابلخ الابلخین فكيف امنعهم رحمتی وانا
شهدت علی نفسی بانی ارحم الراحمین اما انی مقصود من ازیں است بگویم
گوشت جان بشنواذن میدہ غوث را کہ چوں آئید بر تو تشنگان رویت من امانیکہ برائے
رویت من تشنه داشته اند روح را یعنی از دیدن انوار جلال و جمال و از کشف غیب دید
روح را بر بستہ اند مراقبہ برائے من میگردہ اند و منتظر بہ تھائے من اند و در سخن فرقا
اند متصل شدن با من نمیتوانند اگر ز غایت تشنگی بر تو آئید برائے شراب وصل با زیراکہ
انت صاحب الماء البارد و ازیں بار بہار و آب حیات شراب کلام اللہ است و رویت
جمال تھائی بہ نسبت بہ تشنگی چہنیں گرد آئیدہ ام در طرۃ العین طاب
طاب من سانی و نوو و صلحی بر دین طابن ما یعنی تو ہم بچو داؤ و علیہ الصلوۃ یا شعی یا داؤد
اذا رببت لی و انا فلنکند خادم و ترا گرچہ حاجت وصال نیست زیرا کہ از فریق
و وصال تو بلا شدہ و معاملہ ترا بجای رسانیدہ ام کہ جز من بچس نداند پس اگر من کنی صاحب
از طلب من یعنی اگر شرب زہر منی و را پس یا شعی یا شعی یا شعی یا شعی یا شعی یا شعی یا شعی یا شعی
را بنما یعنی محو یا عاشق سرور را بنما یا شعی یا شعی یا شعی یا شعی یا شعی یا شعی یا شعی یا شعی

تو هم توجہ ارشاد کن تا ایشان ہر گنگ تو شوند بد آنچہ توست اما در حق عاشقان فرمود
 کہ کیف اذنتی رحمتی یعنی چگونه باز دارم من جمال خود را ان عاشقان من زیرا کہ انا اشہم
 شہدت علی نفسی بانی ارحم الراحمین و بدستیک گواہی می دهم من بذات
 من اینکه من ارحم ہستم از راحمان از ان راحمان اولیاً اند مراد اند یعنی ادبیات من
 بصفہ رحمت من متصف اند نعمت خود را خلعت خود را منی خود را بجان خود می بخشند
 ما از ایشان ارحم ہستم یعنی آنچہ ایشان کنند بطفیل من کنند و آنچہ من کنم من کنم یعنی مردان
 از روح پیر نصیبی دریا بند و عاشقان از ذات مانع بہا دریا بند ایشان کجا و آن کجا از خود
 بخود برآوردیم ایشان من فائز برآی من از من فی ارحم الراحمین یعنی سستہ ہیم
 ایتنا فی الافاق و فی انفسہم حتی یتبین لہم اند النحی۔ انا انہم فی مریہ
 من لغار ربہم ۛ

یک ذرہ ضایعیت تو ای بندہ نواز بہتر ز ہزار سالہ تسبیح و نماز

۴۸۔ یا غوث الاعظم اهل المعاصی محبوبون بالمعاصی
 و اهل الطاعات بالطاعات ولی و سراء ہم قوم آخر و نلیس
 لہم غم المعاصی ولا ہتم الطاعات پس غوث برآی اتصال ادبی پس
 کہ بکدام طریق بتو واصل شوم من و کد ام پیوستن بہتر و نزد کثیر سوسے تست بچو پرسد
 فقلت یا رب ای الصلوۃ اقرب الیک قال الصلوۃ الی
 لیس فیہا سوا و المصلی غایب عنہا میگوید کہ وصال نہ گویند
 نہ باشد در ان وصال جز من یعنی میان عاشق و معشوق وصال نیست کہ در ان نہایت
 و نہ دوزخ یعنی نہ پردہ جمال باشد نہ پردہ جلال نہ پردہ صورت معشوق نہ پردہ صورت
 عاشق ہمہ عشق باشد العشق هو الذات زیرا کہ فلا دگون مع اند شایرند
 ولا یبصر اللہ ولا یراہ و لا سواہ اینما را منسبتہ
 نہ تری نہ ہرگز نہ دوزخ نہ ہرگز نہ دوزخ نہ ہرگز نہ دوزخ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدعی
الحزن والاکلام وبکے اولیا جم افضل است نزدیک او نشیند و آن انبیا جم قلوب جم
یہ سمعوا الی السموات والارض بعد بکا ایشان در صحت حال حقیقی آئند کہ انہم نزدیک او
افضل است بچو گفت :-

۵۲۔ ثم قلت یارب ای ضحک افضل عندک قال ضحک
الباکین۔ پس پرسیدم کہ ای پروردگار من کہ ام خندہ افضل است نزدیک تو گفت
خندہ گریہ کنندگان یعنی فرمود کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و گدایان امت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچو در خوف و بکا بودند چون اجزان گریہ جمال و کمال میں بینند کہ
نہ در الہ و نہ حور باشند و نہ قصور نہ عیسی و نہ شبہ گر تجلی و نہ ضحکہ تجلی او در خندہ
آمد از خندہ او و خندہ و این خندہ ایشان را بمنزلہ عباد است بزرگ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ازین خندہ نشان داد بجا ذکر حکم عبادہ و مزاحمہ تسبیح و تہلیل و تہلیل
صدقہ ایشان را خندہ از سہ است عظیم کہ در تحریر نیاید ۔ گویم کہ چون حقیقت در مجاز
جلوہ گری می نمایانند ۔

حسن خود از سہ خوان اشکاک و پین چشم عاشقان اور نشانہ کرده
اللہ ولا سواد برائے تماشا خود را بر حسن خود عاشق خود بخود است نہ کس عاشق است
یہ معشوق خود است بر خود است

۵۳۔ ثم قلت یارب ای توبہ افضل عندک فقال توبہ
المنصومین۔ ثم قلت یارب ای عصمت افضل عندک فقال
عصمتہ التائبین مفادہ ہر الذم بتوب عن کل شیء سوی اللہ۔

۵۴۔ قال یا غوث الاعظم لیس لصاحب العلم عندی
سبب مع العلم الا بعد انکارہ لانہ یوترک بعد عنک صادر
و نہ از و نہ بکا است و نہ حق و نہ حق است و نہ حق

شیطاناً۔ فرمود کہ اسے فریاد رسندہ بزرگ نیست برے صاحب دانی خود را
و عالم ظاہر بینان را نزدیک من را ہے با علم ظاہر کہ بزبان مقال میدارد مگر بعد از تکلم
اے نیانہ۔ انکہ گویند علم لدنی بخواں و اگر بدان چندانی کہ بدانی کہ نمیدانم یعنی محض
حقیقی درے است در صدف آن صدف در دریای وحدت است و علم را با سب
راہ بیش نیست پس عالم در قعر دریای وحدت کے در رسد تا نزد صدف کے شود
در حقیقت ایشان را چگونه داند۔ لاندہ لوترک العلم عندہ صا در شیطاناً
یعنی ازین نادانی علم لدنی حاصل میشود اگر آن علم را ترک دہ یعنی اگر علم لدنی کہ معلوم شود بران
اگر کارے بخند شیطان گرد یعنی رانده گرد و از جملہ رانندگان۔ بچو علم ظاہر موسی علیہ السلام
را بود آن علم بیچ فایده نداد چون آنرا فراموش کردہ خدمت خضر اختیار کردید کہ خضر بر علم
لدنی عمل میکرد۔ موسی را تحمل نشد در سہ محل کہ مشہور است خضر فرمود انک کن تستقیح
معی صبرا سہ انجام فرمود ہذا فراق بینی و بینک المصنہ الثانی از ان علم اول علم
این مراد است کہ داند العالم موافق المتجلی ۷

بجہان خرم از آنکہ جہان خرم ازوست عاشق بر بچہ عالم کہ ہمہ عالم ازوست
این علم بیچ سونے غذا کہ در عین یقین و حق یقین نیلایند العالمون بحجوبون بعلمہم
ہمیں باشند و اگر این علم را ترک دہیم شیطان گرد یعنی دوبار فراق باشند این عالم شد کمال
باید این علم را پذیرفت کند یا شاید پرست کند یا بت پرست کند خدا پرست شود و کفر زنا
از ریجا روے نماید کہ شیطان محض گرد و مشہور است کہ ابر و دوق گذر کنی بہ بہشت نری
و ز بہشت گذری نہ بخد از سی عالم بخد از ستا کہ عاشق نشود یعنی غیر عشق بنجد ایچ کس نہ سیدہ است۔
۵۵۔ فان الغوث الاعظم رايت الرب تعالی فسألت یاز
ما معنی لعشق فقال عیش بی وق قلبک عن سوائی فرمود ان
غوث کہ دیدم من پروردگار کہ بنداست از رسیدن فہم مردان پس سوال کردم من

چیت وچ معنی دار و عشق فرمود کہ اے غوث بڑی بمن یعنی زندہ باش من و نگاہدار دل ترا از بمن۔ میدانی چہ میگویی چون خداے تعالیٰ بندہ را دوست دارد و خود بر بندہ خویش تمام شود چنانچہ غوث شدہ بود و غوث را مقام معشوقیت یعنی غوث را ہر گ خود و مصنف بذات خود کہ در بعدہ بندہ را بر خود عاشق گرداند ہمو غوث را درین حال کہ اول بنمود و در عشق خود شد اگر چنان مبتلا کرد کہ سجدہ را فراموش کرد علم بہہ چہل گشت۔ غوث از عشق صغیر خودی پرسد کہ پروردگار چہ معنی دارد یعنی چہ حال میدارد این عشق من کہ بتو از اس مبتلا شد پس تربیت میکند امتد تعالیٰ کہ عیش بے وقی قلبک عن سوائی یعنی بشارت میدہد کہ زی بمن و نگاہ داشتن دل خود را از غیر من خود را زندہ وان اللہم احیایک این معنی دار و عشق معلوم خواہد شد۔

۵۶۔ یا غوث الاعظم اذا عرفت ظاہر العشق فعلیک بلقاءک عن العشق لان العشق حجاب بین العاشق والمعشوق یعنی اے غوث چونکہ شناختی و دیدی پیداوات مرا کہ در دل و در روح خویش تو عاشق و مبتلا شدہ لیکن ازین ہم ترا شاید کہ فانی شوی زیرا کہ این عکس پر توے از ذات من است این عکس پر تو پرده است میان من و میان تو ازین پرده خود گذشتن را پندے میدہد رب العالمین حققت غوث را۔

۵۷۔ قال یا غوث الاعظم اذا اردت توبۃ فعلیک باخراج الهم عن النفس ثم باخراج خطرات عن القلب تصل الى والا فانك من المستحضرین۔ یعنی اے غوث چون خواہی توبہ ایجنی ازین عکس پر تو پیدا شدہ است اگر ازین رجوع سوسے من کردن میخواہی پس با دمرت کہ بیرون شوی از اندیشہ از ان ذات تو یعنی چوں عاشق شدی و نہیال داشتی عشق را در خود و سر انجام رسانیدی ذات خویش را پس با یہ کہ بہر بہ در عشق من مہربان تو

شہید باشد و ترا من شاہد شوم و لهذا قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عشق و کتم مات قہیلاً و از غوطرات دل بیرون آئی یعنی دفع نفسک متعل
و اگر نہ پس سستی تو کی از سخن کندگان غوث را سیرت را یہ الافانت من المستخیرین
باتی کہ ام کس مانند کہ در شما آیند آری و المخلصون عی خطہ عظیم سے

از خویش بیرون آئی در دوست در آئی تا گم نشوی گم شدہ خویش نیابی
۵۸۔ یا غوث الاعظم اذا اردت ان تدخل فی حرمی فلا

تلفت بالمک و لا بالملکوت و لا بالجہود یعنی چون غوث اعظم
را ہر چه فرمان شدے بجای آوردے کنون بان و ان در مقام اعلیٰ علیین حرم ابد
است آنجا غوث را آوردن میخواد و برائے ایس میگویکہ اے غوث چون تو خواهی کہ در
شوی در حرم من صوفی شوزیرا کہ الصوفی عرش اللہ تعالیٰ فی الارض و صوفیان اویا
اویندہ زیر پیرا من اویندہ اولیای تحت قیام لا یعرفہم غیری از ہمہ کس اویا
را منحفی و مستر میدارد از جہت عشق خود زیر نیمہ پیرا من خود و بعضے صوفیان را تمنحین
میدارد و الصوفی اطفال فی حجر الحق برائے آوردن درین مقام غوث را پندے
میدہد کہ الفت لمن بک و ملکوت و بحیوت زیرا کہ لان الملک شیطان العالم
و ملکوت شیطان العارف و الجہود شیطان الواقف فمن
رضی بواحد منها فهو عندی من المطرودین معناه ظاہر ازینجا
معوم شدہ سالک چوں اینجا رسد مجاہدہ اختیار باید کرد تا مشاہدہ شود۔

۵۹۔ کما قال فی یا غوث الاعظم المجاہدۃ بحر من بحار
مشاہدۃ فعینک باختيار المجاہدۃ لان المشاہدۃ بدون
بجہدۃ محار دن المجاہدۃ بدہ المشاہدۃ یا غوث الاعظم
من حرم عن المجاہدۃ فلا سبیل الی المشاہدۃ یا غوث الاعظم

من اختار المجاهد قبی لا الغیری فله مشاهدتی شام او الح
یا غوث الاعظم لا بد لطالبین من المجاہدۃ کما لا بد لهم
متی معناه ظاهر۔ وصف مجاہدہ خود فرمود من چ گویم ہرچ گویم مجاہدہ از ان بلندتر
است زیرا کہ بغیر مجاہدہ مشاہدہ نیست و مجاہدہ کار خاصہ اولیا است چنانچہ مشہور است
۶۰۔ یا غوث الاعظم ان احب العباد الی اللہ العبد الذی
کان له والد و ولد و قلبہ فارغ منہما نو مات له الوالد فلیس لہ عین
لہ الحزن بفوت الوالد و لو مات له الولد فلا یكون لہ هم یرت
الولد فاذا بلغ العبد هذه الدرجة فهو عندی بلا والد و
لا ولد و لم یکن لہ کفوا احد۔ یا غوث الاعظم من لم یذق
فناء الوالد نجحتی و فناء المولود بمورقی لم یجد لذت الوحدا
والفردانیۃ معناه ظاہر از والد مراد صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و ولد صورت
مغشوق چن ازین سرود بگذرد لذت وحدانیت و فردانیت خداوند عز و جل را چشمد
و انکہ بدانکہ چہ باید کرد۔

۶۱۔ یا غوث الاعظم اذا اردت ان تنظر الی فی محض
و ختر قلبا حزنا فارغا عن سوائی معناه ظاہر فی محض استغناء
او فی روح خفیا کن ال را و ذال تر من زیرا کہ ذاعند منسبہ قلبی بہ
لاجلی تو ہر دایم بخیر باش رہا ش بہ سے من ۔

۶۲۔ فقلت یدرب ما علم العلم فال یا غوث الاعظم
علم العلم ہوا الجہل عن العلم پس پریدم کہ لے بر دہان من تیرے
سم زبان علم پس فرمود زبان از من است زبان علم یعنی العلم حقیر ۔
فی جہان میں سراسر اساتذہ و اسوہ و ہدایہ و ہدایت دہند

وہو الان لکما کان فلا یکون مع اللہ غیر اللہ واین علم را نہایتے نیست پس توادان
شوچندان بدان کہ بدانی کہ نمیدانم والسلام۔

۶۳۔ یا غوث الاعظم طوبی لعبد مال قلبہ الی المجاہدۃ
وویل لعبد مال قلبہ الی الشہوات۔ اے غوث خوشی یعنی بشارت
باد مرندہ را کہ میل کند دل آن بندہ سوے مجاہدات کہ مشاہدہ است وویل چاہ
دو رخ و فراق مر کے را کہ میل کند دل آنکس سوے شہوات خود پرستی و مہو پرستی زیر کہ
خود پرست نشود از میل دل ہمہ اعضا را میل شود زیرا کہ القلب رئیس الاعضاء
ملک البدن است نشید کہ ان فی جسد ابن آدم ولضعفہ اذا صلحت صلح
سائر الجسد و اذا فسدت فسد الجسد کلہ الا دھی القلب و انزل
کہ بین الاصبغین من اصابع الرحمن ذکر است کہ مرتبہ عرش و بیت الصدو حرم الصدو
مرات الصد میدارد تو میدانی کہ کنندگان محالہ ایشان را مشاہدہ روزی شدہ است۔
وچہ نشان دادہ اند اول از اعلام اولیا کہ توا و را مجنون میخوانی بیان کنم گفت انا لیلی
و لیلی انا و آن منصور مغفور مشہور فرمودہ

واین وجہ کہ مغفور نا طوبی فی باطن القلب ام فی باطن العین
فان خواجہ شبلی محبوب ازلی چنین فرمود کہ انا قول و انا اسمع هل فی الدین غیر
و ان سید الطائفہ رئیس القوم نبایت صوم فرمود کہ لیس فی جنبی سوی اللہ و ان
حسن خرقانی سیابانی گفت انا قل من ربی مبتدین و ان سید العرفا امام الاولیا
لو کشف الخطاء اردت یقینا و ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
منظر اسد فرمود کہ من رانی فقد رای اللہ و ان اولاد رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
بمحق مقبول عجبہ انی محمد سیمنی فرمود کہ در چشم من در آیند و ببینند و بگویند۔ انچہ از کربن مجاہد
نما بہ ۔ ۔ ۔ شت سر فرزند یار محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم است از وی سیم بدات شد

حکایت عن ائمہ تعالیٰ من طلبنی وجدنی اے طلبنی بالمجاہرت وجدنی بالمشاہرت۔
 ۶۴۔ قال الغوث الاعظم رایت الرب تعالیٰ فی رسالت
 عن المعراج قال لی یا غوث المعراج ما زاع البصر و ما طغی
 فرمود غوث کہ دیدم من پروردگار را کہ بلند است از رسیدن فہم مردمان ہمہ روزے
 در سالہ محمد یعنی رب العالمین را ندانست و شناخت پس برادر خود فرسید
 باقی کدام کس اند کہ در شمار تہذیب شو کہ عاشق سرفراز یا رہبر از گیسو دور از جعفر ثانی
 محمد حسینی رسیدہ بعلم لدنی علمای ربانی فرمود کہ روزے در وقت بہارے
 در بازارے میگذشتیم عورتے متے در رستہ بازار شتہ برگ میفرخت شطارے
 چندے گرد گرد آؤان عورت سمن برے ظریفے ترکے تا جگے چاکجے شوئے
 غمزہ بازے عشوہ سازے عشق نمائے یا پروردازے شیوہ ناکے جالاکے
 خندہ او اموات را زندہ میکند و قہقہہ او آزاد را بندہ میسازد ہمہ در پس او آوایے
 نیر و از دہانش از تاب قوسین حکایت میکنند چہمناش از و ہوئی بر انگ از انصاف
 و نشان نمایند رخاںش از سجات قدوسی و سوحی تابشے میخودند پناںش از ربوبیت
 برآمدہ نشے میدادند جنبش از بدر لاموت رمزے میخود و آن چند شطار
 کہ گرد گرد آؤان پیکار بودند ہر یک از آؤان من اھوی و من اھوی اذ بانزائی
 و آن یک فردش بہر یکے رنگ میزی میکرد و ایشان ابیان سیارے سپرد و مرا سو
 خند خود بھوت کرد من چون روم کہ من تخفے شد و داعی انی اندام ساسے درونہ
 و دے میرف و ساعے آؤازے مرے لطیفے کہ دہار آؤان سوآہنکے درے
 بخندم با تہ این بیت تصنیفہ بخواند۔

آنم کہ ہمہ بہان بفرمان من است
 سلطان منہ و عشق تو سلطان من است
 تو دات منی ہمہ جہاں جان من است
 تو آن منی ہمہ جہاں آن من است

پس اے دوست برائے شاہدہ مجاہدہ و بیہ رتہ طفیل، شدے کا طے آنجا
 رہی و گرنہ تو کجا و این غن انکجا این الماد و الحنین و ابن حدیث و رب العالمین
 ثم سالت عن المعراج پس یہ یہ کہ معراج چیست فقال یا غوث
 الاعظم المعراج هو الخروج عن کل شیء سوائے یعنی معراج باطن است
 کج و ہر کجہ از ہر پرتو اے میں کہ از جہان و از جہانی من سوے من بیاد برسی
 و انہ بدل غفای ای اذار السلامہ میطلبہ خداوند غریب و اویہا سوے ذات
 خویش کہ صفت لازم دارد و السلام هو اللہ نیدانی آنجا کہ گفت السلام
 عندک ایہا النبی یعنی ذات من مشتاق است بر تو اے محمد صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم نیز کہ نت نور نوری و سرسری

۶۵۔ ثم قال یا غوث الاعظم لا صلوة من لامعراج عند
 یا غوث الاعظم المحرم عن الصلوة هو احر و من المعراج
 عندی یعنی اے غوث نیست وصال باطن کے کہ نیست معراج مر و از کج
 این غوث کہ مجر و مہش از وصال من یعنی و مجر و مہش از خمس اوقات نماز من مجر و مہش
 است از حال من یعنی او مجر و مہش است از معراج نزدیک من تہ و دیا و تقد
 معراج من سے بہ معراج انفعال غلبہ اگویند و صلوة انصال با حق سبحانہ و تعالیٰ
 اگویند پس اے محمد تمہم میفصل از تہل براہ و صلہ حقیقی و شوق مجاہدہ دینا
 بوصن جہنم براہ المجاہدہ فی الحقیقتہ

مستمن جاسن ز اگر غمرہ نہ
 تریا تہ موت بعدا کس
 و اس میں زہر ہوا ہے
 یہاں ذوق محبت پہن کشت
 و اللہ کے عاشق ہو، رنگ نچو
 یہاں ذوق محبت پہن کشت
 یہاں ذوق محبت پہن کشت

تمہ

مولوی نذر محمد خاں صاحب مولوی خاں
 صدر مدرس مدرسہ روضتین و مہتمم اعزازی
 کتب خانہ روضتین نے
 ذکر کتب خانہ روضتین گلبرگہ سے شائع کیا

مکتبہ کائنات، مہتمم، صاحب اعزازی کتب خانہ روضتین گلبرگہ شریف
 یہ حصہ نذر محمد خاں صاحب مولوی خاں

وَلَقَدْ بَعَثْنَا لَوْلَا حُزْنَ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَقَصِيدَةً لِكُلِّ شَيْءٍ
فَخَذَهَا نَفْسٌ أَمْرًا وَمَا لِي خَلَّدُهَا بِأَخِيهَا

کتاب قطاب

مکتوبات

امام العارفین قدوة الاولیائین شهباز بلند پر وازلامسکان غوامن بحر لاتناهی
عشق و عرفان قطب الاقطاب فرد الاحباب جعفر ثانی حضرت خواجہ
صالح الدین ابوالفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی
قَدَّرَ اللَّهُ لَكَ الْعَزِيزَةَ

چمن توجہ

جناب علی القابول محمد امیر علی خان بہادر اہم ایچ بی اس
صوبہ (کشنر) صوبہ گجرات برفناظم جاگیرت مدینین محلن تنظیمی تاجا و افسرین
و بہ تصحیح و اہم تمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ای ای
ناظم تعمیرات (ذیلیقہ) سررشتہ تیمہ ات بہار علی

در حجتہ الہیہ فی سبیل اللہ
شہادۃ الہیہ فی سبیل اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الواحد الأحد الذي خلق اللوح والقلم والصلوة والسلام
 على رسولہ الاکرم الذی یوتی جوامع الکلم وعلو الہ واصحابہ الطیبین
 الطاہرین الذین انفجرت من ذواتهم القلادسیدہ عیون العظیم والحکم
 حضرت سلطان العارفین مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز
 کے مکتوبات کا بہ مجروحہ لجمال اللہ طبع ہوا اور اہل ذوق کے استفادہ کے لئے شایع
 کیا جاتا ہے۔ ان مکتوبات کے جامع مولانا رکن الدین ابو الفتح علاؤ الدین فرزند
 ارجمند حضرت شیخ علاؤ الدین گوایری قدس سرہا ہیں۔ امیر تمور نے جب دہلی پر حملہ کیا اس واقعہ
 سے تقریباً ایک ماہ پیشتر حضرت مخدوم بندہ نواز نے ۷ ربیع الثانی ۸۱۷ھ کو دہلی چھوڑی
 اور ۲۲ ماہ مذکور کو گوایری داخل ہوئے۔ شیخ علاؤ الدین گوایری کو جو ہر سال پیشتر مرید ہو چکے تھے۔
 حضرت مخدوم نے اطلاع کر دی تھی (مکتوب سیرۃ ہم صفحہ ۱۳۴)۔ سیرت پنج گاہ میں کے
 مکان میں مقیم ہوئے اور ۱۷ جمادی الثانی ۸۱۷ھ کو وہاں سے ہجرت کی جانب
 روانہ ہوئے۔ روایتی سے قبل شیخ عبد الدین گوایری کو منصب خدمت سے سزا فرمایا۔
 حضرت مخدوم کے مریدوں میں یہ پہلے بزرگ میں جنس خدمت دی گئی۔ اس وقت تک
 اپنے فرزندوں میں سے ہر کسی کو انھوں نے خدمت نہیں دی تھی۔ مولانا رکن الدین ابو الفتح
 دہلوی اسی وقت سے دو سال پیشتر حضرت مخدوم سے زیارت کر چکے تھے۔ اور

چند سال کے بعد خلافت سے بھی مشرف ہوئے۔ حضرت علاء الدین گوالیر جو پڑ کر کاپلی چلے آئے اوں کے ہمراہ مولانا رکن الدین ابوالفتح بھی مع اہل و عیال کاپلی آئے اور یہاں متوطن ہو گئے۔ ان دونوں بزرگوں کے مراز کاپلی میں ہیں اور ان کو بجلے گوالیری کے کاپوی کہتے آئے ہیں۔

شیخ رکن الدین حضرت مخدوم کے زمانہ حیات میں گلبرگہ آچکے تھے۔ اوں کے حلت کے چند سال بعد پھر آئے اور چندے قیام کر کے اور پیر کے مزار کی زیارت سے مشرف ہو کر بیدر گئے۔ بیدر اس وقت سلاطین ہمنیہ کا دار السلطنت ہو چکا تھا۔ یہاں بھی چند قیام کر کے حجاز گئے اور صبح زیارت سے مشرف ہو کر وطن واپس آئے۔ حضرت مخدوم کے مکاتیب جو ادھوں نے شیخ علاء الدین اور مولانا رکن الدین ابوالفتح کو لکھے تھے ان کے پاس موجود تھے۔ بیدر میں ایک دوست سے اور بھی بہت سے مکاتیب ان کو ملے اور زیادہ تراو نہیں کے اصرار پر حج سے واپس آنے کے بعد ۱۲۵۷ھ میں ان کو جمع کر کے کتاب کی شکل میں مرتب کیا۔

اس مجموعہ میں حضرت مخدوم کے چھٹا سٹھ مکتوبات ہیں۔ ان میں ایک مکتوب (مکتوب نمبر ۳) سلطان فیروز بہمنی بادشاہ گلبرگہ کے نام اور ایک (مکتوب ۶) حضرت مسعود بہت چینی رحمت اللہ علیہ کے نام ہے۔ بقیہ سب مکاتیب مریدوں اور خلفاء کو لکھے گئے تھے ان کے علاوہ مولانا رکن الدین ابوالفتح نے حضرت مخدوم کے بڑے فرزند سید محمد کبر حینی کے ساتھ مکتوب اور ان کے فرزند اصغر حضرت سید محمد مسخر سینی کے چار مکتوب اور قاضی سراج الدین مرید حضرت مخدوم کا ایک مکتوب بھی شریک کیا ہے۔ ان میں دو مکتوب انہیں کے نام کے ہیں اور بقیہ دس مکتوب ان کے والد حضرت علاء الدین کاپوی کے نام کے ہیں۔ آخر کتاب میں تین خلافت ناموں کی تعین بھی شریک کی گئی ہیں۔ ایک خلافت نامہ حضرت شیخ علاء الدین کو اور دوسرا

حضرت رکن الدین ابوالفتح کو یا گیا تھا اور تیسرا عام خلافت نامہ جو حضرت مخدوم نے لکھو کر محفوظ رکھا تھا۔ جب کسی مرید کو خلافت دیتے اس کی نقل کروا کر اداں کا نام لکھ کر انہیں دیدیتے۔

حضرت مسعود بک جن کے نام کا ایک مکتوب اس مجموعہ میں ہے چشتیہ طریقہ میں نہایت ہی ممتاز بزرگ تھے۔ سلطان فیروز تغلق کے وہ قرابت دار تھے۔ امیری چچو کفری اختیار کی اور شیخ رکن الدین بن شیخ شہاب الدین امام قدس سرہما کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔ یہ دونوں بزرگ حضرت محبوب الہی نظام الدین اویما کے مرید اور خلیفہ تھے۔ حضرت مسعود بک خواجہ بندہ نوازؒ کے ہم عصر تھے حضرت خواجہ کی سکونت پرانی دہلی میں تھی جو اب قصبہ ہرولی کے نام سے مشہور ہے اور حضرت مسعود بکؒ اس کے قریب کے ایک قریہ میں رہتے تھے جس کا نام لاٹوہرا ہے اور وہیں ان کا مزار ہے۔ حضرت سید محمد حنیف جو سیدالسادات کے لقب سے مشہور ہیں اور جن کا مزار بیدر سے ایک میل شمال مغرب جانب ہے۔ حضرت مسعود بکؒ کے مرید اور خلیفہ تھے۔

حضرت مخدوم کی دوسری تہ تصنیفوں کی طرح ان مکتوبات کا مجموعہ بھی نہایت ہی کیا ہے۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد میں ۱۵۲۵ھ کا کتب خانہ نسخہ نمبر (۱۰۰) تصوف فارسی) موجود ہے۔ خواب معشوق یا رجا ببا در کوہ پور میں یک نسخہ عبارت تھا جس سے انھوں نے نقل لی تھی اور دیگر کثر شریف کے کتب خانہ روضتین میں داخل کر دیا تھا۔ بے مدتی کے بعد مجھے کسی تیسرے نسخہ کا پتہ نہیں مل سکا۔ یہ دو نسخہ بہت غلط کئے ہوئے ہیں بر بن ہر ن کے باہم منقلبے سے جس قدر ممکن ہو سکا تصحیح کی گئی۔

کتب خانہ آصفیہ کے نسخہ میں صرف کتبہ مکتوب ہیں۔ سب سے اول سے بعد۔ مکتوب کا کسی دوسری کتاب سے متعلقہ نہ ہو۔ یہ نہایت ہی میں مکتوبوں میں نہایت

مندرج ہیں۔ ان کی تصحیح اس کتاب سے مقابلہ کر کے کی گئی۔ نہایت انوس ہے کہ کسی قیسے نسخہ کے نمٹنے کے باعث خاطر خواہ تصحیح نہ ہو سکی اور جا بجا الفاظ اور جملے مشکوک ہو گئے۔ ایسے اکثر مقامات پر استفہام (؟) کی علامت لکھ دی گئی ہے۔

شرح رسالہ قشربہ اور جواہر الشان کی طرح یہ کتاب بھی ہمارے محترم کرم فرما جناب نواب محمد امیر علی خاں بہادر دام اقبالہم موبہ دار صوبہ گلبرگہ دناظم جاگیرا در رویتین کی حسن توجہ اور ادا کی سرپرستی میں منجانب کتب خانہ رویتین طبع ہوئی اور اہل ذوق کے استفادہ کے لئے شائع ہو رہی ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ ادا کو دارین میں جزا خیر دے۔

حضرت حواجہ بندہ نواز نہایت کثیر التصانیف بزرگ تھے ادا کی تصنیفات کا زمانہ تقریباً ۱۷۵۰ء اور ۱۷۵۵ء کے درمیان کا ہے ان کی جلالت شان کے باوجود بہتری تصنیفیں زمانہ دراز سے مفقود ہیں اور نہایت جستجو اور تگ و دو کے بعد جو دستیاب ہو سکیں ادا میں بھی اکثر کے نسخوں سے زیادہ کا کہیں بہتہ نہیں ملایہ برکت و سعادت خداوند تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقاے ولی نعمت ظل اللہ فی الارض سلطان العلوم

اعلیٰ حضرت آصف جاہ سابع اعلیٰ اللہ عمرہم وادام اللہ ملکہم وددہم کے نہایت مبارک مہد ابد مدت کے لئے ہی مخصوص فرمائی کہ اب چھ سو سال کے بعد وہ کتابیں جو مفقود تھیں طبع ہر منظر عام پر رہی ہیں اور اہل دل اور ارباب ذوق کے استفادہ کے لئے شائع ہوتی جا رہی ہیں۔ آقاے ولی نعمت اور شاہزادہ گان بلند اقبال کیلئے بارگاہ رب عزت عجیب ادعوات میں صمیم قلب سے نہایت عجز و الحاح کے ساتھ میری دعا میں ہیں جو حضرت محمد سید محمد حسین گیسو دراز خواجہ بندہ نواز قدس سرہ نے سلطان فیروز پور کے لئے کی تھیں دکتوب ۱۲۹۰۔ حق سبحانہ تعالیٰ شرف قبولیت

تمنا از فرادے بھرست البنی والدہ الامجاد -

اس کے بعد کئی صفحوں میں مکتوبات کی فہرست دی گئی ہے -

رَبَّنَا فَاعْفُ عَنَّا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا
مَعَ الْكَافِرِينَ - وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا
فَاَنْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ؕ

خاتمہ

سید عطا حسین

حیدر آباد دکن

شوال المکرم ۱۳۶۲ھ

فہرست
(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بند نواز قدس سرہ

صفحہ	نام مکتوب الیہ	پریم
۳	بعضے مریداں و معتقداں	۱
۸	مولانا محمد معلم و بعضے یاران دیگر گجراتی	۲
۱۱	قاضی علم الدین ہر وچی	۳
۱۷	قاضی علم الدین ہر وچی	۴
۱۸	بعضے مریداں و معتقداں	۵
۱۹	بعضے مریداں	۶
۲۵	بعضے مریداں و معتقداں	۷
۲۷	مولانا نظام الدین محقق	۸
۳۰	شیخ علاء الدین کالپوسی	۹
۳۱	شیخ علاء الدین	۱۰
۳۱	شیخ علاء الدین	۱۱
۳۲	شیخ علاء الدین پیش زلفافت	۱۲
۳۴	شیخ علاء الدین	۱۳
۳۴	شیخ علاء الدین	۱۴
۳۷	شیخ علاء الدین	۱۵

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم پند نواز قدس اللہ سرہ

نمبر	نام مکتوب الیہ	نمبر
۳۷	شیخ علاء الدین	۱۶
۳۹	شیخ علاء الدین	۱۷
۴۰	شیخ ابو الفتح	۱۸
۴۱	شیخ ابو الفتح	۱۹
۴۱	قاضی اسحق چترہ و برادر قاضی سلیمان	۲۰
۴۶	قاضی اسحق و قاضی سلیمان	۲۱
۴۸	شیخ زادہ خوند میر و برادر ساد	۲۲
۵۰	شیخ زادہ خوند میر بعد نقل و جرد و مذاکرہ بزرگ	۲۳
۵۱	ایرسلیمان کوٹوال ایرج و کسوف سیمان و مولانا بدر سیمان	۲۴
۵۳	قاضی برہان الدین ساوی ایرجی و حسین و ایرسلیمان	۲۵
۵۶	خواجہ ابراہیم بہر و چچی	۲۶
۵۸	شیخ خوجن دوست بہ دی	۲۷
۶۰	مولانا قطب بدرویان و دیگر ساکنان کجرات	۲۸
۶۲	بعضہ مریدان	۲۹
۶۳	بعضہ مریدان و معتقدان	۳۰
۶۵	بعضہ مریدان و معتقدان	۳۱
۶۶	بعضہ مریدان و معتقدان	۳۲
۷۲	بعضہ مریدان و معتقدان	۳۳

(الف) مکتوبات حضرت محمد بن عبد اللہ از قدس اللہ سرہ

صفحہ	نام مکتوب الیہ	پرچہ
۷۵	بعض مریداں و معتقداں	۳۲
۷۶	بعض مریداں و معتقداں	۳۵
۸۳	ملک محمد داود افغان پناہ دہری	۳۶
۸۴	قطب خاں	۳۷
۸۵	جلال خاں	۳۸
۸۶	سلطان فیروز سلطان گلبرگہ	۳۹
۸۶	خواجہ یوسف بہائی	۴۰
۸۸	شیخ علاء الدین	۴۱
۸۹	شیخ علاء الدین	۴۲
۹۰	شیخ علاء الدین بعد نقل مجدد مژدہ بزرگ	۴۳
۹۱	شیخ علاء الدین	۴۴
۹۲	ابو الفتح علاء کالپوری	۴۵
۹۳	ابو الفتح علاء	۴۶
۹۴	برہنہ زہدہ خضر خاں ساکن پٹن	۴۷
۹۴	میر ناسیحی بھرتی	۴۸
۹۵	قاضی سیف الدین ساکن کہنوٹی	۴۹
۹۵	میرزا نظام الدین بہمانی	۵۰
۹۷	میرزا عزیز الدین و اکبر شہاب الدین ساکنان گلبرگہ	۵۱

(الف) مکتوبات حضرت محمد بن نواز قدس سرہ
نام مکتوب الیہ

صفحہ	تقریباً	مکتوب
۹۹	۵۲	قدرخان
۱۰۰	۵۳	قاضی محمد الدین و شیخ زادہ و دیگر یاران کجرات
۱۰۳	۵۴	مولانا محمد حسد دین و مولانا میرن شاہ و دیگر مریدان جویش حسد و مریدان بزرگ۔
۱۰۴	۵۵	سید نصیر الدین
۱۰۵	۵۶	مولانا اعظم الدین بڑوچی
۱۰۶	۵۷	سید علاء الدین بڑوہ
۱۰۹	۵۸	ملک شرف الفیض و توبال کاپی
۱۰۹	۵۹	شیخ منور نبیرہ شیخ الاسلام فرید الدین صاحب سجادہ اجودہ سن
۱۱۲	۶۰	شیخ سعد الدین نبیرہ شیخ فرید الدین ساکن اجودہ سن
۱۰۶	۶۱	بعض مریدان و محققان ساکنان چندیری و چترہ و ایرج
۱۰۹	۶۲	صوبہ بڑوہ
۱۲۱	۶۳	قاضی برہان الدین
۱۲۳	۶۴	مولانا سید
۱۲۳	۶۵	امتیاز
۱۰۰	۶۶	حضرت مسعود دہلوی

(ج) مکتوبات محمد زادگان بجانب محمد زادہ برزگ
نام مکتوب الیہ

نمبر	نام مکتوب الیہ	نمبر
۱۳۶	شیخ علاء الدین	۱
۱۳۷	شیخ علاء الدین	۲
۱۳۸	شیخ علاء الدین	۳
۱۳۹	شیخ علاء الدین	۴
۱۴۰	شیخ علاء الدین	۵
۱۴۱	شیخ علاء الدین	۶
۱۴۲	شیخ علاء الدین	۷

بجانب محمد زادہ خورو

۱۴۳	شیخ علاء الدین	۸
۱۴۶	شیخ علاء الدین	۹
۱۴۷	شیخ علاء الدین	۱۰
۱۴۸	شیخ ابو الفتح علاء	۱۱
۱۴۹	بجانب شافعی راجع لدین بجانب شیخ ابو الفتح علاء	۱۲
۱۵۰	خداقت نامہ شیخ علاء الدین	
۱۵۱	خداقت نامہ شیخ علاء کا پوسی	
۱۵۲	خداقت نامہ عام برائے یاران	

وَكُنْتُمْ أَهْلَ الْأَوَّلَادِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً وَتَعْذِيرًا لِلْكَافِرِينَ
فَإِنَّهَا لَقُوَّةٌ لِلْمُتَّقِينَ يَا خَلُّوْا بِأَخْسَفَا

مکتوبات

امام العارفین قدوة الواصلین شهباز بنید پرواز لامکان
غواص بحر لاتناهی عشق و عرفان قطب الاقطاب فی الاحیاء
جعفر ثانی حضرت خواجہ
صمد الدین ابوالفتح سید محمد حسینی گیسو راز جیشتمی
قدس سرہ العزیز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد بجد و شتائے بے حد و مر خداوند سے را کہ مراسلات کلام مجید و مکاتبات سورفرقان حمید
 بر ذرات حمیدہ و دوست برگزیدہ و خود و رت بست و سہ سال نجات بفرستاد و در دل
 حجاب خود ازان خطے و افروزی قہ متہاذ نہاد و تحف صلوات و طرہ تخیات بر روح مہر
 و تالاب خط آن عنوان صحیفہ سعادت و دیباچہ نیکہ ہدایت قد وہ اہل صفا حضرت
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باریان و پیروان اولیٰ و فائز علم و معارف و مولود کشف و
 ایقان بود و صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نبیین۔ اما بعد می گوید فقیر حقیر محب ارباب تصوف و
 روشنی ابوالفتح علاء الدین شیخ سید بن سید شادان و وابستہ بن مریدان و مجاوران قطب العارفین
 مقتدیہ اصحیٰ بن سید شادان بن سید محمد حسینی الملقب بکلیسو و راز
 مخاطب بالصدقات من اللہ بنو علی القتب الشیخ نور الدین پائے زاد و دست بر ہا تھا چول
 فقیہ بنیت ریاست چہ خدمت و زیارت روفیہ بیغمیہ و ہا اللہ شفا و تعظیما از محمد باو
 و ہا بنی بہ و ہا بنو علی القتب الشیخ خود و قہ صبر کرد و خست و در ارا الملک بیدر
 فرود آمد و ہا بنو علی القتب الشیخ خود و قہ صبر کرد و خست و در ارا الملک بیدر
 فقیہ بنیت ریاست چہ خدمت و زیارت روفیہ بیغمیہ و ہا اللہ شفا و تعظیما از محمد باو
 و ہا بنی بہ و ہا بنو علی القتب الشیخ خود و قہ صبر کرد و خست و در ارا الملک بیدر

ناہی ہے خذوم و بعضی مکتوب مخدوم زادگان جمع کنند۔ یہ طالبان حق را در کار سلوک مہدومین باشد۔ و بواسطہ ایشان موجب مزید ذوق و شوق گردد و بعد از اجابت از زیارت ہمیں در تہائے العود الیہا در سنہ ثانی خمین و ثمانماہ ہم در ذیل آن مکتوبات دیگر الحاق کردہ شد حق تعالی بخوانندگان را و شنوندگان را موجب مزید حال و حسن عاقبت در مال گرداند و این فقیر را انجہ و طی این مکتوبات مندرج است و مقصود حضرت شیخ ماست بخطی کامل و نصیبش من رضوانہ و مال ارمہ۔

کتاب اول

بجانب بعضے مریدان معتقدان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَالصَّلَاةُ عَلَى
رَسُولِهِ بِالْغَدْوِ وَالْإِصْحَالِ بَيِّنَاتٍ سُنَيَاتٍ بِحُفِّ نَجْمَاتٍ نَحْتُ تَقْدِيرَهُ

زمر اسمہ دین و ازل و مواجب الہی سلام است اصحاب ربوت و ارباب معاد

محمّد وانه که امر الهیات، و الطلقات با همه نعمت، یافت عین احد قبت است ان حسن

العلم المختار مودنا بهن الخاتم محمد خاتم الانبياء واهل بيت الاصفياء

حق حقیقت و بحسب حال و مقتضای قدر و وزن کار و شهرت و مقام علما چنان از تنگه بزمیند

واندر کوفه جل جنان مجرود تا آخر الاناس بدر افتد مر جہاں رسوں بہ بنت والناس

[illegible]

سپايد بيمه ويده صاحب يسان سر سايه پايه سايه راندين

[illegible]

رومکارا و با شد و اهل طلب را در این مجتبیای دولتی تعلیم بین ما و عمده سادات علماء

بین خطرات گرفته ست - نزد کشتی - و ایستادگی - و ایستادگی -

۱ رب العزائم
رب العزائم

نیمانه

مجنون عشق را و اگر امروز حالت
 کا سلام وین لیلی و دیگر خلالت

دانشه اندونیکوتر شناخته اند - مصرع

جزیاء دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است

ایشان گویند اگر محبوب بحب حال مطلوب دربر باشد زہ دولت وزہ
لذت وزہ مکرمات وزہ عزت وزہ سر بر باہمہ درو دولت خواهند دربر باشند
و اگر روزگار قلب بازو بارے بر درسد اما اینکه نہ بر در باشند و نہ در بر حاذقند بہ
بلایے اسیر شدہ بود کہ بار آرزو ہائے سبع و اضنیں بسر ہون نتوانند و حامل آن نتوانند گشت
رَبَّنَا وَلا تُخِزْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ اَكْبَرُ مَا كُنْتَ عَلٰی الدُّنْيَا مِنْ قَبْلُ وَارَبَّنَا اِنَّا اَحْمَلْنَا
مَا اَلَا حَقَّاهُ لَنَا اِنْ جَعَلَ غَايِبًا اِیْشَانَ بَاشَد اِگر در در دل ایشاں اند کہ می گذرد مضطرب شود
خوشین از جمله کافراں و جنہیاں دانند سید الفقر امیدانی کرانا مند عمر درازے ہمتہ بندے
جزا در خواست و جز بندہ پرواخت شرے ازاں در بر حے کشا و نہ کرد و فرجہ و آید
نیافت و روے فتیالی ندید بالین ہمہ شہباز سر افزا نہ با صد ہزار ناز و نیاز سر آستان
بر بنداشتمہ می گوید - بیت

من نہ آنم کہ دل از یاد خویش بگیم : و گر ملول شوی دہرے دگر گیم

واللغات ما عی نقبولی ووصولی نذار و بکامه میگوید - بیت

کفر کافر او دین دیندار را : ذرّه دردت دل عطارد را

ایں جانم دیدر دوزخ و آستان ذوق و لذت دار و چہ وانم کہ واجد و اصل راہست

یہ ہے

ذریعہ دروے ہو ورنہ تیرا : بہتر از ہر دو جہاں حاصل تیرا

اسی عزیزِ عجب آن شے نیست کہ طالب ہرگز بزیال افتد خسراں و خسارت

زمانہ مرید خست پرستہ اندھیں طالبِ تجربہ و رب کے انج و فضلے راج وادین تجارتی

ہر چند: یان بیشتر میدسو و مند تر گرد و گفتار و داستان است۔ رباعی۔

بادل گفت مرا میسر بر در او
 دل گفت که این حدیث سیر گردد
 کو محنت است وین ندارد سحر او
 یا در بر او گشند یا بر در او

بیہات بہیات با تو چہ گویم وصل و ہم و خیال ست در دواندوہ و فراق و شبت
 الحال ست لاکھول و لا کلا لہ کجا افتادہ ام المقصود من عاقبت ال در طلب
 آن ست کہ جاں بجاں سپرد در حالتی کہ دریائے شوق در شورش و شور خویش باشد
 و او را بزور خویش در غطی و غوط انداختہ باشد و او در ال حالت دست و پاے میزند و
 با اضطراب تمام دلش ہمیداں وادہ جاں را بسلاست از موائی و نوائی داشتہ ست
 دوست پادشاہ اہل الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
 ہمین نعمت را خواستہ است و ہم بریں عادت پروراختہ است و بحقیقت ال تحقیق
 بر انواع و اصنافند باشد مردے ال ایشان را اگر از ایشان بہ پرسند از نیک و بد
 دنیا و آخرت از دوزخ و بہشت از معارج و از علان از ارتقا و استواء از کشف رواح
 و اشباح از منکر و نکیر از منعم و مکریم از تہنہ و تغلیم از تعلی و کشف و کرامت و زیادت
 نقصان و درد و قبور و نفوس و حصول و حرمان و بطول از اطاعت و عصیت از عبادت
 و طاعت سوال میکنند انجا ایشان بچنین فرمایند - اہیات

آجنگہ منہ نہ لاستے چائے نفہ
تیرا کہ ہمہ کیست نہ فرہ دست نہ کم

پیارے ازہ جمال و انہ جہاں ہم
بیگم ز وجود و لذات و الم
نے حال باند و وقت نے ذوق ہم
نے بزم و من نہ اب گیمشت ہم

یہ بزرگوار غانی فی الوجود القہار است اگر اور تو دشمنانے شینے میں تحقیق
وہی این قدر نیست کہ تو فی بیان نیست این شیخ غانی بحج معنی باقی است
من الانزل الی الابد ما هو یثی ہمان الہیہ است منور

خود کا رست کارا و بیرون ہر کار است اور اما در وید رزادہ است او یکے ازاں افزا دہست
وَمَا أَقْلَوُهُ وَمَا صَلَبَوُهُ وَلَكِنْ مَشَيْدَهُ كَهْمُ حَكَايَتِ هِمِ اِزَالِ مَجَازِ اسْت
طائفہ طبعہ پیچیں ہم باشند کہ در انواع تجلیات مبتلا اند تجلیات تہرست تجلیات جلال است
تجلیات لطف تجلیات جمال است ہر چہ بعزت و عظمت و ہیبت و کبریا و فخرت کشد
ایں را صفت جلال نامند و ہر چہ قیادت کرد ہاے شرمی کند و صورت خیسہ چنان کہ
ستور و رخ و غیر آں و موزیہ چنان کہ مار و کژدم و شیر و گرگ و غیر آں و ایں را نعت تہرنا
الطیف و جمال ہر چہ بالقہ و الیمال راحت است و اثبات کر است ایں را لطف نامند
و ہر چہ از صلاح و حسان باشد و از دلال غنج بود و از کرشمہ و ناز اشارت برد و غیر آں ایں
تجلی جمال خوانند گرچہ تہر جمال اخیں اند لطف و جمال اختال تو اماں باشند تحقیق خود
ایں است جلال در جمال مندرج است و جمال و جلال مند مع حسن ماقبت این خط است
جز این نباشد کہ محتم بر تجلی جمال حی باشد بہرے کہ مقصود و مطلوب او بود امیر المؤمنین
حسن علیہ السلام در آخر وقت می گریست پرسیدند فرمود اقلدم علی سیدلہم اداہ
تجلی جدید است تا بکدام صفت باشد عظیم خوف است این آہ تجلیات اختیار نیست
تا او چہ سازد و چہ باز دتا و دیکین علم نفسی چہ چیز باشد ہم ازین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمودہ است لَوَكُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبِ كَاللَّهِ لَكُنْتُ رَفِئَةً مِنَ الْخَيْرِ تجلیات را
نہایت نیست بر ہیچ یکے دوبارہ صورت نمودہ است و کذا کہ دو کس را بیک صورت
در این چنین گردا بے افتادہ اند زبان شاعر نالہ می کند در بیت

نداغم بہر چہ گرد آفرین کار مرادل والہ و محشوقہ خود کام
و بیہوشی بیچارہ مسکینے است اورا گے نمایند گے رہا بند گے کشف گے استیلا
مواہبت گے نہا بگے خوانند گے رہا بند گے نوازند گے کہ از ندایں سوختہ آفر وخت ایں
ریختہ بختہ ایں در دمند مستند ایں مسکین ایں بیچارہ در ماندہ این آمدہ ناخواندہ

اخوف الخائفین باشد ضرورت بیم آن دارد که درها بسته ماند و در باش غیرت بدور
 اندازد اللهم اعصمنا من المحرم بعد الکفر اخوف الخائفین باشد همه روز
 و همه شب در آه و نوح و بکا و اضطراب گذارد و همی غم دارد - بیت
 تا چه خواهد کرد برین دو گیتی زین کما دست او در گردنم با خون من گزینش
 حسن عاقبت این بزرگواران باشد که در حالت آخر نبیند تجلی ذات و عیال
 صفات باشد و قبا آتیم لنا نورنا و احقر لنا انناک علی کل شیء و دیگر بیت
 که برخاسته از خوشبختی است سیر آمده از جان و تن است استر سال نفس مع الله کرده است
 بهر صفتی که بر و برد او را طرفی دیگر کمه و لحظه نیست دوزخ و دوزخ دارد و ظاهر است
 رفیه الرحمة و بلطفه من قبله العنا اب و بهشت بهشت تو نسبت برو
 و از این هست نیست مانده است و حسن عاقبت او این است که ختم ایمان بهمی رس
 ایتان باشد استوار ایتاده است او دوزخ و بهشت و نیتاده است شبلی گوید
 لو خیر فی بین الجنة والنار اخترت النار لما فیہ
 من خلاص النفس جنید فرمود - هذ اکلام الاطفال لو خیر فی بین
 الجنة والنار ما اخترت شیئا الا ما اختار الله تعالی بان با
 ترا ندیشه باید چستی و کستی کد امی و کجائی مال تو بچه کشد تو کدام قاشی و از کدام غلی میاں
 مرغانی دیار علی اما خوش وقت تو که بهیم نشسته و افتاده خواسته و افرخته
 روزگار ت بسر بروی و میری - بیت

نیک فسر کج هر دم هزار باخوس نیک در کج که هر دم هزار بار در بخت
 اکنون باید دانست کدام عمل باشد که بدان امید بر حسن العاقبت شود نیک
 عملی است که نازک ترین اعمال است و آسان ترین اکتساب و دفع خطرات کنی
 تا چنان که غیر خدا را و حضور او و شهو و او و غیر او در دولت نباشد و نفس تو

از یاد گردی پاک شدہ باشد حاصل نفس پاکے دولے متوجہ بارہا این سخن گفتہ ام
و می گویم این جنہیں را نوزوہ سہم گویم کہ عاقبت بخر شود یک سہم برائے تقدیر ازلی
و اشدہ ام و در نہ او ہمہ وجوہ روئے بخالق الحیا و المات آوردہ است وجود و منزل اہل المات
اللہم احیننا محبا بینک و امتنا محبا بینک و احشنا فی ذمہک
المحبین لک اللہم اللہم والسلام۔

مکتوب دوم

بجانب مولانا محمد معلم و بعضے یاران او دیگر گجراتی
السلام علی من اتبع الهدی و سلام مسلک التقی و
مسبیل سبیل الرضا صدقہ صدق و منتقلے طرق حق مقرر و محقق دانند کہ
مسبحانہ تعالیٰ خالق افعال العباد کما ہو خالق اہیالہم باید دانست
سعدیان است کہ در نظر او حسنات و مبرات آفریدہ و شقی اوست کہ در مشہد او نہایت
و بیستات فی ہذا مردم در نحو و تبائل نظرے کند و لیضع نفسہ و برائے ہر یکے را شوق
و مقررے ساختہ اند السعدیہ من سعد فی بطن مہ و الشقی من شقی
فی بطن اہمہ عبارت از علم نفسی اوست تعالیٰ بانی آن کہ او نعم عاقبت می خورد
و برائے آن را دست و پایے میرند بجهت او نیک بخت از شکم مادر است چون
باشند بنی اللہ از دوزخ و بہشت خبرے دہد و از دور خیال و ہشتیاں انبائے فرایہ
و توینم و غرم و خوشاں باشی در دوزخ چند عذاب است یکے عذاب حتی است
کہ اہل دین علی العموم از اں حکایت گفتند و دیگر عذاب تنہائی با قنق و اضطراب
است و دیگر عذاب حراماں از شہو و جمال رحماں است و دیگر ہر یکے ہیں و اندک
عذابے کہ من گز نام کہے دیگر نیست نعیم بہشت حسنت چنانچہ گفت اند لہنا و صلا

بگفتہ اند

و دیگر آرام و قرار و دیگر شهو و جمال جلیل الجبار علی الاطلاق و الساعات متجدد
و متوالیا بحسب مطالب المقوم ہاں وہاں درین گفتار ترا طلب و رغبے رہے و پڑے
حاصل شد یا نہ اگر شد طلب اسباب حصول مقصود کجا اضطراب و دم سر و چشم نم کو۔
بیت۔ ترسم نرسی بکعبہ اعرابی : یکس مدہ کہ تو می روی بترکناست
مجنون را گفتند اگر تو در بستر لیلی باشی و لیلی بر مراد تو نباشد چکنی گفت
من بر مراد لیلی باشم۔ بیت

اگر مراد تو اے دوست نامرادی است : مراد خویش دیگر بار من نخواهم خواست

بہج میدانی کہ درین سخن کدام درد دمندهی کشادہ است و کدام ساز و سوز
در ساخته است بچشم کار افتادہ باید سبلائے گرفتار شدہ باید تا ازین ریزہ چینی
تواند چید لعل و کلاحتہ الاجالہ کجا افتادم یا لاں عزیز و دوستان شفیق سلام
و عامطالعہ کنند ہمارہ متبسم متفحص احوال خود باشند باید کہ از مزید نقصان خویش
خبرے باشند غافل مباشید گنج گنج گنج گنج اگر مقصود بدامن نیست باید کہ در
طلب دامن گیر تو باشد و بقدر وسع و امکان بار عایت اسباب آن بود اگر اقداس
و اتمامے در معرکہ مردمان نمی توانی کرد بارے نعرہ مردن اگر بجائے نیست تپاکی
باشد۔ بیت

گریار نمی کند قبولت خود باستم بزل ف او بند

اگر کارت قلب افتاد و در بر قرار نہ بہت بردہ نشیں۔ مصرع

بردہ نشینم گراز خانہ برانند

بیچارہ بت پرست محبوب را گم کرد و البتہ در وہم او وجدانش و حین
حال صور تے ساخته اورا نامش نہادہ می پرستد ترا این باید کہ مقصود خود را ساعت
فساحت زمانا قرائن حاضر و شاہ تصور کنی وہم بدین خیالات قریبے و مجتہد در میان

نہی یعلم اللہ چنانچہ آل بت پرست ازال صورت پرستی فیض از محبوب و خودی یاد اگر
 ؟ فلتسألہم مراستوار نمایداری فلتسألہم - کذلک این تصور حقیقت را فیض از حقیقت
 نصیبہ شود از ان قسمت نصیبہ شود کہ حسین منصور انا الحق گفت و باینیکسانی ہر چند
 این انا الحق حق نیست و سبانی از جہاں انسانی ست لیکن از ان شمس و قمر و ازا
 شمع انور پر توے بروے تافتہ است موسیٰ علیہ السلام رویت خواست گفتند
 کوہ را بپس تجلی ما بروے شود اگر بر عکس عکس تجلی قرار ت باشد چنان بود کہ ما را بہ بینی
 اکنون تو ہاں کہ طلب موسیٰ علیہ السلام ضائع زفتہ است بشیء مائی محظوظ شد
 چنانچہ بہ بین این تصور و این ترتب تا کجا رسانید ہمیں کہ از اثر آن موسیٰ علیہ السلام چہ
 خبر میدہد قُلْتُ الْيَاكَ پس آں کہ عکس عکس مشاہدہ شد بضرورت رجوع
 ہم بسوے او شد و از ہمہ چیز فارغ آمد پند بشنو گویش دل اصفا کن خود را از حق دور
 ہاں اَلَمْ تَكُنْ تَدْعُنِي اَخَذْتُكَ اَوْبَاتِي مِی گوید یعنی اَقْرَبَ إِلَيْكَ فَجِئْتُكَ اَوْبَاتِي
 اگر تو ایں دہم دوری را از خود بد کنی و قرب حقیقی او را در تصور و تجل خود قرار دہی
 عجب نباشد از انچہ موسیٰ گفت قُلْتُ الْيَاكَ ترا ہم فراغ سکونے قرارے با مقصو
 خود باشد کہ ہمیں است ہو بوصول بیت و وراے ایں راہ فرجے و درے دیگر نیست و اگر کسے
 بسبب من الاسباب بدور سید چنان کہ گرسنہ را طعام داد و تشنہ را آب داد اگر
 از این صنعت قبول افتاد و فحش ایں تصور و تجل در دل او متکلم و متقرر شود پس آں
 قالیض ہاں دولت گرد و در حدیث است خواندہ باشی کہ فردا امتنا و صدقنا
 باہشتیاں گوید ہر تمنی و شتمنی کہ در خاطر شما بود رسید ایشاں گوید بل یارب بل ازینہ
 خداوند تعالی گوید بایشاں سبج آرزوے دیگر داری کہ گویند لا نحن فی عیش و راحۃ
 و خلود و صباحۃ الا خداوند تعالی با آن غفلت آہنا پیام گوید نہی خواہید کہ مرا
 بہ بینید گویند بل یارب باقی قصہ معلوم نظارہ شو ایں قدر طلب سخت و در دل

ایشان نہاد کہ ایشان گفتند بے یار و بس یس آں برایشان تجلی خود کرد و ایں قدر لایست
معشوق عاشق را خواہاں است و لیکن غیرتش بریں میداد کہ طلب از طرف عاشق باشد
تحفہ سخن است ایں علماء در مقالات اصول کلام نویسند کہ در وحیۃ اللہ فی المنام جلیک
مرد و انشد انسا و خلق ایں سخن را بر شاگرد فرمود و بخت و دلیل اثبات کرد و معلم عقیدہ بر آن
برست و آنرا یقین دانست عجب کار است نہ انسا و اطلب در سر افتاد نہ ایں شاگرد
را چنانچہ گفتند اقل حیض ۳۰ روز است و اکثر اوہ روز مکے دانستند امر کاں اورا
ایمانے آوردند فقط اسبج شبے بدیں غم و بدیں طلب و بدیں آرزوے نخواستند دے سر و
و چشے نمے و سینه گرے از ایشان روے نہ نمود فعلی نہا مردمانے کہ تقدے انکار کنند
ہمہ بریں قیاس باشد مولانا محمد علم و خواجہ نصیر الدین عماد و مولانا شعیب و مولانا علاؤ
جہاں لکھ و اصحاب دیگر تسلیات مایلیق بحالہم از امر مطالعہ فرمایند والسلام -

ن جہاں لکھی

مکتوب سوم

بجانب قاضی علم الدین بہر وچی

فرزند دینی قاضی علم الدین علی محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند و مقرر خاطر
گرداندہ انہ چون آئینہ دل صاف شود و رنگار طبیعت و ظلمت صفات بشریت
از دل محو گردد و قابل قبول انوار غیبی شود در بدایت حال آن انوار بیشتر مثال برق و
لوامع و لواجح پیدا آید چنداں کہ صفایاوت می شود و آن انوار بقوت تریاوت تریاوت
می گردد و بعد از اں برق بیشتر مثال چراغ و شمع و آتش افروخته شود و آں گاہ
نور ہائے علوی پیدا آید ابتدا بصورت ستارگاں بعد از اں بر مثال ماہ بعد از اں
بر مثال خورشید پیدا گردد گاہ گاہ ہزار چند از خورشید در روشنائی و تابش پایا
باشد پس بدانکہ ہر نور کہ صفت برق و لوامع دیدہ شود بیشتر از بکت و ضو و نماز با

و آنچه در صورت چراغ و مشعل و مانند این دیده شود آس نورے باشد کہ از ولایت
 شیخ است و یا از نبوت حضرت صلی اللہ علیہ آکہ وسلم و آل چراغ و مشعلہ دل او بود
 کہ بدل مقدار نور شدہ است و اگر بصورت قندیل و مشکاتہ بیند ہم ازین معنی باشد
 کہ گفتہ شد و اما آن چہ در صورت علویات بیند چون ستارہ و ماہتاب و آفتاب و
 انوار و حانیت بود کہ بر آسمان دل بقدر صفا ظاہری گرد و چون آئینہ دل بقدر ستارہ
 صافی شود نور روح بقدر ستارہ پدید آید و چون ماہ شکل بیند اگر تمام ماہ بود بدل انکھ دل
 تمام صافی شدہ است و اگر نقصان دارد بقدر نقصان کدورت باقی است و چون
 آئینہ دل در صفا بکمال رسد قابل نور روح گردد بر مثال خورشید بیند چنانچہ صفا زیادت
 تر خورشید و نشان تر تا وقت بود کہ در روشنی ہزار بار از خورشید تابان تر بود اگر ماہ چو
 ہر دو یکبار ببید ماہ دل بود کہ از عکس نور روح منور شدہ است و خورشید روح باشد
 کہ دیدہ شود و اما ہزار پس حجاب طالع می شود تا خیال او را بر صورت خورشید سے بیند
 و الا نہ نور روح بے شکل و بے صورت است و گاہ بود کہ بر تو انوار صفات خداوند
 عزوجل بر قضیہ من قہر ب الیٰ شبرا القربت الیہ ذرا عا استقبال کند
 و ازین حجاب روحانی و دلی عکس بر آئینہ اندازد و بقدر صفا آں بنماید اگر کسی گوید چگونہ
 تو اں دانستن کہ بر تو صفات خداوند است جواب چنین گفت اند بچہ از انوار صفا
 حق مشاہدہ دل شود و ہاں نور معرفت او گردد و تعریف خود ہم خود کند ذمے سجاں
 پدید آید کہ بدل ذوق و مانعہ نہی می بینم از حضرت بیچوں نہ از اغیار و این معنی دوجہ
 است کہ در عبارت دشوار آید و گفتہ اند انوار صفات جمال مشرق است نہ محرق
 و انوار صفات جلال محرق است نہ مشرق عقل و فہم اینجا بگذرد و گونہ نگشت و گاہ بود
 صفا دل بکمال رسد **لَسْتُ بِهَمَّ الْفَتَانِی الْاَحْقَاقِ وَفِی الْفَنَسِ هَمَّ** پدید آید اگر در
 خود و بچہ ہم حق بیند و اگر در موجودات نگر دینر بہہ حق بیند **اِنَّا الْحَقَّ وَ سَجَانِی** اینجا و نماید

چنانکہ آن بزرگ گفت ما نظرت فی مشیئة الالہ و انست اللہ فیہ فرما و کنان برہا
مال آغا نکند۔ بہریت

مرابے من پدید آمد ہم ازین ہیچہ قسم : کونوں دریں میں معنی چہینے کیست خیر ہم
آن نور حق تعالیٰ عکس بر نور روح اندازد مشاہدہ با ذوق آمیختہ بود چوں نور حق تعالیٰ
بے حجاب روحی و دلی در شہود آید بے رنگی و بے کیفیت و بیحدی و بے مشی و بی
اشکارا کند متک و یکنین از لوازم او شود اینجا نہ طلوع ماند نہ غروب نہ مہین نہ سیار
نہ فوتی نہ تھمت نہ مکان نہ زماں نہ قرب نہ بعد نہ شب نہ روزاں جانہ عرش است
نہ فرش نہ دنیا است نہ آخرت قلم را ایں جاسر بکست زباں را حرکت نہ اند
محل در جاہ عدم فرد رفت و فہم و حکم در باد بیہ حیرت گم شد اندکنوں تو دریں
حسرت می گداز کہ در مقام بُہد باشی و حسرت نہ یافت بہتر از اں کہ در مقام قرب
باشی و محبُوب یافت کہ آن عجب مقدمہ زوال است نہاید کہ از دوری ایں مقام
و از باہمی ایں کار در خاطر آں برادر فتورے و نورے رو نماید و راہ گریز پیش گیرد
الفوارہ جلا لایطاق من سائن المرسلین بر خواند و در بشتن و گفین ایں خوف است
زینہار تو میدی ہیچ حال ہیچ کس را جاگز نیست ایں جا کار بے علت است۔
غلام را اگرچہ از حبش گیرند چہ زباں دارد چوں خواجہ کلہ نور نام نہد بسا کس بود کہ آتش
بت بردارند و بطرفہ العینہ چناں برگیرند کہ ہنوز سجدہ گاہ در پیش بست کہہ گرم بود کہہ دار
از ہمہ ملک و ملک در گذرانیدہ باشند و در صفت رسانند کہ اگر انس و جن و ملک
ویرا با طلب بند نشان نیابند سرگرداں شوند و گویند ایں چہ بود و چہ شد جواب دہند
فقال بلایکون ہر چہ خواست کرد چوں و چرا را دریں حضرت باز نیست و علت را
بغل نہ باز گردید و چوں و چرا در عالم انسانیت خرج کنند کہ ازاں جا برآمدہ است
حق تعالیٰ آں برادر را طالب خویش گرداند قوله تعالیٰ اِنَّ اِلٰہَکَ الْمُنْتَهٰی۔

حاصل الامر صاحب دولت را نهایتی مرجع و منتهی حضرت تعالیٰ خواهد بود و در مبدأ
اول عهد آئینت بِرَبِّکُمْ بر طینت روحانیت و ذره انسانیت او خیر مایه رشانها و
که اِنَّ اللّٰهَ عَلِمَ وَجَلَ خَلْقِ الْخَلْقِ فِي ظِلِّ شَمْسٍ عَلَيْهِمْ مِنْ نُّوْرِکُمْ بر آن ناطق
است و در جرم جام است ذوقی بجام و بر سرانیده اند که اثر آن هرگز از کام
جان و بر پیروان نه رود و زندگی و بر بدن ذوقست و قصد آن نور همیشه بر کز و
معدن خویش است و باین عالم الفت بگیر و و یکدم ترک آن شراب نتواند کرد
چنانچه گفتند - بیت

عشاق تو از ازل چو آتش اند سرست ز باد آتش اند
پروانه صفای جان باز عشق که کمند جذبه الوهیت در گردن ایشان در عهد
آئینت بِرَبِّکُمْ افتاده امر و زمیندان به پروبال گرد در اوقات جمال شمع جلال
پرواز کنند که بر قضیه من تقرب الی شایر تقریب الیه خبر است. استقبال
کنند که بدست جذبه مرجلی بات الحق تو از رحمت الثقلین او را در کنا
وصال بر کشند و گویند تا چندین پروبال در هوا به هویت مایل را توانی کرد این پروبال
در آشیانه وَاللّٰی یَجَاهِدُ اَخِیْنَا در باز تاب نیست گفتند یَتَمُّ سُبُلَنَا پروبال
از شعاع انوار خویش ترا کرامت کنیم بِهِدِیْکُمُ اللّٰهُ لِنُورِهِ من نشاء سراسر این است
زینهار بزل نه شوی که با دلف و درو زینست افتادگان را می طلبد بگرشید هفت
هزار سال سالکان ملکوت سجاده اطاعت و در خانقاه عصمت و صلاحیت تحفه زده مست
عزت در کمر بسته میگفتند که کار ما و داریم ناگاه با دلف و وزید آب و خاک را که زیر
اقدام افتاده بود و بر انگشت و ندارد و اِنَّکُمْ خَلِیْفَةُ ملائکه گفتند
ما را با فساد ایشان طاقت نیست ند آمد لِیْسَ فِی الْحَبِّ مَسَاوِدٌ مصرع
با تو چه گویم که تو مجنون نه

آرے اگر بردشا بفریم روکسید و اگر بدست شایغر و شیم خرید اے جان برادر
 کہ در طلب محکم باشی کہ تو دشمن وریں راہ سخت شنیع است و باہر کہ عداوت شد
 از تو دشمنی شد چہ باید کرد دوست دشمن خویش است و نیز بد انہم این کار بر دستار
 خواہگی کسے را راست نیاید آوردہ اند کہ آن عزیز ہم در آواز صبح ابھین صبا چو
 چشم بکشا و نظر بر جمال عشق افتاد آن جنبش عشق بود کہ چوں در بہشت آمد در نگریت
 بر نور آواز کرد این قدم مسافرانہ و روندہ کہ مارا است در بندر کاب نتواند بود و
 این سر پرچار عشق کہ مارا است باز تاج تواند کشید مارا قدافی دادہ اند بالفت نبوت
 باید ایستاد کہ پیچ چیز نذر و علل و اسباب و حشم و خدم را آتش در باید زد و روانہ لبیک عاشقا
 زد و بہشت بہشت را وداع کرد چوں بد بہشت می رفت باتاج و خلعت بھفت
 مقرباں بود و چوں در راہ عاشقی و طلب آمد عورت پوشے نمی یافت - بہیت
 دانی کہ چہ بود و شرط خرابات نخت : تاج و کمر و کلاہ در بازی چست
 ہر ذرہ از ذرات آدم این نعرہ عشق بر آوردہ - بہیت -

اے قبلہ معیتی نہاے رخ کہ مارا : بگرفت دل بکی زیں قبلہ مجازی
 آرے آرے در زیر سایہ درخان بہشت سبق عشق تکرار نتوان کرد خانہ و در شارسن
 ابتلا باید گرفت و دبیرستان بار ملازمت باید نمود تا تسمیۃ الایمان موصول علی الہیاء
 اولہ حیات و آخرہ حیات درست شود و لا المحبت اولہ مکروہ و آخرہ قتل ازین
 است کہ گفت اند کہ بلا در محبت دریا بد چنا کہ نمک در دیگ سر این است کہ
 گفت - بہیت

آسایش است رخ کشیدن بچوئے نگہ : روزے طیب بر سر ہمار بگذرد
 این دانی چیت ہر آن صاحب ہمالے کہ بر عاشق خود ناز کند و ادجال خود
 نداوہ باشد و ادجال حضرت پاک او آں ست کہ اگر فردا خطاب آید کہ در گاہ

تو گوی در بخت باشد چنان حال را از نظر چو منی کسے گفته است - بیت
 طاقت دیدن رخ تو کراست به من میسین شنیده حیرانم
 اسے برادر آں روز کہ با محبت بکستہ ترانیدند ہمہ مراد ہمارا آتش در زدند
 ایں کہ آں سالک اول قدم آدم صغی صلوات اللہ علیہ سی صد سال خون جگر بر خسار
 بارید و ایں کہ نوح بگزیدہ بترانہ لکس مزلھلک بر جگر آوردہ و ایں کہ خلیل راحلہ
 خلعت پوشانیدہ پس آں گاہ نرود طاعنی را بروے گماشتہ در مخمقیت با نہادہ
 و ایں کہ یعقوب را ہشتاد سال در بیت الاحزان سوختہ و ایں کہ یوسف بر سر جہاز
 بازار مصر در صف بندگان میں یزید کردہ و بچند درم ناسرہ فروختہ و ایں کہ زکریا را
 پاد و بار کردہ و ایں کہ ایوب را سالہا در مرض سرطان سرگرداں کردہ و ایں کہ
 موسیٰ سوختہ در خن گویاں گشتہ او ہمہ سزائست کہ سوختہ گفته است - رباعی
 بترحم نظرے جانبہ خواہی کرد به لیکن آن ناز کہ در دست کجا خواہی کرد
 حسن را قاعدہ جوارست بتامی دانم به باکہ کردی کہ بسعود و نسا خواہی کرد

بیت

مرایا ریت در خاطر اگر گویم کہ آو به نے بتلاگرد بلکے خاص عام است او
 ایں برادرہ جانیست و مقصودی مرد باید تا گوید یا جاں بدہم یا بمقصود ہے
 ایں است مقصود رسم و گویم ببا ننگ بلند - بیت

یاد بست آیم سرے یاد اندا ویم سر به یا بکام دشمنان گردیم یا سلطان شویم
 ایں گوہر شب چراغ است و غریش ایں است کہ در میان موج دریا ہے
 خوشخوار است آں گوہر صد ہزار طالب وارد کہ برائے او جاں فدائی کنند و کونسا
 و قہر دیا فرود می روند تا بوسے از و سیاہ بنا بیکہ غافل و لکے بیاید کہ صد ہزار ماہیاں بھر
 ن در آید جلال و طلب تر دانے می گردند کہ لکھ کنند تا کہے ندانند کہ چرند و کجارت -

ہر باغی

بادل گفت مرا مبر بردار او : کو پاوشہ است من ندارم سراو
 دل گفت برو حدیث بیہودہ گو : یا دیر پاوشہ یا بردار او
 چون قدمے بغلت کسے خواہد کہ دریں راہ ہند ہنگ یمن قہر دریائے جلال
 کہ دربان این درگاہ است بر فور آغاز کند و گوید مرا منی شناسی من آنم کہ اہل
 آسمان اول آداب تبیغ از من آموختند و اہل آسمان دوم آداب تہلیل از من دانستند
 و اہل آسمان دیگر همچنین مسند تدریس تا بر فرق گشت ہدای خضرانہا وہ پو مند ہمہ دولتہا
 در با ختم تامل از لعنت بر پیشانی ما کشیدند و بر سر کوسے شرع محمدی بعد این بنشاندند
 اکنون یا تاج اخلاص بیار و یا بقرآک مامی ساز تو مرد و بینی و این لعین برائے
 ہر دو نے از جائے خویش بخت بند و سر فرو دنیا رو بکبر عظیم دار و تا صد لقمے در ملک
 پدید نیاید و عیارے پاکبازے دریں راہ قدم نہ ہند او از جائے بخت و التام۔

مکتوب چہارم

بجانب قاضی علم الدین

فرزند دینی مولانا علم الدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند و بدانند بارے
 دوست دربر و آل کہ روزگار قلب باز و درو انکہ نہ دربر و نہ بر در ہر دم بہارے
 خویش اتر مہیات نہیات - ہیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس : نہ یک فریخ کہ ہر دم ہزار بار فریخ
 اگر ترا چیزے پیش می آید بر من می نویس و انکہ نمی آید روا باشد کہ خوش غوری
 و خوش خسی والسلام

مکتوب پنجم بجانب بعضی مریدان و معتقدان شاه

✓ سلام علیکم چو در خاطری : گراز چشم دوری بدل حاضری
یا غائب العین حاضر بدل : سلام علیکم ایاعاد جلالکم
یا قرة العیون یا سفوة الجن : من بے توسخت آرام بے باگو تو جو فی
گلشن تاج عاشق جمال پادشاه شہ پادشاه را از ان علم دادند حمام او در گذر
پادشاه بود هر بار که او گذشتے عزت و عظمت پادشاهی را ملے بر آوردے روزے
چنین اتفاق افتاد که پادشاه کرشمه مستوفی را با علم دولت پیوند داده بود و نظاره عاشق
می بایست گلشن تاب حاضر نبود و نا و کے از شربت پادشاه جدا شده بود و دھت
نیافت خالی رفت وزیر زیرک بفراست دریافت که او خجل شد و روے بر زمین
آورد و گفت شاه را گدایے باید و تیر کرشمه را بد فے شاید اندیشه را پیش ساز
بداں که من نیمہ شتم - بر سر گرد آئے بودم صیافے می گذشت دید سکے چندے
بر زمین آں گرداب می گردند ما ہی گیر با خود گفت دیر باز است که دریں حوض دلمے
نیند انتم لم می نماید که ما هیان بسیار شده اند سکه نظاره کردند با خود اندیشه کردند
که این صورت هواب نمی نماید عجب نباشد که ما را بدام خود کشند ما هیان صنف
بوده اند بعضے حازم حکما گویند الحبر مسوع الظن قیامت بود عده قایل صادق اثبات
یافته است پیش ازان که وقوع باشد دنیا که عروسے بیوفا است فریبده لا بقا است
اعراض از دو توجہ بحق الحقیقه پیشه مرد عاقل و شیوہ علامت قرض بود زادات را که
یار با وفا است و ہمیش با صفا اختیار باید کرد و روے بخدا آورد و ایں رباعی را
سے در هر دو نسخہ عبارت بے ربط همچنین است غالباً بعد از سوغ من "قبل قیامت بود" عبارت در کتابت نیامده

مشتنی و ثلاث و در باغ ساخت۔ رباعی

وہر ہر دو جہاں ہر چہ شود گوشتو گوشتو ووزد و زماں ہر چہ شود گوشتو گوشتو
مشغول بخت باش ہر باز و کوں و ز خود و ز یار ہر چہ شود گوشتو گوشتو

نقد زامیانہ سمیت دوست و السلام۔

کتاب

بجانب بعض مریدان

فرومقالات سادات اثبات یافته است بشعر

الْعَقْلُ عَقِيلَةُ الرِّجَالِ : وَالْعِشْقُ مُلْكُ الْعُقَالِ

الْعَقْلُ يَقُولُ لَا تَخْطِطْ وَالْعِشْقُ يَقُولُ لَا تَبَالِ

عشق سه حرف است و هر سه صحیح است علت را مبالغه فرموده نیست عشاق!

مردم استقامت و دیوانه خوانند و دیوانه چه باشد آنچه دیوانه حرکات و سکنات کند حرکات و

سکنات او بر این نسبت دار و مردش از نسبت اخافات در یک گره بند و رخسار

راز اضمادات بلالہ و شمع و چراغ نسبت دہد باقیات بر خواہش عشق بکہ ام سازد بہت

کہ گوئے فکر را بجوگان فہم در صحراستوی الاطراف انداز قصہ چہ نویسم سخن دراز

می شود شنیده باشی لیلی مرد دریدہ عزت است تارے گرفت مجنوں سماں کی نجاست

حسینؑ راحۃً ساخت ترو ہمہ رد لٹا، **رمان** : گم است و قتلہ اخشا

ان خبریں

ن جیب

پست را بہت سارست پیر و ہم بردہ رسید میان در گاہ اسنوی کیلوہوس
کہ وہاں وہاں تا نوینداری کہ جزا دیو نے ہست نظارہ و اندیشہ را میثہ ساز حق الحقیقت

بنظر آه شوشنیده باشی یا دشمنی می آید اقبال محض با و چه در مذهب و فی النہد القصہ

مطالعات در نواں رومی کہ سند شومی را از خود دردم نظر رکوی - شیخ

تا چند دلا بایں و آں آدینری آنگاه شوی مرو که زینہا نینری

تعمیل چنانیکنی خانه خراب ۛ خود کامہ چریشوی چوں تبریزی
یوم الحشر مردم ستانہ خوش نمایند از ہیبت آن روز ضابطہ عقل را بہر او سپرد
وَدَرَ الْفَالَسُ لِسْكَارَى وَهَاهُمْ لِسْكَارَى وَلَوْ بَعَثَ اللَّهُ مَلَائِكَةً يَدُلُّونَ عَلَى الْغَالِبِ
جمال انبی و اہل حالت و تحسین و تعویض با شہد حق حقیقت معلوم شدہ است کہ اوست تعالیٰ
بفضل خویش تعالیٰ جمال کند گرفتار مبتلا در آن خیال باشد نظرے پس آن غلیظ و عیسا
بلغت - بیت

تیا تم چو بدیوان حشر پیش آند ۛ میان آنہم تشویش در تو می نگرم گفت
من گروش ہوش شنیدہ ام طالبے با مطلوب خویش بعد نالہ و زاری و بحر فنی
الہی ذاتے کہ در حق عزت و کبر یا مستتر است یک نظرے بطرف خویش بن از انی
فرما پس آن ہفت طبق دوزخ را بر تن زار من گمارا اللهم من این رباعی از خواجہ خوش
شنیدم - رباعی

صوفی شوم و خرد کہ نمی یوزہ ۛ وردے سازم ز دور تو ہر روزہ
ز نیل بدست دل دیوانہ و ہم ۛ تا از دور تو در دکن در یوزہ
کرتے ہفتے و ہشتے این مصرع را اگر کردہ است ایفلاں - مصرع
تا از دور تو در دکن در یوزہ

این جملہ از لوازم و لواحق عازم اما عازم دیکہ ما ہی گیروام را ساختہ می کند با خود
گفت اگر از عازم کہ حزم کار است غافل شدم تدبیر را کہ نزل تدبیر باشد فرو داشت
نشاید خود را مردہ صفت ساخت تاں شدہ بر روی آب رواں شد صیاد گفت
ما ہی می رود بر دو کعب نباشد کہ گندہ شدہ باشد شخصے مویزات را و میضاب ہنر و آب
بلغم ریختہ بمشائا آئینہ شبانگل ہے بود شہوت نفسانی کہ خراب انسانی را باشد

سہ میضاب بمعنی طرفہ آب کہ در وضو کردن بکار آید یعنی بدینا - لونا - ۛ

اسیر خود ساختہ از خانہ بدر آمد عورتے را کفن بچپیدہ در بخارہ داشتہ بودند گے و
کافورے برو مالیدہ آں خاتمہ کار تحقیق گماں برد کہ عروس را جلوہ دادند سلیم بشوہر
تسلیم کردہ غلطیدہ باوے کہ کیزے خوردہ باوے ست از دستے ستے دست
انچہ بحقیقت کار بود بر آں عروس جلوہ کرد۔ بیت

ہاں لے دل دیوانہ بخرام بپنیاں : کا نذر خم و پیمانہ تنہا ہمہ دیدیم
ایں حکایتہا ہمہ گویند موضوع است ماہی و زاغ و بلوم و غیر آں اما تحقیق
نظر کنند ہیچ یکے از فیض حدیث خارج نہ اند در معرفت حیوانات می نویسند
موشے از جملہ موشاں کہ میاں ایشاں پا و شاہست میر و دبالاے بلندی می شنید
موشاں ہمہ بیرون می آیند قوتے کہ ایشاں دارند می چرند اگر مزاحمے و یا خصمے
می بینند خبر می کنند ایشاں در سوراخ میر و ند و اگر موش پیر و بزرگ می شود موشاں
می گویند پیر شد را می نہ اند جمع می شوند و را می کشند جواں را می نشانند زخارہ کن
اگر ایشاں را از فیض نصیبے نباشد ایں ہمہ نسبت بانساں دار و کجا حصول وصول شد
اعطی کل شیء خلقہ ثم ھدای عذر ہمہ خواستہ است در تفسیر کثافات می نو
ہر چہ است ضرر و نافع خویش را می داند بعضے افامی از عمرانات بعید بلکہ البہ طبیعت
کور می شوند از ان باد یہ کوہتاں در عمرانات می آسند در باغات در می شوند در
کشت زار بارح بعضے و الان بزرگ را بچہ شاہے خویش می مالند و می ساینند چہ شاہے
کور بودہ بنیامی شود و انچہ من مشاہدہ کردہ ام اگر بنویسم در از تر شود و ایں قدر حسب
العقل باشد و آں ماہی فاضل کہ حرم نہ داشت در ہر طرفے خزید البتہ گرفتار شد
اے دوستان شفیق و اے برادران عزیز ایا کہ عن حجات ارجل و بغتۃ التفکیر
بیارن دیدم کہ خفتہ ماندہ اند طیفور از نور حضور و از ترتیب ثکور نصیبے تامے در جنبہ جو
سہ این تمام عبارت ہر دو نسخہ ہمچنین بے ربط مرقوم است۔ ع ح۔

داشته بودند ناگهان رفیق را کشاده دید التماس بیوست المم ارحمنی واخفف لی
از حضرت عزت تقدس و تعالی بلاصوت بگوش ارادت استماعی شد که اذْهَبْ
فَقَدْ عَفَرْتُ لَكَ وقت انبساط و انفساح ادیافت گفت الہی ہمہ البیامری

فرمان آمد آمرزیدم قدم عبودیت را در مقام فضول نہاد و گفت البیس را بیا مرنہ
نہجۃ بردہانش زدند او آتش است تاب آتش تواند آورد و توغاک غم خود بخور۔ رہا

عیار راں را ز خار پایش مفرش عیار نہ پائے اتریں راہ گمش

تا در نہ زنی بہر چہ داری آتش ہرگز نہ شود حقیقت عشق تو نوش

تو غا اخر چند سلکے مارنے و چند لکے ہلکے بسیار دین اسلام را زیاں کار آمدند

چنان کہ فرید عطار و جلال رومی و محی الدین ابن اعرابی سخنن مزخرف و بذاتہ مخرف
اصطحاب الفضل والابواب التزام و انتظام داشتیم نیافتم ہیچ منتہی را کہ نماز عبادت
کہ سنت موککہ است و ہیچ مستحبہ را باہتمام تام بود ہشت ہشت و وزخ ہفت

ہشت ہفت و ہفت طاق آرام و قرار در اتباع سید الابرار و الاحرار باشد واضطرار
و اہتر از در انحصار و وزخی است در عرفان القریب و تعمیر باندايشاں بنا لہذا

در دیگر و فرمان آید معتقد و معتد شما این است آراء صدقتم فی مقالکم و

عقل القرآن لیس الا انا کون فیکون آل ہشت برلے اتباع عینتہ و قربتہ

است ہر کہ ازین بدو است۔ بیت

دوست آمد و گفت گرم مطلبی پس ہر چہ نہ آن منم چرا مطلبی

فاخصموا الیہا الاخوان و اغلثموا الیہا الاقران از گفتر آن بزرگوار۔

طالبان نہ اند مجاہدت و ریاضت و مواجب دینداری برباد ہوا شد شرایع را

کہ رسول اللہ بچند مشقت بدل چہود و خو و کردہ این بزرگواراں بکلمات طامات ازوق

وینداری پاک تراشیدند حاکم کردند۔ اللهم الهنا رشدنا وارضقنا اتباع
حبیبک ونبیک و صفیک برحمتک یا ارحم الراحمین
ہمچنین گویند کہ عشق را از عشقیہ گرفتہ اند عشقیہ کیا ہیست کہ ادزجی و تری و ارد کہ
برہم درختی کہ بہ پیچہ و برہر و دہرگ و گل و بار و تمام بریزد و لیکن او تر باشد ہیست
عشق آمد و خانہ کرد تاراج مایز نہسیم دل بتاراج

درہم نماز دیگرے مجنوں برآں رفتارے کہ عاشق در کوے معشوق کشد
آمدے سنگے زیر غرقہ لیلی بود برآں آمدے غلطیدے افتادہ برآں در غرقہ لیلی
نظر کردے رقیباں لیلی گفتند کہ منع اول بضر و ستم و جہے و جہتے ندار و حرکتے
کنیم کہ سکون ادبریں سنگ مانع آید خیلے ہیترم آوردند برآں سنگ سوختند
جادوب زدند پاک کردند باز نماز دگر آں دیوانہ فرزانہ از خویش بیگانہ باد و دو غم
آشنا شدہ ہاں رفتار آمد برآں سنگ کہ ہمہ آتش بود شست و غلطید آں ختہ
سوخت و دودے خواست رقیباں لیلی و دیدند گفتند اے دیوانہ سوختی گفت
ازیں کہ تن سوخت وافر وخت چہ غم دست بردل نہاد و گفت این سوختہ آت
ازاں سر و قد لالہ رخ پیستہ لب جز این بار حاصل نیست شامرو ماں عاقل ہونمید
شنیدہ باشد۔ ہیست

حاصل عشقش سخن بیش نیست : سوختم و سوختم و سوختم
خداوند سبحانہ و تعالیٰ صفت دوستاں خویش با و او و پیغمبر کہ صفتے دروے
کہ خبراں نرو گفتہ اند می کرد کہ پس بار بلا ہا بردل ایساں نہاد م ایساں بر مثال جرعد
کہ شیریں تر از شکر و نبات باشد فی خوردند و می آشامیدند و ایساں را ہاں افتخار و
اذخار روزگار بود دل داؤد شوریدہ برآمد بصفت سطاچی از زہ گفتاں پندار سخنے
گفت یک بلاے بر من ہم از در اے سر اوقات عزت ندخواست تو آن

طاقت آن نداری کہ زخم پیکان ما توانی کشید۔ بیت

ہلہ ہوشدار دریں شہر دوسہ طرارند ۛ کہ تہد بیر کلہ از سرشت بردارند
داوود بیت المقدس نشستہ زبور را مطالعہ می کرد کہ چنگی آمد بمثل بر صورت
ز رخا لعل و نوکش از مروارید از دیدن او استعجال کرد و خواست بگیردش تا باز چپہ
بچکاں باشد دست را فرازند تا بگیردش او جت بارے پیشتر شد داوود دست
دراز کرد و تفل برزد ہاں مسجد نشست داوود بر سر دوزانوایتا داوود برزد ہاں دیگر گشت
داوود پس او شدہ از زرد بلبے بنزد ہاں بر سطح بام شد آن ماہ پیکر آن سر و قد
پستہ لب آن بادام چشم سایہ داوود بر صحن او کہ السلطان ظل اللہ افتاد زن او را
بچشم غلطان احساس کرد و سر بجنبانید تمام اندام را بموے پوشید چنانچہ پیراہن تبار
ز کشیدہ باشند آن نظارہ داوود در جہ اماں و عشق بساماں پا بند شد داوود دے
باد دادادہ و حالے بجلے سپردہ۔ بیت

عشق بازی نہ کار ہر سپر بیت ۛ عشق بازندہ مرد و بختہ سرسیت
اے سپر کار عشق بازی نیست ۛ زانکہ ایں رہ رو مجازی نیست
داوود صورت حال را برہوے ندید الا اں کہ اور یار را بہ بند ہلاکت باید سپر۔

بیت

چنان تنگست راہ عشق بازی ۛ کہ جز معشوق تنہا می نگیند
اتحادیکہ صوفیاں گفتہ نہ اندہ ایں است کہ دو وجود یکے شود کاحول و کاکو
لا بآللہ ساک ہاک گرد و کل شئی ۛ ہالاک ۛ الا وجہہ و ہیات و
خویات بمقام خویش قرار گیرد و جز یک وجود وجودے نہ اند ۛ الا وجہہ ۛ الکیلۃ
حجر حینی خویش را ہم خویش کردہ است چہ باشد وجودے وہیمے داشت ایں ہم
بعین العیاں باز گشت صوفی در قبالہ گواہی خود می نمشت نوشت ہیچ بن ہیچ بن

ہیچ بیچ شد قصہ مولانا جمال الدین سادگی و فخر برین مرتبت باقی قصہ داوود پیغمبر علیہ السلام
 بنشستن حشمت انبیا اجازت نمی دهد داود و جال سپاری نکرد از بزرگ فوازی اور یا چونہ
 رنگے گیرد نو و نہ ہمیش رنہ داوود شد کیے رایکے یکے با نو و نہ ضم کند جلد صد و
 ضد الکاحیتمعاں و کایرتفغان ہر آئینہ زلت شد نو بیت تو بیت

بیت

کافر نشوی عشق خریدار تو نیست : مرتد نشوی طغذری کار تو نیست
 نفت عشق این ست - رباعی
 عشق آمد و خانہ خالی کرد : برداشته تبع لا ابالی
 من از عشق تو غول خوردن گرفتم : تو دیرے ز می کہن مردن گرفتم
 ای احمق درق حکایت و مسکایت را در بیج مردن چہ باشد بمیر عمر ابدیابی ہا
 گوش دار از زبان مجنوں مقالات است - شعر
 فلان من هو کیلے و جٹی : نہ یاد تھا خالی کا لوب

بیت

یارب تو مرا بروے میلی : بہر لحظہ بدہ زیادہ میلی

مکتوب ہفتم

بجانب بعضے از مریدان معتقدان

از مقالات محققان است ذکر اللسان لقلقة و ذکر القلب سوسنة
 این را ذکر خفی گویند ذکر بدل می گردانند با ضر و بے کہ اور است این را ذکر خفی نامند
 و این را دو طریق است یکے رعایت بظاہر می کنند و ذکر بدل می گویند و دیگر رعایت
 بظاہر نہ اند اما بحس دل آن ضر و بے را رعایت می کنند و این نوع اثرے

عظیمی دارد۔ وگویند الذکر بالروح مشاہد لایینی ذکر کنند و ذکر حاضر باشد
بجسور را و ذکر گوید این ذکر روح باشد روح اورا می بیند و ذکر او ذکر می گوید تا ہمیں شود
وجود او ذکر روح است و ذکر السهر عائنہ میاں معائنہ و مشاہدہ چہ تفرقہ
نکند شبے را گاہ صبح بیند و ہماں شبے وقت صبحی بیند اندیشہ کن دریں دید و
آن دید چند تفاوت است بوقت صبح خسوف محمد البیہیل باقی ست اما وقت
صبحی با سہم صبحی ضحوتے دارد کہ خفائے نمی ماند و دیگر مشاہدہ بہت کچھ صورت است
آرد و نگہے باشد پیش او جابے تیغے باشد و نگہے باشد کشادہ تر و این چنین ہم احتمال
دارد کہ عکس باشد چنانچہ عکس آفتاب در آب یا در آئینہ این را نیز مشاہدہ نامند
اما صورت صبحی از این برآء دارد کہ آن معائنہ است کشف حقیقت است استاد
ابو القاسم فرمودہ است **الواحد لا یکتشفہ بتجلی الصفات لانها لا تمشاہد**
بطہور الذات میاں تجلی و ظہور تفاوتے تمام ہست در صورت مجاز مشاہدہ کردہ با
معتوقہ بیام برآید و عاشق در محن خانہ یا بر سر کوئے نظارہ کند این را نیز مشاہدہ خوانند
اما معائنہ نیست چند تفاوت است از دور دیدن و ہمزانو بودن و در یک بستر
غلطیدن و ہر یکے خود را بہ دیگرے سپردن و ہر یکے بہ دیگرے راز خود و سہر نہانی را
کشادہ کہ چند تفاوت است۔ و ذکر الخفی متاعیہ باشد مفاہد است شرکت تفاضلا
کند چہ خایہ فکر در مذکور: **باب** شود و مذکور در ذاکر **واللہ علی تعبہما** آن کہ لا یتغیر
بل اقلہ و لا فی صفاتہ و لا فی اسمائہ **بجملہ** اکوان است غیبوت او چہ
معنی دارد و انکہ با ضلہ فانی الوجود و فانی الصفات است غیبوت او را چہ اعتبار ذکر
نہست نہ ثابہ کوہ غایب شود و صفت نہا بہ و گویند **حیو اصل لا یزل سا و حیا لا یزل اولی**
مسموم بہ جمیع شدہ و غیبوت مذکور ہماں کہ است و ابو القاسم ہاں اشارت کردہ۔
ثم انوار الصلوات فعمدا ذالک **احیو لا یزل اولی و لا یزل اولی**

فصل وہ وصل کلا جل هو الله الواحد القهار انجا صورت نمود بیت
 تو او نشوی لیکن از جہد کنی ۛ جائے برسی کر تو توئی خیر
 تو او نشوی مگر شود مسکوت ۛ اں روز کہ تو نبودہ او بودی
 ہیچ میدانی کہ چہ می گوید لمن الملک الیوم لله الواحد القهار بیان یح
 کردہ است سکوت برورد نیست انقطاع کلام برو جائز نہ از لا وابد اوقال میں
 فافهم و اعنتم۔ تو می دانی کہ من چہ می گویم الله نور السموات و الارض او ہمہ
 اشیا محیط و اشیا محاطا بہیات البہات العاکلۃ کل نقطۃ و تلتک
 النقطۃ کلا یجزی ایں نقطہ را مہوم نام نہ خود را بدرکن وجود کونین را از سر
 بسر آئی، اے عزیز باد مذیت ایں آتش تحقیق ہمہ وجودات را سوختہ است
 آبروے عارف ہم ہوے ایں اشیا است لکل و لا قوۃ الا باللہ کجا انعام
 مثالے گویم شکر شنیدں دیگر است و شکر خورں دیگر و اطلاع بر مبداء و معاد او بول
 دیگر و شکر بولں دیگر اللهم العینا من شد او جنبنا عما نترضی و احصنا
 عن الریغ و الذل و الخطل اللهم و السلام

ن الحفل

مکتوب ہشتم

بجانب مولانا نظام الدین الحق

باید دانست ان الله يحب لتعالى اھم و دیگر کہ سفسفا

آرے بیت

دنیا آن قدر ندارد کہ پروش کند ۛ با وجود مدش را غم بہودہ خورد
 جاہ و دولت و مال و کنت بلعہ برق و سایہ سحاب با نہ نماید آید رود بر آہ
 فرو شود اے فرزند ہاں با وہم و خیال با امیدۃ الد و تناسل چہ عشق با زیم کہ ہرگز

ن این قد

کچھ دھواں نہ ہو کہ زشت زار سازیم کہ ازان بنور دار گر دیم
 بر روی آب محالہ اشکال نویسم کہ ہرگز جہاں صواب نظر نہ کنیم جو بجے خشک را
 چہ مرکب خود سازیم کہ برآں بیشتر و پیشتر نویسم و نیویم جز خود ماندہ کو بدر دوست و پا
 نہ ایستیم و منزل و قرار احساس نکنیم مہیات فہیات اے یار ستودہ ذات دے
 دوست حمیدہ صفات - بیت

رخت بردار ازین سرے کہت : بام سوراخ و ابطوفان بار
 ہلہ ہوشدار کہ در شہر دوسہ طراراند : کہ تیرہ گلہ از سر شہر بردارند
 حاصل کلام مقصود المرام این است روزے دوسہ کہ مارا شمر دہ دادہ اند و
 و نفسہ چند کہ بجا ریت سپردہ اند غنیمت شمریم البتہ البتہ باید کہ بطاعت و عبادت
 خداوند تعالیٰ و یاد او ساعتہ ساعتہ زمانا فرمائنا دل و جان را مال مال داریم و جزو بدیں
 دل را نہ ہم اما آدیم کار این جہاں را بد اں جہاں سپریم رسم و عادتے کہ میاں مردم
 آمدہ بجا ریت دادہ با شیم پس چوں پاکی نفس و توجہ بحق بحقہا و شہر طہا مقدم من قبل کل
 شئی باشد معیت او و میسر است کہ در دنیا باشند و کار ہا تمام و کمال استوار تر سازند و با
 این ہمہ چو دل بخدا بود و نفس بہ پاکی آراستہ باشد البتہ بغور رجات و نیک منشو باست
 منظر و مرفہ گردانہاں وہاں نخواہیم ترا یک نفس بغفلت رو و یک ساعتہ ترا بغیر طلب
 اغتفر الحسن قبل فوت الحسن درک الحصل غفر الحسن مسوا فرض الیوم و الغد
 قبل صیرورتہما - بیت

نصیحت ہیں است جاں برادر : کہ ادقات ضایع کن تا توانی
 ہر چہ کنی برائے خدا و برائے دیدار خدا کنی چوں این چنینی باشی تو خدا داں باشی
 و ارجو کہ تو برین مانی چنینی باشی بمقصود و دیدار حق خود را رسانی - رباعی
 چہ بگویند می شوئی مسرور : ہر دو عالم بد و مباد کہ کن

صورت خوب تو نسخہ اوست : باز خوان و سپین معتاب کن
الحق علی الحق باش و لقد وجود را بہر طرف ضایع میاش آنچه می گفتم نصیحت
عالم است خاص باید تا ازین انتفاع گیرد۔ ہذا باب عرضداشت آن فرزند
شایستہ بالتماس حصول پیوند کہ اعلیٰ ترین مراتب اہل دین است مولانا نظام الد
رسانید بجز اجازت مقول کردیم طاقیہ بخت بیوس خاصہ برائے انفرزند کہ از خدا
می خواہم اورادے خدا شناس و نفس حق پرست باشد فرستادہ شد و وکیل از طرف
خویش مولانا نظام الدین مذکور را کردہ ام دست اورا بوکالت نایب دست
من داند و زبان اورا نایب زبان من داند این تلقین کہ ہشتم از زبان من بشنود
اورا جز واسطہ مجرذنداند مولانا را بصدر نشانند و سہ جا بجانب او سر نیزین نہند
و آل جانب من داند دست بردست او نہند دست اورا دست من داند زبان
اورا زبان من و از و این بشنود کہ او گوید عہد کردی با این ضعیف و با خواجہ این ضعیف
و با خواجہ خواجہ من و با مشایخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین ہشتم نگہداری و زبان
نگہداری و بر جادوہ شرع باشی ہمچنین قبول کردی تو گوئی قبول کردم او گوید الحمد للہ
و مقرض بستاند و از ہر دو جانب سر اند کے موئے قصر کنند در حالت قصر کردن کو
تکبیر گوید طاقیہ من بنیابت دست من بر سر تو نہند و در حالت پوشانیدن طاقیہ و تکبیر گوید
و گوید برو دو گانہ بگذار و بعد از فراغ دو گانہ چنانچہ ہمیشہ پیر آئینہ ہمچنین پیش او آید۔
شکرانہ این اگر بابتی نہ رساند و الا ہماں جا و راہ خدا خرج کنند و چون او گوید
عہد کردی با این ضعیف از ان ضعیف می باید ترا مرا بہانی و باقی کلام مہیریں محمول است
بعد ازین فرمایش ما از زبان او بنیابت ما گیر کہ او گوید پنج وقت نماز بجاست بگذاری
وجہ و غسل جمعہ فوت نہ کنی البتہ البتہ مگر بعد از شرع وغیر آں و بعد از ہر نماز شام ش کعبت
نماز بگذاری بسہ سلام در ہر رکعت بعد از فاتحہ سہ گان بار اخلص بخوانی و بعد از ان

یک دو گانہ دیگر بگذاری برائے نگہداشت ایمان ہر کہ بریں دو گانہ ملازمت کند
حق تعالیٰ اور از جہاں با ایمان پروردہ ہر رکعتے بعد از نماز تہمت ہار اخلاص یک بار
قل اعوذ برب الفلق و یک بار قل اعوذ برب الناس بخواند چوں سلام نماز داده
باشد مسجد ہندسہ بار گوید یا حی یا قیوم ^{مُشَلَّحًا} عَلٰی الْاِیْمَان و بعد از
ہر نماز خشتن یک دو گانہ دیگر بگذارد و در ہر رکعتے بعد از نماز تہمت وہ گاہ اخلاص
بخوانی چوں سلام نماز داده باشی متقاد بار گوئی یا وَکَلَّاب چنانچہ ہائے مشدواز
سینہ بساید و ہر ماہی سہ روز روزہ بداری سیزدہم چہار دہم پانزدہم ایام ہین
اگر بیزنیافت یا سفر و یا گرمی ہوا نوحے خوردہ شود صوم نفل را قضا نیست اما
بجلے آن روزہ دیگر بداری تا ثواب کم مگرد و نفس بر ترک روزہ عادت نگیرد
چوں رحمت خدا واضح است۔ از جہت چندے دیگر از مسلمانان فقیر مولانا
نظام الدین مذکور التماس پیوند کرداں نیز قبول کردیم ہر آہر کجے طاہیہ بردست مولانا فرستیم
ہمہرین طریق باشند با ایشان ہم گوید۔

۹ فقیر را

مکتوب نہم

بجانب شیخ علماء الدین کالپوی خلیفہ حضرت مجدد و بعد خلافت داوین
فرزند دینی قاضی علماء الدین کالپوی و عاے محمد حسینی از قصبہ چندیری مطالبہ
قال اللہ تعالیٰ اِنِّیْ جَاعِلٌکَ لِلْاٰمَةِ اِمَامًا کَاغِیْمٍ و ہمدہ جیم
بحوالہ ہوسقیم شد اما دلی حقوق آن کہ اصل نبوت از اں گرانبار است
شرط کار است و ہوا النصیحة للخلق و المضی علی الخلق و ادکان
اہل و کالمخافون لوصیہ کالیس آزا کہ بخوانند بخوانند و آزا کہ برانند برانند
نکستگی و بیچارگی را زیادت کند و بہ انتہہ برآہ کردہ شدہ است متعرق باشد

ن اہل

ن تخاف

و از هر چیزے که زیاں کا رست چنان بریدہ باشد کہ رحمت حق از شیطان -
مقصود و داریم از چندیری در صلیح ہمایوں و مطلع میوں بہہولت قرار کوچ کنیم -
واللہ العجریٰ هو المبلغ -

مکتوب دہم بجانب شیخ علاء الدین

برادر دینی مولانا علاء الدین دین زندان اودعاے محمد حسینی مطالعہ کنندہ محقق دانند
کہ مقصود از خلقت کونین و آفرینش نوعیں چیز عبادت و بندگی خداے نبودہ است
ہر محبتے دہر محاشرتے و دوستے و معاہلتے کہ باشد اگر داس غرض دینی حاصل است
و آں برے خداے راست خود بخ نغ و الا فالما نقطاع - شنیدہ شدہ است کہ آن
عزیز دایم متوجہ این حضرت است کار مقر باں است و عظیم دولت است
الحمل للہ علی ذلک کہ یکے را تقریب می دانی و آنگاہ بدو توجہ می کنی و این
مایہ جمہ سعادت ہا است - فعلیک بہذا اعاظ البریۃ لجمعین والیہ السلام

مکتوب یازدہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند صالح و یار و الہ مولانا علاء الدین کالیپوی - دعاے محمد حسینی مطالعہ کردہ
براں کار یکہ برآہ شدہ است باید کہ بشرط بیسہ برداں شرط بل الزمھا و لا دھما
این ست کہ بذل و اثنا کہترین حال صوفی باشد و اقلیل کل قلیل بذل مال باشد
ہر چہ بہ ستش افتد ہم آن نمرد کہ اگر امر و زہتم خراج شود فردا چنان کرد
و چہ روزگار توان برد و این اندیشہ را از دل بر کند و پیشہ توکل علی اللہ شیوہ کار
خود سازد و دیگر بر معانی بسیا - بذل اشتغال نماید اما بر اقلیل قلیل اشتغال نماید - داریم

و جاہت دنیا و آمد و ش خلق و نمودار خود و صورت کارے ساختن کہ مردم برآں
 نظر کنند و معتقد باشند چیزے نیست تو بوقت خود باش ہرچہ پیش تو آید آن را پس
 انداز فارغ بجاے خود مشغول باید بود و غم خود باید خورد و غم آیندہ و روندہ و معتقد
 و غیرہ درخزانہ دل خود جاکے نیاید و اچوں باید بود دست از غم وجود خود شستہ
 فارغ چہ بود ز خود گذشتیم : اوانانہ غمے نہ غمگسارے
 شیخوخت پایہ بلندے است خداے تعالیٰ شیخی را گماشت تا در گلوے ما
 انداخت و ایم اللہ آں را بلاے می بینم کہ انشاء اللہ تعالیٰ سر بر آں برآس
 خلاصے و نجاتے بود ایں کاری باید کرد و در بند قبول و رد آں نباید بود ہرچہ آید آید ترا
 براہ راست می باید رفت زمین چپا و راستما نظر کردں شرط کار نیست -

رباعی

در ہر دو جہاں ہرچہ شود گو شوگو : در دو زمان ہرچہ شود گو شوگو
 مشغول بحق باش مبرارد و کون : و سود و زیان ہرچہ شود گو شوگو

مکتوب دوازدهم بجانب شیخ علماء الدین پیش از خلافت

فرزند دینی مولانا علماء الدین و عالم محمد حسینی مطالعہ کند امور مشکور است
 فصل اللہ لا یخسر ولا ینقطع انچہ فرمودہ ایم دست از آں داشتن میسرست
 نباشد ثبات قدم ایستادہ ماندست آں گاہ برپاے خود باشد آں عزیز از محبت
 بہ بسیاری دور است اگرچہ عقیدت سیرت مستحکم تر است اما نور حضور از بسیاری شرف
 بدور دارد و تدبیر ایں است ہرچہ فرمودہ ایم آں در معاملت رود و بتوجہ دل متعلق باشد
 انجمن اگر بعد المشرقین و المغربین بود بہر انوش تو اں خواندہ کلیتہ اصلے ترا فرمودیم اما ہچونے

باشد که بدالستعد گردد و دوازدهم جو که آن عزیز بشیء مای ازین با متصور گردد و بدانکه اقل
ازین نوع اکثر سایر اعمال است و او را واد کار و قفا فو قفا شهر آشهر امواسما فواسما
باید در عمل باشد - بیت

نصیحت همین است جاں برادر : که اوقات ضایع کن تا توانی
مقابل اهل حال است آن من فاعل و قته فقل فاعل ربه
و قته رباعی گفته بودم - رباعی

نام و مباد تمییح فردے : بیدر مباد تمییح فردے
بے درد مباد تمییح و قته : بے وقت مباد تمییح و فردے
هجوم اشتغال روزگار و امن گیر هر رنده است اما طالب خدای
را اگر خارے در پا خلد از دیدن و پوئیدن خود البته نه ایستد هر چه شود گوشتوگو
طالب خدای را امر و خدای پرست را این رباعی استاد در و هر وقت
و هر ساعت دوست - رباعی -

در هر دو جهان هر چه شود گوشتوگو : و ز دور زماں هر چه شود گوشتوگو
مشغول بحق باش مبر از دو کول : و ز سود و زیال هر چه شود گوشتوگو

ن کالپی

آن عزیز در مکتوب چنین باز نمود که بعضی مردم کالپور این سوء عقیدت
پیوندمی را خواہاں اند این طرف متوجه و متعلق اند ہر کہ آن عزیز صادق
بشرط عقیدت داند عرض داشتے از جهت او با نشان و روشے بنویسد تا از
سوطا قہ برے اوز نامزد شود و آن عزیز بوجہ کالت و نیابت ایشان را یقین
کند و طاقیہ پوشاند صورت ہمیں است و در اے این معنی دیگر متصور نیست -
آزند گال صحیفہ سادات از آن مانند برادران اند بر نصیر لارگو یکہ چہ دنبال
فرزند ان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گرفتہ ترا دنیا و دین خوش نمی باید - والسلام -

مکتوب سیزدہم ہم بجانب شیخ علماء الدین

مولانا علماء الدین نصیر دعلی محمد حسینی مطالعہ کند اتفاق تقدیر جنیں افتاد کہ
ما از شہر بحالتے بیرون شدیم کہ از تحریر و تقریر متجاوز است بشاہدہ تو ان دست
مقصود ما طرف کاپور است راہبا سخت بے طریق گفتہ پیچ سیلے گذشتن مسیر
نیست الغرض آن فرزند عزیز جنیں کند البتہ فرید خاں را با استقبال تا حد زمینچ انظر
بیار و دختران و مادران ایشان را چندال خوف کند بہ امن و اطمینان تا کاپور
بیانید بہ اشرف الفلح نیز گوید بدانچہ اورا دست دہم اقدام کند سبحان اللہ العزیز
عجب روزگارے کہ من بر مردمان منت کنم کہ من بر شما می آیم شما معاونت کنید
يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَكُنْتُمْ لِقُلُوبِ ظَهْرُ الْبَطْنِ باز با ہتھام گفتہ می شود جاے در سنگے و
تامل نیست وقت بر ماتنگ است جاے وزنگ و مقام نیست بضرورت
بہ سبب تعلق و مزاحمت ملک محمد علی یک دو مقام شدہ آل مصلحت مانیت
میباہد طریق المانع و قاصد مارا در بیانہ با فرید خاں بیاید ملاقات کند دریں باب
تقصیر کنند فی الحال و زمان دریں کار شود۔ بہیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صامیڈی باشد کہ نتوان یافتن دیگر جنیں یا

مکتوب چہار دہم ہم بجانب شیخ علماء الدین

فرزند دینی مولانا علماء نصیر دعلی محمد حسینی مطالعہ کند خداوند تعالیٰ فرمود
لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اگر ہدایت ہر قوم در کتابت آریم ذیل و ذنب آنرا سہرا تہا پیدا

نیا شد تو دست در دامن مقصود زن بقدم عزیمت پاپے است ہادی صوفیہ
 پس آن کہ دولت و ریافت مرشد شدہ بود ذکر و مراقبہ است تخلیہ و تجلیہ است
 لا الہ تخیلہ است لا الہ تخیلہ نفعی خواطر در حالت مراقبہ و اجتماع ہم تخلیہ و تجلیہ مترتّب
 ہاں وہاں پیروی ایں ہادی میسرست بہت فَقَدْ خَازَنُوا خُزْنَ عَظِيمًا ہر آئینہ
 اثر ہائینی و ثمرات و قتلح معرفت ازیں باغ ہر چند بر تہینی بر خور دار تر گردی ہیچ
 دینے را سلوک بے ایں دو صفت نیست کہ من قبل تہنیک یافتہ است روئے مقصود
 کسے پریدہ گر کسیکہ عروس حضور خود را بر دل طالب صادق جلوہ فرمود و نیست
 آن معشوقہ را دلالہ و تہنونی و نیست آن مرغ را پرے و بالے مگر طالب بشدت
 بہم حضور کمال با تکیہ نفس و حضور کمال را اگر تخلیہ و تجلیہ نام ہی میشاید طالب را
 چند وصف لازمہ حال اوست و اگر نشد طالب با او نبود الکلام فی تحقیق الطلب
 اما الشیء لیعرف بعلامتہ تعقل صحبت ہر آئینہ از عاشقان پس عاشق
 را بے معشوق و انچہ نسبت بدو دارد و بے آن کہ موصول و ممد اوست صحبت باشد
 لا الہ بیت

دوست آمد و گفت مکررا مطلقنی : پس ہر چہ نہ آن منم چرا مطلقنی

گفتار یارے ازاں ما است - بیت

با غم تو الفت و ہم خانگی : از دگران وحشت و بیگانگی

تعقل طعام و شراب ہم ازیں قبیل غذا سے عاشق محنت و بلا است
 غذا سے عاشق یا معشوقہ است کجا افتادہ ام القصد بطولہا قلت کلام بہر مقام
 انتظام گرفتہ است عشق و حب گنگی و کڑی و کوری او جز دوست نمی بیند جز ذکر
 دوست نشود جز نام دوست نگوید بلکہ چناں بخیاں او مستغرق باشد کہ مرغ
 گفت و شنود دخت بر بستہ بود کہ آن منزل گم شد گاہ و مقام بخوداں است

ایں رباعی از مردمان شنیدہ باشی۔ رباعی
 ابد عشقت چو بیا موخستم پیرین محنت و غم و خستم
 حاصل عشقت سخن پیش نیست سوختم و سوختم و سوختم
 اکنون تو خود را بخود ندی از خود و از خویش و خویشا و ندان بد رباشی در زاویہ
 نقیصت آن کہ معتقد و متبوی میسر آید و البتہ لحنہ طرٹ بنظر خلق ورد و قبول ایشان
 روشش نہ بیند ورنہ از دیدن دیدار دیدہ مطموس و منطس ماندہ نفوذ یافتہ منہا
 برائے آن عزیز طاقیہ خاص اتفاق شد بشرطیکہ آمدہ است بر سر می دار و کثرت
 بجای آمد و شکرانہ دارد برے مرمانے را کہ التماس طاقیہ پیوست ارسال شد
 چنانکہ آن کہ عزیز برآمدہ است ہماں طریقت را مسلوک دارد و اگر کسے از میان
 ایشان لایق آن بود کہ ورودے لابدی فرمایند آن قدر مصلحت افتد فرماید آن
 ہم از ما بود و آنما کہ سلامی ورودے فرستادند بنام ہر یکے طاقیہ نامزد است
 تو چنان کہ میدانی پوشانی دیگر گویم ختم مکتوب بخیریت عافیت کنیم وقت را غنیمت
 شمری باید کہ جز بفضل و فریفتہ مفروض نہ شود میدانی یا نہ این فات
 و قتہ فقد فات ہر بلہ اگر وقت خوش است عنیت میداں کاں را
 چو نماز ہا قضا نتوان کرد جنید بسفر ج بود جو آنے را در زمین موحش خارستان گیتا
 باہمہ و مشت و ترود و پریشانی و بچہ بی تفتیش حالش کرد گفت وقتہ و اشم اینجا
 گم کردم کبہ ام قوت خیزم و کبہ ام سکنت طریق را بیشتر کنم لیکن در آن حالت
 کہ ترا در طواف وقتے باشد اگر از مایا و آید خاطرے و نظرے کنی جنید را اتفاق یا دش
 آمد نظر را لحظہ آن سوگماشت دعاے در کارا و از زانی داشت جنید با و گشت
 اورا بوقت او دید کہ گفت اکنون خیز عاشق صادق صوفی صاحب وقت مرد اہل
 دل مرد صاحب دل خوش جوابے جنید را فرمود مقامے را کہ وقت گم کردم

من توانستم گذارم در آل مقام که وقت باز یافتیم چوں بتوانم گذارم
 فعلیات علیات التفتنم و قلات ولا تضرب الا فی حصوات
 ربات و السلام مولانا تاج الدین نیک مرے سکین و پیر ہنجا رست ن
 چند روزے بر ما بسکت بود چوں اتفاق آمدن باشد مولانا مذکور را نگذازد
 پر ابر آرد بر شفقت بسیار کند کہ شفقت راہ دیدہ است۔

مکتوب پانزدہم ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء الدین دعائے محمد حسینی مطالعہ کند آرزو گاہ صحیفہ
 سادات کالپی را در دوستان و برادران اند فرماں دیہ انعام تمام کنانیدہ ن کالپی
 آورده اند و از جہت پروانہ من تکفل شدہ ام کہ ہر کہ بعد ازین ازین نظر قصد
 کند بہت اذیت خوردہ شود انشاء اللہ تعالیٰ میباید کہ اس عزیز در کار ایشان
 سعی جمیل نماید و در آل کوشد کہ کار بحسب مطلوب ایشان شود و منت آں بر ما
 باشد خدا جزا دہد۔ والسلام۔

مکتوب شانزدہم ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی علاء الدین دعائے محمد حسینی مطالعہ کند اتفاق ارباب حقیقت
 است کہ اہم مطالب محبت خدا دیدیت سبحانہ و ہر چہ جز اینست قسم بہر
 ہر آرد و چہ داغ لا اعتباری بر ناصیئہ وجود اوست ہر چند روشن تر نمی نماید بہت
 دوش دیوانہ چہ خوش می گفت : ہر کہ را عشق نیست ایمان نیست

پس سرسجدہ ہندسہ باروسجدہ گوید یا قیوم ثبلی علی الایمان وروگائے بعد
نماز خفق بگنارد و ہر رکعت بعد فاتحہ بار اخلاص و بعد سلام ہفتاد بار یا وَهَّاب
گوید و اگر ایشان باہمت باشند روزہ ایامِ محض نیز فرمایند و ہم ایشان را در کار وین
اگر رغبت بیشتر بود آہستہ آہستہ از او را و خواجہ نیز برآں مزید کند فذلک ہاں۔

بیت

نصیحت ہمیں است جاں برادر : کہ اوقات ضایع کن تا توانی
وگر نہ ایم اللہ ضایع باشی و ضایع مانی۔ رباعی
نامرد مباد و تیسچ مردے : بے درد مباد و تیسچ مردے
بے درد مباد و تیسچ وقتے : بے وقت مباد و تیسچ دردے
در کو کی خواندہ بودیم اختتم فرما خاف فرما لئلا فلاحتنا لہ
مولانا معروف خطاط حافظ و فرزندان اور ازاد عارساند ایشان انسان مائد۔

واللہ اعلم

مکتوب ہفتم

ہم بجانب شیخ علاء الدین کالیوی

فرزند دینی ابو الفتح علاء کالیوی دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کن بشنیدہ شدہ است
بجز صحیح کہ آن عزیز البتہ منقطع جمی باشد و دوام شغلی دارد و ہمہ روز بہ تنہائی میگنارد
الحمد للہ مطلوب این ضعیف میں است کہ پیونگاہ ما ایہ جنس باشند وقتے
خدمت شیخ نظام الدین محمد بدایونی قدس سرہ العزیز شیخ فرید الدین قدس سرہ العزیز
را در وقت دید و دلیری کرد و در پائش افتاد و بتقدیر اللہ آن نواق شیخ بود کہ تیری گفت
بندہ نظام غریب بردانی نیک بنی شیخ بود کہ او فرمود بخواہ چہ شیخ اہی تیغ عمرہ شد
کرد کہ خواجہ می خواہم ہر جائی نشویم گفت نظام بخواہی شد اما مجاہدہ شرع را راہ است

شیخ آمد ایں قصہ بر اصحاب گفت و گفت شما چہ فرمائید کدام مجاہدہ اختیار
کنم اصحاب باتفاق فرمودند کہ مجاہدہ شیخ الاسلام فرید الدین صوم و دام است
خدمت شیخ کبیر نیز صوم و دام اختیار کر و شنیدہ ام کہ آں عزیز در مجاہدہ و ریاضت میباشد
فقیر منہ حتی آخر النفس فکوحی کنی ککو تر میکنی بہرین طاعت کن عرق چینی کہ ملبوس من
است کہ آں لباس حاصلہ است بہر کس نبی دہم گر بیاران مخصوص برائے آں عزیز
ارسال شدہ ہو بشند و طاقیہ ملبوس با آں عرفین نیز ہو پوشد بعد تجدید و گانہ بگذارد
سرب سجدہ نہد انچہ مطلوب دارد از خدا بخواہد امیدوار باشد کہ بدامت بدہند و
خوردہ پیش دارد اگر آن بمن بتواند رسانید بہتر و اگر نہ بہر درویشی کہ بدہن من رسیدہ باشد
و چند نفرے کہ چیزے روشن فرستادہ بودند خواجہ بدہ ملک کالو مولانا سکندر و مولانا
اعلم برائے ہر یکے طاقیہ ارسال شدہ است یکاں بار بر سر نہادہ ام طاقیہ فرستادہ ام
و مولانا ابو الفتح بداند آں عرفین را از بر خود کشیدہ برائے تو فرستادہ ام خواجہ برائی
بداند کہ طاقیہ ملبوس مخصوص برائے تو فرستادہ ام و نام تو بر آں طاقیہ نبشتہ
شدہ است مولانا ابو الفتح باہمہ مریدال این قدر بگوید ہر مریدیکہ از پیر دور می باشد
اما بفرماں اوست و انچہ فرمودہ است بر آں است و در رضائے پیر است و توجہ
پیر است او محقق داند کہ او ہمزائے پیر است والعیاذ باللہ نہ بر شرط رضائے پیر
بر فرماں پیر میباشد محقق است کہ میان او و میان پیر از مشرق تا مغرب دور است
والعیاذ باللہ واللہ ساعہ

مکتوب ہمزدم
ہم بجانب فقیر ابو الفتح

فرزند دینی مولانا ابو الفتح و علی محمد یوسف حسینی مطالعہ کند آرنندہ صحیفہ مولانا

فخر الدین صوفی از ہندوستان برآمدہ پیوند ما کردہ یکے از متعلقان ایں جانب است

از ان ماست باز طرف خانہ محی و رو عیال و اطفال آں جانب البتہ اور ارعایت و اعانتہ کند چنانچہ او با خرچ و خوشی در خانہ خود برود منت آں ایں جانب متوجہ باشد طاقیہ برائے آں عزیز ارسال شد آں را بشرط پیوستہ برادران خود را عزیزان و دیگر از مادیات عابرسانہ والسلام علیہ

مکتوب نوزدهم

بجانب فقیر ابو الفتح علماء

فرزند دینی مولانا ابو الفتح علماء کالجی و عالم محمد یوسف حسینی مطالعہ کند آئندہ این صحیفہ سید قوام الدین از قصبہ اچولی بر ما از دور دست آمدہ بود پیوند کردہ باز طرف خانہ محی و دو دو خواہر برائے کار خیر دارد بدانچہ دست و ہد از یاران و آشنایان درین محل خیر بدہانند منت آں ایں جانب متوجہ باشد احیاناً مکتوب او می رسد آیندگان ذکر خیر او میکنند۔ والحمد للہ علی کل حال والسلام علیہ

مکتوب بیستم

بجانب قاضی اسحق بیہترہ و برادر قاضی سلیمان

الحمد للہ علی کل حال والصلوٰۃ علی سولہ بالغدۃ والاکمال والتسلیمات السنیۃ والتجلیات الرضیۃ علی الاخوة الصفیۃ والرفعة الرئیۃ مستقیم و مستقیم بادا ما بعد نزول تحقیق مقرر و محقق است کہ بہترین کار ہا و شریف ترین روزگار ہا طلب خداوند تعالی است و وجدان و عرفان اوست ہر چند کل موجودات از معرفت او خالی نباشد اما انسان عرفا خاص دارد و کا یطلع علیہ لحد لک الفلین من القل وهو المحض

بالانبياء والرسول صلوات الله وسلامه عليهم ورحمتهم
 بالمهل والاهل واز ضرورت معرفت دوام خیال حضور معشوق با خود بعینه
 بعین شمش مسرور بعد از توجه تام التزام پرور او در کار او تصفیہ و تزکیہ اخلاق از لوازم
 و ضروریات است در خیال دل عاشق نباشد جز تصور صورت معشوق بزبان نرؤ
 جز نام معشوق حکایت نبرد جز از وفادار و جفا و از لطیف و کرم و صفا و عطا و
 یحتمل کہ گنج از غلبہ وقت سخن از ناز و کرشمہ و از رخسار و وسمہ ہم باشد اگر چه
 از دائرہ غیریت خارجی است اما بر کار محبت ہم بگرد مرکز می گردد و آری
 العشق جنون و الجنون فنون و ملازمت در کوے و کوچه معشوق بہر بہانہ کہ
 باشد البتہ یک گذرے در کوے او بود بلکه باید کہ این خستہ بچو خستہ در رہ آں کو
 و کوچه افتادہ بود و البتہ بحسب عزیمتے کہ او دارد از استعمال غرایم خالی نبود و جادو
 کند افسونے خواند پلپستہ سوز و طلسمے پردازد و از وجہ مقصودش اینست مگر
 از درے فتح بابے شود و البتہ با کساں آں در درگاہ مصاحبے و ملازمتے باشد
 بایشان درسازد و در آں کوشد کہ با ایشان آشنائی خاص پیدا آرد و چه بذل نفس
 مال و چه بذل جاہ و جلال کمیتہ بندہ آں درگاہ را کمترین غلاماں و کمترین
 چاکراں باشد آری اگر کارے سزد ہم از ایشان بود باین ہم خود آراستہ دارد
 لعلہ لایستقدہ و لایستگف بل بحتل یوغب و یطلب ہاں و ہاں
 تامل شافی و اندیشہ کافی درین بیان کن طالب باید کہ ہموارہ در مراقبہ و ذکر و
 فکر و تلاوت گذرانند در ہر حالتے کہ باشد بحسب آں حالت او را فکرے و ذکرے
 ہست و از امیدے و بیمے خالی نباشد امیدوار و دگر روزے روے مقصود
 و مقصد بنید بترسد محبوب عظیم القدر است نباید کہ در رباش حراماں بر جان
 طالبان او افتد و ایشان را از بر بدر و از دریادہ گرواند کہ گنجے از جمال و بہا و

از جلال و کمال او بویسم و خیال خویش که نشانی دهد طالب را اگر جوئی جز در مسجد و
گورستان کہنہ و باد یہ دگوشہ و کج نیابی و بامشایخ اہل ارشاد و عرفاے ایجاد
صحبت و ملازمت باشد خود کار جز ایشان نسزد طالب ہرگز روئے مراد نہ بیند
تا ہر بکشتش نبود بقدر وسعت و کمیت بذل خویش بکنز عز و شرف و جاہ و مال اما
در حضرت ایشان در بازو بہیت

تا در نہ زنی بہر چہ داری آتش پز ہرگز نہ شود حقیقت عیش تو خوش
با این ہمہ کہ نفتم ہم ترین کار ہا آراستگی مرد باشد تخلقوا باخلاق اللہ
و تصفع بالصفاۃ نقد و وقت او بود تا متصف بصفات او نباشد قابل شہاد
کہ مشاہدہ ذات تواند کرد اندیشہ کن بر عاشق در حجاز چہ صفت در تحریر رفت و تفریر
من کہ ام بیان را اثبات کردہ آہ دینا یا ران عزیزا انسے بنفس و لیل گشتہ است۔

بہیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار بگو پز نہ یک درین کہ ہر دم ہزار بار بگو
دلہا برین راضی شدہ کہ خوار بریند و مردار بریند و شرمسار بخیرند۔

بہیت

در چہ کارید در چہ مصلحتید پز اے فرماندگان بے مقدار
در جہاں شاہدے و مافارخ در قدر جبرئ و ماہشیا ر
جواں مردان زینہ تو نمی خیزد و در دل تو نمی شیند۔ بہیت
بعد ازین چنگ من دامن سوت پز پس ازین گوش من و حلقہ یار بہیت
اے یار عزیز و برادر شفیق دست در دامن طلب زن و استوار قدم با
ولیکن تا رہبر را پس رو نباشی روئے رہ کار نہ بینی و نشان منزل نیابی خواجہ من
فرمودہ است کہ بے پیر ہر کہ در رہ سلوک رشتہ بد شمال او مثال رسن تاب بود

ہرچہ بیشتر تابہ پستہ رود طالب ہمہ وقت رعایت اور ادو و طائف بکند اشراق و
چاشے و تہجدے و ادایینہ و فی زوالے و اوقات مرجوہ شام و صبح و غیر آں
نگاہدار و این بجائے سحر و جادوے دوست بے لاکہ خلواہن باب و اہل
و اذ خلواہن ابداً یستفرقون ہمہ در بار اخی کو بد تا از کلام باب فتح فتوح روح و
روح بخانی کند بلکہ تحقیق اینست تا آں ہمہ رعایت در کار نباشد سرانجام روزگار
نشود اللهم و حقنا لما تحب و متوضی این ہمہ اسباب ظاہرہ و موہب
باطنہ بشرط شدت طلب و غلبہ محبت است پیش از ہمہ کار ہا میں مقدم ترا
اے یافہیم داسے دوست ذہیں بدال رہے کہ من دعوہ کردم این تجارتے
است ہر چند دریں بازگانی زیادہ فی بیشتر خورند و بیشتر باشند آں کلام جو انہر و
بر خوردار است و از کلام پشت و شکم زادہ است کہ زیان میں راہ خورند تا
و انکہ سودمند است بہریت

در وصف نیاید کہ پیشیں و ہن است آں

این نیست کہ در از لب و دندان نیست آں

آں نظارہ شوخے خہ خہ مردماں بر آب رواں معامی نویند آرے
روے صواب روشن تر نخواہند دید باد ہم خیال و امید قوالہ و تناسل را
عشق بازی میکند اینک اینک ہیں کہ بکعبہ وصال نخواہند رسید در
شورستان بامید و فارسیدن کشت زار می سازند معتریب بر خوردار
خواہند شد وینہ را میخوانند امروز دریا بند برے آں می یا بند آرے آرے
امر مکن است بہل و آسانی ظافر و فایز خواہند گشت احاصل اگر تر افتدے
ازیں عالم بدست آمدہ است بیابا کہ نیکبخت ازلی وابدی ورنہ مرو داسے
داسے ہزار داسے ہاں بیچارہ کہ ازیں دولت محروم است زہنہار دست از

زنہ خواہند

و امن طلب نگلی بطرفی لحظہ ننگی و جزایں ہرچہ ترا باشد نہل باشد ہزیان باشد
 نژاد باشد خالی بے مغز باشد بچو پیا ز باشد اے مولانا سخن تا مسوق نگردی بر
 مثال سخنے کہ مرد کیسیا گزینتی را کند و سلایہ انداز و چناں بدستہ سایہ کہ میچش
 ازوے نماذ ایشان آں را بھسم نامند و ایم اللہ اگر تا سعادت محبت و کبریت
 اخمر معرفت دست نہ دہد مس و جو و تو ز نگر و دتا موار اور دہاں ہویت نہند
 چند انش بسا نید بکوبند چنانچہ طلبیب چند وار و یکے می ساز و طبیعتے دیگر شود همچناں
 باید شد۔ بہیت۔

تو از نشوی و لیک از جہد کنی : جائے بسی کر تو توئی بنیروز

اگر من زندہ باشم آن سو آمدنی ام۔ بہیت

دست از دامنم نیکارو : خاک شیر از آب رکناباد

آما آن عزیز را اگر مطلوب تحقیقے و تلقینے و تعلیمے هست بہر طریق کہ باشد این

بیاید بالجمل والعجل الوحا اللیل حبلی والساعة حبلی الاحوال السجال و
 الاجام دوال و رجاء الحیوة تظل محاب نرائل و بروت سرایع الزوال

بہیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحب دلی

باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنینس ایام را

و مولانا سلیمان بسلام مخصوص باشد انچہ اورا فرمودہ ایم ملازمت شرط
 آن کا راست بقوت مشروط فوت مشروط باشد سپد سعود قاضی منہاج الدین
 و قاضی عماد الدین و باقی خلق چہرہ از ما ہر یکہ را سلام رسانند انچہ در تقریر و
 تحریر آمد نیکنجے باشد بکار برد۔ بہیت

نصیحت کر دیکھو سال اگر آدھ بستا : و اگر گوی کہ فتانم غلام تست کہتوں

مکتوب است و حکیم بجانب قاضی اسحق و قاضی سلیمان

فرزند دینی قاضی اسحق و علی محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند اہم مطالب و اعز
مقاصد معرفت خداوند است تعالیٰ و طلیعہ محبت مقدمہ معرفت صورت
نہ بند و محبت برد و قسم باشد عامہ و خاصہ محبت عامہ عبارت از امتثال اوامر و
محبت خاصہ کاسمہ خاصہ است و ہب صرف است لطف محض است و
این را علامت و اشارت نمودار شدہ است تزکیہ و دام و توجہ تام نشان محبان
خاص است تزکیہ نفس باتفاق عبارت از چہار قاف است قلت الطعام
و قلت المنام و قلت الکلام و قلت الصخبۃ مع الاحام چون بریں چہار قاف
و توف شود اگر کہ تزکیہ نفس دست و ہر شکار است انتقامت فالستاقم
لما امرت ہم برین مصلحت تعلیم امت شدہ است توجہ تام بے تعلیق پیر و مرشد
یسترسد اگر مرشد مستر شد را توجہ حضور صورت خود فرماید درین چند مصلحت باشد
نخستین مصالح جمع ہست ابتداء غیب را تصور حضور شکل باشد مرئی معلوم
مشخص را با حسن الہیات و اہل الاشکال و الصور تصور کنند و در ترے میسر آید
چون دلی کج ہم اعتناق گیرد از انجا تو او پیشتر آسان و سہل تر تی کند بتصور حضور
رعایتی رود و عنقریب بمراقبہ تواند شد و دیگر پیر ہموارہ و در شاہد و محضر الہیات
است چون دلی مرید ہموارہ بتصور حضور پیر بود و وقتے چنین اتفاق افتد کہ بین الثقلین
مجاذاتے در سستے شود انچہ پیر بعد ریاضت و مجاہدہ حاصل رود و گار خویش کردہ
است مرید را با ہمہ ہواہا و گرفتاریہا نقد و قتل او باشد ہذا فضل عظیم و
کمال حبیب ہم مثالش چنین بود کہ عکس آفتاب در آب صاف کہ مجازی آفتاب

برآید و بدو یار یکہ محاذی آب افتادہ است عکس عکس بر صفحہ آں جدا رسید آید
 انچہ ہم عمر میر بہم محنت و رنج حاصل داشت طالب را ہم با دل قدم بہت
 افتد سخن دیگر است اینجا کہ آن در حریم کتابت نگنجد و در مضیق گفتار در نیاید طالب
 چوں اداک آن دولت کند ہم خود در یاد اما ابتداء در ہم او نیاید بنشتن آں
 زیاں کار او بود اما تلقین پیر بکا بتہ مرا سہ چنداں سو و من نہ باشد اگر چہ از
 نفع مالی غالی نہ باشد حکایت از عمل دیگر باشد اما صل در کام کی کرد بدست
 خود آن دیگر بود۔ آرمندہ میخف مولانا علاء الدین گوالیری را بہر جزیرہ کردہ ام او در
 صادق است البرہ خیانت و کینتے روانخواہ داشت تلقین کہ او کند ہم از زبان
 من بودہ باشد اما اگر اہل بجز واسطہ میسر شدے کارے بودے والموفق ہو اللہ
 واللہ هو البنی علیہ اللہ صلواتہ و انچہ آن عزیز از احوال خود نشتہ است نیکو چیز
 است صوفیاں اینچیں گویند ہذاں خویلات تربی بھا اطفال ہذاں لا الطریقہ
 ایں واقعہ بشارت میدہد کہ اگر آن عزیز مدامت در کار کند و ہمہ روز و شب
 درین کار بسر برد امید باشد از اہلیات ہم نصیبہ گیر و نہ ابشارت مغنی او کرامت
 کبری۔ ترا ہماریہ در کار باید بود انتظار فتح باب امید باید داشت و انچہ آں عزیز
 التماس خلق کردہ است نیکو اتفاقی ست و زر مرہ دوستان خدا در آمدن
 و خود را لباس ایشان نمودن دلیل قبول ایشان و وصولی نعمت خاصہ باشد۔ دست
 مولانا علاء الدین نائب دست من است زبان او نائب زبان من طاقیہ
 از سر خود براں عزیز فرستادہ ام آں را در پیش دارند مولانا علاء الدین مذکور اورا تلقین
 کند انچہ در اول حیت من تلقین کردہ بودم مولانا استحقق ہداں وضع و کینتے کہ از من
 قبول کردہ بودہ ہچنان قبول کند مولاناے مذکور بر سر تو کلاہ بند و تو دو گانہ بگذاری و
 خورده کہ شرط کار است پیش مولانا بیار دہند انچہ مولانا دران وقت فرمایند

بدل قبول باید کرد و اگر تلقین نہ کرے و مراقبہ مقصود باشد ہم مولانا تلقین خواہد کرد۔
 آں ہم فرمایش من باشد با این ہمہ مثل عمل محقق و مثل است اگر انجمنیں کالے
 کہ جہانے سرگردانست بحضرت پیر رسد دوتے واثرے دیگر دہد کہ چشم دل بدلا
 ہر چند بینا است بینا تر و روشن تر گردد۔ حدیث۔ فرزند دینی مولانا سلیمان دعا
 محمد یوسف حسینی مطالبہ کند و محقق داند انچہ براں عزیز بنشتن مطلوب بود آں جملہ ور
 فرمایش مولانا اسحق مکتوب شدہ است دوم بار بنشتن حاجت نہ باشد و انچہ تو دعا
 نبشتہ بودی نیکو است امید دار بشارتے است اما دل براں بستن بازماندن از
 مقصود باشد مطلوب ماعزتے دارد کہ ہرزہ در کتابت نتوان آورد آہ تا بندہ
 با خداے یحییٰ گردد چنانچہ جز خداے را نہ بیند و نداند و شناسد نتوان گفت
 بچیزے بجائے رسید و این کارے بس عزیز و اعز الاشیاء است ترا امیدوار
 شدہ است والسلام۔

مکتوب بیت دوم

بجانب شیخ زادہ خوند میر و برادران او

فرزند دینی خواجہ صدر الدین خوند میر دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند
 نماز گزاروں و روزہ داشتن و حسنات و مہرات و دیگر کار ہر بیوہ زنے است
 مشغولی طالبان خداے را کارے علیحدہ باشد این جنبہ بدرقہ پیر نتوان اشار
 کردن خود رسیدن بدان دولت چہ صورت نقش را توان کرد و اسطی اگر چہ
 بنیر واسطہ ہمہ و سایا از میاں برگرفت فرمود الھام لھجۃ الی اللہات دون
 اللھوت والصفات اہا آں دل کجا کہ فہمں کند و آں دیدہ کو کہ جمال این کلام را
 تواند دید بیوہ کہ نتیجہ ایں درخت باشد آں را محبت خاصہ نامند ایں جا محفل را

بچے گم است ولہا دکرتم عدم است جاں ہا دجیرت و ہیجان است کجا افتادہ ام
 چہ می گویم لا حول ولا قوۃ الا باللہ و فرزندم خوندمیر را شنیدہ ام بیشتر احوال
 و عبادت و طاعت می گذارند احسن الحسن اللہ جزا لک اما این قدر بدانکہ
 ہمہ عبادت ہا و طاعت ہا بے حضورا اعتبار سے ندارد و حضور آں چہ پیر تو چہ فرماید
 کار ہاں باشد اگر بکاتبہ و مراسلہ بندہ نکند۔ مولانا علاء الدین کو الیری یار سے
 عزیز است ازین جنس چیزے نامزد وقت او کردہ ایم اگر ہم ازو چیزے بیان نوزیم
 رہ کارے باشد بارے عاری نباشی و اگر اصطحاب با ما میر شدے نہ ہے
 دولت کار امید واری ہمیش بودے رسول اللہ فرمودہ است صلی اللہ علیہ وسلم
 من صلی رکعتین ولم یحلم شیئاً فیہا لنفسہ خفیر لہ ما تقدم من ذنب قبل
 و لہ یحلم ثلث رہ اطلاق بگیرد و جزو بخنجر محقق است ہیج عبادتے را عزتے نیست
 بے حضور دل و حضور دل امرے ممکن و میر اگر فرمان پیر کارے کند و انچہ مرد ہا
 گویند حضور امرے محال است محال نیست اما عزتے دارد اعجب بہ کار نیست
 انجینیں مستحیلے متسرے بواسطہ پیر پہلے و پہلے گرد و ممکن باشد لیکن قریب
 الحصول۔ مصرع۔

و الخضور

دریاب اگر تو عاقلی بشاب اگر صاحب دلی

حدیث۔ فرزندم امیر چہندہ دعائے محمد حسینی مطالعہ کند خبر است
 کہ میر چہندہ کا رہا گزیدہ نکند انجینیں روا نباشد امیدوارم کہ تو آں کہنی کہ چشم
 دل و دستانست روشن تر گردو کارے خوندمیر کست تو چہرا ہاں نہ کنی با تو نیز استعداد
 آں مرکب است والدہ خوندمیر را دعا خواند بیشتر احوال و عبادت و طاعت
 گذارند عورتے کہ کار مرد ال کست را و مردیت بر صورت عورت و اگر مرد
 کار عورت ال میلند یعنی ہوا پرست باشد او عورتیت بر صورت مرد بلکہ ہر تراز

ن چندن

ن چندن

۹ میر

حدیث - امیر بدہ دماغے محمد یوسف حبیبی مطالبہ کند اذان برادر عزیز متوقع است
کہ ہمارہ در عبادت گزارند و با اقارب و عشایر زندگانی کہ باید ہماں کند مارا
و شمار ازین جہاں جز عمل نیک بردن چیزے صورتے ندارد۔ وَاللّٰهُ عَلٰمْ

مکتوب بست سوم

نیز بجانب شیخ زاوہ خوند میر بعد نقل محمد و ام زاوہ بزرگ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مجازی امور بر حسب ارادت خالق الخیو
والشرور جاہلیت تو بارضا باش یا بسخط ابھیج وجہے صورت تحول و تبدل نباشد
انچہ او تعالیٰ خواستہ است رو بناید فرمان از طرف مرید قادر بریں مجاہد صادر است کہ
تجہ بر فرق ز تیم تو دم مزن جگر تہد ریم تو آہ کن دلت را پارہ پارہ کنیم تو از تنگ
در پیشانی مینگن آرے از غفور رحیم و از غفور کریم ہمیں متوقع و منتظر آمدے گرفتار
ایں چہ گفتار است کہ علی السلام والحمد للہ علیہم اجمعین بندہ راجز بر آستان

بندگی سرنہا دن چہ چارہ باشد۔ بیت

چہ چارہ باشد بچارگاں درد ترا ۛ جز آنکہ بر سر خاک ورتو خون بازند

آنکہ چکنم آنکہ چکنم - نظم

برگزیزیں سرے غور و فریب ۛ در شکن زیر رباط مردم غوار

تبسم کا ندرو خواہی ماند ۛ سال عمرت چہ دہ چہ صد چہ ہزار

خست بردار ازین ہرے کہ است ۛ ہام سوراخ و ابرطواس بار

ہر کہ از چوب مرکبے سازد ۛ مرکب آسودہ دال ماندہ سوار

رہ را کردہ ازانی گم ۛ عزندانستہ ازانی غوار

دولت آں امدال کہ دادندت ۛ پیشا بنائے جنس استہلار

لے چہ گویم

تہا ترا دولت است یار نہ ۛ در جہانِ خدا سے دولت یار
چوں ترا از تو پاک بستانند ۛ دولت آں دولتست و کار انگار
خونہ میر بداند طاقتی بلہوں چند گز جامہ کہ بر سر چہ پیدہ میباشد برائے ترا ارسال
افتادہ آں را بشرط پویشد و رعایتی کہ در ان باب آمدہ است نگہ ارد و التماس

مکتوب بست چہارم

بجانب امیر سلیمان کو تو ال ایرج و ملک تلج سلیمان و مولانا بدلیجا
فرزند دینی سلیمان شہاب و علی محمد یوسف حسینی مطالعہ کند کہ در ام دولت
عالی تر و کہ ان نعمت شریف تر ازین کہ تو با خدا سے خوش بفرامغت بے مزاحمت
آیندہ و روزہ دوست و دشمن و آشنایان و بیگانہ مستغرق باشی اسے بیچارہ تو قدر
فرامغت چہ شناسی شنیدہ باشی۔ بیت

بفرغ دل زمانے نظر سے بخوبی ۛ بہ ازاں کہ چہ منشا ہی ہمہ عمر باہمی
ترا با صحبت مردماں چہ کار ترا با تعلم چہ نسبت انچہ لا بدی دین است و قضا
و نماز سے و بہ انچہ ہر نفسے مردم ہاں محتاج است بکفایت رسیدہ باقی وقت
غرق بیا و خدا باش آں روزے کہ بر تو کسے نیاید و تو روزے کسے نہ بینی و کسے روے
تو نہ بیند بدانکہ ترا معراجست کہ ہم نشیناں حضرت و مقرر باں صمدیت ازاں
حسرت ہا برند۔ رباعی

دل و دنگ پونشد نکوشد کہ نشد ۛ چیز تو فرو نشد نکوشد کہ نشد
گفتی کہ بربخ ان کو شکارت ۛ دیدی کہ نکوشد نکوشد کہ نشد

ن برنجم

مردماں بر نقش حمام با مید وصال خیال بازی سیکند ہر گز بتوالد و
تناسل زرسند و رشورستان کشت می سازند ہر گز بر سخا ہند خورد و بر آب رواں متنا

می نویسند هرگز بر معنی مراد است نماند گشت بابد کار عشق می بازند و وفار چشم

داشته اند لحظه ازال روى نخواهند دید مہیات مہیات - نظم

برگزیز سرے غر و فریب ۴ در شکن زین رباط مردم خوار

کلیئے کا نذر و نخواهی ماند ۴ سال عمرت چه ده چه صد چه هزار

رخت بردار ازین سرے گشت ۴ بام سوراخ و ابر طوفاں بار

هر که از چوب مرکب سازد ۴ مرکب آسوده دال و ماندہ ہوا

ره رہا کردہ ازالانی گم ۴ عزندانسہ ازالانی خوار

دولت آں را مال کم دانست ۴ پیش ابنائے جنس استظهار

تا ترادولت است یار نہ ۴ در جهان خدای دولت بار

چون ترا از تو پاک بستاند ۴ دولت آں دولتت کار آل کار

آں ساعتے کہ خطرہ غیر از خدا در دل تو بود خود را مشرک و بت پرست مانی۔

ملک تاج سلیمان خاں زاده را سلام و دعاے من برسانی و بگوئی شنیدہ ام

بعد ہفتہ رمے پیچیدہ در سجود می آئی و هجوم مردم دنبال تو مبارکت باد۔

بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس ۴ نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

والدہ خود را دعاے من برسانی و بگوئی بداں چه فرمودہ ایم ملازمت کن

و پسر خویش را دعا کن الہی فرزند ما را بخود مستغرق دار و دل او را از خطرہ غیر

حق باز آر۔ مولانا بدر الدین سلیمان دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کن اشراق

و چاشت تہجد و اوابین و فی زوال ملازمت کند و امید فضل من اللہ شاہ۔

واللہ اعلم

مکتوب بست پنجم

بجانب قاضی برهان الدین ساوی ایرجی و سید حسن امیرسلیمان

تقدیم تسلیم - از رسوم تعظیم احوال است - برادر دینی مولانا برهان الدین ساوی
و عاے محمد یوسف عینی بشرط محبت و اعتقاد مطالعہ کنند کہ چندانکہ از لمحہ ذوق عاقل
نباشد و نکاتے چندہ پیرایہ تحقیق عاری نہ زبان وقت اطرا کرد و بضرورت در صحیح
کتابت افتاد ہر چند کہ پے شکستہ دوم بریدہ است اما انجلائی و محالی عالی
بحقیقت توان دانست کہ محبت بر سہ قسمت منقسم می شود محبت عامہ کہ علمائے
تفسیر و احادیث و استادان فقہ برین متفق اند کہ محبت با خدا عبارت از امتثال
امور باشد آراء عقل ہمیں فرماید و نفس ہمیں برادر برین استشہاد قول رابعہ
عدویہ و انشاء شعرانستہ دارو - شعر

تحصی الہ و انتظہر حبہ : ہذا لعمری فی الفعال بدیع
لو کان حباً صادقاً لہعتہ : المحبت الموجب مطیع
و محبت خاصہ این نیز بر سہ حصہ نصیبہ می شود محبت افعال و محبت صفات
و محبت ذات محبت افعال نظارہ ضائع شود کہ چہ اعجوبانست وحد و ثنائت
و چہ حسان و طلاح است کہ مصنوعات او مفید ہر آئینہ صانع باشد مگر جنین و جنین
کسے بدیں درستی و راستی نشود تا **و حلال کلا** استر دیک کہ نعت لازمی او
نمود و بفرورت میل بشری و طبع انسانی ب محبت او مبتلاے او گردد - **بیت**

ہمہ ظہار و انوار آنہ دیدند : نمودار بر رخ یار آفریدند **اللہ**
و دیگر محبت صفات کل جمیل من جمالی **اللہ** ان **اللہ** جمیل محب الجمال **اللہ**
تو السواوت والارض من مثل نورہ کمشکوئی و ہما مصبلا رہنمای این محبت

لکھنؤ

کرده است دره بری روه رواں نموده است بسیار جانین عقلا درین سلسله گرفتار
مانده اند و ازین قید خلاص ایشان نشده آنکه وراے این حجب و استار می باز دو
در پرده خالق و مخلوق می نماید چه گفتنی تمثیل و تشکّل کرده است بانفت لطف و جمال
وصفت رحمت و کرم بدین صورت نموده است۔ **لله الحمد للہمنا سرمدنا**
والهدنا الی سواہ السبیل پس کبار را درین بادیہ رفته افتاده است بسیار
روندگان را درین رہ بلمانا پیدا کرده اند اباحت و الحاد و زندقہ و انحراف یکے از شعب
این طریق است ازین بلا جز بنیابت پیر بجائے نباشد **الکلام بطول والطبیعة**
حنہ ملول غرض را با ششم۔ سوم محبت اخص خواص است آن محبت ذات مظهر
و مقدس عن کل عیب و نقیص باشد این در گرفتار و کردار مردم ابرار و انحرافیت
در بیان مقل زبانی عقل مسلسل منحل است **لا احصی ثناء علیک اذ یکما الشیئت**
حل نفسک اشارتے ازین جمله نموده است **العجز عن المعرفۃ معرفۃ رمزے**
ہم ازین حکایت ست **ہذا اجاب۔ مصرع**

ترا حکم پسین دولت تو از بے دوتی غافل

نتیجہ میدانی کہ بچہ می رود و ہیبت فیہا تپے روی خد غمغول کن کہ در تپہ
ضلال افق دژ شورستان کشت مساز کہ بر خور و از گردی بر روی آب روان
مہمانوں کہ وجہ صواب نہ بینی بر نقش حمام بامید توالد و تناسل عشق مبار کہ ہرگز کجیہ
وصال نرسی۔ وہم و خیال وطن اصلے شمر کہ بحالے بحقیقت راہ نیابی بر رہ گذریل
غمرہ بر مساز کہ نظارہ بریل عجوب نشود جام صبح را در غرقاب نوح میخنداز کہ جز
آخر کہ **الغرق** مشاہدہ نباشد انقض کہ میرت ہست کہ یک نفسے بر سر ہو سے
رسی نہ کہ کوئی در نہ۔ **رباعی**

در چہ کاری و در چہ مصلحتید ؟ ای فرزند نگاہ بے ہمدار

درجہاں شاہدے و مافارخ : در قدح جوعہ دماہشیار
 آہ در یخ باشد کہ ازین جہاں ہد رشوی و نقدے در ذیل غنیمتو بر بستہ نمود
 بلکہ صد ہزار ذریعہ۔ پداں ماند کہ سیکے را سوداے تجارت در سرافتا و سرمایہ گم کرد۔
 غم و رنج مینخور دزہے مرد عزیز حنی مائل ہونمند کہ اوست۔ غزل
 برگد زین سرے غر و فریب : دشمن زین رباط مردم خوار
 کلبہ کا ندہ و سخا ہی ماند : سال عمرت چہ وہ چہ صد چہ ہزار
 رخت بردار ازین سرے کہ ہست : بام سودا خ ابرطفاں بار
 رہ رہا کردہ ازانی گم : غرند انسہ ازانی خوار
 ہر کہ از چوب مرکبے سازد : مرکب آسودہ داں و ماندہ ہوار
 دولت آں را دماں کہ داندت : پیش از انماے جنس استنہار
 تا تراد دولت ست یار نہ : در جہان خداے دولت بار
 چوں ترا از تو پاک بستانند : دولت آں دولتست کار آن کار
 یا اللہ والہم اللہ ترا روزگارے در پیش افتد کہ از ہمہ کار ہاد کردار ہاے
 خویش لہنجاں باشی زینہار ہزار زینہار غافل مباش بے غم نشیں یعنی ترا با خدا بود
 چہ زیباں باشد اگر در سلوک این راہ ترازیا نے نماید فردا چنگ تو در دامن من رہا می
 چہ بکونیں می شود مغرور : ہر دو عالم بد و مباد کہ کن
 صورت خوب تو ز نسہ اوست : باز خوان و بہینعت بلکہ کن
 عجب ترا این سودا زیا نے کرد کہ شے مائی و ہی خیالی رفتنی زائے و فانی
 بدہی با خداے باشی مقابلہ آں خداے ترا باشد آہ صد ہزار ذریعہ۔ بیت
 نہ یک ذریعہ کہ ہر دم ہزار بار و رنج
 نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس

بیا بیا در آتہنوز وقت باقی است ترسم کہ روزے پیش افتد ترا کہ
البتہ از خجہ ہستی پس آئی و رہا ز است در باں بیکار است ملک مغزول است
رہ گذر سے محالے کردہ اند مسکین تو محمود ماندہ ارجو کہ مسلمانان الدینہ رہ خوگیرند
و از مقصود بازمانند۔ حدیث۔ میں حسن اللہ امورہ و حسن اللہ خورہ و ملک لیماں
و اصحاب و دیگر کہ سکنہ آں ولایت اندازا تسلیما ت و تحیات بحسب اتفاق
و اعتقاد و مطابقت چند سخن بر مولانا برہان الدین مہرین و محقق سندہ است
اگرچہ مخاطب مولانا است اما مقصود ما بر عامۃ مومنان بسیار است کہ بزرگے
را مخاطب سازند و ہر کہ ہم سنگ و ہم رنگا و مت بد لالت کلام او نیز
داخل باشد و آں کہ خود را بذیل آں بزرگاں بر بندد او نیز نصیبہ از قسمت
ایشان بگیری۔ واللہ اعلم

مکتوب بست و ششم

بجانب خواجہ ابراہیم بہرہ چی

خواجہ ابراہیم سلام و وصلے محمد یوسف حسینی استماع کند ہر کہ تنہا
باشد و تقلیل باکل و مشارب کند بجا صیت این عمل نورے و نارے و صفائی
پیش آید ہرچہ خواجہ بنید درست باشد و ہرچہ در خطرۃ او بگذرد موافق
تقدیر بود این عمل موجب آفت کہ مردم ہر جنس محب و معتقد گردند این
نوع در طرفیت اہل طلب عزتے ندارد و مقصود و راع من کل و راع است و آل
راجز بصحبت پیر و مرشد نتوان دانست و بجز ارشاد پیر شفیق نتوان بدال جا
رسید اگر آں عزیز را مقصدے کہ اعظم المقاصد است و ہمتش بہ آں آردہ کہ
نوعے بدال توان رسید جز بہ لایست صحبت و اطاعت و انقیاد شیخ مینہ نیاید

ہاں وہاں بہیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحب دلی

باشد کہ نتوان یافتن دیگر چنین ایام

الوقت عزیز والعمر قصیر والخفلة من الجنون هیچ معلومت ہست
کہ از چہ چیز فارغ و غافل و نمیدانی بہیت

در جہاں شاہدے و منافصل : در قدر جرمہ و ماہشیار

باشد کہ آخر العمر ہم این دولت ترا دست دہد بہیت

بعد ازین دست داد امن و دست : پس ازین گوشش ما و حلقہ یار

زیادہ چہ نویسم خود گفتہ اند اگر خانہ کس است یک حرف بس است

طاہیہ کہ بلبوس این ضعیف است بحسب التماس آں عزیز بدست آردہ صحیفہ

ارسال شدہ تجدید و ضو کند طاہیہ را پیش دارد دست بر طاہیہ ہند و در دل

خویش این نقش منقش کند کہ پیر حاضر است و من دست بدست پیر نہادہ بہیت

میکنم و عہد کردم با خداے خویش و با پیر و با پیر پیر و با مشائخ طبقات رضوان اللہ

علیہم اجمعین کہ چشم نگہ دارم و زبان نگہ دارم بر جادہ شریعہ با ششم ہجرت قبول

کردم و طاہیہ پوشید بعد ازاں بر نیزہ دو گانہ بگذار و بگوید فی سبب اعلیٰ للہ تعالیٰ

و کعبین و را عا عا اسوی اللہ نیت کند و چوں دو گانہ گذاردہ باشد باید ہما نجاکہ

طاہیہ پوشیدہ بود سر بر زمین آرد و بر نیلکہ پیر آنجا حاضر است و خوردہ ہا پیش دارد بہر

فقیر کے کہ آن خوردہ دہد بہار سیدہ باشد این خیال بازی کہ گفتم اگر صفائی تھا مقابلا محل

شدہ باشد پیر را بشادہ بیند بعینہ و عتبہ تفاوتے بنود و مصلای کے بر آں نماز گذاردہ ام

براں عزیز ارسال شدہ است باید کہ فرائض و فوافل تو ہم بر آں ادا شود و اما این قدر

بداں و این بہیت و رد حال خود ساز بہیت

تا در نہ زنی بہرچہ داری آتش ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش
و باید کہ اشراق و چاشت و تہجد و ادا بین و فی زوال و تمام اور او شیخ در
عمل باشد این خود وظیفہ ہمہ طفلان است کہ ہنوز راں مرتبہ نہ رسیدہ اند
کہ ایشان را طعام بچشاند ہزار بار و روز و ہزار بار اخلاص ہر شب بعد از نماز
خفتن و سیارہ کلام اللہ ہر روز داخل اور وظیفہ است و پنج سورۃ بعد
ہر پنج فراہین یگان سورۃ والسلام۔

مکتوب بست ہفتم بجانب شیخ خوجن دولت آبادی

برادر دینی مولانا خوجن و عالی محمد حسینی مطالعہ کتب و حکایتی از اختیار الدین شامی
مذکر شنیدہ ام جوئے را با کنیزک تاجر دل بستگی شد تا جبکہ تم غیرت از اختلاط بیژنی
بہس کرد جوان مبتلا کہ تیر عشق و شکاف دلش را درخت بود صاحب فراش شد
مادر و پدر او ہر دو ستے کہ ازان اوست تجسس و تحقق حال او مبہلتے کرد و طبیب
از محلہ او دلیل مادہ مرضی از معده او بکرو حکیم از تقرس خویش انگشتانے ندید و
مردے کہ از تسخیر جینے و دیوے و شیطانے ادعاے کند دیوانہ و دل اشتقاق
بر حالتے نکر دندہمہ باتفاق گفتند کہ در ظاہر و باطن او موجبے برائے این حالت
نیرت و این حالت او جز این معلوم نمی شود سینہ گرمے آہے سردے رنھے زردے
بہ خشکے چشمے ترے گفتند امرے خارجی را تقصص باید کرد مادرش بدلداری
نشستہ اورا دلداری داد و دلا و کر و سخناں نرم و تر باوے گفت کہ تو ناوہ مہنی از کوہی
ترا بر آورہ ام داشتہ ام شستہ ام چناں کہ مادران با فرزندان کہنند ہر
خراشے کہ در سینہ تست با من بگوے تا تدبیر و مرہم آں ریش کنم جوان دل یافت

حدیث حادثہ دل خویش و قصہ غصہ جان برادر فرو خواند مادرش گفت مہل نہایت
 این خونہ کارش تاجر است بہائش زیادت تر بہ ہم اولیٰ تو رسا نم پیغام اشتراک کردند بہر
 بہائے کہ اراضی شود البستہ غیرت دامن گیر او شد از بہایت متمنع شد آن
 کیزک نیز بمرض وق افتاد الغرض بعد چند روز راضی بہ بیع شد خلق واقارب جوان
 بنظارہ جمع آمدند امر وز آن کیزک می آید این جوان با او چہ معاملہ کند گرد تخت آن
 جوان نیکبخت تجلج شدند فجاءۃً بغتہً یکے گفت آن فلانہ آمد جوان چشم باز کشاد
 بہر دودست اشارت کرد و بکھار مجلس بدور باش اشارت کرد کہ از آن اشارت این
 عبارت توان کرد کہ خلوا للیبی و طریقی حلال و جہ حبیبی مجرورے کہ
 نظرش طلعت آن کوکب درمی افتاد ہر دودست را برسم اعتناق کشادہ داشت
 ہر کس او گرفتند بر سینه اش داشتند او بہر دودست گرد آور دو بر سینه کشید
 سینہ بسینہ سو ساعے گذشت مستوقہ را از سینہ اش برگرفتند آن جوان مبتلا
 جاں بجاناں سپردہ بود اکنون ہیچ اندیشہ می آید آن کہ در سرش طلب تجلی خالق
 کل جمیل دہی باشد کمترین ازین بود مہیات نہیات - بہیت
 داری سر ما دگر نہ دور از یاد ما دگرست شیم تو نداری سر ما
 ما کہ دست علی العموم میدہم این در حساب کارمانیت ماموثن بر آ
 ارشاد ملت ما ہم صیاد ام بر اے صید مرغ نریک فرازیدہ است دریں میاں
 عصفرے و صحوہ و امثال ایشان در دام او می افتند و از زیانے نیست بلکہ
 از نفع مائی خالی نیست اما مقصود او ہماں مرغ نریک است - بہیت
 یہ بخونین می شوئی خسرو - یہ ہر دو عالم بہ و مہا کہ کن
 آن کہ مہاہ مانع تست آن جاہ را دہ چاہ انگن آن اغلبا دامن گیر تست
 اعتبار بغبار سپار بہیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحب دلی
 باشد کہ نتوان یا نتن دیگر چنین ایام را
 اے عاقل غافل عقیلہ از قدم دقت گنج چکویم ترا اگر حراماں ندماں تو
 شدہ است یا ہجراں نصیب جاں تو آمدہ است آخر الزماں است اگر در مشرق
 و مغرب و جنوب و شمال مرشد را جو یاں باشی نیابی در ہا بستہ اند شریک درے
 کشادہ ماندہ است اگر توانی بجد جہد اکید ہداں در آ و اگر نہ روزے باشد
 دست آویزے و پا گریزے نیابی بر در گرداب لالہ منہ و لاسیل الیہ غرقہ مانی
 انچہ حق کردار بود اصدار یافت والباقی اہلک و علیاک اللہ جل و ستار چہ
 کہ دست مال مابود و گاہ گاہے تنشیف آب وضو ہم کردہ شدہ برائے آں عزیز
 ارسال افتاد فرزندم مولانا عبد الرحیم سلام و دعا خواند برائے او طاقیہ ملبوس
 فرستادہ شد و شرائط پوشیدن طاقیہ میداند بچناں پوشد۔ والسلام

مکتوب بست و ہشتم

بجانب مولانا قطب بدرویا ران دیگر ساکنان گجرات
 فرزند دینی قطب بدروعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند مصراع
 عاقل نہ ہست را طعی بجا ہی

ہر چہ جز کار خداے و یاد خداے باشد ہمہ طاہی بود بلکہ مناہی چہ گمان
 می بری ہر چہ ترا از خداے باز دارد مناہی باشد یا نہ۔ بیت

چہ بگوینم می شوی معسر و ہر دو عالم بد و مبدا لکن
 ہیہات ہیہات در آب رواں معائے منویس کہ معنی روے صوابا
 رخ نہاید پیروی حلقہ غول کن کہ بتیہ ضلال ہلاک شوی در شورستان کشت مساز

؟ فوق

کہ ہرگز بخور و اگر ندی بانقش حمام یا امید تو والد و تناسل عشق مبارکہ ہرگز بکعبہ وصل
 نرسی ازین بکارہ امید وفادار کہ البتہ آزرده گروی در شب یلدا طلعت جا
 آفتاب را انتظار کن جز یہ ظلمات بعضہما علی بعض نظرہ نشود الغرض روے
 بخدا آریشت ہمہ جہاں را بدہ دل حق درست تر کن از پیر مد و بوجہ متعلق با این
 و آن مباحث اگرچہ تدبیر معاش لابدی است اما نہ ہمچنین کہ از خداے و شغل خدا
 باز دارد استغفر اللہ حرام باشد کارے کہ از توجہ حق و از طلب حقیقت باز دارد
 چند سخن مختصر بنشہ شدہ است اگر ہمیں قدر بکار دارد خیر مایہ ہمہ سعاد تہا در دامن
 خویش بر بستہ بود ہمہ دولت ہاے این جہاں آسمانی در غنبد دامن و ذیل خرقة خود بچہ نیا
 نیک خواہ و رہنما پندے دہ تا کہ ام صاحب سعادت و نیک سجت باشد
 کہ بریں قدم گذر نیہا ہر زینہا بر این گماں با خود میر کہ کجا من و کجا این کار یسلم اللہ کہ
 ہر واحدے و ہر حالے لائق و قابل است اگرچہ انچہ می فرمایم و پیراں فرمودہ اند
 براں رود جہاںے پیش آید کہ ہرگز چشم دل ندیدہ باشد و ہرگز وہم خاطر آں سو زفتہ
 بود عجب حالتے کہ من دارم از ہر یکے توقع من این است و این توقع من ناشی
 از دلیلے است ازاں چہ پر شراب در فوراں بچو شیدن است و بر رہ گد ریاں
 سبیل نہادہ اند یکے استادہ قدمے ازاں بردست گرفتہ ہا از بلند تر ہر چند و با ہنگ
 ہر چند لطیف تر فریاد بر می آرد کہ حی علی الراح والرحمان نہ آں کہ ہر کہ ازاں میگذر
 و ازاں قطرہ نمی نوشد جرمانے عظیم و خدا لائے جسیم دارد و خافہد و خافتہ پیراںے لبوس
 منست و طاقیہ ہم ازاں قبیل است براں عزیزا رسال شدہ است پو شدہ ہم
 بتصور خود تجدید بحیث کند و چیزے از او را خویش افزاید جزاں کہ در اول معیت
 تلقین شدہ بود او امین سبت رکعت است صلوٰۃ الروح و شکر اللیل صلوٰۃ النور
 و صلوٰۃ اکثر براں زیادت کند سہ دو گناہ اشراق گذار و شکر اللہ استعاذہ

استخارہ و یک چہارگانی چاشت و صلوٰۃ الحضر بعد اداے ظہر است بیت
 نعیبت ہمیں بست جان برادر : کہ اوقات ضائع مکن تا توانی
 مبعات عشر بعد ادا و پیش از طلوع آفتاب و بعد العصر پیش از غروب
 و اگر ازین زیادت تہما مطلوب باشد زیادت کند آن ہم با جازت من باشد
 و داخل فرمایش من بود۔ ملک محمد و ملک بدرالدین مولانا عین الدین و سید
 نصیر الدین را و ہر کہ با ما تعلق دارد دعاے من برساند و این مکتوب بدیشان
 نماید مخاطب آن عزیز است اما مرا و من ہر کہ در کار من رغبۃ نماید۔ والسلام۔

مکتوب بست و نہم

بجانب بعضے مریدان

الوقت عزیز و العمر قصیر الوداع یا سیدی و محمد و علی و خداج

معلوم را سے حق پذیر باد تا چند درین تگنائے ظلمانی توان بود رخت ہستی کہ موہوم است
 بصحرائے نیستی کہ عین یقین است بر آریم و طبل یگانہ بشادسی تخلیص از یاربگانہ
 ز نیم و غم نشانہ در یادیم با ہوتی کشادہ کنیم و آراستگی جوڑ زربادی اطراف عالم پیدا
 آریم نزل و مسکن در مادیات سار نیم سلطان وقت خویش با شیم چیزے ارواحی
 بار و اے فرستیم عروج ازین ہم کنیم یکے یکے گردیم نشان یکے یکے پے سپر کنیم
 خود بخود با خود از خود در خود خود گوئیم و شخویم۔ والسلام۔

مکتوب سی ام

بجانب بعضے مریدان معتقد

الحمد لله على السراء والضراء الشكر لله على النعم والبخار والصلوٰ

علی سولہ صفوۃ الانبیاء و السوۃ الاولیاء و اصحاب الکرماء و عاترۃ الالقیاد
 و بعد اصحاب زہید و ارباب سدید تحقق و اندر صدق شناسند اہم المہام و اکرم المرام
 محبت اللہ است تعالیٰ عن الزوال و الانصرام و محبت را اسباب و موجب
 علی الانواع است مرد حکیم عاقل و شخص علیم فاضل فکرتے گمارد کہ عمر عزیز را در کدام
 کار و در چہ مطلوب صرف باید کرد و خلوش شد کہ ہمہ در ورطہ زوال و فنا است
 احسن الاشیا و اہمل المطالب عبادت رب است سبحانہ و آن نیز در ورطہ عدم
 است امر و ز شفعہ نذنی اللہ صلوٰۃ را کہ سنۃ بیینہا است بحق شریطہا و ارکانہا
 بجا آورد و آن را خداوند سبحانہ و تعالیٰ قبول کرد و فردا آئنا و صدقنا جزاے آن دہد
 اما صلوٰۃ در ورطہ نیال افتاد و لاجہاد اراغام و الکرام لای اراکلیف و تعذیف
 اگر کسے گذارویکی از لذذات و مرغوبات او بود و امانا زرت برین قیاس ہر چہ
 این جہانی است مال و جاہ قوت و عیش و تنجہ خیال بازی نیست و صلوٰۃ کہ
 حسنۃ بیینہا است حال و مال او گفتم دیگر چیز را چہ عزت باشد محبت اللہ سبحانہ
 بصفت ازل وابد است و ازلی و ابدی است دوستی او کند لک پس مرد حکیم سلیم
 ہمہ را پشت وادور وے محبت و تعالیٰ آورد حکیم سنائی می گفت ۔ رباعی
 گرت ز نیت ہی باید بصر افتاد ۛ کہ آنجا باغ در باغست بخواب و خواب وادار
 وراں محبت ہی ترسی نہا اہلان محبت ۛ کہ از اہم نبول گیران خبر است شد عفا
 مراباے بجد لہ ذراہمت و حکمت ۛ بسوے خطہ وحدت بر عقل از خطا شنیا
 حکیم سنائی چنین فرمود کہ حکمت و ہمت این تقاضا کرد کہ جز خداوند سبحانہ را طالب
 نباشد و عمر جز براے او صرف نماند ہاں وہاں بسوے کلام ما اصناعے کن و باہتمام
 تمام در اعلیٰ علیین نہمہ خوب منش و نیت ساز کہ طالب حب و عاشق مبتلا در اے این
 ہیہ است بالقاع و لایا ۛ و نشر طلب جوے و قد وے کہ وجودش وراے ہمہ

وجودات است و از جملہ نسبت و اضافات بیرونست و استناد فقہیہ و جمیع مذکور
مفسر محدث ناصح باوے پندوہ یا ابیہ فیض ابن الترابی سر باب
و این العلماء والطیہین و جلیات عالمین تو حقیقتی و کیستی قدم بر خط عبودیت
استوار کن امیدوار باش فردا ترا نجاتے شود و اگر فوز و درجات و دخول جنات ترا میسر آید
ذَلَّكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ و این مسکین نیز با خود فکر تے گمار کہ نصاب حق
نصیحت کردہ اند و محمولی و محمولی تغیر نکر باوے چہ نسبت برائے محبت را جنسب
شرط است - مصرع

ولاد امن فراہم کن کجا ما و کجا ایشان
دل را ازاں باز آرد ثانی حال بکارے بنمازے تہلا و تے مشغول شود نظر
بدل گمار و چہ بیند کہ دل ہما نجا گرفتار است لابد و لامیلہ و لا جرم فریاد بر آرد کہ ہا ہہ
انے و جنے - دلشعرا -

دل را ز عشق چہ ملامت کنم کہیچ : این بت پرست کہنہ مسلماننی شو
و این رباعی درو حال او باشد - رباعی
صوفی شوم و خرقہ کنم فیروزہ : و درے سازم ز درد تو ہر روزہ
ز نبیل بدست دل زیوانہ دہم : تا از درد تو در و کند در یوزہ
و خواجہ من این مصرع را کہ "تا از درد تو در و کند در یوزہ" چند بار باز گردانیہ
و گفتہ "تا از درد تو در و کند در یوزہ" مشتاقہ مبتلاے اسیرے گرفتارے این بیت
را با خود بسیار بار می گفت - بیت -

محمد راز حال او چہ پرسی : گرفتارم گرفتارم گرفتارم گرفتارم
مطرباں و قوالاں این رباعی را طرانہ می گفتند - رباعی
جاے دیدی غریبے کو لیکے : کورانہ خبر نہ صبر نے سولیکے

نگہ از دشمن بیج کلبہ شبکہ : با این ہم مفلسی گرفتار کیے
محمد یوسف حسینی با خود می گفت اہا فاما آں عزیز بزرگوار منعم۔ والہ نام۔

مکتوب سی و یکم

ہم بجانب بعضی مریدان مقتدا

الحمد لله على اننى : تفضل ع لیسکن فی الہیر
ان عفاہت ملئت مالہا : وان سلئت ماتت من العہم

بیت

محمد از حال او چہ پرسى : گرفتار است گرفتار است گرفتار۔

رباعی

زمن میرس کہ از دست او دم چوشت : از وہ پرس کہ آگشتہ اش پرچوشت
اگر حدیث کنم تندرست : اچہ خبر : کہ اندرون جرات سیدگان چو

مصرع

مسلمانان مسلمانان مرا فریاد فریاد

بجو دابے غرقم کہ نہ دست آویز است ونہ پائے گریز تا شیخ پیوستم
الی مساعتنا ہذا حالے ندانم جزاں کہ تنم دو تو شدہ بہیت
ندانم برچہ کردو آخر این کار : مراد الہ ذلہ ذل شوقہ خود کام

بیت

حاصل عشقش سخن پیش نیست : سوختم سوختم سوختم سوختم

مصرع

آرے دوزخ زاحتر اتم گیر و گریز پائی

یاران عزیز برادران شفیق محقق و مقرر دانند کہ اہم المطالب و اعمو المقاصد
 محبت اللہ قلے است و محبت بھتہا جز بعد معرفت نباشد۔ بیت
 ہمہ چیز را تا بخوی نیابی ۛ جز آن دوست را تا نیابی بخوی
 ہرچہ با تو است نخواہد ماند اگر مرد عاقلی بر زایل و فانی عمرچہ ضایع کنی بر آب
 رواں معاچہ نویسی روے صواب نخواہی دید بفتش دیوار با امید توالد و تناسل عجبت
 بازی کہ کبشہ وصال نخواہی رسید۔ شعر

برگذر زین سراے غر و فریب ۛ در شکن زین ربا با مردم خوار
 کلبے کا ندرو نخواہی ماند ۛ سال عمرش چہ دہ چہ صد چہ ہزار
 رہ رہا کردہ ازانی گم ۛ عزندانشہ ازانی خوار
 ہرکہ از چوب مرکبے سازد ۛ مرکب آسودہ دال ماندہ سوار
 دولت آں را دال کدانت ۛ پیش از انبالے جنس استظہار
 تا تراد دولت سمت یار نہ ۛ در جہان خداے دولت بار
 چوں ترا از تو پاک بمانند ۛ دولت آں دولت است کار کار

ہاں وہاں ہیبت سراں ہست کہ یک نفسے دریا و خدا و در کاغذ اگد زانی
 و اگر گونی ہست غم زن و فرزند و مال و اسباب و عیش روزگار چہ معنی دارد۔
 و ایم اللہ خلیل اللہ را پسیدند و دنیا بودی کرا دوست داشتی گفت خدا ہی را
 او مرا خلیل اللہ خطاب کردہ است گفت اگر خداے را دوست داشتی غم
 سارا خوردن چہ بود و دروغ گفتن از بہرا و چہ معنی داشت اے جو انمرد۔ شعر
 انگذ نیست ہر انچہ بدوشتہ ایم ۛ بستر نیست ہر انچہ بدکاشتہ ایم
 مردے بصورت عورتے نظارہ مشتاقاں حی کر عورت پر سید چسیت این کہ
 دنیا از من گرفتہ و طرف من نظر تیز می کنی گفت من عاشق تو شدہ ام عورت گفت

پس من خواہر من از من بہتر می آید او سرپس کرد تا بہ مینہ تفائے زدو گفت کہ اے ز غہتر
مردک دعوے عشق من کنی و گمان می بری کہ از من دیگرے خوب تر باشد
اندیشہ کن کہ آں روزے کہ ترا بعد آزند جز احد صہد و تر فرد و گرے باشد با تو یا نہ آ
جواں مرد ہمیشہ باش فکر تے گمار با کسے بسا نہ کہ جز او با تو چیزے نخواہ ماند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ آلہ وسلم در آخر الانفاس بہہرین نفس زد کہ الوفیۃ کل علی والحبیبۃ

بیت

چند گوئی کہ بخائے کعبہ روم : کار با خصم خانہ افتادہ است
رباعی

دلائل دین مذہب باین آئینی : یکے زین چاہللمانی بروش تاہماں بینی
جہانے کاندروہر دل کیانی بادشاہ یابی : جہانے کاندروہر جان بینی شادمان بینی
لا حول ولا قوۃ الا باللہ بیت

سخن کوتاہ کن گیسو درازا : محقق شد کہ محرم در جہان نیت
الغرض اے دوستان عزیز و اے برادران دینی اگر تیج میسر تاں نیت
بارے اقل این باید کہ بر طریقت شرع استقامت بود نہ مانہ آخرست اولیے
خدا گم شدہ اند و طالبان خدا کم ماندہ اند خالق اقل من کل القلیل استقامت توبہ و عباد
ظاہر باید کہ استقامت باشد۔ والسلام۔

مکتوب سی و دوم

بجانب سنی مریدان و معتقدان

و بہستین سیمایات نجات حیات بخش احباب استحقاق شایستہ در جہان
تقدم شدہ دوتاں صادق یاران موافق اخوان صفا خلان و فاعلیت دانند

این عالم را عالم مجاز خوانند و مجاز بد معنی است مجاز مجوز است یعنی محل جواز
حقیقت علتی بقلم حقیقت دارد و وجودش هم بموجب آن است و آنکه گویند
المجاز قطره الحقیقه پل برائے گذشت است یعنی ازین بگذرید حقیقت رسید
این جہاں لذتے دارد و جالے دارد صورت کمالے مینماید و ازین لذت و ازین
جال و کمال قدم پیشتر نیندیشتم از عالم حقیقت چیزے بدست آید و ہم ازین
گفتہ اند - مصرع

تا گم نشوی گم شدہ خوش نیابی

تا از انچه ہستی ہواے و لذتے کہ اسیر می تا ازین قید نہ رہی
پاے تو از قید ہستی تو کشادہ نہ شود و روے آں عالم نہ بینی - چنانچہ ستائی
گفتہ است - شعر

بر گذر زین سمرے غر و فریب : دشکن زین ربا با مردم غوار
کلبے کا ندرو سخا ہی ماند : سال عمرش چہ دہ چہ صد چہ ہزار
رخت بردار ازین کبہ ہست : بام سوراخ و ابر طوقاں بار
دوم معنی مجاز بمعنی رہ گذر جازعندہ اے تجاوز غنیمتے این عالم
گذرانست ہر کہ بود ہمیں در گذر بود مادر و پدر جہانی کمنند کہ فرزند کی سالہ شد
و ندانند چند سالے کہ ازان اوست ہر کیے برین منزل گہے است کیے
میں گذر و دو دیگرے حی آید تا با خیر رسد معلوم ندارند کہ یک سلسلے از عیش
کم شد چو ایں عالم گزان باشد پس ہر کہ درین تدبیر است کہ استقامتے و ثباتے
درین جہان بدست آرد جزا ہے احمقے دیوانہ رہ گم کردہ نباشد سکندر
بر افلاطون اولی رفت از و التماس نصیحتے کردا و گفت پند من چہ سود مند
آید کہ کہ کہ کہ خداے چیزے در اصل وجود زایل و فانی خراب آفرینہ

او آں را خواهد که آبادان کند و خواهد که آں را بقایے باشد انجمنیں در ماند و را
 پند چه سود مند آید بریں ہر دو معنی کہ گفتیم مردم را باید کہ ہمہ وجود خود را بنعم
 این جهانی نہد این عالمے است مثالش سراب ماند شنیدہ کہ سراب
 نسبتے است ہست نما کنوں چرا بہ عقل و تفکر و تدبر خویش نظارہ نشود کہ این
 جہاں بوجہم این کہ این سراب آب ست خود را بتمام ضایع کردہ بدست
 محائیل و ظنون سپردہ یک اندیشہ کن بہ تجربہ ترا محقق و معلوم است ہر چہ درین
 جہانے زدائے و ذلولے دارد افضل الاشیاء و اخیرھا درین جہان باجہا
 و اتفاق عبادت خداے است و اعلیٰ مراتب علم و اجل و اعظم اوقات و
 اجتہاد است فردا امتنا و صدقنا حورائے راحیض نیست و فرشتگان را بہت
 نہ۔ مرد مجتہد و مفتی اگر اجتہاد و اللہ فی اللہ بودہ است و در حضرت قبول افتاد
 است ثوابے بہ ہند او ب لذت ثواب خود مشغول باشد اما ورق اجتہاد و اقتدار
 پارہ کردہ قلم فتویٰ شکستہ مرد بیکار است کنوں چہ گوئی این عالم راز ولے
 باشد یا نہ باتو چہ باقی ماند جزاں کہ اثر او و ثواب بود اند و دوم تعبد است
 و بہترین عبادات صلوات است کہ ہموارہ حسنہ بعینہا گویند مرد متعبد بخصو بتمام
 باشد و با شرائط و ارکان آں تا از وصلوۃ قبول کرد خداوند سبحانہ بحسب افعال
 قبول فرمودہ فردا امتنا و صدقنا ثواب یا بد بجز و قصور بکلا و قلیہ مشغول باشد و
 از دوزخ نجاتے بود اما صلوات نماذ اہل اہل و انعام لا دار لکلیہ و تعذیف
 و اگر کسے باختیار خویش نمازے گذارد چنانچہ اکل و شرب و جماع اوست بچنان بود
 باشد ہاں و ہاں کنوں ہیسیچ اندیشہ ہی باشد کہ آں چہ چیز است دریں عالم کہ
 دل بدو دہند و عمر در پے او صرف کنند کہ آں تا تو باشی درین جہاں باتو باشد
 و چون روی برابر تو باشد و چون در گور کنند باتو باشد و چون بر کنند باتو باشد

در عرصات آں جا کہ محاسب بود او قرین تو بود و آں جا کہ تراد انداد با تو بود۔
 یَعْلَمُ اللَّهُ وَاعْلَمُ اللَّهُ اَیْنَ نِیْسَتْ کَرَمِ مَرْفَعَتِ وَ مَحَبَّتِ خُدَاے تَعَالٰی اے عاقلان و آ
 ہوشمند اں گفتہ این حسین بنی فقیر شنوید ہمہ چیز بر اے دو چیز گذارید کہ این ہر
 بداں جا باز گردو کہ ہرگز وہم زوال و فساد صورت نہ بہتہ است و نقش نیر نہ گرفتہ است
 درینجا۔ رباعی

چہ بگوینم می شوی منور ۴ ہر دو عالم بدو مباد کہ کن
 صورت خوب تو ز منہ اوست ۴ باز خوان و بین مقابہ کن
 اگر دین جہاں ازین دو چیز نقدے و رخصتہ وجود تو باشد خانت الغنی
 بِاللّٰهِ وَ اَنْتَ الْمُسْتَغْنٰی عَنْ کُلِّ غَیْرِہٖ و اگر تراد دین بیع و شرازیانے دیش
 افتہ فردا آتا و صد قنایک تو در دامن من۔ ہر سخی و ولی کہ ازین جہاں رفت
 پشیمان شدہ رفت کہ افسوس قدر این جہاں و وجود نہ استیم چیزے نقدے
 بود کہ ازاں بر خورون میسر نیاید حتی ذات پاک شیخ حق خرقہ ادرین جہاں نقد
 ہست محمد ماں اگر دانند کہ حراماں ایشان از چہ چیز است تحقیق جگر ہای ایشان
 خون گرد و آبروے خود را بخیمتہ بند و خود را خایب و خاسر دانند چہ کم ہست
 حمیت من بریں میسار و کہ من این غطار از چشم مردم برکنم حقیقتہ الامر چہ
 ہست نایم او تعالیٰ بید قدرت خویش در میان واسطہ داشتہ جنس فرمایہ
 نصیحت کن و بس علمے در میاں آرد و دیگر چیزے نہ ہر کہ بشرط طلبے و سلوکے کند عجب
 او پودہ ازین پردہا کہ نہادہ ایم بر گیریم و نہ ختم ما حکم است ہر کسے را کہ ازاں
 بیرون بردن تحصیل و متغیر باشد۔ ختم اللہ علی قلوبہم و سمعنا را احتمال می کند
 یکے ختمے کہ بردہاے کفار است غیر خداے را در عبادت شریک کنند و بہرین
 میرند و ختم دوم کہ بردہاے مومنان است اتفاقا ذکر دن البتہ درینجاں اند

ن حکم ما ختم حکم

و واقع

از اہلیات نصیب نیست برین عقیدہ خودمانند و خلق را برین دعوت کنند و آن را
 اللہ فی اللہ تصور کردند اکنون چه میگوئی اگر ممکن و قانع باشد کہ کسے درین جہاں شامہ
 باشد و از عالم غیب نصیب گیرد اکنون مگر او اینچہ پس منکرے کہ خلق را بر این دعوت
 کند این علمے ظاہر این فقہائے خودمیں و جاہلان خود را عالم نام نہادہ اند این
 بچگان طفل خود را پیر دانستہ نہ آں کہ این مخادیم ہمہ خاتمہ باشند آہ مدہنہ
 آہ - مصرع

ترا ممکن چہ نیست دولت تو از بید و بختی غافل

اے عزیزاں و اے دوستان از کہم خداے عزوجل ہمہ چیز دارید و دستے
 پلے وزن و فرزندے اما ہمیں قدر است بحق الحقیقتہ از خداے خویش
 محروم آید ہمہ چیز بہت ہمیں قدر نیست کہ شامی گوئید ہمہ چیز بہت اگر یک
 چیزے نشدے گوشتو گو بجاں سر من بحق حقیقت من درین استاد ابوالقاسم
 قشیری لحظہ نظر راہ گرشو کہ چہ پردہ دری کردہ است و عروس حقیقت را چہ
 جلوہ دادہ و طالباں صادق و عاشقان سوخت را چہ بزمونی نمودہ است -

در تفسیر این آیتہ قولہ عزوجل - مِنْ قَالَ آمَنَ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ
 فَهُوَ عَلَى نَوْرٍ مُّزِينٍ قَوْلًا لِلْقَائِمِ سَيِّدٍ قُلُوبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ مَسْمُوعٌ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَشْرِ الصَّدِّ الْمَلِكِ كَوْمَرِ بْنِ الْقَتَنِ
 مَا هُوَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَوْرٌ يُقَرَّبُ فِي قَلْبِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ فَقِيلَ وَمَا أَمَارَةُ
 ذَلِكَ النُّورِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ التَّجَافُ عَنْ دَا الْغُرُورِ
 وَالْإِقَابَةُ إِلَى دَا الْخُلُودِ وَكَأَنَّ سَعْدَ الْمَوْتِ قَبْلَ زَوَالِهِ سَبْعُ آيَاتٍ
 شَيْخُ خَوْزَمَرٍ وَالنُّورُ الَّذِي مَرَّ بِهِ سَبْحَانَهُ نَوْرُ الْوَالِدِ ثُمَّ يَوْمُ الْعِلْمِ ثُمَّ نُورُ

ن الیقین

الطَّوَالِمِ بَيَانُ الْفَهْمِ ثُمَّ نَوْرُ الْوَالِدِ ثُمَّ نَوْرُ الْوَالِدِ ثُمَّ نَوْرُ الْوَالِدِ ثُمَّ نَوْرُ الْوَالِدِ

تجلی الصفات شعور المشاهدة بظهور الذات - ہاں وہاں اے مرزا داں
چرا خفتہ غافل چہ راہ گم کردہ خوش می باشی و میدان نگہان خود کہ بر سر راہ ام
استغفر الله هذا ظن فاسد و متاع کاذب و بضاعت
دنیویہ و فطرۃ خسیسہ اگر این دولت بدست افتد فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِيمًا اور نہ این سر بازے در سر این کار نشو و ہر کسے را خیالے و امیدے و مطالبے
مرادے و مقصودے چوں باشد اگر مقصد و مطلب تو مہوی و مراد تو خداوند تو بود
رنے کار اگر این سخن عاقلے طالبے بشنو و اورا برائے ارشاد و ہدایت کفایت بود
وَاللّٰهُ الْمَهَادِي الْحَلُوشَانِ وَالْقَائِلُ إِلَى الْمَسَلَدِ و یارانے کہ با مانستے زانہ
سلام و دعا با ہمہ مید سعادات و برکات خوانند و بدانند کہ البستہ خداے را
فراموش نہ کنند والسلام

مکتوب سی و سوم

بجانب بعضی مریدان چندیری و کاپلی

تسلیمات مقدمہ سعادت عظمیٰ است تحیات طلیعہ برکات و خیرات کبریٰ
است رتبت تقدیم بحسب استحقاق گرفت باستجابت دعوات مرادات
دوستان عزیزاں و یاران شفیق محقق دانند کہ ہیچ کیے راہ بجا نبرد تا از ہوائے
ہستی خویش بدر نشود آنکہ او بکارے متفرق است باعتبارے از ہستی ہوائے
خویش قدمے پستہ آردہ است و چیزے از رہ کار پیشتر بردہ چو گوئی در بارہیکہ
اکثر احوال او در بہترین کار ہا صرف شود - از ہوائے خود چیزے بیرون آمد
بود یا نہ تا مصلح میان طالیفہ صوفیہ از خود بدر شدن فناے وہمی باشد -
این وہم از پیش نہ خیزد تا پس روی رہبرے پیشہ نگیرد - خواہہ من می فرمود -

قال عیسیٰ صلوات الله وسلامه علیه لن یلم ملکوت السموات والارض
 من یولد مرتین الولادة ولادتا طبیعیة وحقیقیة الولادة الطبیعیة
 من العادة الجارحیة وطبیعیة البشریة كما عرفت وشاهد الولادة
 المعنویة البروز عن هذه والخروج الى غیرها - ترا بطبیعت انسانی
 آفریدند و آنچه باقتضای حیوانیت بضرورت از تو سر بر آورده و بهر جا که خوش آید
 به حسب تقاضای خویش آن کند که خوش آید او ست چنانچه غضب و شهوت
 و انوحات ایشان - ترا ازین بیرون باید آمد تا لطف او که باخص خواص او ست
 نظارگی باشد - این جا پوستی و مغز و معنی است قایل و قلبی است آن قدر
 حسن که در ست او صورتی و معنی دارد و صورت آن را تو نکند و است و معنی او بر تو جلوه
 نکند تا ازین صورت او بگذری - آن مقدار که صفت او ست بیکبار صفت زهول
 و ذهاب گیر و خلاصه او بر تو باز نه گردد تا پوست بر کنی به منزله رسی حضرت عیسی علیه السلام
 می فرماید لن یلم ملکوت السموات والارض من یولد مرتین خلاصه هر چیز
 را ملکوت نامند چنانکه گفت اند ملکوت کل شیء باطنه ازین ولادت صوری و
 ولادت دوم آن که معنوی است آنکه بر او رسی از اخص بگذری تا با حسن رسی
 گفتم هر دو بهم اند ازین صورت بگذر ازین پرده بیرون آئی تا بدال خلاصه
 برسی رسول الله صلی الله علیه وسلم می فرماید لولا الشیاطین یهو مون یرومون
 حول قلوب بنی آدم لیظهرن لهم ملکوت السموات اگر خطرات و مباحث که از
 شیاطین جنس بد بخت تر و مردود تر گرد و لهانه گردند فرزندان آدم ملکوت هر چیزی
 را ببیند و خطرات و مباحث از مباحث انسانی و آرزوهای حیوانی نیست مصطفی
 صلی الله علیه وسلم میفرماید اگر تو اتباع این خواهی کنی پس روی شیطان و نفس را
 بگذاری خست نظر الهملکوت السموات بخلاصه خود رسی - بچقیقت خود مطلع شوی - یا ایها الذین

اَلْمُنُوْعَلِيْنَ اَنْفُسِهِمْ بِمِثْرِ حِكَايَتِ حُكْمٍ وَهِيَ فَرَايِدُ - بیرون از تو کار نے نیست و
 جز تو و بجز یار نے نیست تو خود را کسب کن و ہر چیزے را با خود در خود طلب بشرط طلب و
 شرط معلوم است با ثبات و عبارت گفته ام تا از ہوا ہا بد نشوی و از مرادات لفظانی
 قدم پیشتر نہ ہی مقصودے و مطلوبے بد امنست نیاید و بکامت نہ سد چہ گویم میان
 سائر کمونات و انسان چہ تفاوت باشد اگر خدا شناسی و خدا پرستی و خدا دانی و خدا بینی
 در دے نیامد یک حیوانے بد و پای بردگویی و یک حیوانے بچار پائے پر و دو گردن تگاو
 است و آن کہ خداے تعالی انسان را با حسن تقویم نسبت داد ہمہیں موجب و
 مقتضائے کہ او عبادتے و معرفتے خاصہ دارد کہ درین چیز اورا کیسے شکر کتے
 نداده است ہاں و ہاں اکنون تو در چہ کاری ترا چہ اتفاقی افتادہ است خوار بزرگی
 و مرد و بھیری و شرمسار بخیزی سہیات فہیات چرا خود را خود بزیایں میدہی چرا از
 قبول صفائی بدرد قانع شدی چرا از وجدان بچرماں حی آئی چرا از قبول بخیراں حی
 گرائی - مصرع

ترا کمن چنین دولت تو از بیدولتی غافل

با خود اندیشہ کن آں قدر کہ عمر تو رخت و آں قدر ہوا ہا کہ در ایام گزشتہ رائد
 چہ آمد بدست تو چہ نقدے در ذیل خنوبہ تو بقتد - سبحان اللہ ترا امروز میسر و
 ممکن و قریب المحصول است کہ بجدے باشی و با خداے باشی و تو با اختیار و رغبت
 برضائے و شادمانی بچرماں قانع شدہ آہ افسوس - کہ با غمی

چہ بکونین حی شوی معسر و در ہر دو عالم بدو سب دل کہ کن
 صورت خوب تو ز نسخہ اوست ۛ باز خوان و بہ بین مقابلہ کن
 ترا ازین مراتبہ و ازین مستاجرہ نیا نے محسوسے مشاہدہ می شود اگر زائے
 قافی ضیسے رذیلے شیعے بگذاری بہا دل آں لطیفے شریفے غلیبے یا بی ازلی ابدی ۛ

آری مکتو معلوم شد کہ مرد عاقلی دانستم کہ بہترین کار ہا آنست کہ تو سیکنی و می گوئی مسلم ترین راہ ہا آنست کہ تو میروی ای شرم تو باد اگر بعد از تحقق و ثبوت این اشارات و این کلمات کہ با تو باز ہوا آئی و بر نفس گرای سائر اصحاب گوایر و چندیری سلام خوانند و بطرف مقال ما با صغائے کسند و احوال انتہائے نصیب بر حال ایشان شود واللہ یدعی الیہ اہل السلام والسلام۔

مکتوب سی و چہارم

بجانب بعضی مریدان و معتقدان الحجات

تسلیمات مایستحق بالاصحاب بیالانہ بلبنیہ تبلیغ یافتہ علی العموم معلوم و مفہوم بہتر باد کہ مبنائے سلوک بر دو مقدمہ است تجلیہ و تخلیہ اعراض دل باشد عما سوا اللہ تعالیٰ۔ تجلیہ تزکیہ نفس باشد بجا رضیہ بہ اللہ عنہ چیزے موجب بر طریقہ اشارت و انوذج می نویسم عاقلان خواہند دانست برستہاں و عوام مردم تعبیرے تغییرے خواہند کرد و دوم مقدمہ تجلیہ است و تجلیہ عبارت از اقبال الی اللہ باشد بوجہ تمام و دیگر نفس با انواع عبادات مشغول دارد و سر این ہر و مطلب و ارشاد پیر است ہر کرا این گفتہم جمع آمد فایز سعادات دارین وظافر درجات منترتیں گشت ہر کہ رہ دین یافت و بقربات و مواملات رسید و از درکات نجات گرفت ہم بدانچہ اشارت ہم بہ انچہ رہنمائی قدم بر قدم زد۔ رباعی۔

عیاراں را خار باشد مفرش : عیار نہ پائے ازین راہ کبش

تادرنہ زنی بہرچہ داری آتش : ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش

ہر کہ را پسند از مشائخ بدولت قربت حق و محبت او بچہ بسیدی ہمہ

بیک زبان گویند و ہم بیک کلمہ باشند خلاف ہواے نفس کر دیم و شبہا بہ بیداری
 بیا داو گدازیدیم و روز با بدام صیام و تغلیل طعام بسر بردیم و توجہ پیرا ملازمت کریم
 و ہر چہ او فرمود برآں رفتیم و بدل فضل حق در آمدیم بہرکت اقتداے پیر و پیروی او مراد آ
 مارا بجنبہ وجود ماہشاوند کلی این بود کہ بنشتم جزئیات را برین تطبیس بدہ و ہر جا کہ صحت
 پس انداز و ہر جا کہ آرزوے ہست از پیش نظر خود بدرکن و نظارہ شو کہ ازین مکتوب

از موہب چہ موجب ترا دست و ہد بہ بیت

نصیحت کردہ بکوتاہاں اگر آزادہ بتاہاں

و گر گوی کہ نہ نام غلام قسمت بکوتاہاں

حدیث - سید موسی و سید میراں و ملک شیخ ملک و سید علاء الدین و

مولانا نظام الدین بدہ و دیگر اصحاب کہ اسماعیلیاں در نقد وقت یاد نیا مدند

با جمعہم از اسلام و دعا خوانند و برین چند سطرے بنشتم نظر ثانی کنند۔

وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ لِلْمُهْلَاكِةِ وَالْمُشَانِ بَايْدَ كِبْلَ يَارَانِ قَدِيمِ وَجَدِيدِ مَتَوَجِّہِ بَاشْمَدِ

تا بعد ظاہری زیاں کارایشاں نباشد و السلام۔

مکتوب سی پنجم

بجانب بعضے مریدان

تسلیمات اخلاص آمیز با تحیات اختصاں بہر بجانب احباب با خطاب

مستطاب ہمہ مبالغات بلنیہ تبلیغ شد اصحاب جد و اجہتا و دارباب و دوارتیاد

بتصدیق و تحقیق دانند کہ مہناے سلوک برد و مقدمہ است تخلیہ و تجلیہ۔ تخلیہ عباد

از اعراض عمامہ صلی اللہ علیہ وسلم ماعوم تقاضا کرد احاطہ افراد وجودات کردہ است

چنانکہ مال و منال جاہ و جلال عز و کمال و فرو و قار ہوا و نوال افتقار و غنا کفکار

موزون طبعی است۔ بیت

ترک جاہ و مال و بذل و ننگ و نام : در طریق عشق اول منزل است
 پس آن تہذیب اخلاق اعتدال غضب و شہوت و اکل و شرب۔
 غضب در امر و مہنی برائے دین را بصفی کہ توازن دست زد می تو با خود باشی برا
 خداے را غضب رانی حضرت علی مرتضیٰ کم اللہ وجہہ سر صفت تیغ کو چشم بیتہ زدے
 بمراقبہ تیغ را ندے و تیغ و قتیہ جز بر خصم زدہ است اعتدال شہوت
 بعد چند غلبہ و فوراں بر نیت دفع قتل و بر نیت ولد صالح ہم گفتہ اند براے
 دفع تشویش خاطر ہم باشد شرط کلیست کہ تذکار آن کار پریشانی بار آور دل را
 سیاہ کند خطرات و وسوسہ برایشاں بسیار شود بر خواب و اعتماد نباشد
 و صحن دل او شیطان خیلے مجال جولاں گری کند اعتدال ماکل بر قدر قوام مینہ
 اگر لبطی و ہر روز یا بست روز یا یک ماہ بنیہ قایم می ماند ہمیں مطلوب باشد اگر چہ
 بعد چند روز چیرے باید خورد اعتدال مشرب آن مقدار کہ دل را مضطرب نکند
 اعتدال منام ہمہ شب ربعی شب خسید یک ربع و نماز و تلاوت و اوراد و
 ادعیہ باشد باقی ہمہ شب بذر و مراقبہ گذرانند گاہ استوا چشم را یک طاس
 گرم کند اعتدال جدی محمدے باشد کہ ہمتش برین منحصر گردد کہ جمیع فضایل و معانی
 بہر و مخلوق بود و اعتدال حرص بقدرے کہ از عبادات و طاعات و ادراک متو با
 و برکات حفظ علوم و دانستن و قایق علوم سیر نکر د و شیخ اسماک از گفتار خود باشد
 و کسے را بر نقد وقت خود اطلاع نہ بد و تسلیم اسباب وصول البتہ عالی ^{فصلت}
 نباشد فصلت ہمہ جا مذموم است۔ مگر در حق محبوب۔ چہب اسمہ را از شیخ احتراز
 نیست رشک و غیرت فضلے ہم از باب شیخ شمرند اما قلت کلام جز تلاوت
 و قرأت ادرا و اذکار نباشد اما سخن بشری جز بقدر ضرورت نہ بود اگر

نصیحتی نده فی الله کند ممنوع نباشد و از حکایت ها که دل و در خیال خویش کند جولانی
 می بینی و هر جنبه بنشاطی گذراں و تازاں می گردد بدانی تحقیق که حق یا تو یا راست
 و توسیدی در علم نفسی که قابل تحویل نه بود و اگر اجمال و توانائی و ضعف هست
 رضا با ضاعت وقت و قناعت بجرماں از انواع عبادات احساس شود
 فقل خسر خسر انا و فقل ضل ضل لا یجید الا بالله محروم و محذول شقی و مردود
 بود البسته بهر باب و بهر نوع که در عبادت کشاده یابی سر از ازل پیرون ندارد
 لیل و نهاراً اسراراً و جهاراً بیا در حق توجه پیر و به او را و اعمال و تملکات و لطف
 بهر عباد الله و احسان در حق ایشان و فضل در حق عام و خاص و جفا کشی صغیر و
 کبیر و عظیم و حقیر و بعید و قریب با غلام و کنیز و دوست ایذا از همه کوتاه داشتن
 امری سرمدی ابدی و کاره اصلی داند - **بیت**

صاحب وقت عزیزانست دارش : کماں اچونماز با قضا نواں کرد

بیت

نصیحت همین است جان برادر : که اوقات ضایع مکن تا توانی
 ای عزیز خواجہ باش یا ملک سلطان باش یا گدا و غلام باش یا خونگدا
 عالم شو یا جاہل یا فقیہ شو یا صوفی اگر این دو صفت داری نیکخت هر دو جهانی
 والا بدختی و پاکی نفس از لوث مہنیات شرع و دلچسپ متوجه بیا در رب تعالی و تقدس
 یا دیریم بر اے اعانت یا در حق است که یا در حق جز بیا و پیر و دست ندہ کہ مہل
 بہ منزل نرد یا بامہو است کہ اگر این دو صفت داری بہمہ ارزی و الا نہ ہیج نہ
 ارزی نیز از ازل ہر نامے کہ داری خود را کہ ہرچی بلکہ ہیج و ہیج - المقصود عرضہ شد
 شما رسید و گذرانیدہ شد بمحل صالح طایقہ مطمئن طاقیم مرمت شد کہ کم در باب
 کسے شدہ و کیفیت پوشیدن این است کہ در مقام بالاے معلانظیف و لطیف
 درین شرمہ اول از شرع و معرہ دوم از شرع است لیکن در ہر دو سہم متول ہما شل و در معرہ ہاے
 یک متوفی شدہ شدہ است - ع

و خوب بیاراید و این کلاه بدار و بعد از آن خود در صفت نعال بر دوسه جاسر بر زمین
دار و و بیاید و دست بزمیر کلاه نهد و این بگوید و زبان خود را نایب زبان سپید داند
که عهد کردی با این ضعیف و با خواجہ این ضعیف و با خواجہ خواجہ این ضعیف چشم نگہدار
و زبان نگاہدار بر جادو شریع با شیخین قول گوی بعد از آن بگوید قبول کروم بعد از آن بگوید کہ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بِسْمِ طَاقِیْہِ بَکِیْرٍ وَ تَکْیِیْرٍ بَکِیْرٍ وَ بَکِیْرٍ بَکِیْرٍ وَ بَکِیْرٍ بَکِیْرٍ
و پیش آن مصلابدار و سپس آن اگر بر پیر سائیدن تواند ہم آخا بر اہ خداے خرچ کند و
پنج سورۃ یاد کند سورۃ یسین و فوح و فتح و اذ و وقت و تبارک الذی بید
الملک و چون یاد کرده باشد در حضرت عالیہ بگذراند شبے پانصد بار درود اللہم

صلی علی عبدک و رسولک و نبیک و حبیبک و علی آلہ و پانصد بار سورۃ

اخلاص بخواند بعدہ پا در بہتر از بہر خواب درار کند آنچه نبشتہ شدہ است عظیم درجے
بداند و یقین بر اے تجدید سعیت شدہ قدر آن ہر دے نداند اگر با کسے آن مستقیم
شد او ہر ساعتے تجدید سعیت تواند کرد و عتد سعیت قابل فسخ نبود

و یک لمحہ از یاد پیر خالی نباشد و در جمیع امور ہم بیا و پیر باشد و نیاید کہ ہمہ اوست

دیگر ہمہ ضایع است و السلام - حدیث - و تقدیم الایام بزبان خواہر مولانا حاصل اللہ

مذکور دہار وال از دہلی بجانب مولانا سے مذکور نبشتہ شدہ بود ریاضہ لمعوط حضرت

اعلا علی اللہ تعالیٰ الخاق افتاد کہ ہاں ہمہ اہل ظاہر را نظرے و ہم اہل باطن را فکرے

و ہم تجار را عبرتے و ہم نصیحا را نرسیتے تواند بود دریں وقت مولانا سے عزیز الموحی و علام اللہ

نصیر کالپوی کہ زبہ اصحاب و یار اس برگزیدہ حضرت مخدوم جہانیاں است

ادام اللہ تعالیٰ در عہ و تقواہ و رزقہ اللہ اعلیٰ مقاصد القوم و مناہ برین ضعیف رسانید

بجز و مطالعہ سہم ہر جلال بشری بر جاماند و غراب خیال عقل پیر بر انداخت خواستہ و

قوی عقول و نہی بریں جمع شدہ کہ بفراع بناید و پریشاں نمی شاید گذاشت و آن

مکتوب اینست - شہر

بخوانی نامہ دردم گردان منسانی : دل تجویح من بینی علاج جان من سازی
 مکتوب مخدوم زادہ بزرگ سلمہ اللہ تعالیٰ بپادرم خواجہ معظم یوسف بھائی آل را
 حدیث نفس خواند بیشتر احتراز و احتیاط باشد کہ این سہ را یہ ہمہ کدورت ہاست اما تہیر
 تعدیل بیشتر و سیمہ ہم از تعلیل طعام و آب اصطحاب دست دہد و دیگر مفوض بر اسے
 پیر باشد ہرچہ او فرماید بہاں کند ہرچہ گفتہ شد ہمہ تصفیہ ظاہر بود اما تخلیل و تزکیہ باطن
 پیچ ہواسے و طلبے در دلش نباشد متلی بحضور حق بود چنان جامہ از غرقاب آب چو
 بر در و جز مال مال باب نباشد ہر تارے بے بود آب نبود مفصود و جز فرہ حقیقی و ہا
 تحقیقی نباشد گفتہ ام اما احاطت افراد و جودات کردہ است فعلی ہذا آنرا از جملہ طاعات
 و عبادات حنات و سیئات اعراض می بایند گویم اعراض از اعمال خیرات
 فعلًا و قولًا میگویم مقصوداً و مطلقاً از ہمہ اعراض است ای عزیز مباشر اعمال مسلک
 قوم است ساکب را از مسلک و سلوک چارہ نباشد اما مسلک و سلوک و مرحلہ
 راجعے اقامت نسازد اگر چنینیں کند بشہر اقامت نرسد ہم در رہ ماند گفتہ ام
 الاستحالة الطاعة ثمرة الوحشة من الله - بہیت

من نیستیم ار دگر کہے ہست : از دوست بیاد دوست خورند

ایضاً

زہد و عمل و علم و تمتاد ہوس : این جملہ بہت خواجہ منزل پنداشت
 آن محقق و متقی آل شیخ برحق آل صوفی مصنوعی و صوری ابو علی عثمان جویری
 قدسی نقل کردہ است لولیعالم المشتغلون بالآغری ما فاتهم عن النسي فليضحكوا
 قليلاً وليستوا لكثيراً ولوليعالم المشتغلون بالنسي ما فاتهم عن قرئ ليليكوا دائماً
 ولوليعالم المشتغلون بقرئ ما فاتهم عن ليليكوا و

حکم سبوحی فرمود و ہر چہ جزا احد الصمد و فرد الو تر باشد ازاں اعراض و تخلیہ واجب آید
تخلیہ باتفاق فرضی لازم و واجب لازمی است چنان گویند چون دل صاف شفاف
عکس پذیر شد اگرکہ هیچ چیزے سا ترا و ترا ند شد۔ الحق لایستوی کہ شیء بصورت
عکس آن شخص در آید نہ دل روشن تر نماید و جوگیان گویند کہ تحت بادشاہ را آراستہ
دارو او محل خود را خود شناسد و مشائخ اہل ارشاد و صوفیاں ہدایہ بعد ثبوت
تخلیہ لایہ تخلیہ با تخلیہ ہم فرمایند دل بیکہ نہادہ ہمانش در دل استقامت گرفت
مقام موطئ ساخت ضرورت من الباقیات تخلیہ درست داد و لیکن پہل و سیر اینجا
تخلیہ و منمن تخلیہ شد لطیفہ دیگر چو تخلیہ بدرستی درست شد محاذات مقابلہ شد
اینجا در خیال خود چسبیس گوید۔ بہیت

یعنی منم کہ می نگرم من رو کہ تو یا خود تو می کہ در بر من غمخ غمخہ
کار تا بدینجا کشد از تخلیہ تخلیہ باشد و از تخلیہ تخلیہ بار ہا گفتہ ام ہر کو ا این
و و چیز بدست آمد در سلوک ثابت قدم استوار و خمیر مایہ ہمہ سعادت ہا در دانش
بر بستن یکے تزکیہ نفس دوم توجہ تام ہمہ احوال و مقامات بنفہ و رخصتہ او نہند
او از ہمہ و امن افتاند اگر نورے و نارے یا سرورے و حضورے بیند یا صورت
اشکال طبع پیش آید یا آواز غیب شود یا کشف ارواح خلاصہ باشد و کشف
قبور ہم فرشتگان جز جبریل بر وے آیند آوازے بے حرف و صوت شود و عرض در
سموات کند ارواح انبیاء بر وے حرا کنند خوارق بادے بسیار باشد و دوزخ و
بہشت را بعین العیاں بیند تا کارے بجائے کشد انصاف بصفات شود بلکہ
ظہور ذات بود بصیرت طالب صادق ازاں بصار آں دیدار بصفت اغراض
باشد چہ ایں جا ہمہ تخلیہ و اعراض مطلوب کلی است فی الفناء فی الصمدیہ ہر کہ
در جوف صمد اول من نطق بالصاد ہضم شد یا عین لعینہ نکشت در ہادیہ

سقوط افتاد۔ ہیبت

کے بود ماز با جد اماند و ۛ من و تو رفت و خدا ماند و
 حدیث۔ اے برادران عزیز و اے دوستان شفیق چند سطرے نبشتہ شد
 عجیب جمیع احوال صوفیہ است نئی دامن تا ازین کہ بر خورد و در دے مقصود کہ بیند
 اما زمانہ آخر است امر و اگر کسے بقدر وسع و طاقت خود از انچہ ما گفتہ ایم مباشر
 شود از سوار این قوم محروم نہاند زینہارا امید می شرط کار نیست با خود این گمان
 نہری تا اینجا کہ رسید کہ تواند ریہ بہات بہات۔ اند طعن فاسد و
 متاع کا سدا کا قیاس من روح اللہ لا الہ الا القوم الکافرون چشتہ بغیر
 دست درد امن مرشدے زن اور اپنیو اے کار خود ساز ہر کارے کہ او فرماید
 بکن ہر زمین کہ بر در و بعد از چند گاہ بلکہ باندک مدت و ایم اللہ مالک ملک و
 حکومت و جبروت و لاہوت باشی و اگر فرض کنیم در تو آں مدقا بلیت والعیاذ
 باللہ نیست بارے خالی نباشی و اگر کارے کہ فرمایم تو آں کنی زیادہ کہے نہ شد
 و اگر بقصو و زسی فردا آمتا و صدقنا چنگ تو درد امن ما بود اے بیچارہ خدا بات
 تو چرا خود را زود و رمیداری چرا بچرماں راضی شدہ۔ قطعہ
 چہ بگوین جی شوی معسر و ۛ ہر دو عالم بد و مباح کہ کن
 صورت خوب تو ز نسیمہ اوست ۛ باز خوان و بین مقابلہ کن
 آہ درینا جام بردست و تو ہشیار افسوس معشوق در بر تو و تو فارغ و بیکار
 اے دوست اے برادر این راہ آن نیست کہ شخص مائی دریں رہ زیانے خورد
 باشد جو نمر داں جو نمر و بچہ کہ کم کس باشد کہ زیان این رہ خوردہ کہ این
 صد ہزار شرف و فضل بردہ بر جملہ سودا ہا آہ۔ رباعی
 دل در تگ پونشد نکوشد کہ نشد ۛ جز بر تو فرو نشد نکوشد کہ نشد

گفتی کہ برنجم از نکو شد کارت : دیدی کہ نکو نش ز کوفتہ کہ نشد
 اے مرد نادان ز نخوش نمی آید کہ ہنشین خلیل اللہ و ہم کاسہ کلیم اللہ و
 ہم زانوے روح اللہ و در قدم حبیب اللہ باشی اے عزیز خرم در خوراں و
 غلیاں است کشادہ است در رہ گذران سبیل را سبیل نہادہ اند و ساقی طیف
 قدمے بردست گرفتہ ہر چہ آواز بلند تر و آہنگ دلاویز تر مذاہمی کند چی علی اللہ و
 والو میحان چی علی الذوق والوجدان عجب ازیں رہ گذران انیم و کاشش داند و
 دستوہ دل نہادہ بجرمان قناعت کردہ آہ آہ۔ برادر حمید موسی و سید میراں و ملک
 شعلک و ملک نصیر الدین و فرزند ان او و فرزندم شیخ ملک و ملک سالار خضر و
 ملک جمال الدین و ملک محمود سالار و جعفر قاسم و علی عمر و مولانا علاء الدین و کل
 اصحاب سلیماں باادعیہ ستیاب مطالعہ کنند ملک قطب الدین مخصوص بسلاطین
 دعا است کہ مکتوب الیہ مرغوب فیہ ہواست ازاں چہ ایں نبشہ طمٹس آن
 برادر بود جمیع یاراں دعا استماع کنند در ذکر و اوراد مشغول باشند تقصیر رہ
 کار نیست۔

مکتوب سی و ششم

بجانب ملک محمد داود افغان بہاری

برادر دینی ملک محمد داود افغان و علی محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند ہر کہ
 از فرزندان شما و اقارب بر ما نسبت کردہ اند۔ ہر یکے را دعاے محمد یوسف حسینی نبشہ
 اے عزیزاں و اے دوستان مردے بر سر درواہ ایستادہ است یکے راہ
 ہر استماعے دوست و یکے در چپا شش مہروم با اتفاق با ہمہ اجماع و اجتماع
 رہ چپا می رومندہ این مرد بفریادند ایکند و باہتمام تمام باایشاں میگوید

کہ اے دوستان واسے عاقلان و ہوشمنداں این رہے کہ شامی روید رہے
 خراب و محوف است وادی ماراں و کژدماں و عمقہا و کوہ ہاو دریا ہا است
 ہر کہ رفتہ السبتہ بسلاست بمنزل گاہ نریدہ است ہم در میان رہ ہلاک
 شدہ است و بخواری و زاری جان دادہ است این راہ دوم کہ راہ راست
 بہن است رہے با منے فراغتے با خفتے و کشادگی باراجتے و سلاستے است
 ہاں وہاں عجب ازین مردم کہ قول قائل را تصدیق می کنند و تحقیق ایمان
 براں می آرند و با ہمہ آپے سر دے می زنند و ہم در آں می روند این بجا پارہ
 واقف قائل منادی و اعطتہا ایستادہ بکلیں بروفق او زفت چہ کند کہ تنہا در آں
 رہ نہ و دیکہ از خوف آں ہا سینہ کو باں و نعرہ زناں بجمع موافق آید آہ آہ و ویل
 مانفستہ نکوتے کنند کہ ایشان از کہ ام طائفہ اندازاں مردماند کہ ایمان بجزائے
 اعمال دارند و بحث و حشر را مقرومون اند و مع ہذا آں کنند کہ مستحق ملامت و جہد
 و خدلاں گردند شاید این چنین باندشید باز گردیدہ براہ راست روید پس باشد
 از ہوا پرستی پس آئید خدا پرستی پیش گیرید باللہ العظیم روزگارے پیش تاں
 آید کہ شما ازین چہ ہستید پیشاں گردید لغو خدا باللہ منہا و من سوء العاقبہ
 و من پیش و در النفوس بہوش باشد - والسلام -

مکتوب سی و ہفتم بجانب قطب خاں

برادر وینی خان اعظم قطب خاں و علمے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند
 و از زبان خواجہ خود این حدیث شنودہ ام اغتیم جنسا قبل جنس
 فراخاست قبل ان غلالت اگر روز خداوند سبحانہ تعالیٰ برائے خود را فراموش

نصیب کرد۔ وَلَکَ هُوَ الْقَوْلُ الْعَظِیْمُ غنیمت شمر و چند روزے از عمر باقی مانده
است بارے بکارے رو د کہ فردا عذر گذشتہا خواهند اختلندم فراغت فرما
تقمتنا لا فلا تنالہ خوند خاں مرد عاقل است از کار ہا بہترین کار ہا پیشہ سازد
و ہمہ ہاں استغراق کند بیج ولی و نبی نیست کہ گاہ مردن پشیمان نمرودہ است
با خود می گفت و جان بجائ آفرین میدا د کہ افسوس قدر حیات ندانستم۔
ملک فرید الدین دعالے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند ملک نصیر الدین سلام و
دعا خواند انجہ برائے خوند خاں نبشتہ شدہ است شمار در دخول اول اعلیہ

رباعی

برگذر زین سرے غر و فریب : در شکن زین رباط مردم خوار
کلبے کا ہر و نخواہی ماند : سال عمرش چہ وہ چہ صد چہ ہزار
خواجہ شہاب الدین و عزیزان دیگر بدعا مخصوص اند و السلام۔

مکتوب سی و ہشتم
بجانب جلال خاں

برادر مہ خان اعظم خاقان معظم جلال خاں دعالے محمد یوسف حسینی مطالعہ
کند ہر چہ ہستیم ہستیم و آں چناں کہ باشیم باشیم و ہر کجا کہ باشیم باشیم
باید کہ نفس پاکے دریا و خدا باشیم و اگر آں بابا و خمیر مایہ ہمہ سعادت ہا در دامن
ما بر بستہ بود خداوند سبحانہ و تعالیٰ سعادتے کہ مبداء و مختم او ہمہ بدین شہ و
روزی ما گر داند و ازان برادر عزیز خان اعظم ہمیں منتظر و متوقع باشند انشا اللہ
الکریم مہربان رود مارا در دعالے خود تصور کند و السلام۔

مکتوب سی و نہم بجانب سلطان فیروز شاہ گلبہرگہ

اللہم بادشاہ مارا و شاہزادگان مارا و حفظ و عصمت خود دار و ملکیت و
کنت و دستگاہ بادشاہ را بقدر بہت وسعت دل را بخش آں بلند بہت مارا
ہر جا کہ خصم و دشمنی است پست باد و ارجو الیقین کہ تقدیر ازلی موافق دعا
ماست الحمد لله علی ذلک والشکلا

مکتوب چہلم

برادر وینی خواجہ یوسف بجائی و عاے محمد محمد حسینی مطالعہ فرماید احوال
بخیر است یکے را پسیدند چوئی گفت - بیت
زمن میرس کہ حال لم ازو پست : ازو پیرس کہ انگشتاش پرست
قلم تقدیر بنام ہر یکے جاری بخیر است و لسان قضا بمقتضی گویا السعید
مربعد کی بطن امید و الشقی من شقی فی بطن امید بطن ام شکم ما دریم باشد خیا کہ
علمائے حدیث بدین معنی حدیث دیگر آرنند لکتاب الجمل و الرزق و انہ شقی و
سعید یعنی فرشتہ را فرمان می شود کہ بنویسد عمر را و رزق و بختی اورا بد بختی
اورا و اگر ازین بطن ام ام کتاب مراد باشد کہ عبارت از علم نفسی است کہ
یَحْمُو اللّٰهُ مَا لَيْسَ لَهُ وَ تَنْبِئُتُ وَ عِنْدَکَ اُمُّ الْکِتَابِ وَ هُوَ الْعِلْمُ الْفَنَسِی چوں صحاح
این معنی شنیدند گفتند اخلاص کل علیہ نبی میوٹ از بہر تمیم مکارم الاخلاق علیہ السلام
و الصلوٰۃ فرمودہ اعلموا فکل مہیسر لما خلق لہ ای موفق لما خلق لہ یعنی از عمل باز
نمائند کہ ہر یکے موفق بخیریت کہ آفریدہ بر اے آں شدہ است یعنی اگر آفرید

بر اسعاد است بافعال مساوت موفق است و کلا لا العس و العیاد مند
 پس عمل صالح دلیل آمد که او میبخت است در علم نفسی رب تعالی و در دولت و در دهنده
 عظمی و در جبر کبری و لیکن هذا اخلی عمل العباد و فیہ فلیتدافس التکافؤ من یکما
 خویلات نفس این است که بدین متک کند که اگر توفیق عمل بخشد کنم و الا مرا
 قدرتی نیست آری همچنین است اما این قدر تحقیق است اگر در خود عرض تمام
 و قصد با تمام دل را راغب و ناشط در عبادات و افعال خیر می یابی و
 هر ساعتی عنان همت را هم بدین جانب مصروف می یابی و هم در میدان
 عبادت خنک عزیمت را میرانی و هم در خیال وطن اصلی مشغول که بعبانی بحقیقت
 ره نیابی بر ره گذر سیل غرقه بر بار که نظاره عیون نشود جام صبح وجود را در غرقاب
 فوج میسند از که جز اذکله الغرق و مشاهد نباشد الغرض اگر میسر است هست که
 یک نفس بر سر موس ری زین که توئی ورنه - بیت

در چه کارید و در چه مصیبتید ؟ اے فرماندگان بمیق دار
 در جہاں شاید و ما فارغ ؟ در قدح جبر و ما ہشیار
 آہ در رخ بلکہ صد ہزار در رخ باشد کہ ازین جہاں بدر شوی و نقدے در
 ذیل غنہ تو بستہ نبودی اداں ماند کہ کیے را سوداے تجارت در سرافقہ سرمایہ
 گم کردہ و غم و رنج می خورد نہ ہے مرد عزیز خجے قائل ہونہند کہ اوست غزل
 تکرار مذکور ہارخت ہر دار ازین سراے کہ ہست + تا آخر - باللہ و ایم اللہ ترا
 روزگارے پیش افتد کہ از ہمہ کار ہا و کردار ہاے خویش پشیمان باشی زینہائے ترا
 زینہا را غافل مباش بغیم منہش یعنی ترا با خدا بودن چہ زیان باشد اگر در سلوک
 این راہ ترا زیانے نماید فردا چنگ تو در دامن - من - شجر
 چہ کونین می شوی معسور ؟ ہر دو عالم بدو مباد کہ کن

صورت خوب تو ز نسخہ اوست : باز خواں و بین مقالہ کن
 عجب تر لاین سود از یانے عظیم کرد شئی های و ہم خیالی و از رفتی و آئی
 فانی بر ہی با خداے باشی مقابله آن خدا تر باشد آہ صد ہزار آہ - بہیت
 نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ : نہ یک شمس کہ ہر دم ہزار بار فوس
 بیابا در آ در آہنوز وقت باقیست ترسم کہ دورے پیش افتد ترا کہ
 البتہ از پنجہ ہستی بر آئی در باز است در بان بیکار است بلکہ معزول است
 رہ گذرے عالمے کردہ اند مسکین تو محروم ماندہ ار جو کہ سلماناں السبتہ رہ فو
 گیرند و از مقصود باز نمازند

حدیث - سید حسن احسن اللہ امورہ جن اللہ محبوبہ و ملک سلطان و
 اصحاب دیگر کہ سکنہ آں ولایت اند از ماتلیہات و تحیات بحسب اتفاق
 و اعتقاد مطالعہ کنند چند سخن بر مولانا برہان الدین مہرین و محقق شدہ است
 اگر مخاطب مولانا است اما مقصود ما بر عامہ مومناں است بسیار است کہ
 بزرگے را مخاطب سازند و ہر کہ ہم سنگ و ہم رنگ اوست بد لالت کلام
 او نیز داخل باشد و آنکہ خود را بذیل آں بزرگاں بر بندد و او نیز نصیبہ از
 قسمت ایشان بگیرد و السلام

مکتوب چہل و یکم

بجانب شیخ علاء الدین

از محمد حسینی تجیات بادعوات صالحہ کہ بجال حضور دل و حسن استجاب
 آراستہ و موصول باشد ببالغات مدح تبلیغ کرد و بایادانت مواہب
 نتائج مکاسب است اگرچہ مکاسب ہم نوعی از مواہب است بلکہ

عین آن است و لیکن اعتبار صورت ظاہر را بپائے ہر چہ لازم ایشا کر بخشیدہ است
و علیہ اشحیات بجلت قلبی ہر کہ باب و صابون عملے کتد جائے کہ
اوصاف دروں آلودہ باشد و بسببہ وے روے آرد وہ صاف و سفید گرد و با جہتا
و التزام با بواب حنات و انواع میرات با جمیع ہم و ضم حواس تصفیہ دل شود
سبحان و اہب العالیات کہ ہم نیکیختے بود کہ بدین دولت مستعد شود و عزت اللہ
اکبر اگر این تحفہ نقد و قوت و جملہ دل باشد بدین کہ خیر مایہ سعادت ہا در دامن او
بستند این نوع جز بہت اصحاب حضرت مشائخ و ارباب تحقیق دست
ندہ یا یٰھذا الذین آمنوا تقوموا للہ و لولہم الصلاۃ ہم بدین دولت اشارت
میں فرماید والسلام

مکتوب چیل و دوم

بجانب شیخ علاء الدین

مولانا علاء الدین بداند بر حکم گواہی تو کہ براے چند نفرے کہ تزکیہ ایشا
تو کردی طاقتیہ فرستادہ شدہ است بہمراں نمطے کہ من قبل نبشتہ بودم
بہمراں امضا شود و اگر کسے میان ایشاں رغبت بر زیادت عبادت نماید
علی قدرہ و وسعت نمازے و روے فرماید چوینا بست من اس این نیز فرمود من
باشد اگر مولانا علاء الدین را آرزوے آں باشد کہ کار ما کند از صحبت ما چارہ
نباشد سادات مارا رساند ہر کہ در باب ایشاں رعایت و عنایت کند خاصہ در
حق ما باشد۔

والسلام

مکتوب چہل و سوم

بجانب شیخ علاء الدین بعد نقل مجدد و ہم زادہ بزرگ

فرزند دینی مولانا علاء الدین کالپوی دعائے محمد حسینی مطالعہ کند زبان
از گفتار گنگ است و قلم از رفتار گنگ است چہ جام مراد ما بکام مانہ پیوست
و مدخر صبور مادر غرقاب نوح افتاد و دیگ جوش مانچہ نشد ہوا ہاے این
سوختہ خام ماند باد صرصر اکند کان مند بودہ ام کہ شجر مشاخ چشت را
ازین درخت بہشت کد اور انہال طوبی دانستہ بودم شاخے و برگے شود۔
گلے و بارے و دہ جانیان ازین برخوردار گردند چہ گویم آفتاب از مطلع
غیب طلوع کرد و اعجابا کما طلعت غربت گوئی این طلوع و غروب تو اماں
بودہ اند بمعیت و جمعیت بیکار بیکار بجے بیک شکم باہم زادہ بودند و نمودن
آں زماں ہماں و پروہ بر رخ کشیدن آں زماں ہماں العرش کی بیبا زند۔
فی الکفر علی تن و تن و علم اعجاز قرآن یعنی علم معانی و الکتب معانی ع
لث ف ت ح ت و لب الکتب و این علم صراط المستقیم و مکارم اخلاق است
این حروف ہمہ ہجاء در پلہ **وَالرَّاسُخُونَ فِي الْعِلْمِ** سگتہ ہند و پس والراسخون
فی افضل رنگے بدارند و برین علم طبقہ صوفیاں مخصوص اند و فرقہ فقرا منصوص
رباعی

جائے خور و دم صفائے ارد یارے کردم و فائدہ ارد

ریشے رستہ است بہ نگردد در دے دارم و داند ارد

در قدسی می گوید ہا ترددت فی شئی ترددی فی قبص ^{مہربان} حاج عبدالحق
اگر ماند و لاد منہ آنجا کہ او خود را خویش نیاید ہم چوں کینے ضعیفہ کجا برآمد لامل لا قوۃ

بکترددی

کجا افتاده ام این سخن متشابہ است وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ می باید دانست
 اگرچه التَّائِيهِمْ فِي الْعِلْمِ این جاد است و پای زده اند اما در قبضه قدرت بغیض
 نیاید اما حال سخن این کین وردمند سوخته زار برین گفتار آمد آنچه ما خواستیم خدا نوشت
 ہاں ہاں این کلام جامع اسرار قدسیاں است ہاں رابر خواں اِنَّا لِلّٰہِ وَ
 اِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُوْنَ من مدعی صبر نہ ام زیرا چہ صبر باوے مبارندی است و چہ جا
 شکر است کہ شکر باوے برابر می است اے محمد یوسف حبیبی کیسو و را در سخن اے
 کو آہ کن زبان زبردندان نہ دل را بنبقار انکار گمار ہذا باب باید کہ ہر سکتے
 بکارے جدے رود و جد ہر یکے بحسب حال اوست ہر چہ ترا از دیدہ میقتضی
 کار بار و آرد آن ہزل و ہدیان وقت تست انصافاۃ و قہ فقاۃ
 دحبہ سید محمد باقر گفته است درین آیت وَالَّذِينَ كَفَرُوا اُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
 کما شغلک عن مطالعة الحق فخطوا خطا باید کہ زن و فرزند و لبند
 تو نشوند پا بند رہ حق نگر دند آئندہ روندہ ترا بخود مشغول ندارند در روز آمدن
 شب را انتظار کن و شب ابطوح روز نظر مدار و فتوح غیب اخرا نہ گرہ بند
 ساز زینہا ہزار زینہا ہر چہ پیش آید در راہ بد آہ پس افتاد و روزگار خود کن
 آئندہ روزندہ آزندہ برندہ را بخداستہار و وقت خویش را بغنیمت نہ ۔

رباعی

نصیحت پہل است جان برادر : کہ اوقات ضایع مکن توانی
 چہاں میروی ساکنان خائبہ سر : ہی ترسم از کار رواں بازمانی
 ہر چہ ازاں عالم ترا دے نماید پس پشت انداز خود را بقدر خسے وزنی
 نہ نہی سببار باش اقبال گراں بر سر گیر خود را خوار و زار گسستہ انکار
 دعاے کہ موجب صفای و ہر دور و را دواے باشد بر تو فرستادہ ام

شرط یقینانے کہ بجائے آری و تصور کنی کہ تلقین تو برست زبان خود را همچون شجره
 موسیٰ دانی و محقق داری کہ بزبان تو ترا تلقین میکنی چنانچہ باموسیٰ خداوند
 سبحانه در پرده درخت سخن گفت۔ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا ہاں مثال را
 با خود راست گیر هیچ حی دانی کہ چہ فرمایش شدہ است مقابلہ این شکر انہا باید
 اما نمیدانم تا از توجہ آید چہ زاید آرجو کہ این سرمن خاک و غبار زیر پائے مادر
 گیر و منتظر باشی عنقریب باشی شاید آرنده صحیفہ تقریر خواہد کرد۔ والسلام۔

مکتوب چہل و چہلم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء الدین کالپوی۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کن سرمایہ
 ہر عبادت انقطاع از خلق و توجہ برب البرایات است ثمرات و فوائد آن را
 اندازہ نیست تا باشی ہم درین باش اگر از لا و ابد آہمہ عمر بودے بیک گوشہ
 نہایتے دیدہ نشدے افسوس ہزار بار افسوس آرنده صحیفہ شیخ مخلص کیاز
 غلامان حضرت اعلیٰ خواہد ماست بد اسچہ از خویش و از یاران رعایتے بواجبی
 بکنہد برامنت خواہد بود۔ والسلام

مکتوب چہل و پنجم بجانب فقیر ابو الفتح علاء الدین کالپوی بعد از فوت

فرزند عزیز مولانا ابو الفتح علاء الدین کالپوی۔ دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ

کند۔ مصرع

صاحب وقت عزیز است غنیمت وارش

چہ باشند این تراہر روز از جاے بجایے انتقال۔ حجاج بیت اللہ را ہمہ
 درجات و ثواب است اما سر نب انور دن و دل را رب البیت کمال و تمام
 سپردن جہانے است کہ کعبہ با ہمہ شرف و فضیلت کہ او راست از او میاں
 باشد از ان شتمہ نباشد این دل بیت المعمور است این دل مسکن خالق الظلمات
 والنور است این دل سر در ہر سرور است این دل از خویش ہجور است
 بمقصود متحد و محفوظ است اللہ اللہ اللہ بندگان خود را بخود رہ نمایی و
 از صفات و ذات خود نصیب بخشائی۔ برادرے از ان مولانا ابو الفتح ابو الفضل
 التماس اور ادا کردہ است نیکو التماس است این چیزیت کہ خاطر مارا
 فرحتے و راحتے بخشد اور ادخواجہ را پیش گیر و ہر چہ بد اں عمل کنند آں
 بفرمائیش من بودہ باشد رومال بھبت عورتے کہ التماس پیوند کردہ بود
 ارسال شد والسلام

مکتوب چہل و ششم بجانب ابو الفتح علاء الدین

فرزند دینی مولانا ابو الفتح و عاے محمد حسین مطالعہ کند۔ آرنده صحیفہ
 ابو الفتح مخصوص آرزو مند با تو براے پیوند قصد کردہ آمدہ بود باز در خانہ
 می رود براے خرچ را دہد انچہ دست و ہر رعایتے کند تا او با خرچ راہ و
 خوشی در خانہ برود۔ والسلام

مکتوب چہل و ہفتم بجانب ملک زادہ خضر ساکن ہن

فرزندم دینی ملک زادہ خضر دعلی محمد حسینی مطالعہ کند و بداند تلقین و شغل کہ اور فرمودہ شدہ است باید کہ مستغرق در اں باشد یک لحظہ و لمحہ خود را از اں فارغ ندارد و احیاناً انچہ اثر آں شغل و ثمرہ پیدا آید این جانب را علم دہ و برے چند نفرے کہ التماس پیوند کردہ بود باید کہ بنیابت من بکاملت من ایشان را دست بہ بعیت دہد کہ عہد کردی باین ضعیف و با خواجہ این ضعیف و با خواجہ خواجہ من و بامشاخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین بیشتر چنانچہ اورا معلوم است و برے آں عزیز کلاہ فرستادہ شدہ است باید کہ تجدید بعیت کند و از خدا حاجت خواہد۔ والسلام۔

مکتوب چہل و ہشتم بجانب مولانا اسحق گجراتی

مولانا اسحق۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند التماس بعیت کردہ بود باید کہ پیش یارے از اں ماکہ آں جا است چنانکہ ملک زادہ خضر برود او بنیابت من ترا دست بعیت دہد و گوید عہد کردی باین ضعیف و با خواجہ این ضعیف و با خواجہ خواجہ من و بامشاخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین چشم نگہداری زبان نگہداری و برجادہ شرع با شئی بچنین قبول کردی تو ابگو قبول کردم او گوید الحمد للہ دو گانہ بگذارد و رے بر زمین آرد و خوردہ پیش او نہند آں خوردہ را بہر درویشے کہ دہد لمن رسیدہ باشد و بیشتر فرمایش اورا معلوم است و اسلام

مکتوب چہل و نہم بجانب قاضی سیف الدین بک گنہگونی

فرزند دینی سیف کبیر دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند و بدانند معلوم ہر
منصوف است کہ مرید ہر چند در محضر پیر باشد عشق از الہیات بصفت کشف
و ظہور روشن تر بخفوض بود اگر مرا پرسند کہ نیکوخت کیست گویم آنکہ مرشد را
در یافت محبتش در دلش قائمند این موہبت است کہ بہر نیکوختی بود محبوبے
مطلوبے مامولے می باید کہ بدین دولت مشرف شود اگر ترا آدن اتفاق
است بالعجل إِنَّ السَّاعَةَ آيَةٌ كَآخِرُ يَوْمَاتِنَا، اگر بیانی نکو کارے کردہ باشی
دولتے درد امن تو افتادہ باشد۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہم بجانب مولانا نظام الدین بھٹانی

فرزند دینی مولانا نظام الدین یوسف مبارک بھٹانی۔ دعاے محمد حسینی
مطالعہ کنند چند کلمہ کہ بروقت اعلانا و نبشہ شد اگر بدان متک شود
جمعے از اسرار خداے آشکارا اگر دواہم مطالب و اعظم مقاصد محبت آوند
است تعالیٰ اگر عکس آفتاب محبت بروے تافت لیسیم بشارت وصول
وزید بلکہ روے قبول بعینہ نمود۔ اللہم متعنا بالصبر و الصلوات و اجعلنا
الواحد مننا محبت آن شیے نیست کہ اور اجزوی و بعضی و کلی تو ان گفت آید
باز نگر و بیچ توے و فعلے شنیدہ وقتے۔ غزل
دولت عشق انہانت نیست پد عاشقان ابجد بیت نیست

هر كراصل شده است مثل عشق : و اند آنگس كه جز سعادت نيست
 عشق چيزيت از برون بشر : آب و گل مر و الكافيت نيست
 عشق ابو حنيفه در كس نكود : شافعي را در روايت نيست
 بواجب صورتيت صورت عشق : چار مصحف از فيك آيت نيست
 مردمان از طوائف صوفيه عشق را عبارت از ذاتي كنند و عاشق و معشوق
 را اقتضاي آن ذات مي داني كه چي ميگويند كه عشق خواهد يا نخواهد عاشق و معشوق
 از و زايد علي اند ابريد سب ايشان عشق را موجب بالذات نامند - شعر
 بلاست عشق من آن كه بلاندي پر نيم : چون عشق خفته مشو من شوم براگيزم
 نهي رستم باشد بوسه زلفش : خراب اندر پي آن بوسه رستم
 هميات فهميات عشق سلطان است كه بر سمت ربع مسكون خمير
 جز در دل خراب گذر نسا رود و جز بر افتاده خانماں قرا نغير و متو همي بوسم
 دور انديش خویش صورت ابله نادانے بيند مقریے از عالم بے عیب و
 جہاں لاریب در گوش جان او فرو خواند ان اللو کاذ ادخلوا قریة
 احسنوا و لها چه فساد و جعلوا اعدوة اهلها اذلة بیان آمد نفس ذلیل که
 پیچ سیل روی عزت نداشت بهمه وجه خوارترین خلیفه است مگر که خلعت
 پوشیدین که کدام لباس آراست که ذیل خلیل شد شورانا امر اهوئی و
 من اهوئی الخ انیخت شورانا الحق در میان انداخت کاحول کاهوت کاکا
 بالله این نفس چه خود بین کسے است تحفه تر این است که این خود بین را
 خدا می فرماید علیکم الفسکم با توجه سر در میان آورده و کدام راز نهانی آشکارا
 کرده است استغفر الله کجا افتاده ام این چنین دو لته دست ندید که بهترین
 کارها است و ستوده ترین چیزها است مگر توجه تمام و ترکیب نفس - توبه تمام

ن بلا چو خفته بود

که خطر غیر از خاطر تو منتفی شود و حضور و وجود مشهور و مطلب تصور و تحقیق - ترکیب نفس -
تا آنجا که توانی به دست و به نفس را پاک میکنی این مثال شکنجه است هر چند که
بسیار بشوی لطیف تر باشد - اگر چه در جذب طالب این دو چیز قرار گرفت
خمیر مایه همه سعادتها در دامن او بربستند با استعمال این دو رکن دل او صفا پذیر
گرد و عکس عین حقیقت بر دل او تجلی شود و میدانی چه می گویم - **عج**
ترا حکم چمنیس دولت تو از مدتی قائل

و عکس لاهوت در دل ناموس تجلی کرد و عکس نفس افتاد شنیدی
از نفس چه عربها را و بدین تقدیر کلام مخمیس باشد جَعَلُوا الْفِتْنَةَ اَهْلًا اِلَيْهِ
اگر فتق ظاهر ظاهر عبارت کنیم سخن براه راست گوئیم روح با همه تعزیه
کبریا با همه جلالت و مدح و ثنا آنکه که سلطان عشق آنجا تاخت آن عزیز بزرگوار
چه گونه ذلیل خواهد شد - **بیت**

تا نطن نبری که هست این شسته دو تو پیکر تو است ز اصل فرغ بگر تو کلو
اے انوار صفا دای خداوندان وفا این سخن از سر صدق صفات
هر چند خود را از لجه باطل اندازم هر زمان موج دریا که باوج آسمان رسیده است
لطیف زند در غرقاب اندازد و کلام قلوب من بعد از هذا یدنا و هب لنا
مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ هر چه مولانا رایت است سخت
می گویم اصل کار این است هر چه پیش آید از آن در گذشتن است - مقصود در آ
وراء است - والسلام -

مکتوب بجا و حکیم

بجانب ملک عزیز الدین و ملک شهاب الدین ساکنان بکره
فرزندان و بی هر یکی ملک عزیز الدین و ملک شهاب الدین - دعا

محمد یوسف حسینی مطالعہ کنندہ این رس ہے است کہ یک مہیے و یک سالے یا ہزار سالے نتواں بہنزل رسیدن تا این روح با این قالب متعلق است این کا ایک زمانے از من و تو بضعف کوسستی نرو و جان عزیز را فداے این راہ باید کرد و در ہر کارے کہ ہستی باش باید کہ با خدا باشی و بطلب مقصود و خود باشی گفتم اند - بیت

مراد اہل طریقت با س ظاہریت : مکر سجدہ است سلطان بند و صوفی باش
ترا کہ چاکری سلطان و خدمت پدر و او اے حقوق متعلقان زیان کار
نہا شد اگر دل تو با خدا و پیر متوجہ باشد ہر چہ کہ مبنی مبنی مگر خلاف شرع نہ کنی ہمارہ
ساعتہ فضاحتہ ترا فریدے البتہ باشد مسیحی گویم کارے کہ شمارا فرمودہ ام
بہر کارے کہ ہتید خدمت ملک یا بادشاہ یا رعایت حق پدر یا حقوق
دیگر زن و فرزند با این ہمہ مقصود با مان شما البتہ باشد تعجیلی شربت
نیت شتاب کردن رہ نیست بند رنج تو اں شد - بیت

انک انک علم گیر دو انگے گویا شو : قطرہ قطرہ جمع گردو انگے دریا شو
محمد یوسف حسینی شمارا آں نہ فرمودہ است کہ آں عمل در آید و از مقصود
محروم مانید پیش حضرت خواجہ یعنی پیر خود را ابتداے ارادت عرضہ داشت
کردم کہ ہم از اول تعلیم کجی بگذارم و غرق فرمان شیخ با شتم شیخ اجازت نکرد
تا آنکہ از برکت فرمایش اور در غرقاب این راہ افتادم الحمد للہ علی ذلک
شمارا نیز جز این سنت و سیرت کردن رہ نیست -

الحملۃ علی الشیطان

والسلام

مکتوب پنجاہ و دوم بجانب قندرخان

پہلوان دین احمدی سپہ سالار ملت احمدی اعلیٰ معنی شغل سامی و محضر
گرامی الخطاب من اللہ الخان الاعظم والحقان العظم قدر خاں ضاعفت اللہ
قدرہ و اقتدارہ وضاعفت اللہ مکنتہ و دولۃ سلام و دعائے محمد حسینی سلطان کنہ
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکایۃ عن اللہ تعالیٰ ما ترددت
فی امر لک و ردی فی قبض روح عبدی المومنین لا موتہ و انا لک و لکن
جری التقدير علی لک و لا بد لہ منہ خوشنود نہ ام و در کاسے پہچونا خوشنود
من در قبض جان بندہ مومن او دشوار میدارد بدی خود را من و دشوار میدارد
و دشواری او را و لکن تقدیر بر او شدہ کہ قابل تحویل و تبدیل نیست و اورا اذا
چارہ نیست مقصود از ایراد حدیث این است او تعالیٰ و تقدس بنا حکمت
بالغ و خویش کارے کند کہ بد او رضاے او نیست و بد او خوشنود نیست
میکند و از او حکم متبدل نمی شود کہ تقدیر حکم رفتہ است محل تفسیر فی اللہ الامور
امرے لا بدی شدہ اگرچہ مرضی باری نیست در حق بندہ کیے اندیشہ دیگر کن
کہ نہ ہسبائل حق این ست کہ کفر و معصیت و تخلف و ارادت مشیت و حکم
و تقضای باری است با مرد و رضاے او نیست و بے شبہ کہ کفر و معصیت
در جہاں بیشتر از ایمان و طاعت است شاید کہ چوں نمکے در آرد باشد
ایمان و طاعت مرضی باری و کفر و معصیت مکروہ و نامرضی اما حکمت بدو متعلق
است و اجماع اہل حق و عقل بہرین است ازین مجموع مقالات مقصود
این ست کہ چوں حق تعالیٰ مکروہ و نامرضی خویش بیشتر از مرضی محبوب و نیکو بداند

نیار حکمتے است من و تو چہ طبع خام بریندم کہ دائما رضاے ما خواہد کرد و مکر وہ و
 مسخو طما بوجود سخا ہما مذہبے تنابے محال و زہے ظننے پر وبال و وہم فاسد و
 متاع کا سد آں کہ در رضا جوئی خود نیست رضا جوئی دیگرے کہ خواہد کرد پس
 رضا بقضائے او برگزین نہادن بفرمان خداے نفعاً و ضرراً خیراً و شراً
 امرے لابدی باشد و کارے ضروری مرد عاقل ہشیار و متفکر و نیندار باشد
 تفکر تصفیج و تفحج و توج و تالم از عقل و دین بیرون برد کہ سنی و امر عبث و
 کشت و رشت و رستان و خط بر آب و رکوب بر مرکب چوب کارے کہ باشد
 معلوم است علی الخصوص کہ مقابل آں صبر لابدی کہ گنجے جزاے وافر ہے
 پایاں یا بلای ہر آئینہ ہیں شمار و وثار خود می باید ساخت بکل حال مصیبت دینی
 بردنیادی منظم نشو و مصیبت بر مصیبت مافزاید و السلام

مکتوب پنجاہ دسوم

بجانب قاضی علم الدین و شیخزادہ و دیگر یاران گرام
 نسلیات مالمیق بجانب الاخوات و الاحباب و الاولاد و الاعزۃ الخ
 تبلیغ افتاد احوال این جانب بجلتہا و اعزہ باجمہم بخیر و سلامت اند می باید
 دانست مطلب اہم و مقصد اعظم محبت خداوند است تعالیٰ عن الزوال
 و العدم مرد عاقل و نا فہیم زہر چہ طلوع و افولے و زوالے و زبولے دارد
 چشم خروا و آنسو لحظہ ندیدہ است من ہیچ نمی دانم دوستان من در چہ کارند
 و در چہ مصلحت اند چرا کہ بر نقش حمام بامید توالد و تناسل عشق باز نیندند
 کہ این مشوقہ ہر دو فاعے ندارد و پیشہ و جز شیوہ شعوہ گری نباشد و ہرگز
 عاشق او بر اول نرسد چہ چنیں نماید و بدین شیوہ حانہا نماید بہیاست نہیہات

کو تسقط الی هذه الضمان تساقط البازی الی الحمام وکو تقوی الحلال
المقام هو الصواب الی الطعام تفکروا وقل برون ان تمسستهم هذا
شمس قادرون و فرعون طلعت علی قصورهم ثم طلعت علی قبورهم
اصبحی اعظاما مخالیه ثم امسوا اعظاما بالیه - رباعی

برگد زین سراے غر و فریب : در مکن زین رباط مردم خوار

کلب کاندرو نخوای ماند : سال عمرت و ده چه صد چه هزار

اے عزیز این گزار اگر میسر شدے گلے شکفتہ بچیں ترسم کہ خار مرگ و انگیر

تو شود ترا بیج فرحتی نیست بوی ازیں بمشام تو ز سر چه خفته بیدار شو خبر نیز

دو پس کارے شو ترسم نباید کہ مرار و زگارے پیش آید کہ پس افتادہ بر اے

خود نیام ازیں خزینه ہیں و فینه مقصود است کاحول و کافق الا بالله کجا

افتادہ ام اے برادر ال محترم تا تو انید ازیں جهان فانی و ازیں بنیاد بے مبنی

چیزے بد امان خویش بر بندید کہ تو شدہ راه این سفر شما باشد و فردا موجب مرام

ربانی گردد - قاضی علم الدین و شیخ زادہ علم الدین و ملک نواہ خضر و قاضی مبارک

و قاضی بدہ و شیخ نصا و انا لک پیوند دارند و چیزے نشانے فرستادہ اند بولے

ہر یکے طاقیہ ارسال شدہ است بہ پوشند و گانہ گذارند و شکرانہ پیش دارند و

آل اگر بن رسانیدن مقصر باشد بہر فقیرے کہ بدہند بجای رسیدہ بود و خواجہ

بڑہ خوند شاہ و خوند قاضی و مولانا رکن الدین و جمال سلیمان و مولانا شجن و

مشرد بہائی تلمیذ آنا لک التماس پیوند کردہ اند تجدید و منو کستند طاقیہ پیش دارند و

بنام پیر و بر زمین آرند و دست بر طاقیہ ہنند و نام پیر بر زبان رانند و گویند با فلان

عہد موثق کرویم و طاقیہ پوشند و بر خیزند و گانہ گذارند و خوردہ بجای طاقیہ دارند

اگر ان را بہا رسیدن میسر نہ باشد بہر فقرے کہ بدہند بہا رسیدہ باشد و عورتے

ن این گزرا کہ می پیری گلے شکفتہ

ن بڑے

بہا

کہ التماس پیوند کردہ اند برائے ہر ایک جامعہ فرستادہ شد آں جامعہ پیش ہند میں آ رہے
 وہیں روش نگاہ ارشد نصیحت بامردان این ست پنج وقت نماز بجماعت گزارند
 نماز جمعہ و غسل جمعہ فوت نکنند مگر بعد از شرع عذر شرع این ست کہ یا سفر باشند
 یا مرض باشد در تن یا جائے باشند کہ جمعہ نیست و ہر نماز شام بعد از فرضہ و
 سنت شش رکعت نماز گزارند بسے سلام در ہر رکعت بعد فاتحہ ۳۰ گان
 اخلاص بخوانند و یک دو گانہ دیگر گزارند حفظ الایمان یعنی نگہداشت
 ایمان را در ہر رکعت بعد فاتحہ ہفت بار اخلاص و یگان بار مغوذتیں بعد سلام
 سہر سجدہ ہند برائے گویند - یا حی یا قیوم ثلثتی علی الایمان - و بعد ہر نماز
 ختن یکدو گانہ دیگر گزارند در ہر رکعت بعد فاتحہ وہ گان بار اخلاص بخوانند
 و بعد سلام ہفتاد بار یا وَهَّابِ گویند و در ہر ماہ سہ روزہ دارند سیزدہم
 و چہار دہم و پانزدہم ایام ہفص کسے کہ این مقدار بر جانہ دارد و در سلاک
 صوفیاں منسلک نیامدہ باشند اے مردمان و انامہر داید کہ ہمارہ در بر باشند
 و اگر کار قلب افتد بر در و اگر این قدر ہم نبود اورا بیگانہ شمرند و اواز کساں
 آں خانہ و آں سراے نباشد۔

نصیحت - عورات پنج وقت نماز ناغہ نکنند مگر وقت عذرے

کہ از خداوند برایشان آمدہ است و باقی انچہ مردمان را فرمودہ ایم بایشان
 ہاں است مگر جمع عورات ہزل و ہزیان بسیار گویند بعد ازین این بنا
 میان دو کلمہ کیے را ملا دم گیرند - یا وَهَّابِ یا وَهَّابِ و یا اللہ تعالیٰ
 و اللہ تعالیٰ و آں کہ شوہر دارد او در رضاے شوہر باشند مگر در ایام نا
 مشروع و کنیز کاں را نیز بخاند برائے بد خدمتی را و دزدی را و ہر کہ چنان کند
 اوزان مانا باشد و آں عورت ہاں کہ نقصان عقل دارد برائے ما پیرایہ

ہم جمع

آنگشت پائے فرستادہ است آں باد فرستادہ شدہ است و اہل کراہ
التامس جامعہ پیوند کردہ ہو و آں برائے او فرستادہ شدہ است۔ والسلام

مکتوب پنجاہ و چہارم

بجانب مولانا محمد معلم و سید علاء الدین و مولانا میراں شاہ
و دیگر مریدان ابعد نقل محذوم زادہ بزرگ

تسلیمات نامیہ و تحیات زاکیہ اصحاب الراوت و الباب عقیدت
بخطاب تطاب مطالعہ کنند۔ قوله عز من قائل وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اے بائشکالیت این کلام قدسی ما ترددت فی
نشی کہ ترددی فی قبض روح عبد المؤمن یلکرمہ مشاودہ و انا الکرمہ
ولکن جبر التقادیر علی ذلک و لا جبر ذلک — بان وہاں بعد ازین
فہم علی و خفی می شاید کہ من بنالہ و آہ ہر ساد و صباح بزاری و فریاد کہ مذہر صبح
من غرقاب نوح افتاد و در شب ان روز من در عرقاب بحر خضم باہر
سنگریزہ و خس مہرہ آشنا گشت بہار امید مرا خزاں زد و گلبن وجود تازگی وجود
مرا ہب ہفت در کہ دوزخ بیک قف بسخت بسوزے گرفتارم کہ
غزل نامہ بتاب دوزخ سینہ بسیند و بجنب آں تعذیب دوزخ عین نسیم
می نماید چوں باشد کہ دل عمرے با مید بستہ بود و بلج البصر ناچیز و نا بود
گرد و آنکہ گر مرگیم چہ سود مند آید کتاب اللہ میفرماید وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ
إِلَّا بِاللَّهِ اے این باد باللہ یا باستعانت بہار یا با معیت یا با مقابلہ ہر چہ شد
شد اما این درد و درمانے روے نمود۔ مصرع
من ندانم از اول کہ تو بے مہر و نالی

حدیث این حادثه و قصه این غصه در حریم کتابت در نمی آید۔ اللہ
 اللہ اللہ ہذا باب پیوستگان ماہر یک مولانا محمد عبید اللہ و پسران
 سید علاء الدین و پسر سید عالم و مولانا شعیب و میراں شاہ و بابائی متعلقان
 و پیوستگان بدانند کہ محمد اکبر من باختیار خویش از من اعراض کرد و سفر قدس
 او را اختیار افتاد و تقدیر مبرم بود و او تجلیل بچشم ساخت ہر چند گفتم باز آئی کہ من
 پیر سوختہ در دمند خواہم شد نشنود البتہ بخیرہ قدس سزا مید آبخار رفت
 اگر ازاں حکایت کنم ہیچ گوشہ استماع آن را تحمل نکند کہ گاہے در فہم دے
 نیامدہ است حاصل این سخن این است اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔
 کل شئی یرجع الی اصلہ اما را در دے مستقیم داند و ہے مستقیم دانگیر
 دل شدہ طاقیہ بر اے مولانا محمد معلم و پسران سید علاء الدین و پسر سید عالم
 و مولانا شعیب و میراں شاہ با برادر و سید یعقوب و خواہر زادگان و
 نصیر ما و قاضی عبید اللہ و دیگران کہ روش بدست دانیال فرستادہ
 بودند ارسال کلاہ افتاد و تجدید وضو کنند کلاہ بپوشند و دو گانہ بگذارند و شکرانہ
 پیش نہند آں را باید کہ بدرویشاں بدہند و اگر بتوانند این جانب بفرستند
 والسلام

مکتوب پنجاه و پنجم

بجانب سید نصیر الدین

تَحِيَّۃٌ مِّنْ جِبْرِائِلَ اللّٰهِ الْمُبَارَكَةِ طَيِّبَةٌ چندان نفسے کہ از عمر باقیماندہ است عنیت
 شمریدہ و انس از غیر حق کہ رقم فنا بران کشیدہ اند قطع نظر کردہ۔ قُلِ اللّٰهُ کُوْنُہُمْ
 فَوْضُوْہُمْ یَلْعَبُوْنَ۔ بیت

دھلاک

یاد دست کج نقرہ بہشت است و بوستان
 بے دست خاک بر سر چاہ و تو نگری
 الاحتساب مع الناس دلیل الافلاک - بیت
 دانی کہ یار چہ گفتہ است امروزہ کہ ہر چہ جزا راست از دویہ بدوز
 الناس نیام از ما تو انتہوا - شعر
 سوف تری اذا تجلی القیامہ * اخبر عندک ام حمار
 عصمتنا اللہ وایاکم من الاعراض عنہ وکلاشتغال بما لا یغینہ
 احینونی رجال اللہ فان اللہ تنصرم وکوفی اللہین فکلیتم النضر بقیہ
 مکتوب از لوح دل فرو خواند یاراں و صاحبان ہر یک بدعا مخصوص اند و السلام

مکتوب پنجاہ و ششم

بجانب مولانا علم الدین بہر چو

فرزند دینی مولانا علم الدین و عابے محمد یوسف حسینی سلطانہ کند گہے کہ
 عکس پر تو الہیت بر تو صد متے زدہ است یا نہ و بود متے کہ عکس پر تو جمال
 آفتاب احدیت بر آئینہ دل تو منعکس شدہ است یا نہ اگر ایں چنین دولت
 ترار دے نمودہ است نہ ہے نیکی بخجہ کہ توئی رمزے ازان و اشارتے بر من
 بنویس تا حقیقت اس مرا معلوم شود نیاید کہ از وہیات و خویات اشارتے
 باشد و اگر خود این نیست رد باشد کہ تو خوش خسی و خوش خوری و فارغ و
 بے غم باشی آنکہ در چہ کارید و در چہ مصلحتید اسے فرو ماگزال بے مقدار آہ
 اگر شہود و مطلوب نیست در و طلب ہم نیست اگر در و طلب با تو است
 آہ سحر گاہ چہ شد و مہر و چشم غم کجا رفت بیقراری چراخت برست -

ہیت

نیک فہم کہ ہر دم ہزار بار قسوس
نیک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ
دلبر اول باید کہ دربر باشد و اگر قلب افتد بارے بر در و اگر دربر و مرد
بہو اے خویش ابتر مہیات فیہیات اِنَّ ظَنُّ فَا سَلًا و مَتَاعَ کَا سَلًا
اندیشہ کن کہ چہ گفتہ می شود ہمہ روز بخلق شغل و شب بہو اے خود غفلت ۔
اللہ تعالیٰ - ہیت ۔

چہ بگویند می شودی خسرو در ہر دو عالم بد و مباد کہ کن
آرے ایں سودا خوش نمی آید درین سودا سودے نیست ۔ اگر
آشامیدن صاف سر خوش میسر نیست بارے در و در و در کام و پلاس
غم بر پشت وجہ افتاد این وجہ بلا زاد کلا حول و کلا حق اِلا باللہ کجا افتاد
مولانا علم الدین بدانکہ کہ سیکہ ایجا نتواند رسید اورا بوکالت من دست
دہد اما شراط این نگاہ باید داشت توجہ تمام و تزکیہ تمام و اوراد و
واذکار سہارہ در کار و اسلام ۔

مکتوب پنجاہ ہفتم

بجانب سید علماء الدین برادر

فرزند دینی سید علماء الدین دعاے محمد یوسف حسین مطالعہ کند شنیدہ
شدہ است آں عزیز البتہ در بند آنست کہ وقت عزیز خود را غنیمت
میدارد و اگر آنچہ پسینست خوش وقت تو ۔ ہیت
نصیحت سہین است جان برآ کہ اوقات ضایع کن تا توانی

ہر کہ خود را بہ ماکل و مشارب و منام سپرد از مقصود محروم ماند جو آنے را با حق
عشق افتاد البتہ بینہا خلوتے میسر نہ عشقیہ گفت من فلان فلان شب
اجازت از شوہر یافتہ ام کہ در خانہ پدر روم اگر تو در آن راہ انتظار کنی
یجمل بینا خلوتے میسر شود جو آن تہنائے آن ہمہ شب شستہ با انتظار می گزیرت
و این رباعی می خواند - رباعی -

در دیدہ بجای خواب آبت مرا : زیرا کہ بدینش شب آبت مرا
گویند بخت تا بخوابش بینی : لے بخیراں چہ بجای خوابت مرا
لے آہ صد ہزار آہ اے بلا بر محبت و عنایت بر آن تدبیر در قہر این فقیر
افتاد کہ این جواں را غنودنی روے نمود و وہاں ساعت آن بود کہ محفہ
معشوقہ گذشت و اے داوید و امیبتا - بیت

در آہ کہ گرم ز بہاریم سوخت : تہنات آہ گرم کہ دہائے سہر دم
با دماں بوسیدہ تذکیر میفرمود شخصے از علامت عشق و محبت پر سید
شیخ گفت چوں دریاے محبت در جوش آید بہر سید جوابت خواہم گفت
چوں سخن در محبت افتاد شیخ را غلبہ وقت شد دریاے عشق شورید تا موج
با سماء رسید سایل برخواست ہم از انش پر سید شیخ گفت علامت عشق و
محبت این است کہ عاشق را الہیہ وصلت معشوق خواب و خور بود
آن مقدار کہ عاشق را خواب و خور بود وہاں مقدار از معشوق محروم ماند -
اشارت ہاں جواں شہانہ کرد گفت چنانکہ این جواں ہمہ شب انتظار
معشوق شست وہاں ہزار کہ غنود موجب حرمان او بود جواں برخواست
اضطرابے کربیفیاد و جاں بخیال معشوقہ داد - ہاں وہاں چہ با نقش حمام
با مید تو والد و تناسل عشق می بازی ہرگز بکعبہ وصال نہ سی چہ روے آب دال

محمادی نویسی کہ ہر گروے صواب سخا ہی دید لاکھول و لاکھولہ الا باللہ کجا

افادہ ام اے عزیز - بیت

اندرین رہ اگرچہ آں نہ کنی ۛ دست و پاے بز ن زیاں نہ کنی

بلکہ جاں جاے وہ زیاں نہ کنی

العرض دنیا بقائے ندارد می توانی کہ نقدے بذیل خرقة وجود خویش

بر بندی تا بد اں حضرت توانی شد - طاقیہ ملبوس بر اے آں عزیز فرستاد

شدہ است بر آں شرطے کہ آمدہ است بر سر نہد و روے بر زمین نہد

و دو گانہ بگذارد خوردہ پیش نہد و روے بر زمین آرد و طاقیہ پوشیدن با

خود تلقین کند و یہ پوشد و تلقین این ست کہ گوید عہد کردی باین ضعیف

و ازین ضعیف مراد این سوے دارد و با خواجہ این ضعیف و خواجہ خواجہ

من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین چشم نگہداری زبان

نگہداری و بر جاوہ شرع باشی ہمچنین قبول کردی گوید قبول کردم و کبیر گوید

و طاقیہ پہ پوشد و باید کہ دست خود را دست پیر و اند چنان کہ گفت اند

الصلاقہ تقع اولاً فی ظرف الرحمن کذلک دست معطی اولاً صدقہ از دست

رحمن جد ا می شود و از دست معطی ظاہر بر دست مستحق می افتد ہمچنین تلقین زبان

را داند پیر بر زبان او سخن می گوید چنانچہ حق تعالی ورا سے شجرہ با موسی سخن گفت

عظیم سرے در بیان رفته است فیصہ باید کہ و کہ رہ بد اں برو - مخاطب در

کتاب یک نفر است اما ہر کہ مطالعہ کند و فہم کند مقصود ما ست -

مکتوب پنجاہ و ہشتم

بجانب ملک شرف افلح کوتوال کاپی

فرزند دینی ملک شرف افلح و عاے محمد حسینی مطالعہ کنندہ خمیر نایہ
سعادت دارین و دوجیز بست پانکی نفس توجہ دل بحضرت حق ہر کر این
دوجیز بست آمد سعادت دارین نقد وقت اوسند می باید کہ کار ہاے کند
کہ بدال خدا و رسول خدا را رضی و خوشنود باشد و ہمیشہ بابتد گاہ خدا محالمت
نیک کند و در باب ایشان احسان و اکرام پیشہ خود سازد و وظائف اورا
کہ مانوشہ ایم ببال ملازمت نماید و ہر چہ از ان شاغل افتد قطع آن کند
در بیج حالے صحت و مرض سفر و توانائی تقصیر در خود جاے نہد و مزید دارین را
مستطہر و متوقع باشد طاقیت قبرک فرستادہ شدہ است ہم بر ادب
قدیم ہو شد و ہمیراں رود۔ مولانا علاء الدین اعلاہ اللہ دعا مطالعہ نماید۔
وقت ضیق بود و سبب آن مکتوبے علیحدہ نوشتہ شد ما در دعاے خود تصور
کند و با خود داند ملک رکن افلح بسلام و دعا مخصوص است والسلام

مکتوب پنجاہ و نہم

بجانب شیخ منور نیرہ شیخ الاسلام فرالدین صاحب سجاوہ اجودین
دعاے محمد حسینی کہ رقبہ اخلاص اور رقبہ عبودیت حضرت شیخ فرید الحق
والشرع والدین منلک میدارد و تمنائے برو کیا لکشتی اکننت معہم فاقو ز
خونہ عظیمہ۔ چہ روشن دیدہ است کہ خاک آن آستان کحل بصیرت است
ہر چشمے کہ مستفیض و مستنیر نور اوست وجہ اللہ ذی الجہال والہا است۔

عجب از ساکنان کہ جہاں سرگرداں کعبہ و آن غافلان از ہمہ آثار او دست کوتاہ
داشتہ پاسے در بستر غفلت دراز کردہ بخواب حراما و بنحس انتعاس قانع
و فارغ ماندہ نعوذ باللہ من شعوہ امثال ہذا الرجال ہمانا کہ تسنانی
گفتہ است ۛ

گرفتہ جنبیاں احرام مگر خفتہ در بطحا

الحق اگر کسے را آبرو خدا دادہ بود آتش بر روی جہاں خاکی زند سراز
سدہ علیاے شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین بر بنیاد وجہ گویمت اگر
افلاک سیمہ صد چند رخت خویش نزد بانی سازد خواہند تا پایہ کرسی مسعود
محمود و مودود بود پس زند اگر میر شاں شود وزہے سرافرازی کہ ایشان را
دست دادہ باشد و خیمہ عرش عظیمی کہ مقعد مجلس ایشان گردد آری
ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ مَخْدُومٌ زَادَهُ شَيْخٌ مُّنُورٌ نُّورُ اللَّهِ قَلْبُهُ بُورُ
معرفت دعا مطالعہ کردہ محقق دانند۔ لہ با عی

چہ کو بنین میشوی معسرور ۛ ہر دو عالم بد و مہمسا دل کن
صورت خوب تو ز نسیجہ اوست ۛ باز خواں و بہین مہمسا دل کن

اگر نوع انسان از جنس مخلوق بشری و از خدا غذیہ حیوانی در نگذشت
فصلی از سائر دو اب ندارد ہر اکبر و اصغر داند کہ امتیاز بشکل و مثل نتیجہ حقیقی
نہ بہ حقیقہ ہم رخت او ذَٰلِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيلًا ماندہاں وہاں
حاضر و از غلط ہر بفس راہ مدہ در حال و مال حراما نقد حبیب تو باشد و جز
بحسرت و افسوس وجودت مال مال نبود چو در حال بر خصلت خرد سوز
رفت در مال ہماں پیش آید اگر بفضل اللہ اکرم بصفہ سبحی و قدوسی برآ
آن نزاہت ہماں شود متنزہ نماید۔ لَسْبُوحٌ قُلُوبٌ سَرِيبَا و مہرب

الملاحکۃ والروح - نظم

دولت آن را مدال دادندت ۛ پیش از انہائے جنس استظہار
 تا ترا دولت است یار نہ ۛ در جہاں جز خداے دولت بار
 چوں ترا از تو پاک بتانند ۛ دولت اکل دولت کا آں کار
 ہر کچے را منصب نفس خویش باید بود چنانچہ من خود را شناسم تو خود را
 دیگر برین مطلع نباشد اندیشہ کنیم کہ با خود چہ داریم و کد ام دیگ سودا
 بختہ ایم باو ہم و خیال عشق میبازیم بامید تو والد و تناسل رہے کہ بکعبہ
 وصال عنقریب رسم کعبہ پشت دادہ بہمت افعال انتقال ماست
 مینماید بیت اللہ مقروماو اے ما باشد در مزلہ مسجد بیت الحرام ساختہ ایم
 آرے فردا آںہا پاکتر کہ بود و از ما عاقل تر کہ شمارند و شورستان کش گدہم
 پرداختہ ایم کا ذراع فیہ بر خوردار ہم شدہ بہات فہیات انہ ظن فاسد
 و متاع کالسد از مخدوم زادہ متوقع است کہ نفس اپا کتر دارد و دل را
 متوجہ بخداے خویش نزدیکتر اللہم کار بجائے رسد کہ دولت قربت بجلے
 کشد کہ فریاد انا من الجہوی و من الجہوی انا برآید کا حول و لا حول الا باللہ
 کجا افتادہ ام - بیت

گفت برین تو عقل دل کن
 مبلغ کن گفتش منزل کن
 در چہ خیال آید و کد ام گماں با خود میبرد ہر چہ قرار گرفتہ
 آید بیج فکرت و انگیر نمیکرد آہ مکر۔

مکتوب ششم

بجانب شیخ سعد الدین بنیرہ شیخ فرید الدین ساکن اجودھن

دعاے محمد حسینی کہ روئے دل جو حسین جاں را بر سمت زاہ رونندگان قہر
مبارک شیخ الاسلام فرید الدین میساید و آرزوئے می بردگر غیرت دلش
بے غبارے کہ پیشتم جانفشافت صورت انجلا جلوه نماید کہ عین کل بصیرت
بصائر مبصرات است روشن دلاں و اندویدہ و راں ہر کار شناساند
در کلام چہ لحظہ در نظر می آید قولہ عزم من قایل قل انما انا بشر مثلكم
اتیازے و اشتراکے می فرماید محقق است ما بہ الہتیا ز غیر ما بہ
الاستیوالہ بائند علی و معاویہ را در یک پلہ منہ شیخ فرید الدین را با صوفیا
دیگر یک سلک مسخ کہ او فقیرے گرانست و زرنے دیگر وار و وہم سنگ
او تنگ و پلنگ باشندہ کلنگ کلنگ و لیکن بہت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس

نہ یک در بچ کہ ہر دم ہزار بار در بچ

بسیارے باشندگان آنحضرت ہداں مانند کہ دیدہ بودم از نظارہ
نور آفتاب مردک معتزلی اندویت جمال رب الارباب - ہچنین گویند
تو گنج رحمتی بیچارہ محروم پ تو شمع عالمی بیچارہ محبوب

فرید و حبیب باشندہ فرید تنہائے امت کہ بسیار جانہا مہ اے این
تنہا باد کہ نظیر وقت خود بود و ماہن نبی الاولیہ نظیرے امتی فرید
از بے نظیران عالم است یعلم اللہ و نفی بہ علیہا اگر فضل و رباب
فضل شیخ فرید الدین عقیق تمیق کمنہ کتابے جلد مضخم شود - اگر

اگر ملی او تعالیٰ پوشکل بندہ با آں ہم جزوے از جلدے بندے از قافے
ورقے از دفترے سطرے از صفحہ معرفے از سطرے نباشد غریقاں دریائے
معرفت دانند شناوران بجا وحدت شناسند کہ کفیل الحیرۃ کدام دہوہوار
راتلوئے محی کس کلیمت ہر یک ہیں دوستان خدایند عیسیٰ کلمۃ اللہ بکدام
معنی است ہماں صورت اینجا متصور است غایت عالی الباب در
صورتے ظاہر انظر شدہ است و فی حق ضعیف حکم باطن میکند۔ مخدوم
زادہ سعد الدین اسعد اللہ فی اللہ ارین معلوم و مقرر دانند کہ دل پر آئینہ
دل مرید است و دل مرید آئینہ دل پر مرید در دل پر خود را بیند ۔
فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ هیں اشارت کردہ است و پیر در دل مرید خود را
بیند۔ اِنَّ الَّذِي يَتَّبِعُنَا يَنْتَظِرْ لَنَا اللّٰهُ نمودارے ہم ازین اسرار است
برائے توجہ معنی را وجود صورت ظاہر شرط نیست اندیشہ کن چند قرن باشد
کہ مصطفیٰ علیہ السلام بتیق عزت محبوب است و بحجب غیرت مستر باہن
ہمہ بسر چہ کار ہا پیش بروند و بار وجود را تا بکدام منزل فرو د آورند آری
آن آستانہ حضرت رسالت است شاید کہ جز بعض انبیاء نبودہ است
رب بشیئ یثبت ضمنا و کلا یثبت قصدا بشرف و فضل اتباع او
ناطق است تو کریمی ترا کریمے ہماں طلبیدہ بود ہر آئینہ طفیلی کہ برابر باشد
نہ آں کہ او در ماکل و مشارب و در مراجع و مفارح اشتراک برد منتا اعلان
حضرت خاتم انبیاء ہم برین قیاس اند اکنون ترا متوجہ شیخ باید بود و چہ گلمہ
چینی ازین بوستان و تاجہ حد بر خوردار گردی کہ ثمرات آں ہر کہ از چشمت
چیزے چشید ہم برین عمل بود و فجب خواجگان مارا کہ بر سایر صوفیہ حکم ارشاد
و تعلیم فصل است ما خود بد انچہ الحق و الزم داشت و اصوب بود اشار

لا اقدائے کند نمودیم اما بنی دانیم تا کہ ام منجوت باشد کہ برین سوے اقتدا میکنند و ہر کس
بسر برد و عمر عزیز را بخواری نگذرانند چہ فرمایند علما باللہ و عرفاے و اہل مقربان
حضرت دہم نشینان مقعد صدق آنکہ خود را شناخت خدا را نیافت بسعی
خویش قدم در ہلاکت و تضییع خود نہا و یا نہ بعرفان اتفاق و باجماع اجماع
یک کلمہ گردند بیک زبان یک سخن گویند آری اگر قیس و ہرہاں و اگر
ہادیاں و مقرباں بلکہ علماے ہمہ ادیاں نے نے بلکہ ضعفا و کبار ایشاں
بہ صحت عقل و سلامتی فہم اصح الجواب بمثل نگینہ ہر انگشتی دل نقش کند
چہ می گوئی ہچوین و توے را کے عاقل نامند و ہچیکے از ماہمہ ضایع و
واماندہ تر بود لا واللہ اگر جداں مطلوب نیست و طلب چہ شد اگر در
معرکہ مرداں جو لاں گری میسر نیست لغرہ وہ مردہ کجارت اگر حقیقت
وصال نیست و ہم و خیال چہ شد و اگر نیکو تر شناس و طلب خوشتر از درماں
وجود و مقصود و خواجہ ما سرور ما پیشواے ما مقتداے ما یعنی فرید الدین گوراندہ قدوہ
قدس اللہ رحمہ بہر کہ خاطرش خوش شبہ فرمودے خداے ترا در دوز
روزی کند۔ والسلام

مکتبہ ثبوت دیکم

بجانب ہر دیاں و مستقداں اسال پندیری و

چترہ و ایرج

دعاے محمد صینی مطالعہ کنند تسلیماتے کہ ضمیر قلوب احباب را تحیات
حیات بخش احباب بصورت تقدیم مختص و مخصوص اند کلماتے چند ذوق
آمین در اسرار حبیم نقشاہ نہایہ اماندہ شد بقدر فہم مخاطب و درک ممتثر شد

باز مانیم سکین بجیا پرہ در دمند بھد و سو گند تو بطلب و عشق و محبت گرد ثانی
حال بہ نمازے قلاوتے و با کبے و کارے متعلق شد ازاں طلب غافل و
خود میں گشتہ بختہ سو حجاجہ نظر بردل افتاد چہ احساس کند ہم اور احمی طلبہ
ہماں را میجوید بر وفق حال او ایں بیت وردا و شود - بہیت

دل را ز عشق چند ملاست کنم کہ ہیچ

این بت پرست کہنہ مسلمان نمی شونو

فقیہ طعنہ میزند محدث پند میدہد مفسر بولہم و خیال خویش دیگر سودائے
می بند و این ہمہ خصماں آن سکین و بجیا پرہ اند با این ہمہ ایں شیفتہ آشفٹہ و
این گرفتار زلف و خال یا رہمہ تجا سر و توقع فریاد بر می آرد - رباعی
مخون عشق را دیگر امر و ز حالت است :

کا سلام دین لیلی دیگر ضلالت است

جز یاد دوست ہر چہ بری عمر ضالچ است :

جز سر عشق ہر چہ بکونی بطلالت است

علمی کہ رہتی نہ نماید جہالت است

یعنی

میگویند اگر با این ہمہ درد دوستی در دوزخ بر منج و ان یزید
عیوب اعلی العیوب رقص کنماں ہاں نوروم و دوزخ را چوں عروس لعل کا
خیر کردہ ہزار آرزو در بر گیرم - بہیت

عشق و شراب ناب و خرابات و کافری

ہر کس کہ یافت شد ہمہ زاندوہا بری

و اگر بہ بہشت اور اکثہ لیسعی لوہم ہم بین ایل یلہم سابق و فارزاو

باشد با این ہمہ بند دوستی از پا گسلد دست آویزے بنیر دوست نمی بودہ

اگر بے تو بود حبت بر سگره نه نشینم
 حکایت ثوباں و محبت او بار رسول اللہ مشہور است و مذکور ہاں و
 ہاں انہوں تو درجہ کاری مگر می خواہی شورستان را کشت زار سازی بامید
 بار و برہرگز بر خور و از خواہی شد یا می خواہی بافتش حمام بامید توالد و تناسل
 عشق بازمی ہرگز یکجہ وصال نرسی یا بر آب رواں معامی نویسی بسیار معانی
 و اسرار فہم تو خواہد شد شاہد بازی و پارسائی بہم نیامیزد۔ بیت

بگیر جامہ صوفی بیار جام شراب
 کہ پارسائی و مستی بہم نیامیزد

اے دوست دے برادر دے یا اگر عشق بنودے سبزہ نروید
 و اگر عشق بنودے پیچ حیوانے پیچہ رانہ پروریدے و اگر عشق بنودے فلک
 بگردیدے و اگر عشق بنودے پیچ وجودے در جہاں خداوند تعالیٰ نیا فریدے
 حدیث قدسی است فاحببت ان احرف شنیدہ باشی و اگر تو
 با خود گماں بری ہو سے است در دل و تمنائے بآن منضم آنکہ چہ شود۔

بیت

علم و عمل و زند و تمنا و ہوس : این جملہ بہت خواہہ منزل پند
 پیران نو د سالہ را بہر س ہر شب ہر روز ز جنتے کرند و ہمہ شب بقیام و
 روز بقیام گذرانند و ازین کہ بنشانی گفت ام تو چہ میدانی وقتے و خطرہ
 ایشان گذشتہ باشد لا واللہ ابواب بر و حسنات مستقیض و شایع است
 ہر کہ کند نیکر و دنیا کار باشد سلوک کا طالبان حق است تا براں طریق ہو کہ
 نکلند نزول و منزل وصول میسر نیاید قولہ تعالیٰ عن من قال قل ان کنتم
 تحبون اللہ فاتبعوننی یحبکم اللہ وحبب الیہم دینہم و یخرجہم من ظلمات
 الی نور

رسالت پناہ علیہ السلام کہ رسول را فرماں رسید گویو هر که آرزو سے آں دارد که محبوب
عجوب گردد یا مستعد بدولت و قبول نشود و اتباع من کن یعنی بدال را ہے
که من سلوک کرده ام و بمنزل مقصود مرا نزول شد هر که بدال راہ سلوک
کنند ہا پنج مقر و مستقر من است با من ہم زمانو ہم قدم گردند تو گوئی یا رسول
کہ برابر شود آ رہے کہ با او برابر شود و لیکن ہم ازاں نئے کہ او دریا ہا آشامید
قطرہ بہام چکانند دیگر فضل متبوع و ذل تابع و شرف سابق و خست متبوع
مبہرین و متیقن است اکنون قدکلت الکلام روا باشد۔ غزل

درجہاں شاہدے و مافاع : در قدح جبرئیل ماہستیار

بعد ازین دست او دهن سوت : پس ازین گوش او حلقه یار

ره رها کرده ازانی کم : عزیمت ازانی خواهر

دولت آں را بدال کم داد و مدت : پیش از انہائے جنین مستظہار

ماتر اولت است یار نہ ہ درجہاں جز خدای دولت یار

چوں ترا از تو پاک بستانند : دولت آن دولت کار آں کار

والسلام۔ حدیث برادر مولانا برہان الدین محمد ساوی و مولانا کمال الدین

و مولانا کبیر الدین و سید السادات اکرام د احسن و شیخ میر الیادہ و خوند میر و

میر خجندیہ مولانا اشرف الدین و مسادات کرام مستثنیات بخدمت سید معین الملک

والدین و اصحاب و یاروں و مولانا نظام الدین بہر کہ گرو ملک معظم و یار

عزیز و ملکیتام الدین و مولانا معظمہ اسحاق و مولانا منہاج و مولانا عباد

وسد السادات بمنع السعادات مسدود ولا زال باسمه مسدود و امير فضيل و

ملک ابراہیم غلام محمد خیل و اصحاب و وزراء از محبت و مودت که با آنست

و چون در آن روز که از راه دور می آید و به راه خود می رود

بجایلیقوبہ مطالعہ فرماید و مولانا سلیمان کو تو الایرج و عاخواند شب و روز
را بوقت خوش و بوز و خوش و منور دارد و اگر خیر اللہ نیا و الاخذک باشد
شرط کار عقل نیست زینہار نخواہم کہ خود را شیخ و مجاز و اہل کئی و من ترا کارے
فرمودہ ام چنانکہ بحضور تو شخصے التماس پیوند خواہد کرد ہموی را وکیل کردم تا از
جہتہ من مطمئن کن خود پیشتر ازین قدرے قدرے نداند شنیدہ ام بامردمانی
نشین و حکایت و کلمات حمی گوئی خود را ضایع کن عمر عزیزا ستادہ کردن
نہونی ہست زینہار تا از انا غافل نباشی۔ بیت۔

دریاب اگر تو عاقلی بشاب اگر صاحبی
باشد کہ نتوان یافتن دیگر چنین ایام را

اللہ اللہ۔ رباعی

نامرد مباد ہمیشہ فردے ۛ بے درد مباد ہمیشہ مردے
بے درد مباد ہمیشہ وقتے ۛ بے وقت مباد ہمیشہ ورے
مولانا اسحاق تجدد و عاخواند بسیار تشویش طرف ماست از جہت تو
کہ ترا بے تربیت رہا کردہ ام ترا جز مجر و پیوندے فشدہ است اکنون در پردہ ام
مکمل تلج الدین نیز خدگفت گریہ ما برسی انچه تو انہم در باب تو تقصیر نخواہد
و لا فاکلامہ بیدار و السلام

مکتوب شصت و دوم
بجانب اصحاب گجرات

تسلیمات مایستی بہ الاصحاب بمبالغہ بلنج تبلیغ یافت علی العموم معلوم
منہوم بہ کہ اب کہ نہاے سلوک برد و مقدمہ است تخلیہ و تخلیہ تخلیہ

دل باشد عاصی اللہ و تنزیہ پاک نفس باشد باری باری بہ اللہ سخن چیرے موجز
بر طریقہ اشارت دل نمود آں موجزے چہ حی نویسم عاقلان خواہند دانست
برستفہاں دعواں مردم تعبیرے و تغیرے خواہند کرد و دوم مقدمہ تجلیہ عبارت از
اقبال الی اللہ باشد بتوجہ دیگر نفس را با انواع عبادت مشغول دارد و سراین
ہر دو طلب و ارشاد پیراست ہر کرا اینکہ کیفیت جمع آمدن فایز سعادت دارین شد
و ظافر درجات منزلین گشت ہر کہ رہ دین یافت و بقربات و موصلات
رسید و از درکات نجات گرفت ہم بد اسچہ اشارت رفت ہم بد اں
نہنونی کردم قدم بر قدم زد۔ رباعی

تا در زنی بہر چہ داری آتش : ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش
عیار تر از خازن باشد منقرش : عیار نہ پائے درین راہ مکش
ہر کرا پسند از مشائخ کہ بدولت قربت حق و محبت او بچہ رسیدی
ہمہ بیکے باں گویند و ہم بیک کلمہ باشند خلاف ہو اے نفس کہ دیم
و شہا بیا و او بہ بیداری گذرانیدم و روز با بد و ام صیام و ثقیل طعام سہر
بر دیم و توجہ را ملازمت کردیم و فضل حق در آبد بہرکت اقتداے پیر پس
روی او مرادات ما را بجنہ وجود ما نہا دند کلی این بود کہ نوشتیم حزیات را
بریں تطبیق بدہ ہر جا کہ ہو اے است پس انداز و ہر جا کہ آرزو اے است
از پیش نظر خود بدرکن نظارہ شو کہ ازین مکتا سب چہ مواہب ترا دست
و ہر۔ بیت

نصیحت کرد بکتو ساں اگر آزاد ہستہاں
اگر گوی کہ نہ تا غلام تست بکتو ساں
خدمت سید موسیٰ و سید میراں و ملک شہ و سید علاء الدین مولانا نظام الدین

بدہ و دیگر اصحاب کہ اسامی ایشان در نقد وقت یا دنیا بد با جہنم از اسلام و دعا خوانند و برین چند سطرے کہ بہ شتم نظرے شانی کنند **وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ** للہدایۃ الرشاد باید کہ جملہ یاران قدیم و جدید متوجہ باشند تا بعظاہری زیاں کار ایشان نباشد۔ والسلام

مکتوب شصت و سوم

بجانب قاضی برہان الدین

فرزند دینی حاکم شرع و عالم محمد حسینی سطلانہ کند بنشہ ادر رسید مضمون معلوم شد و الحمد للہ علی کل حال الا احوال معلوم بادہ سپح کارے و کسب مانع طلب حق نیست در ہر کارے کہ باشد باشد چوں این دو چیز یکے پاکی نفس دوم توجہ تام یعنی دلے در یاد خدا ہر گاہ کہ این دو چیز دست داد سرمایہ ہمہ سعادت و تہاد و امن تو بر بستند ہموارہ در یاد خدا باشد دل را در یاد خدا دارد ہماں سو توجہ دل باشد و نفس را پاک دارد سرمایہ تصوف جنات تصوف ہمہ برین است اما کار ہاے دنیاوی انتمرا علم بالمواعظ الگو باید کہ در جملہ کار ہا پیر و پیروا پیر را مددے دارند و استمداد از پیر طلبند و رہسپح کارے در ماندگی نباشد و آنکہ از جہت کفش و جامہ ملقین ذکر التماس کردہ و ملقین ذکر بحضور تعلق دارد انشاء اللہ تعالیٰ وقتے کہ ترا دست دہد بر اے آمدن بیا ئید اگر نصیب باشد می شود و ملقین کردہ آید و کفش ہم و ملقین ذکر دواوہ میشو و کند لک جامہ ملبوس انشاء اللہ ہمدراں وقت نصیب شود طاقیہ بر اے آل عزیز ارسال شدہ تجدد و ضو کند طاقیہ ہم پوشد و دو گانہ نما گذارو از خدا حاجت خواہد و دیگر از جہت پنج عورت التماس پیوند کردہ

برای هر یکی رومال ارسال شد قاضی برہاں الدین بنیابت من این
 عورات را بجهت کنند بدین طریق کوزه پر آب در میان ہند یک طرف
 کوزه آن عورات با تمام اندام خود بپوشد سر انگشت کشادہ دارد در یک طرف
 کوزه نہد و در یک طرف کوزه سر انگشت شہادت بنہ و بنیابت من زبان تو
 نائب زبان من بنیابت من بگو عہد کردی با این ضعیف و با خواجہ این
 ضعیف و با خواجہ خواجہ من و با مشائخ طلبقات رسول اللہ تعالیٰ علیہم
 اجمعین چشم نگہداری زبان نگہداری بر جاوہ شرع باشی بچہنیں قبول کردی
 آن عورت گوید قبول کردم تو دوستای پیچہ بیفشان بکبر گو در سراوہ نہ و بگو برو
 دو گانہ نماز بگذار و بعدہ چیزے خوردہ پیش تو بیار و آنکہ آن را بہر درویش
 و بدین رسیدہ باشد و بگوید کہ پنج وقت نماز ناغہ نکنید مگر بعد شرع و بعد از
 نماز شام شش رکعت نماز بگذار و بسہ سلام بخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص
 سہ بار بعد سلام سہ سجہ نہد و بخواند کلمہ تحب سہ بار یا پنج بار و یک گانہ
 دیگر برای حفظ ایمان بخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص ہفت بار و مؤمنین
 یکبار بعد سلام سہ سجہ نہد سہ بار یا سحی یا قیوم ثبتی علی الیمان گوید و بعد
 نماز خفتن یک دو گانہ گذارد و بخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص دو بار
 و بعد سلام یا و ہاب ہفتاد بار بخواند در ہر ماہ سہ روز روزہ دارد و سہ ہجرت
 چہار و ہجرت پانز و ہجرت یام بعین این قدر ناغہ کند و در رمضان شوہر باشد و چنان
 خالی از شادی و عجم نیست در غمی باید چنانچہ رسم عورات است نوہ کرد
 کلمہ کند بدین بدن چہنیدن بعد ازین ایچنین نباشد کہ این چہنیدن از دہرہ پیوند میرود
 آہہ باشد کاتب حروف خادم درویشان سراج شہریار محمد متنبی سلام
 دعا تعریف کردہ نمود انشا اللہ یکبار چیزے جائتہ لبوس حضرت محمد و تمجید

جہد کردہ فرستادہ آید و تھے کہ نعرے دیگر مخصوص بیاید بازویش و اما یقین
بغیر حضور ممکن نیست تا معلوم گردد انشاء اللہ دست و ہد و السلام۔

مکتوب شخصیت و چہارم بجانب مولانا سلیمان

فرزند دینی مولانا سلیمان و علے محمد حسینی مطالعہ کند و محقق و اندانچہ
برآں عزیز بنشتن مطلوب بود آں جملہ در فرمایش مولانا الحق مکتوب شدہ است
و دوم باز بنشتن حاجت نباشد و آں چہ تو واقعہ نبشتہ بودی نیکو است
امید و اربشارتے است اما دل برآں بستن باز ما ندن از مقصود باشد
مطلوب ما عزتے دارد کہ بہ ہرزہ در کتابت نتواں آورد آہ تا بندہ
با خداے یکے نگردد چنانچہ جز خداے را نہ بیند و نداند و نشاسد نتواند گفت
چیرے و بجایے رسید و ایں کارے بس عزیز و اعرالاشیا است ترا امیداری
شدہ است۔ و السلام۔

مکتوب شخصیت و پنجم بجانب امیر چندہ

فرزند امیر چندہ و علے محمد حسینی مطالعہ کند۔ چہ است کہ مرد چیدہ
کار ہاے گزیدہ نکند آئین نیس زو و نباشد امید و ارم کہ تو آں کنی کہ چشم و
دل دوستانیش گردد و کارے کہ خوند میر کند تو چرا ہماں نکنی با تو نیز استعداد
آں مرکب است۔ والدہ خوند میر و عاخواند بیشتر احوال در عبادت و طاعت
گذرانند عورتے کہ کار مرداں کنند و مردے است بر صورت عورت

و اگر مردے کا رجز تمام می کند یعنی ہوا پرست باشد اور عورتے است بر صورت مرد بلکہ بدتر از اس - حدیث - خواجہ امیر چنڈہ دھارے محمد حسینی مطالعہ کند از اس برادر عزیز متوقع کہ ہاں در عبادت گذرانند بلکہ قاز و عشاریزند گانی کہ باید ہاں کند مارا و شمار ازین جہاں جز عمل نیک بردن چیزے دیگر صورت ندارد - والسلام

مکتوب شصت و ششم

حضرت قطب الاقطاب والایات خباب محمد حسینی کیسوی نور امیر بجا نب

میگوید ضعیف محمد حسینی وفقہ اللہ تعالیٰ علی طریق الصواب کہ انبیا علیہم السلام سخت از خداوند تعالیٰ تقدس مقام ولایت کہ عبارت از قرب حق و معرفت خداے و اطلاع بر حقایق است باقصی الغایات کہ در آن آن ولایت در جتے و مکانتے نباشد یا فتنہ پس آں ہر کر از میاں این اولیا حق تعالیٰ بنایت بنیایت بر اے نبوت و دعوت خلق را برگزیدہ - دہم ازین جا گفتہ اند کہ انتہائے مقام ولایت ابتداے مقام نبوت است پس پیچ نبی نباشد کہ اول بدرجہ ولایت باقصی الغایات نہ رسیدہ بود پس آں درجہ دولت نبوت یا بہ بعضے صوفیاں متاہلہ کہ ایشان از لیاقت امت محمد را صلوات اللہ علیہ ائمتہ السلام بر انبیاء سابق فضل نہیں بدو ہم یکے آں کہ گویند اصل ولایت قربت است و معرفت و اطلاع بر حقایق است نبوت کار نیست بر خلق خدا بندہ را میفرستد ازین جا معلوم نمی شود کہ تفصیل ولی بر نبی کردہ اند کہ این رکعتے است بنسبت نبوت بر آں رکعتے

چنان کہ گفتہ ام آں اصل کاریت - در میاں این مردماں این دہم فرت
کہ مگر تفضیل ولی بر نبی حی کنند و دوم دہم میاں متعلماں علی العموم است -
ہر کہ نود و نہ نام خواندہ باشد دَرِ شَیْءِ یَثِبُ ضَمْنًا وَلَا یُثِبُ قَصْدًا
بسا چیزے بود کہ بعضن ثابت شود با صالت ثابت نشو و چنانکہ گویند
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر آل صلی اللہ گفتن نتواں اما بعضن روا باشد اگر این معنی
فہم کردی اکنون ہاں کہ صوفیاں متاثر ہس گویند بعضے از امت محمد صلی علیہ وآلہ
وسلم از دولت اتباع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آں دولت یا بندہ کہ شاید
انبیاء سن قبل را نبودہ باشد چنانکہ ہنرموسوی علیہ السلام گوید اللہم اجعلنی
مراۃ محمدؐ و ہاں کہ در اں شب کہ عزیز بر من آمد و از ولایت و بہت
سخن گفتہ ام و میگویم و ہر کہ این سخن خواہد پرسید ہسین خواہم گفت این را
و ستیکہ ہر کہ را خواہی بینا اگر مردماں گویند کہ ولایت ابرینوت فضل میدہد بگویم
سخن این است ہذا مذہبی و معتقدی و علیہ الوردی و السلاطین

بعد آن حق تعالی ایشان را دولت نبوت روزی گرداند و هم ازین جا
 مشایخ گفت اند نهایت درجه ولایت بدایت درجه نبوت است
 این معنی ولایت می کند آن مراتب که در نهایت ولایت حاصل است
 بدایت در نبوت باشد اما نهایت نبوت در ادراک یکے از اولیای نیاید
 که آن را غایت نیست چنان که در تعرف از خواجه بایزید مریدیت اول
 احلال کلا نبیاء آخر نهایت کلا و لیام و پس نهایت کلا نبیاء علیهم السلام
 غایت است پس نبوت مجرد و تبلیغ شرایع نبوت باشد که نبوت بمعرفت و استقلال
 است یعنی پایه قدر آن مقام ولایتی که داشت رفیع شد و مرتبه رسید که هیچ
 یکے را غیر انبیا با و لیا در آن گذر نبود و آن انباء حق است و نفس نبی بتائید
 و حی این بیان غایت قربت و اطلاع بر حقایق است که نبی مبین مشایخ
 عن الله تعالی است و این اثبات بر حقایق بود که اصل نبوت است و همه
 مبنی الخلق و این اثبات و دعوت و تبلیغ شرایع باشد که فرع آنست پس مرتبه
 و معرفت باقصی الغایات در مقام نبوت باشد و هر شخصی را که آن مرتبه
 باصالت و اندیس اگر آن مرتبه را که عبارت از قربت است چو تائید
 ندارد و در و بعد را کج بود زیرا که قربت که تائید نبوت ندارد و در و بعد را کج
 بود و همچنان معرفت و اطلاع بر حقایق بے تائید نبوت محقق نگردد و آنکه انبیا
 علیهم السلام واجب العصمت اند بتائید نبوت و آنکه ایشان را پیش از آن که
 مبعوث نبوت شوند از گناه معصوم میدارند اثبات آن معنی نیز بعد نبوت
 نبوت است پس آن عصمت را اثر نبوت باشد که اصل نبوت نوریت
 از عالم الہی بار و اح تافته و ایشان را منور گردانید و عصمت ایشان هم بدان
 نور است که اولی خلق الله نور همی و کنایت از آن مقام است و در

حجة الاسلام این جزایان نوزنبوت داشته است و این قول در کنوز الجواهر است
چون قالب معنوی محمی گردد و محفل کامل میشود آن نور بر ایشان تجلی میکند و ایشان
آل را بتائید و محمی در محمی یابند در و ا باشد که پیش از نزول و محمی و بلاغت فریابند
چنانکه در باب مہتریحی علیہ السلام گفت یا یحیی خذ الکتب یقوتہ و الکتب
الحکم صبیئاً و مراد از آن حکم نبوت است و در باب بی علیہ السلام نیز فرموده
در ولایت او بمن کرد صدیقیہ رضی اللہ عنہا اشارت بہتر عیسیٰ کرد ایشان گفتند
کو دک چگونہ در گہوارہ سخن گوید عیسیٰ علیہ السلام گفت اِنِّی عِنْدَ اللّٰهِ اَتَالِی
الْکِتَابِ وَ جَعَلْنِی نَبِیًّا وَ جَعَلْنِی مُبَادِرًا اِزْا اِجْمَعُ لَمْ یُکُنْ لَمْ یُکُنْ لَمْ یُکُنْ
بہ وحی است ہمہ وقت دارند اما دعوت ایشان موقوف است باذن اللہ تعالی
ہر وقت کہ او باشد بکنند چنانکہ در باب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دلہیاً
باذن اللہ مصطفیٰ گفت کنت نبیا و آدم بنی المساء و الطین این جزا
از مقام نبوت در عالم روحیت پس بر حکم این حدیث روشن گردد کہ اصل
نبوت معاملہ ایست با حق در غایت قرابت و رفعت و تبلیغ شرایع فرع
چون آل است این معنی ثابت شد بہمہ حال نبوت از ولایت چہ نفس نبی و چہ نفس
غیر نبی افضل باشد ہم بر قول آل عزیز و انبیاء پیشین آنانکہ مبعوث نبوت
شدند با اتفاق مشایخ و علما ولی بودہ اند پیش کہ از درجہ ولایت بہر تہ رسیدہ
و آل از دو حال بیرون نیست یا بہیل ترقی یا بہیل انحطاط و در حق انبیاء انحطاط
جایز نیست ماند ترقی و آل خود اثبات تفضیل نبوت بود بر ولایت ہم و
نفس ایشان اگر ولایت را بر نبوت فضل و مہند انحطاط بر انبیاء لاحق شود و
آں کفر است نعوذ باللہ منہا و این معنی کو دک کہ شناسای حرف شدہ باشد
فہم تواند کرد دلیل دیگر آنکہ انبیاء پیش از آن کہ مبعوث نبوت شدہ عصمت

ایشان از ذنب صغیر و بیز و یک بعض از کبیره هم هست روا باشد از ایشان
 نباید و بعد وصول بدرجہ نبوت از صغیر و کبیره معصوم اند عصمت ایشان بیان فرست
 است که با وجوداتی از ذنب کمال تحمل قربت باشند پس این معنی ولایت
 میکند بر قربتی که او را در مقام نبوت حاصل باشد در مقام ولایت نبوده باشد
 و این فضل نبوت باشد بر ولایت هم و نفس اوحی تعالی در اصل خلقت بعض
 بر بعض فضل نهاده است و هر یک درجہ عالی تر نیست قوله تعالی **مَّا أَرْسَلْنَا**
إِذْ بَعَثْنَا رَسُولًا مِّنْ أَمْثَلِهِمْ لِيُتْلِيَ عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيَهُمْ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ و این آیت بیان فضل انبیا است بر اولیا آیات الله
 نبوت ایشان و مشهور انبیا بواسطه حق تزکیه نفس ایشان از حق و تعلیم
 با دلیا از ایشان و تعلیم انبیا از حق مراد از کتاب تبلیغ شرایع است و از
 حکمت اطلاع بر حقایق و نبوت آنرا جامع است که نہایات مقامات است
 چون ثابت کردیم مقامی که مفعول دارد در فضائل است اما مفعول بمقام
 فاضل نرسد در انبیا و وصفت آمد ولایت و نبوت که او بدان تخصیص
 یافته است روا باشد که همه انبیا را ولی توان گفت چنانکه همه انسا را
 حیوان توان گفت اما هیچ یکی از حیوانات را انسان نتوان گفت پس هر
 ولایت و نفس نبی از نبوت افضل گوید چنان باشد که حیوان نیست و نفس
 انسان از انسانیت افضل گفت باشد و این اقرار بود بحیوانیت و **وَاعْرِضْ**
عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ و آل که آن عزیز گفت صوفیاں متا لهه که ایشان بعض از یک
 است محمد راحی الله علیه و سلم را افضل نهند بر انبیا بدو هم یکی آنکه اصل
 ولایت قربت و معرفت و اطلاع بر حقایق است نبوت کاریت بر
 خلق خداے بنده را میفرستد این قول ہمیں مقدمه آل عزیز است که

بالا ذکر رفت پس گفت ازین جا معلوم نشود کہ تفصیل ولی بر نبی کرده اند عجب
ازین سخن دیگر چه معلوم شود یعنی بتاویل کہ کرده اند درست چنانکہ براس سخن دلیل
امامت کردند آں رکنے است کہ بنکے نبوت بر آں رکنے است معنی
ولایت چنان کہ گفتیم کہ آں اصل کا راست پس ازین معنی اثبات دلیل آں
متا لہ بود و تفصیل ولایت بر نبوت ازینجا معلوم شود کہ اعتقاد آں عزیز آں
قولست و این بچہ ثابت شود کہ ولایت اصل کالیت پس نبوت
رکنے است زایدہ ہو چنانکہ اقرار نیست تصدیق کہ آں بعزورت می خیزد
و این خود هیچ نسبتے نگویہ کہ نبوت اندہر و سبب معلوم نوم و بعد موت و وراثت
او نبی باشد کہ آنجا تبلیغ شرائع موجود نیست و این خلاف مذہب سنت و
جماعت است بلکہ او در نوم و یقطہ و موت و حیات و بدنیا و آخرت نبی است
و آں کہ آں عزیز گفت کہ در میاں مردماں این دہم رفتہ مگر تفصیل میکنند
ازین بیان کہ از بہت متا لہ گفتہ اند ہر کہ بشنود او را یقین کردہ کہ بدال دہم
تفصیل ولایت بر نبوت می کنند و آں عزیز بتاویل ثابت میدارد و راست
کہ این اعتقاد سوائے دہم پیش نیست کہ ایشان را در غلط انگذہ ازین سخن معلوم
شود کہ ایشان نبوت را کارے زایدہ میدارند موجب بعد کہ حق تعالی بخلق
مشغول می کند بل چنانستہ کہ می گویند ولی را کہ آں بعد نیست افضل باشد از آنکہ
آں بعد دارد یعنی نبی الا از بہت ولایت ہر دور است و ای گفتہ اند پس ہم
تفصیل جز این نبو و و این بہ اتفاق مشائخ و علما کفر است بل دعوت انبیا
قربت قربت است و اینجا گفتہ است کہ تکلم بحق در مقام قربت اعلیٰ از
ازان است کہ تکلم با حق کما حکم النبئی صلی اللہ علیہ وسلم عن اللہ
تعالی ما زال العبد یقصر فی السجود بالنوع فی حق احبہ و اذا احببتہ

کنت له سمعاً وبصراً ویداً ولساناً لیسمع ولبی بصراً ولبی یطش و
 بلی یطش و این بیان دعوت بود در عین قربت پر با حق گفتن لی مع الله وقت
 چه اینجا شور اشنیت باقی است و آل جا در باقی آن جا مقبول قول حق است
 و او بصفت حق قائم و این جا مقبول قول او است و او بصفت خود قائم پس
 بحق گفتن و با حق گفتن افضل بود که بیان قربت بدان گردد و این دعوات الی الله
 بالله که خاصه انبیا است او لیا را بتابعت ایشان این جا قویست چنان که
 حق تعالی از مقام دعوت مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم خبر میداد و مَا یَنْطَوِّعُ
 عَبْدٌ لِّهُوَ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْدُ یُوحٰی و جاے دیگر گفت وَمَا دَمِیْتَ اِذْ
 سَرَمِیْتَ وَلَکِنَّ اللّٰهَ رَحِیْمٌ تا بدانکه قول و فعل انبیا بحق است با خلق و این
 اعلی مقام است از مقامات قربت و اطلاع بر حقایق باشد اگر در حالت تبلیغ
 نفی قربت از ایشان بر انبیا لاحق شود و این با جماع کفر است چنان که آن همیشه
 بر دوش محکوس قرب را عین بود میداند و ایشان در دعوی خود نیز کاذب اند چه زیرا که
 روش دوم بود قربت و اطلاع بر حقایق و نیز دومی و تصویری باشد و دوم خود هیچ
 چیزے اثبات نکند و این ازاں قبیل باشد و مَا یَنْتَعِ الْکُفْرُ مَعَهُمْ اِلَّا ظَنًّا وَاِنْ لَّهٗ
 یُغْنِیْهِمْ اِلْحٰقُ مَعَنَا عَمَّا عَزِیْزٌ یَّوْدِرُ سِیِّئَتِ

خواجہ پندار و که دارم حاصله ۛ حاصل خواجہ بحر پندار نیست
 پس آن عزیز که ایشان را صوفیه متنا گفته و اگر و همیشه گفته بود که بهتر که
 ۱۰. الہ را تمیز مفات نبود پس فضل خود از دیگرے چون کند تمیز فاضل و مفضول از
 عالم عقل بود و آنکس که دلیل بر توهم دوم اقامت کرد و در رتب شئی یشیت
 ضمناً و لا یشیت و فصلاً و آن را نیز تغییرے آورده و علی السلام را آل مصطفی
 را قصد آنکویند اما ضمناً صلی الله علی محمد و علی آله توان گفت ازین تقاضا کند

اولیای محمد صلی الله علیه و آله و سلم را انبیای من قبل تصد افضل زبده امامت
تو اگ گفت یعنی تو اگ گفت که اولیای امت محمد صلی الله علیه و آله و سلم
افضل اند از انبیا و این تو اگ گفت که محمد و اولیای امت او افضل اند از انبیا
و این عقاید نیز خلاف مذہب سنت و جماعت است بل مخالف نص
خبر و اجماع کما قال الله تعالی فی تفضیل الانبیاء علی سائر الناس و کل
فضلنا علی العالمین و هر که است از اولیای در عالمین داخل بود رسول الله
صلی الله علیه و آله و سلم نیز در اثبات این معنی گوید و الله ما طلعت
الشمس ولا غربت علی احد بعد النبیین و اما سلیار افضل من ابی بکر و خیر
هذه ان سید ان کھول اهل الجنة مد اکالین و الحزین النبیین
و اما سلیار و نقل این هر دو چیز از تعریف پس سیح ولی تفضیل و در جبه
ابی بکر رض و بعد ابی بکر رض بدرجه عمر رض ز سہ ارا انبیا چون فاضل تواند بود که
انبیا حکم نص و خبر نیز از ابی بکر رض افضل اند در نهایت فضل و بدین قول کلی شایع
صوفیہ و علمای اجماع است و این نیز در تعریف مذکور است و اجمعوا علی
ان الانبیاء علیہم السلام افضل و لیس یو انزی الک انبیاء و اصد لیت
ولا ولی ولا غیرهم و ان جل قلمہ و عظمتہ پس بر که ازان معنی
با جماع از اولیا نباشد اگر ولی هم گویند از هم بود که و هم تنگ باشد شیطانت
قوله تعالی اولیاءہم الطاغوت یخرجونہم من بنور الی الظلمات
الوہم و ادر خلفی بنور الفہم پس آنکہ بوسہم اولیای امت محمد از جهت
مناجعت او در جہ تصور است کہ در انبیای من قبل نباشد درست بود و مرتبہ
کہ مناجعت رسید آن مقام او نباشد پس فضل بر انبیا علیہم السلام محمد را کہ
مقبوع است اولیا را کہ تابع اند پیچ و تفضیل نباشد ما از جهت شرف

متابع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور افضل بود بر اہم انبیاء و دیگر چنان کہ در کلام
 است کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اَخْرَجْتُ لِلنَّاسِ وَنَظِيرِ اَبْنِ بَاشِدَ کہ آئینہ مقتبس از
 نور ہلالیت و ادوار دیگر قمر است اما بیچ نوع آئینہ افضل از قمر نباشد
 اگر بدرجی نور قمریت از ہلال و از کل ادوار دیگر افضل بود این را نیز نصراً
 است تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ اما از روی آن کہ ہمہ انبیاء
 از یک نور اند کہ آن نبوت فرق از میان ایشان نفی گرد و کافرت بِلَا اَجَلٍ
 مِنْ شَيْءٍ چنانکہ بدر و ہلال و ہمہ ادوار دیگر قمر یک نور اند بیچ نظیر در اشبات
 فضل انبیاء یکدیگر کرد نفی فرق بینہم و افضل امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از
 اہم ماضیہ بہتر ازین نباشد و آن کہ برے ثبوت دلیل ایشان قول ہتر موسی
 علیہ السلام نظیر آری نہ کہ گفت اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ اُمَّةٍ مَعِ اَبْنِ بَاشِدَ ازین فضل اولیا
 امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر وثابت نشود بل این سخن غایت خلق بود و از
 چنانکہ رسول صلعم در حق او گفت لَقَدْ فَضَّلْتُكَ عَلَى اَحْيٰى هَوَسٰى و جاے دیگر
 در حق یونس گفت لَقَدْ فَضَّلْتُكَ عَلَى يُونُسَ ازین معنی کہ محمد فاضل از موسی یونس
 نباشد فالحال اصل نبوت غایت رفعت است عند اللہ کہ بدان مقام
 بیچ کی از اولیا رسد اما مقامی کہ پیش از نبوت داشت روا بود کہ ولی
 را بکلم متابعت در آن گذر بود آن حفظ ولایت است چنانکہ ایشان را نیز
 پیش از آن کہ مبعوث شوند باتفاق از کفر عصمت است و این اول
 مقامی است از مقامات نبوت کہ آن را ولایت خاص گویند اگرچہ
 حفظ ولایت اولیا با شہادت او موقوف است اما عصمت انبیاء از حق
 است بمواسطہ پس نہایت ولایت ایشان اول پایہ نبوت باشد
 ہم از ان مشائخ گفتند کہ یکقدم صدق بہتر است از کل مقامات اولیا

چنانکہ در معنی قول بایزید است کہ در صدر صحیفہ ذکر رفتہ است یعنی
مقامی کہ اول احوال انبیا بود آخر نہایت اولیا باشد این طائفہ در امتداد
نیز ہم گویند کہ در ان ذکر کردہ است سر من اذ کل مقامات کہ متعارف میا
اولیا است در گذشتہ چون در نہایت نظر کردم سر خود زیر پل صیقلی از انبیا
دیدم علیہم السلام و کسے از تبع تابعین آن دم نہ زوہ است کہ مقول بدین
صورت است پس صوفیہ متالہہ از و برتر بود کہ گوید اولیای است
محمد راصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آن مقام بتعاجت شود کہ انبیاء سے من قبل را بود
باشد از من جا معلوم شود کہ سخن بد مذہبیاں برا و لیا حی بندند شیخ محمد کالابادی
در شرح معرفت ذکر کردہ است یعنی ملاحظہ کہ نتوانستند الحال خویش پیدا
کردن خود را برین طائفہ بستند باز درین چیز ہا کہ ایشان را بدین خواستند
نمودن یکے از سخنان ایشان اینست کہ مقام ولایت افضل است از
مقام نبوت پس بحکم جماع این قول ملاحظہ است درین تاویل گفتن و آنرا
قبول کردن بد مذہبی باشد و این ہمتی ہماں را روشن است مسئلہ کہ از کسے
استفسار کنند یا لا ادری گوید یا بچوز و لا یجوز و لا ادری درین رقمہ کہ فضل ولایت
بر نبوت میگویند مذکور نمایند بچوزا ما مع التأویل و آن نیز باطل است اے
عزیز دلیل کتاب از حق یقین است و دلیل آن وہمہ تصوری وہمی کہ تھا
وہمی در تصوری کشد و آن خلاف یقین است باطل بود کہ یقین فزیل وہم
است نہ فزیل یقین ہر کہ ادراکی از نو و نہ نام باری تعالی تحقیق شود این
چنین وہم در حق انبیا نبرد و این کہ گفت ہذا مذہبی و معتقدی و علیہ الی وجہ
اگر این اشارت عاید بسوے آن وہم است نفوذ باللہ من اعتقاد اسوے
مبحث و مدعا کلمات فصول الحکم بود کہ ہنر عاید ہر حق و نہ نکند است

که از اصل نبوت منکر اند و آنکه فضل ولایت بر نبوت می نهند تبلیس ایشان
 است و در هیچ کتاب از کتب مشایخ سلف نیست بل این قول را با لحاظ
 ذکر کرده اند و بعضی نقیض دین افتاده بر وی باز ارباب و هر سخنان پیش هر فاش
 و امر وی سجد می کنند و میگویند این تجلی حق است و تصور کرده اند که در محاسن
 تعذیب نخواهد بود و کفر و موبده در جهنم تبا شد بل کفر و ایمان یکی است
 پس عذاب جهنم که ابو دلف نسیم که اگر همه اشخاص خدا است این را عشق و
 دلوله نام کرده اند رسول این درویش اہم این بود آل را ذکر نہ کرده اند
 ہمیں وہم صوفیہ متالہ بیان فرمودہ اند بارے در هیچ کتابے از کتب مشایخ
 و خلف صوفیہ متالہ کہے ذکر نہ کردہ است مگر امر داں را صوفیہ این وقت
 خواہد کہ خود را از آہ بے سوز و فغرہ بے درد و گریہ بے اشک بستم محیا نمایند و
 بعض عوام را از دست محی برند کہ نالہ از باب نہ عقل است و استعمال آن
 برائے تکلف است و اہل تصوف بر سنی عن التکلیف کما قال النبی اللہ تعالیٰ
 انا ذالقیام اہتی ہدی عن التکلف اے برادر آں کہ ابجد شرح خواند
 بود در موضع وہم ذکر اب و جد نکند کہ در وہم غلبہ خطا است و احتمال صواب
 اگر صواب است خود اعتقاد آل عزیز پسندیدہ بود اگر خطا است چنان کہ
 ثابت کرویم خود این ظن ہو و یکہ باز گرد و مردم بفہم صواب از وہم خطا
 باز آید اما اموات گردند باز گشت ایشان لا ممکن پس ہمہ حال دریں معنی ذکر
 اب و جد لغو بود این قول بجائے کشد کہ بعضی روان فضل علی کرم اللہ وجہہ را
 بوہم از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فضل پہند کہ منظر ولایت بود
 و این مطلع نبوت و ولایت مرد و اہل فضل است از نبوت چنان کہ ناصر
 خسر گوید مصرع

در قبله محمد مقصود علی بود

و بعضی از ایشان هم بدین و هم علی را از ابی بکر افضل گویند که ولایت
خاص از نبی بدور رسیده است و بعضی گویند ایشان از غایت ریاضت
بجز اتحادی یا بند آن قربت را ولایت گیرند نبوت کار نیست زاید
پس ولی حقیقت بصفه حق قایم بود و نبی بصفه خود و بعضی از ایشان
بدین و هم علی را خدا گویند و موت از نفی کنند یعنی الولی اسم الله است
و در مذاهب سنت و جماعت او باطل است و ایشان همه از دین
بیدین بے حاصل که هرگز حادث بصفه قدیم موصوف نگردد و چنانکه قدیم
بصفه حادث و میان وجود واجب و ممکن اتحاد متعین است و بطلان
ایشان و سبق اثبات کردیم و آن را نص و خبر و دلیل آورده است. والله
اعلم بالصواب والسلام -

دوازده مکتوب مخدوم زادگان قدس سره ارحم

مکتوب اول

(مخدوم زادہ بزرگ)

بجانب شیخ علماء الدین کاپلوی

بیت

اے پیکنا مہر کہ تو حرفے بری بدوست

اے کاشکے بجائے تو من بودے رسول

یار عزیز دوست بے نظیر محب محقق مولانا علماء الدین کاپلوی ضوعف
قد رہ وزید بقا و دوست دایم عزہ و تملیہ سلام و افرو و عالی متکاثر
محمد محمد حسینی مطالعہ کنہ احوال بخیر است اعزہ بصحت اندو الحمد للہ علی کلک

بیت

آہنا کہ خواندہ ام ہمہ از یاد ما برفت

الاحدیث دوست کہ تبارک کنم

گر سپرسی از محمد چوئی چگونہ : بیچوں چکوں چو گوید جو غم چگونہ ام

بسیار بیندیشیدیم کہ چیزے بنویسم اما چیرے دست یا دنیا بد باقی مکتوب

از صحیفہ دل خود خوانندہ قرار دہا کہ نصیب باشد جز بعد مرگ دیگر نمی بینم اما منذ

چند روز سے نبی دامن شب کجا خواہم ماند چه نویسم۔ والسلام

مکتوب دوم

از اں مخدوم زادہ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین کلپوی

برادر عزیز شفیق مولانا علاء الملہ والدین سلام دو عالمی محمد محمد حسینی
مطالعہ کنہ احوال بخیر است اعزہ بعصمت اند الحمد للہ علی ذلک مقصود کلی مطلوب
اصلی لطف و مرحمت پیر است خیر مایہ سعادت ہیں است فقط و آن حال
و تمام حق تعالیٰ بغیر طلب و سبب برائے آں برادر حمیا کردہ۔ حکایتی میگویم
از اں مقصود مکتوب معلوم شود۔ رائے قنوج آب حوض کتبیل کہ موازنہ دوست
کرده باشد میجوڑ دے۔ عاشقے بود و کیمیل و معشوقہ در قنوج۔ برابر شتر از
آبکش کہ روز در رہ می برو آں عاشق پیغام میگفت۔
قصد عشق را نہایت نیست

و نہال گرفتہ می آمد تا بجمہار قنوج رسید و رون شد تقدیر اللہ
مقصود قرب و بعد شت ہیں اعتبار کردہ اند۔ ملک اسماعیل بخئی این جا رسیدہ
کیفیت آمدن آں برادر و نیت آمدن گفت دل نیک خوش شد حق تعالیٰ
عنقریب ملاقات آں برادر میسر گرداند بمنہ و کرمہ طاقیہ مخدوم مرحمت
ارسال افتاد بشرایطی کہ معلوم شدہ است بیوشند۔

والسلام

مکتوب سوم

ارزان مخدوم زادہ بزرگ ہم

بجانب شیخ علاء الدین

یار مخلص محب محض مولانا اما منا علاء الدین لانا لال کا سہمہ علی اللہ
 دعائے متکاثر و ثنائے متوافر محمد محمد حسین مطالعہ کنذا حوال بخیر است اعزہ
 بصحت اند و الحمد للہ علی ذلک غرض صحیفہ درین معنی آنکہ مولانا بدر الدین
 آرنہ صحیفہ بست و پنج سال باشد کہ شرف پیوند حضرت بندگی مخدوم دارو
 بیشترے اوقات ملازم درگاہ می باشد چنانکہ بارہا ہم شما در خانقاہ دیدہ باید
 درین وقتہا کہ شور شدہ مولانا مذکور در جہاں پناہ ماند شیخ زادہ فخر الدین نسبہ
 سید جلال بخاری کہ در سلم و بیدادی نامور شدہ و از جملہ قدم پیشہ کردہ
 و ہمہ را علیہ الرحمہ گویا یندہ چنیں شہرت شد کہ شیطان چند بچے او باش
 مسکین مولانا را بنا حق گرفته چنداں لت و شدت کردند پوست اندام او
 برآمد مسلمانے و رمیاں درآمد و نیست تنکہ داد مولانا را بازن و بچہ بر ما
 آورد آن شخص و ولایت تنکہ میطلبید و حالت شہر و ملوک این مقام ہم شمارا
 معلوم است اگرچہ چنیت تدبیر مبلغ مذکور شد مخصوص ہم بجهت آن حال
 کہ آن مسکین انجهت مولانا داد و آں مرد رازن و بچہ کردگاں گرفتہ
 بجانب شما فرستادہ شد بدانچہ توانند در کار آں مولانا سعی جمیل نمایند
 از توزیع و از تقسیم و از خانہ چنانکہ دست و ہد تقصیر ننمایند بر ملک کوتوال
 و بر ملک نائب کوتوال و بر ملک نصیر سالار و فرید خاں بدروزہ کافر و
 مسلم از ہر کہ بدانند کہ غرض حاصل خواہد شد کہ کیفیت این مسکین باز نمایند

کزین وفزند این مسکین در بند افتاده اندر پانکنا نذاگر فریدی می توانید هر چه در باب
 آن مسکین از غایت و رعایت رود خاصه منت آں بر ما باشد خداوند تعالی
 جزاے وافر فی الدارین روزی کند مطلوب تو بدامن مراد تو رساند بر مولانا
 علاء الدین ما را اعتماد تمام است زیادت نبشتن مصلحت نیست در آل کوشه
 که وجه بی باقی شود تا ما شرمند نه شویم و آن مرد بے غرض باز بگرد که بزمی
 دیگر حید نباشد و بعد از بدل مجبور و هر چه باشد مطلوب همانست والسلام

مکتوب چهارم

هم از آن مخدوم زاده بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق دوست مخلص محب مخفص مولانا علاء الدین لازال

کاسمه علاء عالیاً متعلیاً علی العالمین دعاے وافر و ثنائے ستکار محمد محمد حسینی
 مطالع کند احوال بخیر است اعزّه بصحت اند می باید دانست که ایام رضع
 است و ایام فطام جدائی - آرام در وقتے همک بود و در وقتے زیان کا
 نباشد اگر چه از کمال باز دارد این معنی بشا به معلوم است چنانکه باشند
 و فيه اشارت و قیل نظر الشیخ نفاح یترقی به المرید المرید المریض و اذا قیل
 یترقی به المرید العظیم قال الله تعالی ان الی ذلک المنتهی و لا نهایت
 رب العلی الا علی فلا نهایت للسر و السری فکل سالک
 واصل و کل واصل طالب مرید شمس المس طلعت الیوم
 علی الشخص فهو فی غلط من الحس انه الظل امر العیس فیتوهم ابجد
 العبد بعد العبد فی النفس کلا بل هو الله الواحد القهار و ما

سواء همس فی همس و همس فی همس المقصود انه بخیر الصحبة و لا یحصل مقصود و کما هو مشتهر شد رعایت مولانا بواجبی کردند جزا
آں مزید دارین متوقع است اور ایں سورا نه دارند فرزندان اونیکی
معلق از والسلام۔

مکتوب پنجم

از اں مخدوم زاده بزرگ

هم بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یا شفیق مولانا معظم علاء الملت و الدین سلام و دعا
محمد محمد سینی مطالعہ فرمایند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند و الحمد لله
علی ذلک مدت سال نزدیک که از اں برادر عزیز جدا شدیم هیچ از حال
او معلوم نیست سبب اں خاطر نیک متعلق می باشد و ما الاتی و الیها اقصی
در برودہ رسیدیم غلط برودہ ملک آدم سلیمان و خلیفانہ او هم و خلق قضیہ
جله کمر بندگی محکم بستند و ما در ماندہ بودیم و کوفتہ راہ بودیم سبب آں ہمانجا
قرار گرفتیم مدت چار ماہ است درین قضیہ ہستیم اما امروز باز حوادث از
جوانب عالم سر باز زدہ سبب آں نیات متعلق بود کہ می آید چوں روزی
چند بگذرد جانب پٹن و گجرات رفتہ شود و ما ہر جا کہ ہستیم و خواہیم بود ما
از ہر بیج جنس نیکی نیست اما عجیب این است کہ آن عزیز بیج عرب نشأت
نہ نبشتہ می باید کہ اوقات را معمورے دارید و بلکہ با ما بایند و ما را از خود دور
نداند فرصت نہ بود کہ بیشتر چیزے نبشتہ شود و وقت اجازت نکر حق امانت
ما را معذور می باید داشت ملک رکن الدین و ملک شرف الدین و سادات

جمله ویاران کل از ما سلام و دعا خوانند خدمت برادر دم سید یوسف و عارسانه
و در ذکر محامد شاهی باشد مولانا شیخو نیز سلام و دعا رسانیده است در خانه نبود
والا مکتوب به علی محمد نبشته و السلام - و خدمت برادر دم سید این رسول و سید
بضع رسول و سید پسر رسول و سید سالار و یاران همه و عارسانه اند و السلام

مکتوب ششم

ازان خدمت زاده بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یا شفیق دوست مخلص یا مختص مولانا علاء الدین کاپلوی
دام و رحم و زید تقوا به سلام و دعا محمد محمد حسینی مطالعه فرماید احوال
بخیر است اعزه بصوت اند و الحمد لله علی ذلک صحابه بحضرت رسالت
پناه صلی الله علیه و آله و سلم نالیدند فاقنا یا رسول الله فسالهم رسول الله
عن ذلک فقالوا السنا کما نحن بین یدیک اذ کنا غائبین عنک
فقال علیه السلام لو کنتم عندی لکنا الصاغتکم ملکة فی السلاک
اگر شما و ایم بصفت حضور من باشد شما را ملک در کوچها معافه کنند
یعنی حضور پیر محاذات شمس حقیقت است چشم دل را به نور آفتاب حقیقت
که دل پیر است مستیز می شود و هو غالب علی خیر کما یجی ما سواله عند
مطوع برهانه آل را نه بینی که چشم چون مقابل آفتاب می افتد هیچ نور
جز آفتاب در نظر نمی آید همه مقارن کشف شود کشفی که قابل استنار نبود و صورتی
را با هم ملائکه اگر خوانند هم درست تر باشد الا هم مختلف و المسمی و المجلد
اینجا چند سخن به ششم اما وقت و فکر در هیچ از این مکتوبات که گفته شده بود

دور راہ کردہ شدہ بود و رسید موازنہ یکسال بلکہ زیادہ ازاں گذشتن گفتند
مانع بخیر باد و کیفیت خدمت ملک الاسرار بندگی مخدوم مولانا خواجگی طالع
عمر ہم معلوم نشد و ازاں قصہ باید پیش کیفیت نیامد آری دیگر اں چوں بڑو
تو چنان شستہ خاطر کہ چوں جاں در بدنی ہر عبادتے کہ کنی بکن جز حضور پیر
ہم بے تدبیر باشد و فایده نہ ہر حاج

ہم پیش ناوردی یا میدار این فراموشی

المقصود چاروب و اداں مقام پیر بہتر از ہمہ عبادتست ہر عبادتے
کہ باشد کہ طشت خانہ پیر پاک کردن بہتر۔ ۵

خود کلام و سرت جابجاء اند ؟ تو میفرماید بر کلمہ و ستار

ہر چند کہ آن عزیز نہ ازین جملہ مقصود است اما تَحْلِسَ وَ تَوَلَّى
أَجْبَاءُ الْعَهْلِيْ مرشد عظیم است و علمے حبیم خاک مارا در زمین
وہابی سپار مارا زندہ و مردہ بجای و دیگر گذار بجز التَّوْبَى وَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ

مکتوب ہفتم

ہم ازاں مخدوم زادہ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

یا چپیدہ و دوست برگزیدہ صوفی یا صفا عارف با وفا مخلص بے یا

دوست بے ہمتا مولانا علاء الدین اَعْلٰہُ اللّٰہ دایماً فی الدیور الہ دنیا

سلام وافر و دعاے متکاثر محمد محمد حسین مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ

نہ پشمال بصحت اند و الحمد للہ علی ذلک اے یار عزیز داسے دوست پر تمیز زمانہ آخر
شدہ کار ہا ہمہ جفا گشتہ تو انیں ہمہ مضحل اند رسوم ہمہ ناپدید شدہ از کار ہا جہا

نماذہ و از اسم ماہم رسمے بنودہ علی الخصوص مادر و یارے افتادہ ایم کہ وصف
آں دیار در قلم نیاید و در بیان کینچہ شطیہ ازاں مطالعہ آں برادر شدہ است
و چیزے ازاں خونہ پیر ہم معائنہ کردہ یوما فیوما ماساعۃ فسادۃ
اقبح و اشجع میشود و لا بدی و لا حیلہ کہ در ہر زمانے و ہر زمینے قسمتے از ہر چیز
رفتہ است ہمہ راں می رود و اکنون عزم معصم می نماید کہ آل سوسے باز فرست
شود العبدیل ید یز و اللہ یوفی اما علایق و عوائق چندانست کہ در تحریر
آں قلم عاجز و زباں گنگ است المقصود برگزیدہ از میاں اصحاب
ہمہ توفی کوفی برچیدہ از جملہ اصحاب رسم توفی توفی و جملہ جز
بر سند مشائخ عظام و احیاء سنت حضرت پیر
بالجہد و الاستقام و دیگر بیج راستے نہ و بیج سبیلے نہ ظاہر آد باطناً جز معاملات
پیر و خواہیج التفاتے بجزیے نکردہ و اگرچہ فرض کنیم مطلوب مطلوب
آنجاپید ابرآید کہ آں ہمہ غرور باشد ہرچہ کہ جز راہ پیر بود ہمہ ضلال و
ذبال چند سالے و چند گاہے محتمل نامے ہم بجاں قایم ماند ہر کسب و تلاش
قوم فہم منہم باشد بایزید آمد شرح مقلح رسانیدہ اما سخت سقیم بود۔
احوال و اخبار آں جانب آنچہ باشد تا آنچہ باشد متواتر در قلم آرد و خدا لاک
الکلام باید کہ ترک تجرید و فقر و فاقہ اختیار باشد تا آنچہ آید من اللہ مبارک بود
بگوشہ خانہ با قطع صحبت مردم و نبال مراقبہ و ذکر و زباں گرد آورده با صد
حاصل و با صد کرامت یک سخن بگوید و با کس نفس بگوید کہ نفس شوم باشد
و این راہ خواجہ مانست و ہر کہ کند عاقبت شرمندہ باشد و قطع حجت
مردم و اگر اثر و حام شود بے اختیار مبارک باشد فرزند اں خود اسلام و
و عابر ساند بندگی مخدوم لطف بے قیاس براں برادر دارند باطن پاک

ظاہر صاف و خوش باشد کہ این عاجز معاشرت نیز دستبج ارسال افتاد و با کل
 با کل کل بگوید و در ہر ذرہ نظر کند کہ آن قول بالفعل باشد۔ اللہ الحمد دائماً
 والسلام

مکتوب ششم

غلام زادہ خرد

بجانب شیخ علاء الدین گوالیری
 بدیت

بیار خواستم کہ نہاں عشق بارے
 بوالفتح خود ستانی گواہ از زبان تست

نکالپوی

محب وافر و غلص قدیم برادر دینی مولانا علاء الدین نصیر گوالیری لازماً
 عالیانی الدین والدینیا سلام و دعا از محمد اصغر بن محمد حسین استماع فرمائید
 معلوم باد ہر سچ کارے بالاتر و رفیع تر از توجہ پیر نیست علی الخصوص مرد
 صوفی را کہ او جز توجہ پیر کارے ندارد و نخواہد کہ باشد مریدی پیر پرستی است
 و زمار در پیش داشتن است قاضی عین القضاۃ و مہتدات چنین میفرماید
 مرید در جان پیر خداے را بنید پیر در جان مرید خود را بنید۔ سراجی
 گفتم کہ پیامبری تو یا پیر ؟ گفت کہ دوئی زراہ بر گیر
 چوں نیک بدیم این نیکو بود : من وادو پیر ہر کہ بود
 و پیر آنچہ فرماید از اوراد و اذکار و مراقبات ملازمت شرطا کار است
 باہتمام و کوشش تمام تا آثار و ثمرات متاہرہ معائنہ شود و گفتم
 المشاہدات مولانہ است المجاہدات عز و تذکرۃ اولیا چنین میفرماید

شیخ ذوالنون مصری را مریدے بود سی سال شیخ را خدمت کرده بود بدیچہ شیخ
فرمود ملازمت منوہ دہسبج رہ روی این کار پاوے نکشودہ روزے پیش شیخ
آید عرضداشت کرداے شیخ سی سال است انچہ تو فرمودی من آن کروم ہونہ
را طعام بخوش حرام کردہ ام و شب را خواب بہیات فہیات بیج رہ روی
مقصود و مطلوب پدیدہنی آید ترسم عمر من چندین سال با ضاعت گذشت
نباید کہ بیشتر با ضاعت بگذر و شیخ ہاے ہاے بگریست پس آن فرموداے
عزیز امشب نماز خفتن نگذاری پاے دراز کن خسب سبب خد را چہ پیش
آرد مرید ہچنای بگرد ناگاہ مرید ہمدراں شب خد اے را در خواب دید
خوشاں و خورماں پیش شیخ آمد گفت یا شیخ امشب خد اے را در خواب
دیدم مرا گفت ذوالنون را بگوے چہ رہ زنی دوستان من بکنی انگہ من
ترا پیش ہر درے نصیحت در سو اگر دالم و در ہر نصیحت و رسوائی کردں اورا
مزیدے و دولتے بود این بازیہا و کار سازیہا و عشق بازیہا میان این
کارکنان ہو و اللہ علیہم حلیم کہ اشفاق و الطاف حضرت بے نیازی بندگی
مخدوم جہانیاں بر مولاناے ماں قدر است کہ در تحریر و تقریر نیاید
او فرزند حقیقی است قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لن یلج ملکوت
السموات والارض من لم یولد مرتین رموزے ہم ہداں است
و ما نعرہ ہل من مزید بر حی آریم و دعاے اللہم زد ولا تنقص فرو بختم
و مولانا اسحاق آراستہ کس است ہر آنچہ در حق ایشان میکند و ہر آنچہ در
حق ایشان بندگی مخدوم جہانیاں کردہ اند آں نیز بر محل است ..

والسلام

مکتوب نهم

ہم ازان مخدوم زادہ خرد

بجانب شیخ غلام الدین

بلیت

این توانی کہ نیائی بر سودی ہرگز نہ یک بیرون شدن از خاطر و تولی
 محب و اقر خالص قدیم برادر ما مولانا غلام الدین نصیر کالیپوی کاشغری
 کاسمہ عالیہ فی الدین والد دنیا سلام و دعاے محمد اضرع بن محمد حسینی است
 فرماید معلوم باد شفقت و لطف بندگی مخدوم جہانیاں ساعتہ فضاۃً لیلًا و نہارًا
 عزیز بر مرید است مانعہ اہل من مزیل بر می آرم و دعاے اللہم زد و لا تنقص
 فرو میخوانیم مولانا را میگویم بیشتر اوقات دریا و خدا و پیر باشد و انفات
 بدین جہاں و بد اں جہاں نکند و اگر کسی بد بختی و شیطانے تشویش در وقت
 و یادگار تو شکے و شبہ پیش می آرد و آرزو بد خویش است کہ می کند گفت اند کہ
 الحسود کا سیود تو خدا را باش اگر ہمہ عالم دریا است بخداے کہ سرموے
 خدمت تر گرد و د این زمانہ آخرین است اینچنین حوادث بسیار پیش آید اما بلکہ
 لا حول و یک نف بزن ہمہ بکیامت نیست و نابود خواهند شد مولانا
 را میگویم اصلاً و اساساً وجود کسی را در جہاں تصور نفرماید زیرا کہ ہمہ بیچ اند و نیست اند
 و نابود اند و این ضعیف این ہنگام بیشتر پیش حضرت بندگی مخدوم جہانیاں می باشد
 ہر وقت کہ کسی سخنے فرد بالا میگوید چنان سزا دادہ می شود کہ یادگار می ماند
 نمی تواند کہ پیش بندگی مخدوم جہانیاں سخنے فرد بالا تو اند گفت و گفتہ را
 منتظر ملاقات خویش تصور فرماید امروز یا فردا ما بشما خواهیم رسید معاملہ خا

بندگی مخدوم جہانیاں آں برادر نیکو میدانہ کہ باہا چا کردہ انداما از برکت حضرت
مخدوم ہمہ مخدول و مقہوراند و ہر روز این پیشتر می شود اللہم صلط علیہ
کلبا من کلای جہنم در کار است مولانا میگویم اصلا التقات بکے نکلند با خدا
خوش باش چوں ترا دارم ہمہ دارم و گرم هیچ نیاید۔ والسلام والاکرام

مکتوب دہم

اذان مخدوم زاد و خمد

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز دوست خاص مولانا علاء الدین صوفی با صفا پیر و حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعاے محمد اصغر بن محمد حسینی مطالعہ فرمایند
آرندہ عریضہ مولانا بدر الدین کیفیت اور روشن کنند از مکتوب خدمت بادوم
حسین اور ارجب مطلوب و حصول غرض باز گردانند زیادہ تبشیر
برہمچو توے بغیر فائدہ افتد و اہتمام مخدوم زادہ بزرگ و بندگی مخدوم دین
کار بیشتر است بجد تمام و جہد بلین سعی نمایند از خود و از جملہ آشنایاں چنانکہ
بجصول غرض باز گرد و شکر آں بر ما واجب آید کہ **لے کالہک والسلام**

مکتوب یازدہم

آں مخدوم زادہ خمد

بجانب فقیر ابو الفتح علا بعد نقل حضرت مخدوم قمر

برادر دینی مولانا امام ہمام عالم عارف ساک ناسک صاحب
اکشف و یقین خلیفہ قطب العارفین ابو الفتح زید فتحہ و فتوحہ دعاے

محمد اصغر بن محمد یوسف حسینی مطالعہ کتب دخیبہ ناگوار شنیذہ باشد طلت ایشا
بعد اشراق روز و شبہ شانزدہم ماہ ذی القعدہ بود ہیبت فہیات حب
توال کرد جز صبر چہ چارہ العرض فقیرے اسمہ جلال باد و پس از پایاں شیخ الاسلام
نظام الدین از غیاث پور قصد کردہ بجهت پیوند حضرت قطبی آمدہ بود سد و دختر
و سدہ نسبہ دارد میگوید کہ برین سبب آمدہ شدہ بود و چیزے قرض بسیار ہم
میگوید بچنان حضرت قطبی را نیافت حصول غرض او چیزے نشدہ مولانا
بدانچہ دست و پا زیاران توزیع کردہ اورا بخوشی رواں کند و خدمت
برادر دینی خواجہ بدہ را دعا برسانند اورا بسیار زین فقیر پر سد و گوید کہ این
آیندہ را بطریق بہتر رواں دارد اچنانا مکتوبے باخبر سلامتی خود ارسال فرماید
والسلام

مکتوب دوازدهم

قاضی سراج الدین خادم محمد دوم
بجانب فقیر ابو الفتح بعد نقل حضرت محمد دوم
برادر دینی مولانا امام ہمام بارع و اربع محب عارف صاحب الکشف
والکلمات شیخ ابو الفتح کہ موصوف بصفات اللہ و متخلق باخلاق اللہ است
خدمت و دعا از بندہ و اماندہ پس افتادہ از ادبار خود ہمیشہ رہ روی ندیدہ
سراج شہر یار مطالعہ فرمایند و اگر دست رسے باشد و استگیری کنند الحمد للہ
کہ حق تعالی فرزند دینی شائستہ حضرت قطبی را انجمنیں برگزیدہ بتاثر نظر قطب
المنشع کہ بعد از نام را قایم داشت - بمیت
زندہ اسکی کہ در دیار شہر ماند خلفے بیاد کارش

المقصود واقعہ صبحے زاد شانزدہم ماہ ذی قعدہ اول وقت چاشت
روز و شبہ سہد خمس و عشرین و ثمانیہ حضرت قطبی بحضرت اعلیٰ رحبت
فرمودند جز صبر چه چاره دادیلا مصیبتا کو این مصیبت وین است این جانب
مخدوم زادہ خرد و میاں سیر اللہ و میاں ید اللہ و جملہ اعزہ دیگر بصحت
و سلامت اند حضرت قطبی قدس سرہ میاں خرد در مقام خویش بجای
خود نصب کروند ایشان ہم در خانقاہ بجای مخدوم حمی باشند بصحت میزند
و میاں سیر اللہ مجاورت حضرت قطبی میکنند ہم در خطیرہ متبرکہ سکونت
کرده اند باقی اصحاب گرد میان خرد می باشند و جملہ یاران مولانا بہاؤ اللہ
و مولانا قطب الدین و شیخ حمید و مولانا نور الدین و یاران ہمہ بصحت و
سلامت اند سلام و دعا رسانیدہ اند مولانا سالار غریب یار عزیز است
سالہا بحضرت مخدوم ملازم خانقاہ در مطبخ و کتدوری یاری دادے
بجہت دیدن پدر میرد و بد آنچہ دست دہد در رعایت او تقصیر نخواہد
چنانچہ رسم پندیدہ است اِنَّ وَلِیَّ اللّٰہِ است۔ والسلام

از میاں ید اللہ خرد



خلافت نامہ

خدمت شیخ علماء الدین از حضرت مخدوم قدس سرہ

کتاب ہذا الاحرف باذن عبد اللہ الأصغر مدظلہ اللہ
الاکبر الاذن منی والتوفیق والاکتام من اللہ الوهاب الجلیل والرفیق
والستار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي تفرّد بالوحدانية الانسانية وتوحد
بالفردانية الاجدية واحمل بعنايته الالهة الدين
القوم وظهر برعايته الشايع الصراط المستقيم والسس
قواعد الارشاد باولياؤه واحكم مبادئ الرشد باصفياه
وخص اهل الوداد بالفضل العظيم وفتح عليهم محظ جسيم
نحمدك على الوسع والامكان ونستعينه على وجدان استبا
الرضوان ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له
شهادتك دعت صاحبها الى جنان الوجدان وحفظتها
قائلها عن ذير ان القدر ان ونشهد ان محمدا عبده ورسوله
الذي علا به سلاله الاسلام وقرى به ايمان الايمان وارتفع
شرف الشرف وامتلاء قدر القدر ووصل ارحام الرحمة

مشارع

وطلع شفق الشفقة وغاب فجر الفجور ونضلى عليه وعلى الثالثة
 لو تسترا قمار دينهم بغمام الشك والبلام ولو يجتنبوا
 يقينهم بالامام البدعة والهواء صلوة تلون جزاء لفضلهم ^{ن كلفه}
 ومكافأ تابلعهم ما طلع في الخصر نخم ونخم في غبراء طلع -
 اما بعد فقد جرت سنت الله ان لا طريق لاحد اليه
 ولا سبيل لواحد بان يقف بين يديه الا بالبقاء الوسيلة ^{ن ان}
 وجعل الامام الامام رضا مین عليه نصب العوصى ما هالسا داتا
 القوم حتى لقيت تلك الطريق الى اليوم حتى تسلسلت المسلسلة
 فيه الى الشيوخ حتى اليوم والنصب بالشيخ الامام قدوة
 الا انام قائم الكرام داعي العظام نصير الحق والدین محمود
 بن يوسف الودهي ثم الجنتي قد سر سراً ونوخر لجه و
 اشار باشارة خفي ورموز منى وذلك ان كان اشاراً
 وزمر اللسر تلك الاشارة وذلك الرمز ليس مما يمل البتة
 والغزبل كازظهر من الصريح والبر بنبيهم من التنبه بعد ان
 كان حق الصريح وكلاما ميمحا و اشار ايضا الى ان عليك ان
 ترشد القابل وتوصل الطالب الناهل - اللهم الزمان زمان الفتنة
 والاقوان وان النقصة كنت مترودا و لقيت مترصداً اهل
 يتيسر الى ان امضى هذا الامر بقولي وحالي حتى رايت شخصا
 نتنسم شيئا من نصيبنا هذا حيث يصح ان يقول هو الذي
 ولد من سرى ونشيجتي الذي برز من ضرى صالحا تارك هذا المتعبداً
 يلبس الخرقه لتقابلها وليفق الطريقة لمواليها بشرط ان يفهم

التعريفات الالهية ويلتج على الامور الاخر ودية ششف القبور
وصحبة الروح ومع العلم بالصراط والحوض والنجاة من النار
ودخول الجنة والفوز وان لا يختلف على اهل الدنيا الا بظلمهم
بالقهر والغلبة او لمصلحة لمرات كالنصح والفضة والاك
يرتج الى اسبابهما واحبا بهما ويوزن قاصر غالوقته مشغولا
بمصلحته وان يغتنم ليلة الفاقة وان نزل نزل وليس عند
شيء ولا يضيف تقليل ويغتنم تلك الحالة كل الاحتتام كما هو
مسادات الاحكام يا عار جبر البصير عليك ان يكون لبرية القادر
هاديا ومرشدا بوصف المنذير والبشير بتوفيق الله ان فعلت
كما امرت فانت خليفة على المسايير والافا لله خليفة على العالمين
بالحق اليقين والصلوة على رسوله سيد العارفين وقاد الامم
والشهاد

ن الاطليم
ن والمصلحة

خاتمة الامام ابو الفتح علاء الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المبدى المعيد الفعال لما يريد ذى الفضل السديد
والبطش الشديد والصلوة على رسوله محمد الحميد المبعوث الى
خير الامم انهم يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر بالجهد
والجهد والسعي الكيد ثم بالوعد والوعيد واصحابه
القائمين بالسنة واوامر الوشيد وآله وعترته الدعاة

المهداة الى الواحد الفريد - وبعد فقلاجتمعت الاديان اتفتت
 الاذهان ان اجل المقاصد واخر المطالب معرفة الله تعالى
 عن العيب النقصان والمعرفة معرفتان معرفة بالفكر
 والاستدلال بالنظر والتقليد على السماع والخبر ومعرفة
 معاينة بالعيان ومشاهدة بنعت البيان هذا هو الاصل في الباب
 والمطلوب عند الاسر باب ولا يتحصل ذلك الا بتشاد المرشد
 وبهلاية تولى المويد الواصل بكون الاسرار القانين تجليا الى الواحد
 القهار وهو العارف المعارف والسالكا لها لك والواصل
 الفاضل والقايم العاقل ومع ذلك كلمة المهمة ربه وامر شيخه
 مرشده لا ييسر اليه لطايب ررب الارباب والمائين
 ايضا التحقوا به من حيث اللطف من الله التواب فاما الطرايب
 فهم الذين يسئلون مسالك القوم ويكتفون من الدنيا بما هو اقل
 من المطعم والشراب ما التائبون فهم الذين يربوا العاقلات
 المستمسكون بذيل هؤلاء السادات فخرقة المبركة مبدولة
 لكل طالب خرقه الارادة ممنوعة الا عن السالك للناسك
 الذي عرف نفسه عز الدنيا واهلها واربابها واحبايها فلتعلم
 ايها الولد الذي ولد من سرى الباقى الفتح كير الدين ابن علاء الكاكوي
 انت تسلك مسلكي وتظهر بمضري ولا تختلف على الهل الدنيا واربابها
 ولا تخطر ببالك غير الرب على فانت خليفة ان ييسر اني الملبعة
 وتحبس على تكومة الشيخوخة والاية الله خليفة على المسلمين وارحون
 اطوفيك انت تقدرى بالى تحفظ ما نهى وكان شياك انت شياك

ن والبقية

ن المسالك

ن التبرك

ن عز الدنيا
ن فلتعلم

ر عن

ن وكان

ن اتيك

تلقن الذئب والمراقبه الامم عجب عن الدنيا وصغر نفسه وهو لا
 باذل هيئه وتشعر في قليل الطعام والشراب فيلجج الى الخلو
 عن صحبت الخواص والعوام ويقال الكاهن وابدا ايلون يدا له لسانه
 ومقلتا له النسون الى المضغة الصنوبريه المعلقه في الجانب اليسر
 المسمى بالفوار والقلب ايها المسترشد خذ ما ارسلت اليك
 وامض الى ما اشرت بك تكن من القوم واحتسب من الغدو والاسر
 واليوم اللهم هذه الدعاء وهناك الاجابة ومنى الجهد عليك
 التكلان ولا حول ولا قوة الا بك وصلى الله على محمد وذريره
 وابلعه اجمعين والسلام -

خلافت نامہ عام برائے یاران

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي على اني اطلعت على خفايا الالوهية وافقت
 على اسرار الربوبية بحسب العباد وطاقه العبودية والصلوة على سرور
 له صاحب اسم الحمد وما لك مقام الوسيلة بالطاقه الشرعيه وعلى
 الله وعترته ذوي الاخلاق السنيه المرضيه واصحابه المتصفه
 بالانوار القديسيه المشتمله بصفات التراهه المسموحه
 اما بعد فايها العباد ليس الطريق الى الله الا باتباع الوسيلة
 والاقتصاف بالاوصاف الربوبية والمقاريم بالاقدام على الحق الثام

والخصال الدنية وتلقين شيخ مرشد كامل مذهب واقف على
 تنوع طريق الوصول تلك العتبة العلية والتلقين موقوف على
 شيخ العالم واقف بالعلوم الله بنيت لهذا بابا فيل يمدوله من عالم
 الغيب بالظهور في عالم الشهادة من الألوان المتنوعة كالصفرة
 والحمرة والخضرة والزرقة والبياض والاسوداد ثم البراس ثم الألوان
 لا يحسن فيها لون وشكل وجهة من القبلية والبعدية ثم الحوائف
 واستماع الأصوات الخارجة عن جوارح الحروف من الجوارح والاسنان
 واللغات فيها الكلمات فيها التعليمات فيها الاشارات لا يتعرف
 عليها الا هو كلاء السادات ثم كشف الارواح والقبور بنجاست
 دوام التوحيه ولزوم الحضور ثم الصور التي مما ياسب لوقوع
 طباع البشرية حتى يظن فيها الطائون على فهم تلك المصفة
 الصنوبرية ثم اللوامح ثم الطواع ثم البوادة ثم الحقائق ثم المعاني
 ثم الصناعات ثم اللوامح ثم المشافعات ثم البوادي ثم القلوب
 ثم المشاهدات ثم المعانيات ثم المحاضرات ثم المعانيات ثم
 المناسبات ثم المراسلات ثم المواصلات ثم المحاديات ثم المشافعات
 ثم المتعلقات ثم المعانيات ثم الاتصالات ثم اللالات ثم المعاديات
 ثم الاجمالات ثم التقضيات ثم الاطلاقات ثم المرجعات ثم الحيز
 ثم العشرة ثم الحيوة لا مزيد هنا ولا حيرة في الحقيقة فالحيرة
 هذه هي نفس ما فيه الحيرة كل هذه شرط اقتطع الواجبات شرط
 ثم يقال هو ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب
 بشر لم يبق عين حتى ترى ولا اذن حتى تسمع ولا قلب حتى يتخاطب

ن طريق

ن والبعدية

ن رحد

٩

ن البوارق

ن المقامات

ن المكاشفات

ن شرط

ن عن

ولا انس ولا جن ولا ممالك ولا بنى ولا رسول ثم بدأ شطبة من
حقائق الصمدية وههنا لا فقل ولا وجد ولا قرب ولا بعد ولا فصل
ولا وصل فاذا التحققت العبودية برزت الانية فاذا التحققت
الانية رضي الرب بكل العبد ففنى ما بقى وبقى ما فنى فنى ما فنى وبقى
ما بقى وهذا هو اصل الفاضل وهذا العالم الناهل وهذا العالم
الرباني المطلع على كيفية على المتشابهات الواقف على الخفيات
والعارف على كيفية سر التخليق والتكوين يرى انبه يصورهما
يصور المصور ببداهة وليسكن بدون المنارة والملاحات انكا
يرى هكذا فانه من صفات التشكلات والتمثيلات هذه

ن هذا
ن على المتشابهات

ن المباشرة

بالنسبة الى الراى ولا المرمى واذا سبحانه منزلة عن السب
والاضافات فاما من ابد الله يرقيه على درجاته لا نيا
ويجعله على صفات الاصفاء يعثه لدعوة الخلق الى الحق و
يجلسه على الصديق ويقربه مقرب العين فيكون عيناً بلا
عين ولا يحقه شين فهو اللاحق المحاذق وهو كالحق السابق
ثم العلامات الظاهرة والمعاملات المشاهدة ان لا يرتكز الى
الذنيا واربابها ولا يتعلق بالانها واسبابها وان لا تختلف
على اهل الذنيا ولا يتردد ولا يود ويؤمن بالشرايع كثيرها
وقليلها حقيرها وجليلها متشابهة متشابهة متعلقا حق
التعلق بجميع شئ لا ينفوت عن سعة من مكنى النسي صلى الله

ن لاجازتها

عليه السلام وسيرة من سيرته الا ان يصور مرة اختيارها
الفقهاء ومعنى عليها العلماء وهو من سير السلف الصالح و

سنة النبی الفاتح فیقول الملقب بکلیسودس از
محمد بن یوسف الحسینی بالتحقیق الحقیقی
 والعلم النیقینی اللهم من کان من تلامذتی ومسترشدای
 یتصف بصفتی اهذاه ومضی علی سیرتی ومیری
 اهذاه وسیلک ضیعتی وضیعتی اهذاه فهو ولد الذی ولد
 من سری عیالی الذی یز من ضری هو قرطبی وقرطبی و
 خلیفتی ومن لم یکن فانا واللہ تعالی وشینخی براء منه
 واللہ خلیفتی علی اهل میلتی
 والسلام

ت
 المكتوبات حضرت قطب القطاب عاشق شہنا
 سرفراز خواجہ صدر الدین ابوالفتح ولی الاکبر
 الصادق جعفر ثانی فحل ویم عہد انان سید
محمد حسینی کلینوز

رضی اللہ عنہ

مولوی نذر محمد خان صاحب مولوی فاضل

صدر مدرس مدرسہ روضتین و ہستم اعزازی
کتبخانہ روضتین نے

دفتر
کتبخانہ روضتین گلبرگہ
شائع کیا

+

ملنے کا پتہ
ہستم صاحب اعزازی کتب خانہ روضتین گلبرگہ شریف

قیمت
ایک روپیہ بارہ آنے ۛ علاوہ محصولہ

۱۲

مکتوبات حضرت خواجه بندہ نواز

فوائد حضرت بندہ نواز

ماخوذ

از

مکتوبات حضرت خواجه بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اردو

مترجم

محمد معشوق حسین خاں سلطانی

فرخندہ بہ نواب معشوق بابر جنگیلا

زیر برکات عہد عثمانی من جانب کمیٹی کتب خانہ روضتین منور تین
و کمیٹی اشاعت تصانیف عالیہ حضرت خواجہ بندہ نوازؒ گلگتہ ٹرسٹ

سلیمہ انتظامی پریس حیدرآباد دکن

إِنَّ هُوَ أَذْكُرٌ لِلْعَالَمِينَ

فوائد حضرت بنده نواز

ماخوذ

از

مکتوبات حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اردو

۱

مرتبہ

محمد مشوق حسین خاں سلطانی

(فرخندہ بہ نواب مشوق یا رجنگ بہادر)

از برکات عہد عثمانی بجانب کمیٹی کتب خانہ روضتین منورین و کمیٹی اشاعت
تصانیف عالیہ حضرت خواجہ بندہ نواز رضی اللہ عنہین بکمرہ شریف

مطبوعہ

انتظامی پریس حیدرآباد دکن

عرض مسترحم

(۹۰)

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز سید محمد حسینی دہلوی ثم کلبرگوی قدس سرہ العزیز کے مکتوبات جو کمیٹی نشر و اشاعت تصنیفات حضرت خواجہ صاحب کے حُسن سہی سے ۱۳۶۲ھ میں جناب صوبہ دار صاحب صوبہ کلبرگہ شریف کی سرپرستی میں طبع ہوئے تھے ان کا یہ خلاصہ ہے جو مترجم نے اردو زبان میں پیش کیا ہے اسے خلاصہ اس لئے کہا ہے کہ مکتوبات میں جس قدر تسلیم کا جز و علاقہ صرف وہی لیا ہے اور دوسری خانگی باتیں ترک کر دی ہیں اور جو تشریح اوراد و وظائف و بیعت غائبانہ اور حضرت کے تبرکات مثلاً طاقیہ و ملبوس مبارک کے پہننے کے آداب وغیرہ ہیں وہ صرف ایک بار درج کی ہیں اور تکرار جو متعدد مکتوبات میں متعدد بار آئی ہے اُسے چھوڑ دیا ہے اور بجائے لفظی ترجمے کے کتب کے مفہوم کو قابل فہم اردو زبان میں حتی المقدور صحیح ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ پھر بھی ناظرین کرام اس میں کوئی غلطی پائیں تو اصل سے مقابلہ کر کے درست کر لیں اور اس کا ذمہ دار مترجم یا مطبع کو سمجھ کر عفو سے کام لیں۔

برگ سبزیست تحفہ درویش
چہ کند بے نواہیں دارد

مَشْوقِ یَارِ جَنگ

ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ

تہذیب

یہ کتاب حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ العزیز کے مزار مبارک کی زیارت کرنے والوں کی خدمت میں پیش ہے تاکہ پڑھیں اور حضرت خواجہ قدس سرہ العزیز کے فوائد سے فیض حاصل کر کے اس نعمت بے فایت میں سے اپنا حصہ لیں۔

مَشْوقِ یَارِ جَنگ

ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ

عرض حال

منجانب کتب خانہ روضتین گلبرگہ شریف (درگاہ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بیچھرنی قدس)
یہ کتاب فوائد نامی خلاصہ ترجمہ ہے حضرت سیدنا قطبِ قطاب خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بیچھرنی
جشتی دہلوی غم گلبرگوی قدس سرہ کے مکتوبات مبارکہ کا :

حضرت اکابر کے ملفوظات گرامی کو جو اجمیت حاصل ہے اُن سے زیادہ اہمیت
مکتوبات کو حاصل ہے۔ اس لئے کہ مکتوبات میں تمام تعلیمات کا لب لباب اور
خلاصہ منظم طریقہ سے تحریر کیا جاتا ہے۔ لہذا یہ کتاب حضرت خواجہ بندہ نواز قدس
العزیز کی یادگاروں کو تازہ کرنے اور آپ کی تعلیمات مقدسہ کو زندہ کرنے
کے لئے ایک نہایت ہی مفید ترین کتاب ہے۔

یہ ترجمہ اور خلاصہ مکتوبات اس قدر بہترین طریقہ سے جناب مترجم نے
ترتیب دیا ہے کہ گویا یہ ایک مستقل تصنیف کی ہی حیثیت رکھتا ہے اور نہایت
شگفتہ زبان میں گویا کہ اردو کی ایک بے نظیر تصنیف کا اضافہ ہے جس کے لئے
ہم لوگ جس قدر بھی مسرت کا اظہار کریں وہ کم ہے۔ ہمارے محترم اور فاضل
مترجم عالیجناب نواب معشوق یار جنگ بہادر مدظلہم العالی کی ہستی نہ صرف حیدرآباد
دکن بلکہ ہندوستان کی ادبی و علمی دنیا میں کوئی غیر معروف ہستی نہیں ہے۔ آپ نے
ہی الرحیق المختوم جیسی بے نظیر کتاب کا نہایت سلیس ترجمہ فرمایا ہے اور آپ نے
ہی تمام بزرگان دین کے حالات کو جمع کر کے منضہ شہود پر پیش کیا ہے۔ ہم
موصوف کی اس علمی و مذہبی خدمت پر دلی جذبات شکرگزاری پیش کرتے ہوئے تعجب و
اور جزائے خیر کی دل سے دعا کرتے ہیں۔

نواب صاحب موصوف کا مدعا یہ تھا کہ یہ کتاب اگر طبع ہو تو کتب خانہ

روضتین کے موازنہ پر اس کا بار نہ پڑے۔ چنانچہ نواب صاحب موصوف کی نیک نیتی اور حسن توجہ ہی کی بنا پر عالیجناب نواب سردار اعظم بہادر با تقاہ نے اپنی اقتداری رقوم میں سے ازراہ علم دوستی و اشاعت تصانیف عالیہ مبلغ دو ہزار روپیہ کی رقوم کثیر کتب خانہ روضتین کو مرحمت فرمائی اور چنانچہ اسی عطیہ گزائی کے ہی ایک حصہ سے کمیٹی کتب خانہ روضتین گلبرگہ شریف کے مشورہ اور عالیجناب نواب سید حبیب محمد صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ شریف و صدر نشین مجلس کتب خانہ روضتین کی دلچسپی کے تحت یہ کتاب ستر اپا فوائد ہی فوائد شائع کرنے کی عزت حاصل کی جا رہی ہے۔

اللہ پاک اپنے حبیب پاک کے صدقہ سے اس حکومت ابد مدت کو زیر سایہ عطوفت پناہ فلک و تنگاہ العنصرت بند گان عالی متعالی مدظلہم العالی ہمیشہ قائم و دائم رکھے اور اس کو فیوض علمی کو زیادہ سے زیادہ مفید و نافع بنائے۔ آمین۔ اور ہمارے نواب سردار اعظم بہادر با تقاہ کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے کہ صاحب مغفرت نے ایک نہایت ہی بہترین منفعت بخش سلسلہ کے احیاء میں حصہ لے کر ارکان کمیٹی کو ممنونیت کا موقعہ مرحمت فرمایا ہے اس طرح ان جمیع معاونین کرام کا بھی شکر گزار ہوں جو اس کار خیر میں کسی نہ کسی حیثیت سے حصہ لے کر اس بارگاہ معلیٰ کے ادارہ جات علمیہ سے تعاون فرما رہے ہیں فقط ۵ ارب ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ

فجر احمد اللہ عنہما حسن الحجاز

محمد حامد صدیقی چشتی قادری

مفت اعزازی دارالعلوم و کتب خانہ

روضتین گلبرگہ شریف

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	فائدہ
۱	حسن خاتمہ کے بیان میں	۱
۶	غم عاقبت و دیدار الہی کے بیان میں	۲
۹	انوار غیبی طلب و محبت الہی کے بیان میں	۳ و ۴
۱۶	غفلت سے بچنے کے بیان میں	۵
۱۷	عقل و عشق و اتباع شریعت و سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں	۶
۲۲	ذکر و معائنہ و مشاہدہ کے بیان میں	۷
۲۶	چند روزہ زندگی کو غنیمت سمجھنا اور سعیت غائبانہ کے بیان میں	۸
۲۹	یاد محبوب اور وقت کی مہموری کے بیان میں	۹
۳۲	مجاہدہ و ریاضت و تعمیل حکم پیر کے بیان میں	۱۰
۳۳	عشق و وصل و ذکر و قرب کے بیان میں	۱۱
۳۷	معرفت الہی کے بیان میں	۱۲
۳۹	محبت الہی و حضوری دل و رضا بقضاء کے بیان میں	۱۳
۴۱	فراغت دل سے یاد الہی کرنے کے بیان میں	۱۴
۴۲	محبت الہی کے بیان میں	۱۵
۴۴	ضرورت صحبت و ارشاد پیر و محبت الہی کے بیان میں	۱۶
۴۶	ترک ماسوائے اللہ و حصول قرب الہی کے بیان میں	۱۷
۴۸	محبت الہی کے بیان میں	۱۸

۵۱	معرفت و محبت خدا کے عز و جل اور دنیا کی قدر	۱۹
۵۵	ترک سوائے نفس میں	۲۰
۵۵	سلوک و توجہ پیر و تخلیہ و تجلیہ کے بیان میں	۲۱
۶۲	صراط مستقیم پر چلنے اور فراغ دل سے یاد الہی کرنے کے بیانیں	۲۲
۶۴	عمل کرنے اور مشغول بخدا رہنے کے بیان میں	۲۳
۶۶	مواہب الہی اور مشغولی اوقات کے بیان میں	۲۴
۶۸	محبت پیر و عشق و محبت کے بیان میں	۲۵
۷۱	در بیان سلوک و خدمت سلطان و متعلقان	۲۶
۷۲	قضا کے الہی و رضا بقضا کے بیانیں	۲۷
۷۳	تحریریں بر محبت الہی و مشاغل مردان و زنان	۲۸
۷۵	محبت الہی و قدر و وقت و اشتغال بہ اوراد کے بیان میں	۲۹
۷۸	اتباع سنت نبوی و پیروی پیر و طلب ورد کے بیان میں	۳۰
۸۱	محبت الہی و اتباع نبوی (صلعم) کے بیان میں	۳۱
۸۶	تزکیہ و مخالفت نفس و توجہ نام کے بیان میں	۳۲
۸۷	نبوت و ولایت کے بیان میں	۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فائدہ (۱)

حُسنِ خاتمہ کے بیان میں

حُسنِ عاقبت و خاتمہ بالآخر ہونا تمام مہموں میں اہم تر مہم اور تمام مرادوں میں عزیز ترین مراد ہے۔ جس شخص کا جو حال و مقام ہوتا ہے اسی اعتبار سے اس کے خاتمہ کا اچھا ہونا مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً عام علماء اگر شرک سے محفوظ اور کفر علی کے دائرہ سے باہر رہیں اور اسی حال پر ان کا آخری سانس ٹوٹے تو کہا جائے گا کہ ان کا خاتمہ بالآخر ہوا اور جنت کی امید بندھ گئی الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن ان کا ورد ہوگا۔ الہی بحق حضرت خاتم النبیاؐ ر و اہل بیت اصفیاء ہمارے ہر کام کا انجام بخیر کرے۔

مگر اہل طلب و ارادت کا بہترین حال یہ ہے کہ ہر روز اور ہر رات دیر سے شوق و چین مارتا رہے اور درد طلب بڑھتا رہے اور ہر سانس عشق و محبت کے سہیر و اندوہ میں نکلے چلیں کہ ان کی طلب ہے اگر محبوب پہلو میں آبلے تو ہے نصیب اور اگر یہ دولت نصیب نہ ہوئی اور دیر یا سہی یہ عمر گزر گئی تو بھی نہ ہے

اَلْخَوْذِ اَنْتَوْبِ غَمْر (۱) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بعض مریدوں اور متقدموں کے نام تحریر فرمایا گیا تھا۔

دولت۔ لیکن اگر نہ یہ نصیب ہوا اور نہ وہ تو معاذا اللہ ایسی بلائے عظیم کو آسمان
 وزمین بھی نہیں اٹھا سکتے۔ ان اہل طلب کے درد دل میں ذری سی کمی بھی
 ہو جاتی ہے تو اپنے تئیں کافراور جہنمی سمجھنے لگتے ہیں۔ مثلاً ایک بندہ خدا ہے
 عمر دراز ملی۔ ہمت بلند عطا ہوئی۔ سوائے خدا کے خرو جہل کے جو اس کا مطلوب
 حقیقی ہے نہ کسی شے کی خواہش رکھتا اور نہ کسی غیر کی طرف متوجہ ہوتا ہے
 لیکن عالم قریب و قدس کا دروازہ اس کے لئے ذرا سا بھی نہ کھلا اور رفع
 باب کی صورت ہی نہ دکھی۔ بایں ہمہ ہزاران خزانہ نیاز و سرفرازی سے یار
 کی چو کھٹ پر سمر رکھے ہوئے ہے اور نہیں اٹھاتا۔ نہ قبول کی طرف التفات
 کرتا ہے اور نہ وصول کی طرف۔ یہ شخص سیدان فقرا اور جو انہر دوں کا جو انہر
 ہے اپنے سوزہ ذوق میں اُسے وہ لذت آہری ہے کہ نہ معلوم واجد واصل
 کو بھی نصیب ہے یا نہیں۔ اے عزیز یہ شے ایسی نہیں ہے جس کی طلب
 میں کوئی نقصان یا خسارہ ہو۔ نقصان و خسارہ کا تو سامان ہی اٹھ گیا اور
 نفس ہی نفع باقی رہ گیا ہے۔ ایسی تجارت میں قتنا زیاں بیشتر ہے اسی قدر
 فائدہ بڑھ چڑھ کر ہے۔ بادل گفتم مرا میر پر در اوچ کو محشم است و من غلام
 دل گفت کہ این حدیث بیوہ گو یا در بر او کشند یا بر او = ایسے حال
 مقام میں وصل و ہم و خیال ہے اور درد اندوہ و فراق نقد حال۔ ایسے
 شخص کا خاتمہ بالآخر ہرگز ہے کہ اس وقت دم ٹوٹے جب کہ دریائے شوق
 و شورش جوش و شور میں ہوا اور اپنا بارگاہ قدس و وصال کے دروازے
 ہی پر عشق کے اس مہج در موج سمندر میں اسے غوطہ دیں اور اسی
 حالت میں ہاتھ پاؤں مارتا ہوا وہ اس جہاں سے رخصت ہو جائے۔ یہ
 ہوا تو بس اس کا خاتمہ بالآخر ہوا۔ اللہم اھدنا الصراط المستقیم

صراط الذین انعمت علیہم۔ اے اللہ میں سیدھا راستہ دکھا
یعنی ان لوگوں کا راستہ جن کو تو نے نعمتیں عطا فرمائیں۔

اہل تحقیق کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں
جنہیں نہ دنیا و آخرت اور نہ دوزخ و بہشت۔ نہ کشف و کرامت۔ نہ زیادت
و نقصان اور نہ رد و قبول کسی کی خبر نہیں ہوتی۔ آج کا منہ نہ لاسنے والے نعم
دیر کہ ہمہ یکے است افز و نست نہ کم۔ ایسا شخص فانی فی اللہ اور باقی باللہ
ہے اور ازل و ابد دونوں جگہ اللہ جل شانہ کے ایمان میں ہے لا بقی ولا
تذرا اس کی صفت قرار پاتی ہے پھر ان اہل تحقیق میں ایسے بھی لوگ ہوتے
ہیں جو تجلیات قہر و جلال اور تجلیات لطف و جمال میں کروٹیں بدلتے رہتے
ہیں۔ تجلی جلال یہ ہے کہ بندہ مالک حقیقی کے خرت و عظمت، ہیبت و کبریائی
کی آغ میں پتلا رہے۔ تجلیات قہر وہ ہیں جنہیں اگر صورت دی جائے تو
مکروہات شرعی۔ ستور و خر۔ مار و گزروم۔ شیر و گرگ کی صورت میں نظر
آئیں انہیں نعمت قہر کہتے ہیں۔ تجلی جمال ان سب اشیاء میں پائی جاتی ہے
جو ملیح و خوبصورت ہوں ناز و کرشمے۔ غنج و دلال ان کی رگ رگ میں ہوں
اور تجلیات لطف لقائے یار و ایصال راحت اور اثبات کرامت میں پر تو
اٹکن ہوتی ہیں۔ لیکن درحقیقت قہر و جلال بھائی بھائی اور لطف و جمال شہ
بہنیں ہیں جلال جمال میں مندرج ہے اور جمال جلال میں مندرج ہے ایسے
خدا پرست کا حن خاتمہ اس میں ہے کہ تجلی جمال پر سانس ٹوٹے۔ ان
تجلیات کو اختیاری نہ سمجھنا حضرت امیر المومنین امام حسن علیہ السلام کا
جب آخر وقت آیا تو روتے تھے اور کہتے تھے کہ ایسے مالک کے رب و ربو
جا رہا ہوں جسے کبھی نہیں دیکھا۔ اس بارگاہ معلیٰ سے ہر وقت نئی تجلی ہوتی تھی

ہے اور بہت ڈر لگتا ہے کہ نہ معلوم بندہ کے آخری وقت وہ کس صفت پر
مبتلی ہوا اور اس کی علم نفسی میں کیا ہے کسی کو معلوم نہیں۔ ان تجلیات کی نہ
نہایت ہے نہ تکرار اور نہ دو شخصوں پر ایک سی تجلی ہوتی ہے نہ دانم جو
گرد و آخرا میں کار ہمارا دل والہ و مشوقہ خود کام =

تیسرا بیچارہ و مسکین وہ ہے جسے کبھی ایک جھلک سی دکھا دیتے
ہیں اور کبھی مدح و شکر دیتے ہیں۔ کبھی پردہ اٹھا دیتے ہیں اور کبھی پردہ
گرا دیتے ہیں۔ کبھی سامنے بلا لیتے ہیں اور کبھی پیچھے ہٹا دیتے ہیں۔ کبھی باریابی
عطا فرماتے ہیں اور کبھی دور باش کہتے ہیں۔ کبھی نوازتے ہیں اور کبھی گدازتے
ہیں۔ یہ مسکین سوختہ افروختہ۔ ریختہ بختہ۔ دردمند۔ مستمند عاجز و مسکین
بیچارہ درمادہ خوف و مہیت سے لرزتا رہتا ہے۔ ڈرتا رہتا ہے کہ دروازہ
بند کا بند رہے اور کہیں غیرت میں اگر محبوب دور باش نہ کہہ دے شب
روز اسی خوف میں رہتا اور آہ و بکا کرتا رہتا ہے۔

تا پہ خواہد کرد برین و در گیتی زین و کا دست او در گردنم یا خون من در گردن
ا۔ بسے بزرگواری کی حسن عاقبت اس میں ہے کہ آخری دم تجلی ذات و عیاں
و صفات پر نکلے و بنا اتمم لنا نورنا و اغفر لنا انک علی کل
شیء قدير۔

ان کے علاوہ ایک اور شخص ہے جو اپنے آپ سے بیزار جان و تن
سے سیر ہے۔ بس ایک اللہ جل شانہ سے لو لگا کے بیٹھا ہے کہ جس صفت
پر چاہیں اسے رکھیں نہ کسی طرف نگاہ ڈالتا ہے اور نہ رخ کرتا ہے اس
لئے دوزخ کے دوزخ ہیں۔ ایک ظاہر جس کے اندر رحمت ہے اور ایک
باطن ہے جس کے سامنے عذاب ہے۔ بہشت بہشت اس کے سامنے نیست

ہیں نہ درنہ کے پھیر میں وہ ہے اور نہ جنت کے۔ ایسے شخص کا حسن خاتمہ اس میں ہے کہ اسی ایقان پر وہ آخر دم تک جمار ہے۔

اب آپ فرمائے کہ آپ کون ہیں؟ کیا شے ہیں؟ کس صفت سے تعلق رکھتے ہیں اور کس قماش کے ہیں؟ اور کس جماعت میں آپ کا شمار ہے؟ آپ کا کیا انجام ہونے والا ہے۔ ایسی ہیغم بیٹھے ہوئے ہیں کہ گویا فکر کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔

نہ پختہ س کہ ہر دم ہزار بار فوس نہ یک درین کہ ہر دم ہزار بار دین
ان تمام حالات و مقامات کو سننے اور سمجھنے کے بعد یہ سوال کیوں نہیں کرتے کہ آخر کونسا عمل کیا جائے، جو حُسنِ عاقبت کی امید ہو۔ یاد رکھو کہ بس ایک عمل ہی جو گونا گویا ترین اعمال ہے مگر بہت آسانی سے اکتساب کیا جاسکتا ہے یعنی خطرات کو دفع کرو اور یہاں تک توجہ میں استغراق حاصل کرو کہ سوائے خدائے عز و جل اور اس کے حضور و شہود کے تمہارے دل میں غیر کے لئے گنجائش نہ رہے اور نفس کو یا وہ گردنی سے پاک و صاف کرو و مختصر یہ کہ ایک نفس پاک اور دل متوجہ پیدا کرو۔ جس کسی کو یہ نعمت نصیب ہوگی اسی میں سے انیس درجہ حُسنِ عاقبت کی امید رکھنا چاہیے اور ایک درجہ جو چھوڑ دیا گیا وہ تقدیر ازلی کی رعایت سے چھوڑ دیا گیا ہے ورنہ جب کہ تمہارا منہ سب طرف سے ہٹ کر خالق حیات و مہمت کی طرف ہو گیا ہے اور اس کی منزل امن و اماں میں تم نے اپنا رخت وجود رکھ دیا ہے تو پھر بس امید ہی امید رکھنا چاہیے نا امید کی کوئی وجہ نہیں۔

فائدہ (۲)

غم عاقبت و دیدار الہی کے بیان میں

اللہ جل شانہ جس طرح اپنے بندوں کی ذات کا خالق ہے۔ اسی طرح ان کی افعال کا بھی خالق ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ یعنی سعید اور شقی دونوں ماں کے پیٹ ہی سے سعید و شقی پیدا ہوتے ہیں تو یہ اللہ جل شانہ کے علم نفسی کے طرف اشارہ کرتا ہے رہا واقعہ نفس الامری وہ یہ ہے کہ جو سعید ہے وہ غم عاقبت رکھتا ہے اور اس سے حسنت و مبرات ہی ظاہر ہوتے ہیں اور جو شقی ہے وہ انجام سے فافل ہے اور اس سے منہیات و سنیات سرزد ہوتے ہیں۔ پس ذرا گریبان میں منہ ڈال کر اپنے تئیں دیکھو اور اپنے افعال پر نظر کرو کہ وہ کس طرف اشارہ کرتے ہیں۔ بنی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دوزخ و بہشت اور اہل دوزخ و اہل بہشت سب کی توضیح فرمادی اور تم بے غم و خرم بیٹھے ہو۔ یاد رکھو کہ عذاب کے چند قسم ہیں ایک عذاب حسی ہے جسے سب کوئی جانتے ہیں مگر ایک مذاہب تنہائی و قلن و اضطراب ہے۔ دوسرا شہود و جمال رحمن سے محروم رہنے کا عذاب ہے اسی طرح نعیم بہشت ہیں۔ وہاں آرام و قرار ہے وہاں رب جل و علی کے جمال چہرے کا ہر ساعت ایک نیا شہود بھی ہے یہ توضیح نہ کر سکتے ہیں رغبت طلب تو ہوتی ہے مگر حصول مقصد کے اسباب کہاں ہیں۔ اضطراب کہاں چشم نمناک کہاں۔

ماخوذ از مکتوب نمبر (۲) خواجہ بندہ نواز رکیسہ دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجانب مولانا محمد معلم و بعضے یاران دیگر کجواقی۔

آہ سرد کہاں! اے۔ اس کلام میں درد مندی اور سوز و ساد کے طرف
ایما فرمایا گیا ہے مگر ایسا شخص چاہیے جو کار افتادہ اور گرفتار بلا ہوتا کہ
اس کلام سے کچھ ریزہ چینی کر سکے۔

ہمیشہ اپنے احوال کا تجسس و تفحص کرتے رہو اور اپنے مزید نفع
و نقصان سے مافل نہ رہو اگر مقصود سے دامن خالی ہے تو خیر و مطلب
ہی سے دامن پیر کر لو اگر غمزدوں کی طرح معرکہ میں حملہ آور نہیں ہو سکتے
تو خیر مردوں کی طرح غمزدہ ہی مارو۔ اگر گریہ نہیں آتا ہے تو خیر رونے والو
کی سی صورت ہی بناؤ گریہ یا رنجی کند قبولت؛ خود را بہ ستم بزللف او بند۔
اگر کار برعکس ہے تو بھی ہمت نہ ہارو اسی کے دروازے پر ڈھکی دے کر
بیٹھ جاؤ بت پرست کو نہیں دیکھتے کہ بچاے کا محبوب گم ہو گیا ہے مگر ایک
پتھر سے صورت محبوب تراش کر اپنی وہم میں محبوب ہی کو حاضر و شاہ تصور
کر رہا ہے تم بھی کیوں نہیں ایک وجدان پیدا کرتے اور اپنے محبوب کو حاضر
و ناظر جانتے جس طرح سے بت پرست پتھر کی مورت سے فیضیاب ہو رہا
ہے تم بھی ضرور بالضرور اپنے تصور یا ر سے مستفید ہو گے۔ در حقیقت
اس تصور سے بھی ایک فیض پہنچتا ہے جو عالم حقیقت ہی سے نازل ہوتا
ہے۔ حسین منصورؒ نے انا الحق کہا اور بایزید بسطامیؒ نے سبحانی ما اعظم
شانی کہا۔ نہ وہ حق تعالیٰ تھے اور نہ ذات سبحانی لیکن آفتاب و ماہتاب
حقیقت اور شمع انوار الوہیت کا ایک پر تو پڑا تھا جو ایسے کلمات بولنے
لگے۔ اسی طرح کا ایک پر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی پڑا تھا جبکہ
کوہ طور پر بجلی ہوئی اور حضرت موسیٰ کی نظر اس پر پڑی آپ بے ہوش ہو
گر پڑے فخر موسیٰ صعبا۔ جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے تبت

اللیک گوا سے دیکھا نہیں اور نیکس ہی عکس کے مشابہہ پر ہوش میں نہ رہے مگر رجوع اسی طرف کیا اور ہر شے کو داں سے دور کر کے اسی کے ہو رہے۔ یاد رکھو کہ اگر تم اُسے نہیں دیکھتے تو کیا ہوا وہ تو نہیں دیکھتا ہے ان لم تکن تراه فانہ یدر الیک اگر تمہارا بھی وہم دوری دور ہو جائے اور قرب حقیقی کا تصور جم جائے تو محجب نہیں کہ تم بھی اپنے دل کو ماسوی سے خالی کر کے ہو رہو اور تبت الیک کے مصداق بن جاؤ۔ کسب یہی ہے اور راہ وصول یہی ہے۔ یہی سنت الہیہ ہے جو ماحم راستہ ہے اگرچہ کہ اس کے علاوہ ایک موہبت کا بھی راستہ ہے۔ مثلاً تم نے کسی بھوکے کو کھانا کھلایا، پیاسے کو پانی پلایا۔ تمہارا یہ عمل قبول فرمایا گیا اور یار گاہ و باب العطایا سے بلا کسب ایک نعمت نصیب ہو گئی تو بھی یہی تصور و تخیل دل میں منتشر و ٹکمن کیا جائے گا اور اس سے فیض پہنچے گا۔ قیامت میں جب اہل جنت داخل جنت ہو چکیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ اور بھی کوئی آرزو ہے۔ وہ کہیں گے جس قدر ہم چاہتے تھے اس سے بہت زیادہ مل گیا۔ اللہ جل شانہ فرمائے گا کہ ہمیں ابھی ایک تمام نعمتوں کی نعمت باقی ہے یعنی میرا دیدار یاد رکھو کہ معشوق خود عاشق کا خواں ہوتا ہے۔ مگر اس کی غیرت یہ چاہتی ہے طلب عاشق ہی کے طرف سے ہو۔

یہ مسئلہ ہے کہ بندہ اللہ جل شانہ کو خواب میں دیکھ سکتا ہے۔۔۔ رویۃ اللہ فی المنام جائزۃ سب علمایہ پڑھنے اور جاننے سمجھتے ہیں حیرت تو یہ ہے کہ اسائل جیف نفاس کی تحقیقات میں وہ ہٹا ہٹا وقت صرف کرتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں مگر رویت محبوب کا اندر وہ

کبھی انہیں بے قرار نہیں کرتا اور اس آرزو میں سوتے وقت کبھی آنکھ نہیں موندتے
نہ آہ سرد ان کے منہ سے نکلتی ہے اور نہ ایک آنسو ان کی آنکھ سے ٹپکتا ہے
إنا لله وانا اليه راجعون ۔

فائدہ (۳ و ۴)

انوار غیبی طلب و محبت الہی کے بیان میں

جب آئینہ دل طبیعت کے رنگ اور بشریت کی ظلمت سے پاک و
صاف ہو جاتا ہے تو اس میں انوار غیبی کے قبول کرنے کی صلاحیت پیدا
ہو جاتی ہے۔ شروع شروع میں یہ انوار تجلی کی چمک کی طرح آتے جاتے
ہیں پھر جتنی جتنی قلب میں صفائی بڑھتی جاتی ہے ان میں قوت آتی جاتی
ہے اس کے بعد چراغ شمع اور آگ کے شعلوں کی طرح یہ چمک نظر آتی
ہے۔ یہ سب ارضی انوار ہوتے ہیں جن کے بعد ستاروں چاند اور سورج
کی چمک کی طرح کچھ انوار نظر آتے ہیں۔ یہ علوی انوار ہوتے ہیں۔ ان میں
کبھی کبھی ایسی روشنی ہوتی ہے کہ ہزاروں چاند اور سورجوں کی روشنی
ان کے آگے ماند ہوتی ہے۔

جو نور کہ بجلی کی چمک کی طرح ہوتا ہے وہ اکثر و بیشتر وضو اور نماز
کی برکت سے ظاہر ہوتا ہے اور جو چراغ و شعل کے نور کے مانند ہوتا
ہے۔ وہ یا تو ولایت، شیخ یا نبوت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے رونما
ہوتا ہے۔ تبدیل یا مشکوٰۃ کی طرح جو نظر آئے تو وہ بھی یہی نور ہے لیکن
لاؤ از مکتوبات (۲۰۳) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو قاضی علم الدین بہرہ جی کے شاگرد ہیں

جو نور کہ ستاروں اور آفتاب و ماہتاب کے طرح ہوتا ہے وہ روحانیت کا نور ہے جس قدر دل میں صفائی ہوتی ہے اسی قدر اس نور میں تابش ہوتی ہے۔ اگر اہتمام نظر آئے تو سمجھنا کہ آئینہ دل صاف ہو گیا۔ جتنی چاند میں کمی ہوگی اسی قدر صفائی قلب میں کمی ہوگی اور اگر سورج نظر آئے تو سمجھنا کہ سورج کے نور کا عکس ہے اور اگر دونوں ایک ساتھ نظر آئیں تو گویا قلب و روح دونوں منور ہیں لیکن نور روح ابھی تک حجاب میں ہے۔ صورت خورشیدی ایک حجاب کی دلیل ہے ورنہ نور روح بے شکل و بے صورت ہے۔

کبھی کبھی صفات خداوندی کے انوار بھی ان حجابات روحانی اور قلبی کے آڈ میں لمحہ افکن ہوتے ہیں۔ یہ انوار خود بتاتے ہیں کہ کس عالم کے ہیں۔ جان میں ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے اور یہی ذوق ان کی معرفت کے طرف رہنمائی کرتا ہے۔ الفاظ میں یہ شے ادا نہیں ہو سکتی صرف اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ صفات جمالی کے انوار منور کر دیتے ہیں اور صفات جلالی کے انوار میں سوزش ہوتی ہے یہ محرق ہوتے ہیں نہ کہ مسترق اگر تمہیں یہ انوار کچھ نظر نہ آئیں تو بھی روا ہے مزے کرو۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب دل پورے طور پر مصما ہو جاتا ہے تو مقتضائے سندیہم ایاتنا فی الافاق فی انفسہم اگر آدمی خود اپنے اندر نظر ڈالتا ہے تو اسے سب حق ہی حق نظر آتا ہے اور اگر باہر نظر ڈالتا ہے تو بھی سب حق ہی حق نظر آتا ہے۔ حق تعالیٰ جل شانہ کا نور مبارک روح کے نور پر عکس افکن ہوتا ہے اور مشاہدہ بھی ذوق کے ساتھ ہوتا ہے لیکن جب یخبرہ حقیقی حجاب کے نور حق تعالیٰ مشہود ہوتا ہے تو بے رنگی و بے بیغیتی۔ بے حدی۔ بے مثلی۔ بے ضدی نمایاں ہوتی ہے۔ تمسک و

تکلیف کا لوازمہ ساتھ ہوتا ہے۔ یہاں طلوع ہے نہ غروب نہ بین و نہ سیار
 نہ فوق و نہ تحت۔ نہ مکان نہ زمان نہ قرب و نہ بُعد۔ نہ شب و نہ روز نہ مری
 و نہ فرش اور نہ دنیا و نہ آخرت۔ یہاں پہنچ کر قلم ٹوٹ جاتا ہے۔ زبان گنگ
 ہو جاتی ہے۔ عقل خبط اور فہم و علم گم ہو جاتے ہیں۔ دیکھو عجب و خود بینی
 بھاگتے رہنا۔ مقام بُعد میں رہ کر حسرتِ نایافت میں گھلنا بہتر سے مگر مقامِ
 قُرب میں پہنچ کر عجبِ یافت میں مبتلا ہونا بہتر نہیں۔ اس لئے کہ عجبِ مقدمہ
 زوال ہے خبردار اس مقام کی دوری اور ہوناس کی سے خاطر میں کوئی فتور
 و نفور پیدا نہ ہونے پائے کہ تم چھوڑ چھاڑ کر راہِ فرار اختیار کرو۔ یہ خوف
 صرف لکھنے اور کہنے میں آتا ہے و حقیقت مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔
 نومیدی کسی حال میں جائز نہیں۔ یہاں کارِ بے علت ہے۔ بہت سے
 ایسے ہوئے ہیں جنہیں بت کے سامنے سے اٹھا کر طرۃ العین میں جی کہ
 بت کے سامنے سجدہ گاہ ابھی گرم ہی تھی کہ تمام ملک و فلک سے انہیں
 اتنا آگے پہنچا دیا ہے کہ جن و انس و ملک انہیں لوٹانا چاہیں تو کچھ نہ کریں
 اور حیران رہ جائیں اور کہیں ان کا نشان بھی نہ پائیں اور کہیں کہ یہ کیا تھا
 اور کیا ہو گیا۔ اس کا جواب یہ ملتا ہے کہ کاز ساز حقیقی خالِ لہما یرید
 ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس کا ہاتھ پکڑنے والا نہیں۔ کوئی اس سے
 جواب طلب کرنے والا نہیں۔ اس بارگاہ میں نہ چوں و چرا کی گنجائش ہے
 اور نہ سبب و علت کو دخل ہے۔

اے برادر حق تعالیٰ تمہیں اپنا طلبگار بنا لے۔ وہی صاحبِ دولتوں
 کی منتہا اور مرض ہے شروع ہی میں المست بریکہ کا تم سے عہد لے کر
 اس ہی نے تمہاری طینت و روحانیت اور ذرہ انسانیت پر اپنے نو

کی بارش فرمائی اور جوع جام الست پلا کر تمہیں ایسا مزہ چکھا دیا کہ وہ کبھی نائل نہیں ہو سکتا۔ اسی فرے میں تمہاری حیات ہے وہ نور مبارک ہمیشہ اپنے مرکز اور معدن کے طرف رجوع ہوا کرتا ہے اور اس عالم سے الفت نہیں رکھتا ہے

عشاق تو از ازل چوست آمدہ اند سرست زیادہ است آمدہ اند
پروانہ صفت عشاق بڑے جاہل ہوا کرتے ہیں۔ روز است ہی ان کی گردن میں جذبہ الوہیت کی کند ڈال دی گئی ہے اور اب تو پروبال لا کر سرادقات جمال اور شمع جلال کے گرد اگردانی پرواز کرتے نظر آتے ہیں کہ اس کے سوا کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ من تقرب الی مشیراً تقربت الیہ ذمراً ایک جذبہ حق نے جس کی شان یہ ہے کہ جذبہ من جذبات الحق تو انری عمل الثقلین انہیں کنار و صل تک پہنچا دیا ہے اور یہ آواز آرہی ہے کہ تو کب تک ہماری ہوائی جوہیت میں ان پروبال سے طیرانی کرتا رہے گا۔ اب آشیانہ والذین جاہدوا فینا میں قرا لے تاکہ سنت لنہد بیہم سہلنا کے مطابق اپنے انوار کے شعلے سے ہم ایسے پروبال کراست فرمائیں کہ سر پھدی اللہ لنورہ من یشاء تجھ پر کھل جائے۔

اے بردار زہینہا ربد دل نہ ہونا کیونکہ ہوائے لطف چل رہی ہے اور وہ اقتادہ لوگوں ہی کے تلاش میں رہتی ہے۔ تم نے کیا یہ نہیں سنا کہ سات سو ہزار برس مملکت سجادہ و اطاعت کے سالکوں اور خاتقاہ عصمت و صلاحیت کے تکیہ نشینوں نے شکر عزت سے کمر کو سہارا دیکر یہ کہنا شروع کیا تھا کہ ”کار ما داریم“ ہم نے خدمت کی ہے کہ ”اللہ لطف

چلنے لگی اور آب و خاک کے ڈھیر کو جو قدموں تلے پڑا ہوا تھا اٹھا کر کھڑا کر دیا اور ندادی کہ انی جاعل فی الارض خلیفہ ملائکہ نے عرض کیا ہیں اس کے فتنہ و فساد جھیلنے کی طاقت نہیں ارشاد ہوا ایس فی الحب مشاورۃ ہیں اس سے الفت و محبت ہے اور الفت و محبت میں کسی مشورہ کی ضرورت نہیں ع باتوچہ گویم کہ تو مجھوں نہ تمہارے دروازے پر بھیجیں تو تم رو کر دینا تمہارے ہاتھ فروخت کریں تو تم مت خریدنا۔

اے جان برادر طلب میں محکم و مستقل رہو۔ اس راہ میں اپنے گناہوں پر نظر ڈالنا اور یابوس ہونا نہایت بُرا کام ہے مگر ان میں مبتلا ہونا بھی سخت شنیع ہے جس کسی سے عداوت ہوئی ہے ترد امنی سی ہوئی ہے۔ یہ بھی سمجھ لو کہ دستار خواجگی سر پر رکھ کر یہ کام کسی سے نہیں ہو سکتا خود اپنے باپ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھو چلہ کی ابھی صبح ہی ہوئی تھی کہ آنکھ کھلتے ہی اور جمال عشق پر نظر پڑتی ہے۔ یہ نگاہ عشق جنت میں بھی انہیں آرام لینے نہیں دیتی۔ کہتے ہیں کہ ہمارے قدم جو مسافرانہ اور ساکانہ ہے پیشی میں رہ کر گرفتار بندش نہیں رہ سکتا اور عشق و محبت کا یہ سر پر خار جو ہمیں ملا ہے وہ تلج کا بار نہیں اٹھا سکتا۔ ہیں الف کے کے مانند قد عطا ہوا ہے اسی طرح ہیں آزاد رہنا چاہیے۔ علل و اسباب اور حتم و ختم کو آگ میں جھونک دینا چاہیے۔ یہ کہہ کر ایک عاشقانہ نعرہ مارتے ہیں اور لبیک کہہ کر ہشت بہشت کو وداع کرتے ہیں جب تک جنت میں ہیں رہے تلج برسرِ خلعت دربرِ مقربان بارگاہ کی طرح رہے۔ جب ہاں سے نکل کر عشق و عاشقی کے راہ اختیار کی تو ستر عورت کے لئے بھی درخت کہے بتوں کے سوا کچھ نہ ملا مگر آدم کے ذرہ ذرہ سے یہ نعرہ عشق بلبند تھا۔

اے قبلہ حقیقی بنائے رُخ کہ مارا بگرفت دل بکلی زیں قبلہ مجازی
ہاں بہشت کے درختوں کے زیر سایہ عشق کے سبق کے تکرار نہیں کی جاسکتی
اس کے لئے شارتان ابتلا میں گھربنا چاہیے اور دنیستان بلا میں ہمسر
کرنی چاہیے۔ محبت میں بلا ایسی ہی ہے جیسے کہ ویک میں نمک۔ بنیر اس کے
مذہ ہی نہیں معلوم ہوتا۔

جو صاحب جمال کہ اپنے عشق پر ناز کرتا ہے وہ داد جمال نہیں دیتا
داد جمال دینا تو یہ ہے کہ کل جب یہ خطاب آئے کہ ہماری طرف نظر کر و تو یہ
کہہ کہ ایسے جمال مبارک پر مجھ جیسے کا نظر ڈالنا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہا
میری نظر کہاں یہ جمال جہاں آرا!

اے برادر جس روز کہ بساط محبت بچھائے اسی روز تمام مرادوں کو
آگ لگا دے۔ سالک اول حضرت آدم صلی صلوٰۃ علیہ نے سو برس
خون جگر منہ پر ملا۔ حضرت نوح جیسے برگزیدہ بارگاہ کے جگر پر یہ تیرا پڑا کہ
انہ لیس من اھلک خلیل اللہ جیسے پیغمبر پر جسے خلعت خلعت عطا
ہوا تھا مرو دغاغی کو مسلط فرمایا گیا۔ یوسف علیہ السلام کو مصر کے بازاروں
میں چار سو پھر اگر غلاموں کے صف میں کھڑا کر کے چند کھوٹے درہموں پر بیچ
ڈالا۔ زکریا کو آردہ سے دو پارہ کیا۔ ایوب کو سالہا مرض سرطان میں مبتلا
رکھا۔ حضرت موسیٰ جیسے کلیم اللہ کو لن ترانی کا چرکا لگایا۔ یہ سب کچھ عشق
و عاشقی میں سزاوار ہے اور ہوا کرتا ہے۔

حسن را قاعدہ جو راست بتیامی دائم باکہ کردی کہ بہ مسعود وفا خواہی کرد
اے برادر یہی مقصود ہونا چاہیے۔ مرد کو چاہیے کہ یہ کہے یا جان جائے
یا مقصود ہاتھ آئے۔

یاد رہتا کہ میرے یاد انداز نیم سر یا بکام دشمنان گرویم یا سلاطین شیم
یہ مقصود گو ہر شب چراغ ہے اور اس کی قیمت اسی لئے زیادہ ہے کہ
دریائے خونخوار کے موجوں میں یہ موتی ملتا ہے۔ اس گومرزا یا ب کے
لاکھوں طالب ہوتے ہیں جو اس کے لئے جان فدا کرتے اور قعر دریا میں
کے بل جاتے ہیں کہ اس کی کہیں سے جھک اور خوشبو ہی مل جائے۔ یہ نہیں
ہو سکتا کہ کوئی شخص فاضل دار یہاں قدم رکھے۔ صدر ہر بحر جلال کی چھلیا
منہ کھولے منتظر ہیں کہ اگر کوئی غفلت و تردامنی کرے تو اسے نگل لیں تاکہ
اس کے آنے جانے کا کسی کو پتہ ہی نہ لگے۔ کوئی فاضل جب اس سمندر میں
تردامن رہ کر قدم رکھتا ہے تو وہ لعین نہنگ قعر دریائے جلال جو اس
بارگاہ کا دربان ہے سامنے آکھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ نہیں چوکتا
تو مجھے شاید نہیں جانتا۔ میں وہ ہوں کہ آسمان اول کے سکّان مجھ سے تسبیح
کے ادب سیکھتے تھے اور آسمان دوم کے سکّان تہلیل کے آداب مجھ سے
حاصل کرتے تھے۔ اسی طرح تمام دیگر آسمانوں والے میرے لئے مسند
درس تدریس بچھاتے تھے لیکن ان سب دولتوں پر میں نے لات ماری
اور لعنت کا قشقہ پیشانی پر کھینچ کر شرع محمدی و صلی اللہ علیہ وسلم کی گلی میں
آ بیٹھا کہ کسی تردامن کو یہاں دھنسنے نہ دوں اب تو اگر جانا چاہتا ہے تو
اخلاص کا تاج سر پہ رکھ اور چلا جا ورنہ میرے شکنجا ر بند میں تیری جگہ ہے
اے براوریہ لعین کسی اُیرے خیرے کم ہمت کینہ خصلت کے لئے
اپنی جگہ سے جنبش بھی نہیں کرتا۔ بڑا غرور اور ٹہٹھے والا ہے۔ جب تک کہ
کوئی صدیق اس مملکت میں قدم نہیں رکھتا اور کوئی کھرا پاکباز ادھر نہیں
آتا یہ لعین اپنی جگہ سے حرکت بھی نہیں کرتا۔

فائدہ (۵)

غفلت سے بچنے کے بیان میں

ایک گلخن تاب بادشاہ کے جمال جہاں آرا پر عاشق تھا۔ بادشاہ کو بھی اس کا علم تھا۔ ایک روز اس کی طرف سے بادشاہ کا گزر ہوا۔ عشق کی غلش اندر چھیر کر رہی تھی۔ بادشاہ نے باوصف علم دولت و سلطنت گلخن تاب کو دیکھنے کے لئے اس کے مکان پر نظر ڈالی مگر وہ حاضر نہ تھا یہ نظر جب خالی گئی تو بادشاہ خجالت سے عرق عرق ہو گیا۔ پس اسے غافل دعویٰ عشق مت کر یا تو اُسی کا ہو رہا۔ حاضر باش بن اور ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے غافل مت ہو یا پھر لاف زنی نہ کر۔ مرد حازم بن اور احتیاط برت۔ تو نہیں جانتا کہ ایک صیاد ایک تالاب پر سے گزر رہا تھا۔ وہاں اسے کچھ مچھلیاں نظر آئیں۔ اس نے کہا آؤ انکا شکار کریں۔ کچھ مچھلیاں جو محتاط تھیں تاؤ گئیں اور پہلے ہی سے بھاگ گئیں جو غافل تھیں وہ جال میں پھنس گئیں۔ حزم سے انہیں کو فائدہ ہوا جنہوں نے غفلت نہیں کی تھی۔ پس بندہ کو بھی چاہیے کہ غفلت کو راہ نہ دے ورنہ دشمن کے پھندے میں پھنس جائے گا اور ہلاک ہو گا۔ یاد رکھو خبر صادق علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ قیامت آنے والی ہے اور کھوٹا کھرا۔ غافل حازم سب ظاہر ہو جائیں گے لیکن قبل اس کے کہ آئے خدا سے غرور و عل نے دنیا کو دار الامتحان بنایا ہے۔ یہ دنیا عروس بیوفا تاخوذ از مکتوب نمبر (۵) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض مریدوں کے نام سے

اور فریبندہ لالچا ہے۔ مرد عاقل و عازم کا شیوہ یہ ہے کہ اس طرف بڑھک نہ ہو اور حق الحقیقتہ ہی کے طرف نظر رکھے اور زہد اختیار کرے۔ زہد ہی یارِ با وفا اور ہم نشین! صفا ہے پس اگر بندہ حرم و زہد اختیار کرے گا اور اپنے خالق سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوگا تو بس کامیاب ہوگا۔ فقد فاز فوزاً عظیماً اور اگر اس کے برعکس ہے تو پھر اس کی ہلاکی و گرفتاری لازمی ہے
اعاذنا اللہ منہا

————— (۶) —————

فائدہ (۶)

عقل و عشق و اتباع شریعت و نبوی صلعم کے بیانی
عقل مردوں کے لئے ایک بیش قدر چیز ہے مگر عشق وہ شے ہے جو بڑے بڑے قلعے اور پہاڑوں کی اونچی اونچی چوٹیاں آنا فنا میں فتح کر دیتی ہے۔ عقل کہا کرتی ہے کہ خطرہ میں مت پڑو مگر عشق کہتا ہے کہ تم پرواہی نہ کرو۔

یہ عشق ہے اور یہ عقل۔ جن کی صفیتیں حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بیان فرما رہے ہیں اور بڑے بڑے لوگوں کا بھی یہی قول رہا ہے عشق ایک سرحدی لفظ ہے جس میں کوئی حرف علت نہیں۔ پس عشق جیسا ظاہر لفظ میں ہے ویسا ہی باطنی معنی میں علت سے خالی ہے۔ عشق کو علت سے کیا تعلق جیسے کہ دیوانہ کو اس کی دیوانی حرکتوں سے پہچانتے ہیں اور شاعر کو اس کی ترکیبوں اور اشعاروں سے اسی طرح عاشق کو اس کے احوال سے

ناخود رکھتو بلا خواجہ بندہ نواز گیسو درازی اللہ عز و جل بعضے مریدوں کے نام ہے ۱۲

شناخت کرتے ہیں۔ مجنوں سے کسی نے کہہ دیا کہ لیلیٰ مرگئی۔ بوجہ جنسیت عشق اس کے دل پر ایک تیر تو لگا مگر وہ لیلیٰ کے دروازہ پر آکر لیٹ گیا گویا کہ قبیلہ کر رہا ہے۔ اس کی لیلیٰ نہیں مری تھی اس کے فکر اور اندیشہ میں وہ اسی کے پاس موجود تھی۔ اسی طرح تم بھی فکر و اندیشہ کو ہاتھ سے نہ جانے دو درحقیقت تمہیں بھی ایسا ہی نظارہ نصیب گاہے تا چند دلا بہ ایں و آل ویرِ پیرِ انگاہ کہ مردشوی زہینہ خیزی۔ یعنی اے دل تو کب تک این و آن میں مبتلا رہے گا جب اس سے دست بردار ہو کر صرف اسی کے واسطے الگ کھڑا ہو جائے گا تو اس وقت تو مرد ہوگا۔ قیامت میں جب حشر کا میدان ہو تو عشاق مستانہ و ارخوش خوش نظر آئیں گے عقل کا اس وقت کہیں ٹھکانہ نہ ہوگا۔ جمال ازلی کا طالب اپنے محبوب کے طلب میں ادھر ادھر تلاش میں ہوگا کہ ناگاہ حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تجلی جمال فرمائے گا۔ اس گرفتار و مبتلا عشق پر جس خیال میں کہ وہ ہوگا اسی کے مطابق جمال کے تجلی ہوگی پھر اس کی حالت ہو جائے گی جو ہو جائے گی۔ میں نے ایک طالب عاشق کو اپنے کانوں یہ نالہ وزاری کرتے سنا ہے کہ الہی اوس ذات مقدس کو جو کہ غرت و کبر بانی کے پردوں میں مستتر ہے اپنے لطف و کرم سے مجھے ایک نظر دکھا دے پھر اس کے بعد درخ کے ساتوں طبقتوں کو مجھ پر جھونک دینا کچھ پروا نہیں۔ میں نے اپنے حضرت پیر و مرشد کو یہ رباعی با بار پڑھتے سنا ہے۔

صوفی شوم و خرد کم فیروزہ زور د سازم ز درد تو ہر روز
ز نیل بدست دل دیوانہ دہم پتا نازد تو درد کند دیروز

یعنی ماسوائے اللہ سے دل کو پاک و صاف کر کے اور ایک فیروزی رنگ کا شریفہ پہن کر فقیروں کی صورت بنا کر روز تیری عشق و محبت کا رنگ گاتا رہوں

نورِ حشر، نورِ نصیر، الیریز، چرخِ دہلی قدس سرہ العزیز

اور اس دیوانے ول کے ہاتھ میں ایک جھولی دیدول کہ تیرے دروازے پر
 ڈھنچی دے کہ عشق و محبت کی بھیک مانگتا رہے۔

اب عقل کی شکوفہ کاری دیکھو۔ حُزْم و احتیاط اس کا جزو ہے۔ اس حُزْم
 نے مچھلیوں کو جو حازم تھیں کیا فائدہ پہنچایا۔ ماہی گیر اپنا جال ٹھیک کر رہا تھا
 کہ حازم مچھلیاں مار لگیں اور مردہ صفت بن گئیں۔ صیاد نے گندہ سمجھ کر چھوڑ
 دیا۔ پس تدبیر کو جو تقدیر کے ساتھ ہم رشتہ ہے ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہیے
 رہا اگر کوئی شخص بے خود ہو اور ایک طرح کا نشہ اس پر سوار ہو تو اس پر
 کوئی جواب دہی نہیں۔ حتیٰ کہ ایک مثال ہے کہ ایک شخص تھا جو مویر
 کی شراب تیار کر کے بہت سی پی گیا۔ جب نشہ غالب ہوا تو اسی ترنگ میں
 ایک مردہ عورت کو سمجھا کہ اس کی عروس ہے۔ یہ سب مستی و بے خودی کی
 کیفیتیں ہیں مگر وہ دیوانہ جو اپنے سے بے گانہ اور محبوب سے یگانہ ہے اس
 کی شان اور ہے ہاں اے دل دیوانہ بخرام بی خانہ؛ کا نذر خم و پیمانہ تنہا بلہ و دیدم
 کہا جائے گا کہ یہ سب حکایتیں بے اصل اور موضوع ہیں ہاں ہوں گے مگر جو
 معنی ان میں ہیں انہیں دیکھنا چاہیے اور یاد رکھنا چاہیے کہ کوئی فرد بھی
 اس عالم میں جناب باری تعالیٰ کے فیض احدیت سے خارج نہیں۔ ہر مخلوق
 اپنے نفع اور ضرر پہنچانے والے کو جانتے پہچانتے ہی اور سب اس آیت
 پاک کی تفسیر معلوم ہوتی ہے۔ اعطی کل شی خلقہ شمر ہدی ایک
 حکایت ہے کہ چوہوں میں ایک بادشاہ ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ موٹا ماز
 تمام چوہے دور دور جا کر چرتے ہیں لیکن یہ ایک معزز مقام پر رہتا ہے
 اور سب اس کے سامنے دانہ چارہ پیش کرتے ہیں اور جب یہ بڑھا بیکار
 ہو جاتا ہے تو ارڈالتے ہیں۔ یہ ایک نظام ہے۔ آخر یہ کہاں سے آیا؟ یہ

اسی فیضِ احدیت کا نتیجہ ہے یعنی اعطی کل شی خلقہ ثم ہدی
 اسی طرح کہا جاتا ہے کہ ایک سانپ ہوتا ہے اندھا۔ آبادی سے بہت
 دور رہتا ہے۔ جنگل سے بستی کے اندر بعض باغوں میں آتا ہے اور وہاں
 کی بعض اشیاء پھول پتی سے آنکھیں ملتا ہے اس سے اس کی آنکھیں روشن
 ہو جاتی ہیں۔ یہ کس نے اسے سکھایا کہ تیرے لئے یہ شے نافع ہے۔ یہ سب
 اسی فیضِ باری شمس کے شگوفہ کاریاں ہیں۔ ان مچھلیوں نے جو حازم نہ تھیں
 ماہی گیر کو دیکھ کر ادھر ادھر بھاگنا شروع کیا اور ماہی گیر نے جب جال ڈالا
 تو اس میں آگئیں اور پھنس کر ہلاک ہوئیں۔ انہوں نے بھی اپنے ضرر کو دیکھ لیا
 تھا مگر چونکہ عقل سے کام نہ لیا اور حزم نہ رہا اس لئے ہلاک ہوئیں۔ یہ تبیر
 کو تقدیر سے ہم رشتہ نہ کرنے کا نتیجہ تھا۔ ان کہانیوں سے سبق حاصل کرنا چاہیے
 اے دوستو! بھائیو! وقت کے یکا یک آجانے اور تقدیر کے دفعہ
 ظاہر ہو جانے سے غافل نہ ہو ایا کہم عن فجاءة الاجل وبعثة
 المقتدر میں نے بہت دیکھا ہے کہ لوگ غفلت میں سوتے کے سوتے
 رہ گئے ہیں اور تقدیر کا لکھا یکا یک ان کے سامنے آ گیا ہے۔ اب ایک
 حکایت اور سنو۔ طیفور شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نور حضور اور اللہ جل
 شانہ کے شان بندہ نوازی اور تربیتِ شکر گزاری سے کافی حصہ ملا تھا
 ایک بار اُن پر فیضِ قدسی کا دروازہ کھلا تو التماس کیا اللھما رحمنی
 واغفر لی۔ الہی مجھ پر رحم کر اور بخش دے۔ حضرت غرت تقدس تعالیٰ
 سے ندائے بے صوت آئی کہ اذهب فقد غفرت لک جاہم نے
 تجھے بخش دیا۔ طیفور کے لئے یہ فرحت و انبساط کا وقت تھا اور ادھر در
 فیض و بخشش و اتحاد کا الہی سب کو بخش دے۔ ارشاد ہوا ”بخش دیا“

اب بے باکی دکھلاتے ہیں اور عبودیت کے مقام سے قدم اٹھا کر مقام فضول
 ہیں قدم رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابلیس کو بھی بخش دے۔ اس پر ڈاٹ
 پڑی کہ وہ آتش ہی ہے۔ آتش کی تاب لا سکتا ہے تو خاکی ہے۔ اپنا غم کھا
 دیکھو فضولیات میں پڑنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے تم اس سے بچتے رہو۔ میں نے چند
 سالکان عارف اور فانی اللہ کو دیکھا ہے کہ ان کے بعض کلمات سے اسلام
 کو نقصان پہنچا ہے۔ مثلاً مولانا فرید الدین عطارؒ۔ مولانا جلال الدین رومیؒ
 اور شیخ محی الدین ابن العربی وغیرہ ان سے بعض مسائل میں ایسے کلمات
 قلم سے نکل گئے ہیں جن سے اسلام کو نقصان پہنچتا ہے یعنی عوام ان کی
 حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے اور بہک جاتے ہیں۔ اے عزیز اب سچے طالب
 نظر نہیں آتے اور مجاہدہ و ریاضت اور مواجب دینداری باقی نہ رہی۔
 زمانہ خراب ہے حقیقت کو جاننے والے نہیں رہے۔ اتحاد جس کا صوفی ذکر
 کیا کرتے ہیں یہ نہیں ہے کہ دو وجود ایک ہو جائیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ
 یا یہ کہ سالک ہلاک و فنا ہو جاتا ہے۔ بمصداق کل شیء ہالک الا وجہ۔
 محمد حسینی بھی اسی خیال میں تھا مگر جب حقیقت ظاہر ہوئی تو پردہ اٹھ گیا۔
 غرا کو جسے صاحب شریعت نے علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنی محنت و مشقت سے
 رائج کیا تھا ایسے کلمات سے حک نہ کرنا چاہیے یہ مناسب نہیں اللہم
 الھمنا سرشدنا و ادرقنا اتباع حبیبک و نبیک و صفیک
 برحمتک یا ارحم الراحمین اتباع شریعت ہی میں سلامتی ہے
 ہاں مگر عشق یہ ایک دوسری ہی شے ہے۔ عشق آمد و خانہ کرد تاراج
 انیز نیم دل بہ تاراج۔ مجنوں ہر نماز عصر کے وقت مستانہ و المانہ جو غافل
 کی رفتار ہے کوئی لیلیٰ میں آتا اور جہاں لیلیٰ رہتی تھی اس کی کھڑکی کے

نیچے جا کر ایک پتھر پر لیٹ رہتا۔ لیلی کی بھی نظر اس پر پڑتی۔ رقیبوں کو
 بڑا معلوم ہوا۔ انہوں نے کہا کہ مارپیٹ سے یہ شخص نہ مانے گا اور پتھر کے
 نیچے آگ جلائیں اور اُسے خوب گرم کریں جب مجنوں لیٹے گا تو اُسے حال
 معلوم ہوگا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اُدھر وہ دیوانہ فرزانہ۔ از خوشن بگا
 اپنے وقت پر آیا۔ پتھر پر جو ہمہ تن آگ ہو گیا تھا بیٹھا اور لیٹا اور جل بھن
 گیا اور بدن سے دھواں نکلنے لگا۔ رقیب دوڑے کہ ارے دیوانے تو
 جل گیا۔ اس نے کہا تن جل گیا تو کیا ہوا دل عرصہ ہوا کہ جل بھن چکا ہے
 اس سر و قد لالہ رخ۔ پستہ لب سے اس کے سوا اور کیا حاصل ہے

حاصل عشقش سے سخن بیش نیست سو ختم سو ختم و سو ختم
 ایک دفعہ حضرت داؤد علیہ السلام سے اللہ جل شانہ نے اپنے دوستوں
 کی تعریف کی کہ ہم نے بارہا ان کے دل پر بلائیں نازل فرمائیں مگر وہ ان
 سب کو اس طرح پی گئے جیسے مصری کے گھونٹ اور ان بلاؤں پر فخر و
 اتہاج کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے دل میں بھی ایک جوش
 آیا اور عرض کیا کہ ایک بلا مجھ بھی نازل فرما۔ بارگاہِ عزت کے پر دے
 سے ندا آئی کہ تمہیں اس کی طاقت نہیں کہ ہمارے بیگان کے زخم کو سہو
 مگر حضرت داؤد علیہ السلام نے استدعا کی چنانچہ درخواست قبول ہوئی
 اور ایک امتحان میں ڈالے گئے۔ قصہ یہ ہے کہ ایک روز وہ بیت المقدس
 میں بیٹھے زبور کی تلاوت فرما رہے تھے کہ ایک چڑیا جس کا جسم زرخاں
 کا اور چونچ مروارید کی تھی پاس نظر آئی آپ نے جلدی سے اس کی طرف
 ہاتھ بڑھایا کہ بچوں کے کھیلنے کے لئے ایک کھلونا ہاتھ آئے گا۔ مگر چڑیا
 اُچک کر آگے گئی۔ آپ نے ہاتھ بڑھایا تو وہ زبینہ پر پہنچ گئی حضرت داؤد

اٹھے اور اس کی طرف چلے وہ اور اچکتی ہوئی بالاخانہ پر پہنچی۔ آپ بھی تجھے پیچھے گئے وہاں کو اٹھے پر ایک مکان کا منظر نظر آیا کہ صحن بام پر ایک عورت ماہ پیکر۔ سرو قد۔ پتہ لب۔ بادام چشم نہا رہی ہے۔ غیر مرد کو دیکھ کر اس نے سر کو جنبش دی اور بالوں کا جوڑا کھل کر سارے جسم پر آگیا اور لمبے لمبے گھنے بالوں سے تمام بدن چھپ گیا۔ حضرت داؤدؑ کے دل پر عشق کا ایک تیر لگا اور آہ سرد کھینچ کر بیٹھے گئے۔ یہ زن آؤریا تھی جسے آپ نے جہاد پر بھیجا چنانچہ میدان جنگ میں وہ مارا گیا اور آپ نے اس عورت سے شادی کر لی اسی قصہ کو اللہ جل شانہ نے قرآن پاک میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ حضرت داؤد کے پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے ایک کہتا تھا کہ اس کے پاس نینا کو بھیریں ہیں اور میرے پاس صرف ایک بھیر ہے پھر بھی اس نے میری ایک بھیر چھین لی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اس سے تنبہ ہوئی اور بارگاہ الہی میں توبہ کے لئے سجدہ میں گر پڑے۔ فَخَرَّ سَاجِدًا وَاِنَابًا۔

یہ ہیں عشق کے کارستانیاں

عشق آمد و خانہ گردنالی برداشتہ تیغ لا و بالی

کسی کا شعر ہے یہ

من از عشق تو خون خوردن گرفتہ تو دیری زی کہ من مردن گرفتہ
یعنی تیرے عشق میں خون جگر کھانے لگا ہوں خدا تیری عمر دراز کرے میں نے
ایمان ہی دیدینے کا قصد کر لیا ہے۔ حضرت خواجہ صاحبؒ یہ شعر لکھ کر
فرماتے ہیں کہ اے احمق یہ کہاں کی شکایت و حکایت نکالی۔ مرنا چاہتا ہوں
تو مر جا۔ ابدی عمر نصیب ہوگی۔ فیس عامری کی یہ دہما! در کھ۔
یارب تو مرا برو سے لبا۔ ہر لمحہ بدہ زیادہ مسلمی = اللہم زد فرد

فائدہ (۷)

ذکر و معائنہ و مشاہدہ کی بیانیں

زبان سے ذکر کرو تو وہ قلعہ کہلاتا ہے۔ اور دل سے ذکر کرو تو وہ دلوں کے ذکر کو ذکر خفی کہتے ہیں۔ اس میں دل ہی دل میں ذکر کر کے دل پر ضرب لگاتے ہیں۔ اس کے دو طریقے ہیں۔ ایک میں ظاہر کی رعایت کرتے ہیں یعنی گو ذکر دل ہی دل میں ہوتا ہے مگر ظاہر میں بھی جیم کو کچھ حرکت دی جاتی ہے اور دوسرے میں ظاہر کی بالکل رعایت نہیں کرتے یعنی ظاہر جسم کو کوئی حرکت نہیں دیتے صرف حس کے ساتھ دل پر ضرب لگائی جاتی ہے۔ اس میں بہت اثر ہے۔ پھر ایک ذکر روحی ہوتا ہے جسے مشاہدہ کہتے ہیں یعنی ذکر کرتے وقت ذکر سمجھتا ہے وہ حضوری میں ہے اور سامنے بیٹھ کر ذکر کر رہا ہے۔ اسے ذکر روحی اس لئے کہتے ہیں کہ روح اسے دیکھتی ہے اور اس ذکر کے ساتھ خود بھی ذکر کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور ذکر ہے وہ ذکر سر کہلاتا ہے۔ جسے معائنہ کہتے ہیں معائنہ اور مشاہدہ میں فرق ہے۔ مثلاً ایک شے کو صبح تڑکے دیکھو۔ پھر اسی کو دوپہر کو دیکھو۔ ان دونوں اوقات کے دیکھنے میں بہت فرق ہوگا۔ صبح کے وقت جھٹ پٹا ہوتا اور کچھ اندھیرا باقی رہتا ہے لیکن دوپہر کو سورج کی روشنی ایسی جگمگاتی رہتی ہے کہ کوئی شے چھپی نہیں رہتی۔ مشاہدہ

بعض اوقات صاف نہیں ہوتا کبھی اس میں بلکہ اس حجاب ہوتا ہے اور کبھی واضح تر اور
 کشادہ تر مشاہدہ ہوتا ہے نیز ایسا بھی ہو سکتا ہے جیسے کہ آفتاب کا عکس پانی یا آئینہ
 میں۔ لیکن دو پہر کو جس طرح صاف ایک شے نظر آتی ہے اسے معائنہ کہتے ہیں اس
 میں کوئی حجاب یا دھندلا پن نہیں ہوتا اسی کو کشف حقیقت کہتے ہیں امام ابو القاسم
 قشیریؒ فرماتے ہیں کہ اَنْوَارُ الْمَكَاشِفِ بِتَجَلِّي الصِّفَاتِ وَالْاَوَامِرُ الْمَشَاهِدَةِ بِظُهُورِ
 الذَّاتِ یعنی مکاشفہ کے انوار کا خزانہ صفات ربانی کی تجلی ہے اور مشاہدہ کے
 انوار کا قیام ظہور ذات ہے تجلی اور ظہور میں بہت فرق ہے۔ مثلاً معشوقہ لب
 بام آتی ہے اور عاشق صحن خانہ یا کہیں گلی میں ہوتا ہے اور نظارہ کرتا ہے اسے
 مشاہدہ کہتے ہیں۔ لیکن ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ عاشق معشوقہ سے ہم زانو یا
 ہم بستہ ہوتا ہے اور ایک دوسرے سے دل کے باتیں کرتے ہوئے ہیں یہ معائنہ
 ہے اور ظہور ذات۔

ذکر خفی میں مغایرت ہوتی ہے یعنی ذکر مذکور میں گم ہو جانا ہے گریز ذکر کی شان
 یہ ہے کہ کسی شے کے واقع ہونے سے نہ اس کی ذات میں کوئی تغیر ہوتا ہے اور
 نہ صفات میں۔ پس اس سے اور گم ہونے سے کیا تعلق۔ ہاں ذکر جو وجود و
 صفات دونوں اعتبار سے فانی ہے وہ بیشک باقی نہیں رہتا اور گم ہو جاتا ہے
 اور انوار صمدیت اسے گھیر لیتے ہیں اس کے بعد نہ قرب رہتا ہے اور نہ بُعد اور
 نہ گم ہونا اور نہ ملنا اور نہ فصل و نہ وصل۔

تو او نہ نشوی ولیکن ار جہد کنی جاے برسی کز تو توئی بر خیزد
 کچھ معلوم ہے کہ وہ کیا فرماتا ہے لمن المملک الیوہر آج کس کی حکومت
 ہے پھر خود ہی جواب دیتا ہے للہ الواحد القہار یعنی اللہ کی جو یکہ
 وتہما اور ہر شے پر غالب اور چھایا ہوا ہے لیکن یہ بھی معلوم ہے کہ میں کیا

کہتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ نور السموت والارض یعنی وہ آسمان
زمین اور ہر شے کا اجالا اور ہر شے پر محیط ہے۔ پھر جب وہی سب پر چھا گیا
تو کونین کا وجود کہاں رہ کونین اس میں فنا اور گم ہو گئے مگر شکر کا نام اور
صفات سننا اور بات ہے اور شکر کھانا اور بات ہے پھر شکر کی حقیقت اور
اس کے مبداء اور معاد پر آگاہ ہونا دوسری بات ہے اور پھر خود شکر ہو جانا
کچھ اور ہی بات ہے خدا سے پاک ہمیں تمہیں سیدھے راستے پر رکھے اور جن
باتوں کو وہ پسند نہیں کرتا ان سے بچاے اور کجروی اور لغزش اور خطائے
اپنی پناہ میں رکھے۔

فائدہ (۸)

چند روزہ زندگی کو غنیمت سمجھنے اور بیعتِ غائبانہ کے بیان میں

حدیث شریف میں ہے إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مَعَآلِی الْیَمِّمِ وَ یَكْرَهُ سَفْسَآهَآ
یعنی اللہ جل شانہ بلند ہمتوں اور اونچے ارادوں کو پسند فرماتا ہے اور خیر اور
پست ہمتوں اور رذیل ارادوں کو پسند نہیں کرتا دنیا کے جاہ و دولت اور مال
و کمٹ اک بجلی کی چمک اور بادل کے چلتے پھرتے سایہ کی طرح ہے۔ بجلی کبھی
چمکی کبھی ڈوبی۔ کبھی آئی۔ کبھی گئی اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ ایسی دہمی چیز سے
کیا دل لگایا جائے کھاری مٹی میں کیا بویا جائے۔ پانی پر کیا نقش جھایا جائے
اس میں نہ بھلائی کی امید ہے اور نہ کامیابی کی ایک سوکھی لکڑی کا گھوڑا

ماخوذ از مکتوب نمبر (۸) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجانب مولانا نظام الدین محقق رح
معہ وسائل الوصول صفحہ ۱۰ یوسف بن اسماعیل نہانی میں یہ حدیث موجود ہے گھاسیل الہم کی جگہ ۱۱ مروجہ

بنانا ہے جس کا نہ قدم اٹھ سکتا ہے اور نہ اس سے منزل طے ہو سکتی ہے۔ آخر کار عاجز ہو کر بے دست و پا بیٹھ جانا پڑتا ہے مگر اس عاجزی اور منزل طے نہ کرنے کا احساس نہیں ہوتا۔ افسوس صد افسوس بھلے آدمی سے

رخت بردار ازیں سر اے کہ بہت بام سوراخ و ابر طوفاں بار
 بدل گہرا چھایا ہوا ہے اور مکان کے چھت میں سوراخ پڑے ہوئے ہیں اس گھر
 سے جلد اپنا بوریہ بننا سنبھالو مقصود یہ ہے کہ اس زندگی کو چند روزہ مگر بہت
 غنیمت سمجھو اور جو سانس چل رہی ہے اسے بڑی نعمت جانو اور خدائے عز و جل
 کے جو طاعت و عبادت کر سکتے ہو کرو اور اس کی یاد سے ہر وقت اپنے دل و جان
 کو مالا مال رکھو اور اس کے سوائے اور کسی طرف دل نہ لگاؤ اور اس جہاں کے
 کام کو اُس جہاں کے سپرد کر دو۔ پس اگر ایک ایسا نفس جو نامرضیات سے پاک
 و صاف ہے اور ہر وقت حق تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے تمام شرطوں کے ساتھ
 جیسا کہ حق ہے تمہیں نصیب ہو جائے تو شکر کرو۔ پھر گو تم دنیا میں رہو گے مگر
 سارے کام ٹھیک ہوتے رہیں گے جب دل میں خدائے عز و جل کی لو لگائی
 اور نفس میں پاکی آگئی تو ضرور بالضرور درجات میں ترقی اور مرفہ الحالی شروع
 ہو جائے گی خبردار خبردار ایک سانس بھی غفلت میں نہ نکلے۔

نصیحت ہمیں است جان برادر کہ اوقات ضائع مکن تا توانی
 اے بھائی جہاں تک ہو اوقات ضائع نہ کرو جو کچھ کرو خدا کے لئے
 اور خدا کے دیدار کے لئے کرو خدا داں ہو جاؤ گے۔

اس فرزند شائستہ کے لئے جس کی درخواست حصول بیعت تم نے
 بھیجی تھی اپنی بہنی ہوئی ایک ٹوپی بھیجتا ہوں۔ خدا اوسے دل خدا شناس
 اور نفس حق پرست دے۔ تمہیں اپنی طرف سے دکیل کرتا ہوں اس سے

کہنا کہ مولانا نظام الدین کے ہاتھ کو ہارا ہا تھا سمجھے اور ان کی زبان کو ہماری زبان اور جو تلقین کہ لکھتا ہوں اسے سمجھے گویا کہ میری زبان سے سُنی ہے اس سے کہنا کہ مولانا کو صدر میں بٹھانا اور ان کی طرف منہ کر کے تین جگہ زمین پیر رکھنا اور سمجھنا کہ تمہارا منہ ہماری طرف ہے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا اور سمجھنا کہ ہارا ہا تھا ہے اور ان کی زبان کو ہماری زبان سمجھنا اور ان کی اس بول کو مانا کہ تم نے عہد کیا اس ضعیف سے۔ اس ضعیف کے پیر سے اوپر کے پیر سے اور تمام مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے آنکھ کی اور زبان کی نگہبانی کرنا اور جادہ شریعت پر رہنا اور جب مولانا پوچھیں کہ تم نے قبول کیا تو کہنا ہاں قبول کیا۔ پھر وہ کہیں گے الحمد للہ اور قنچی لے کر سر کے دونوں طرف سے تھوڑے تھوڑے بال کاٹ دیں گے اور تکبیر کہتے جائیں گے اور اپنے ہاتھ سے میرے نائب بن کر جو ٹوپی میں نے بھیجی ہے تمہارے سر پر رکھ دیں گے اور اس وقت بھی تکبیر کہتے جائیں گے پھر دو رکعت نماز پڑھنے کے لئے ہدایت کریں گے۔ جب نماز پڑھ چکنا تو ان کے سامنے اس طرح آنا جس طرح پیر کے سامنے آتے ہیں اور کچھ نذر پیش کرنا جو اگر ہو سکے تو ہمارے پاس بھیج دینا ورنہ وہیں راہِ خدا میں خرچ کر دینا۔ جب مولانا نظام الدین یہ کہیں کہ تم نے اس ضعیف سے عہد کیا تو ضعیف سے یہ سمجھنا کہ وہ خود ”ہم“ ہیں۔ اسی طرح ہر قول کو سمجھنا۔ پھر چارے اس ارشاد کو جو وہ نیا بتا اپنی زبان سے کہیں گے ہمارا سمجھنا۔ یعنی پانچ وقت نماز باجماعت گزارنا۔ جمعہ کی نماز اور غسل کو نافہ نہ کرنا۔ ہاں اگر کوئی شرعی عذر مانع ہو تو مضائقہ نہیں۔ ہر روز مغرب کی نماز کے بعد تین سلام سے چھ رکعت نماز پڑھنا اور ہر رکعت میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھنا۔ اس نماز کے بعد

دو رکعت اور سلامتی ایمان کے لئے پڑھنا اور اسے ہمیشہ اس طرح پڑھتے رہنا کہ ہر رکعت میں سات سات بار سورۃ اخلاص اور ایک ایک بار قل اعوذ بربالخلق اور قل اعوذ برب الناس۔ دونوں سورتیں پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بعد سجدہ کریں اور تین مرتبہ یہ دعا مانگیں یا حی یا قیوم ثبتنی علیّ الایمان لیغنی اے وہ ذات جو زندہ و پائندہ ہے ہمارے قدم ایمان پر جمائے رکھ پھر عشا کی نماز کے بعد دو رکعت اور پڑھیں جس کے ہر رکعت میں دس دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنا ہوگا اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ یا وہاب کہنا ہوگا۔ اس طرح پرکہ ”ھ“ جس پر تشدید ہے سینے کے اندر سے نکل رہی ہے اور ہر ماہ میں چاند کی تیرہ۔ چودہ۔ پندرہ کو جو ایام بیض کہلاتے ہیں روزہ رکھنا ہوگا۔ اگر کسی وجہ سے ناغہ ہو جائے تو اسی ماہ میں پھر رکھ کر پورا کر لیں اور سفر و حضر کسی حالت میں نہ چھوڑیں۔

فائدہ (۹)

یاد محبوب اور وقت کی معمولی بیانیں

اللہ جل شانہ فرماتا ہے اِنِیْ جَاعِلٌ لِّلنَّاسِ اِمَامًا مِّنْ تَہْمِنَ اَوْ یُؤْمِنُوْنَ
 کا پیشوا بناؤں گا۔ اے فرزند یہ کارِ عظیم تمہیں دیا گیا ہے اس کے حق کی ادائی ضروری ہے انبیاء بھی اس کے بوجھ تلے دبے جاتے تھے شرط کاریہ ہے کہ خلق خدا کی خیر خواہی اور نصیحت ہر وقت پیش نظر رہے اس کی جفا اور قضا پر صبر کرے اور کسی ملامت کرنے والے کے ملامت کی

آخوذ از مکتوبات ذیل از خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجانب مولانا غلام الدین گولیاری ثم کاپوری۔ مطبوعہ مکتوبات (۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶)

پر وہ نہ کرے۔ شکستگی اور بچا رگی کو اوڑھنا بچھونا بنائے بلکہ اور بڑھاتا رہے اور جس شے میں نقصان و زیاں کا رہتا اس سے دور بھاگے۔ جن و انس کو پیدا کرنے سے مقصود صرف عبادت اور بندگی ہے۔ محبت کی بات ہو یا معاشرت کی۔ دوستی کی بات ہو یا معاملہ کی اگر وہ خدائے عز و جل کے لئے ہے تو کیا کہنا۔ یہ کام جو تم نے اپنے سر لیا ہے اس میں لازمی شرط یہ ہے کہ بندہ بذل و ایثار سے کام لے۔ اللہ جل شانہ کی راہ میں خرچ کرے اور دوسرے لوگوں کی حاجتوں کو اپنی حاجتوں پر ترجیح دے اور اگر کل کے لئے کچھ نہ بچے تو کوئی اندیشہ نہ کرے۔ بھیر ظاہر کے ساتھ اتنا نہیں بلکہ معافی کے ساتھ بہت زیادہ دل کو مشغول رکھے۔ دنیا کی وجاہت اور خلق خدا کے آمد و شد کے لئے صورت بنانا کہ لوگ اسے دیکھیں اور ہجوم کریں اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالتا ہے بالکل اس طرف خیال نہ کرے اور جو کچھ پیش آئے آئے صرف اپنے کام میں یکطرفہ ہو کر مشغول رہے۔ فارغ چہ بود ز خود گذشتیم؟ مارا نہ غم نے غمگسارے۔

بہر حال جو سامنے آئے آئے تم اس طرف متوجہ بالکل نہ ہو نہ دائیں طرف دیکھو اور نہ بائیں طرف۔ سیدھے منہ اٹھائے صراطِ مستقیم پر چلے جاؤ۔ درپردہ جہاں ہرچہ شود گو شوگو؟ وز دور زماں ہرچہ شود گو شوگو؟ مشغول بحق باش و بیزاد و کون؟ وز سود و زیاں ہرچہ شود گو شوگو؟ اے فرزندِ ہم نے جو بتایا ہے اسی پر قائم رہنا اور قدم پیچھے نہ ہٹانا اگرچہ تم ہم سے بہت دور ہو اور گو صحبت اور نور حضور سے بہت سی برائیاں اور خرابیاں دور اور دفع ہوتی رہتی ہیں تاہم ایک تدبیر ہے کہ جو کچھ ہم نے بتایا ہے اسے کرتے رہو اور تمام معاملات میں اسی تعلیم پر

پر چلو۔ سرسری طور پر نہیں بلکہ توجہ دل کے ساتھ تو گو مشرق و مغرب کا فاصلہ
درمیان میں کیوں ہو۔ ہمارے ہم زمانو کہے جاؤ گے یہ ایک کلیہ اور اصل اصول
ہے اپنے اوقات کو اوراد و اذکار سے معمور رکھو اور تمام اعمال و اذکار میں
اس کلیہ پر عامل رہو۔

نصیحت یہیں است جان برادر کہ اوقات ضائع مکن تا توانی
من فات وقتہ فقد فات ربہ جس نے اپنے وقت کو کھویا اس نے اپنے
رب کو کھویا۔ دنیا کے اشتغال پر سالک راہ کے مزاحم ہوا کرتے ہیں لیکن کما
خدا کو چاہیے کہ اگر پاؤں میں کانٹا بھی چبھ جائے تو بھی دوڑنے سے باز
نہ رہے۔

یاد رکھو کہ ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہوا کرتا ہے لَیْکُمْ قَوْمٌ هَادٍ یہ ہادی
مرشد ہے۔ مرشد کا جب دامن تھا تو اس سے چیپٹ جاؤ ذکر و مراقبہ
تخلیہ و تجلیہ جو کچھ وہ بتائے اس پر عمل کرو لا الہ تخلص ہے اور لا اللہ
تجلیہ ہے مراقبہ کی حالت ہو یا اجتماع کی دونوں صورتوں میں دل میں آنے
جانے والی باتوں کو روکو اور نہ آنے دو اور جو خدشات اور توہمات
ان باتوں سے پیدا ہوں ان سے انکار کرو اور دفع کرو اس سے تجلیہ
و تخلیہ حاصل ہوگا اگر ایک ہادی کی پیروی تمہیں میسر ہو گئی تو یہ بڑی
نعمت ہے اس کے بڑے اثر دیکھو گے۔ اس باغ سے جتنے معرفت کے
پھل تمہیں نصیب ہوں گے اتنی ہی نعمت زیادہ ہوگی۔ کسی دین میں ان دو
صفوں کے بغیر سلوک طے نہیں ہو سکتا سوائے اس طلب کے جو غم و غم کی
شدت کے ساتھ ہو اور بجز اس تزکیہ نفس کے جو کمال حضوری کے ساتھ
ہو اس محشوقہ تک لے جانے والا اور کوئی نہیں۔ اگر سنو رہی یکمال کو تم

تخلیہ و تجلیہ کا نام دو تو بھی جائز ہے۔ لوگوں سے صحبت کم رکھنا اور کم کھنا
 پینا لازمہ حال ہے۔ عاشقوں سے پوچھو کہ معشوق کے بغیر ان کا کیا حال
 ہوتا ہے محنت و بلا اور معشوقہ کی یاد عاشق کی غذا ہے اگر مواجہہ یار
 ہے تو تجلیات حسن کی بجلیوں سے اضطراب ہے اور اگر درمیان میں پردہ
 آگیا ہے تو عدم حضوری سے بیکاری ہے کھانا پینا کہاں۔ خواب و خور
 کہاں غیر یار سے صحبت کہاں ہے

باغم تو الفت و ہم خانگی اند دگراں وحشت و بیگانگی
 عاشق صادق نہ سوائے دوست کے اور کسی کو دیکھتا ہے اور نہ سوائے
 اسی کے ذکر کے اور کچھ پسند کرتا ہے۔ اس کے منہ سے جب نکلتا ہے تو
 دوست ہی کا نام نکلتا ہے اسی کے خیال میں مستغرق ہے اور کچھ گفت
 ہے اور نہ شنید یہ منزل گم شدہ اور بنیو دو لوگوں کی ہے نہ کچھ اپنا خیال
 کرے اور نہ رشتہ داروں کا بلکہ ایک لحظہ کے لئے بھی خلق کے رد و قبول
 پر نظر مت ڈالو ورنہ دیدار دوست سے محروم ہو جاؤ گے نفوذ باللہ منها
 اور اسے ضائع ہونے مت دینا اور نوافل و فرائض میں مشغول رہنا لَاتَ
 مَنْ قَاتَ وَقْتَهُ فَقَدْ قَاتَ رَبَّهُ اس لئے کہ جس نے اب وقت کو ہاتھ
 سے کھویا اس نے اپنے رب کو کھویا۔

فائدہ (۱۰)

مجاہدہ و ریاضت و تعمیل حکم پیر کے بیا نہیں

ہمارا بھی مطلوب و مقصود ہے کہ جو لوگ ہم سے تعلق پیدا کریں وہ

ماخوذ از مکتوبات ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳،

ماسوی اللہ سے منقطع ہو کر اپنا وقت تنہائی میں گزاریں اور مدام شغل میں بسر کریں۔ خواجہ نظام الدین احمد بدایونی نے اپنے پیر و مرشد سے ایک مرتبہ استدعا کی کہ حضور میں چاہتا ہوں کہ ہر جائی نہ ہوں۔ شیخ نے فرمایا ایسا ہی ہو گا مگر مجاہدہ شرط ہے۔ پس آپ نے تقلید شیخ صوم دوام اختیار کیا۔ پس تم بھی مجاہدہ اور ریاضت کو آخر وقت تک لازم کر لو۔ سب سے کہہ دو کہ جو مرید کہ فاصلہ کے لحاظ سے پیر سے دور ہے مگر اس کے فرمان پر قائم۔ اور جو اسے حکم دیا گیا ہے اس پر عامل ہے اور رضائے پیر کا خواہاں اور ہر وقت یاد الہی کی طرف متوجہ ہے وہ دور نہیں بلکہ قریب ہے اور ہم زانوئے پیر ہے اور جو اپنے شیخ کے فرمان پر نہیں چلتا تو عیاذ باللہ گو اس کا مکان بہت قریب ہے مگر وہ اتنا دور ہے جتنا مشرق سے مغرب۔

فائدہ (۱۱)

عشق و وصول و ذکر و قرب کے بیان میں

اس دنیا میں سب سے بہتر کام طلبِ خدا سے غرو جل اور اس کا وجدان و عرفان ہے۔ گو کل موجودات کیا حجر کیا شجر کیا فرشتہ کیا جن کوئی اس کی معرفت سے خالی نہیں لیکن انسان کو ایک خاص عرفان و وجدان نصیب ہوا ہے جس سے بہت ہی کم مخلوق آگاہ ہے۔ یہ عرفان خاص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے پیروں کے ساتھ مخصوص ہے۔

خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجا نبی تاضی اسحق و قاضی سلیمان

معرفت کے لئے یہ ضرور ہے کہ یہ خیال بطور دوام جگہ کر لے کہ وہ معشوق کی خدمت میں حاضر اور اس کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ جب یہ توجہ بطور تمام حاصل ہو جائے گی تو طالب یا تو اس کے دروازہ پر پڑا رہے گا یا اس کے کام میں رہے گا۔ اس کے لئے لازم ہے کہ ماسواے اللہ سے دل کو پاک و صاف کر کے اخلاق کی درستی اور تزکیہ کی کوشش کرے دل میں سوائے اس کے اور کسی کا خیال نہ آئے۔ تصویر میں بس اسی کی صورت اور زبان پر بس اسی کا ذکر رہے جب بات کرے تو اسی کے لطف و کرم کی اُسی کے وفا و جفا کی۔ اُسی کے بخشش و عطا کی۔ اس میں کبھی یہ ہوگا کہ غلبہ حالتِ معشوق کے ناز و کرشمہ و لب و رخسار کی باتیں بھی منہ سے نکلنے لگیں مگر یہ سب پرکار محبت کی گردشیں ہوں گی۔ معشوق کے کوچہ میں جس بہانہ سے ہوتا رہے۔ بلکہ مسکین و مایوس و خستہ و ارا اس کی گلی میں ایک تنکے کی طرح پڑا رہے طرح طرح کی تدبیریں کرے طرح طرح کی ٹوٹے ٹوٹکے کرے کہ کسی طرح حصول مقصد نصیب ہو۔ کوئی ایک دروازہ کھل جائے۔ اسی کوشش میں اُس کے دروازے اور درگاہ کے بیچنے والوں اور اس بارگاہ کے رہنے والوں سے ملاقات اور دوستی پیدا کرے تاکہ معشوق تک سائی کا سامان ہو بلکہ یہاں تک کوشش کرے کہ آشنائی خاص حاصل ہو جائے اس کوشش میں خواہ جان صرف مگر نی پڑے خواہ مال۔ خواہ جاہ کام آئے خواہ عزت و جلال۔ اس درگاہ کے کترین بندوں کا کترین غلام بن جائے انہیں لوگوں سے کام نکالا کرتا ہے اس لئے انہیں سے موافقت پیدا کرنا ضرور ہوتا ہے۔

طالب کو چاہیے کہ ہمیشہ ذکر و مراقبہ اور فکر و تامل میں مشغول رہے

جس حال میں رہے اسی کی مناسبت سے فکر و ذکر کیے اور امید و بیم میں رہے
یعنی یہ امید رکھے کہ ایک دن مقصود ضرور حاصل ہوگا اور محشوق و مطلوب
کے حضور تک پہنچ جائے گا۔ لیکن ڈرتا بھی رہے کہ محبوب مرتبہ والا ہے ایسا
نہ ہو کہ کسی بے ادبی سے دھتکار دیا جائے اور آغوش سے ہٹا کر دروازہ
کے باہر اور در سے ہٹا کر یا وہ گرد نہ کر دیا جائے کبھی اس کے بہاؤ و جمال میں
دارفتہ اور کبھی اس کے کمال و جمال میں مضطرب و آشفتہ رہے۔ طالب
یا تو مسجد یا گورستان میں یا جنگل و ویرانے میں رہتا ہے یا ان مشائخ اہل
ارشاد اور عارفان امجاد کی خدمت میں رہتا ہے جن کی ملازمت کے
بغیر کام نہیں چل سکتا یعنی جب تک کوئی اس کی رہبری نہ کریگا وہ ہرگز
مرا کو نہ پہنچے گا۔ پس اے بھائی جو کچھ پاس ہے سب ان پر سے تصدق
کردو اور جو عزت و شرف حاصل ہے سب ان پر نثار کر دو اس لئے
کہ سب سے اہم کام اخلاق کی زینت و آراستگی ہے تخلق و اخلاق
اللہ و تصفوا بصفاتہ اللہ جل شانہ کی سی اخلاق سیکھو اور اسی کی
سی صفت اختیار کرو جب تک کہ اس کی صفاتوں سے متصف نہ ہو گے اس
کی ذات کا مشاہدہ نہیں نصیب ہو سکتا۔ افسوس کہ یاروں نے نفس
ذلیل سے انس پیدا کر لیا ہے اور اللہ کی طرف سے فانی و بے غم ہیں۔
درچہ کارید و درچہ مصلحت امید اے فر و ماندگان بے مقدار
درجہاں شاہدے و ما فارغ و رقدہ جرء و ما ہشیار
اے جو انخرو دیہ آگ کیوں تیرے سینے سے نہیں بھڑکتی اور تیرے دل
میں کیوں نہیں جگہ کرتی! اے یہ کیا ہو گیا ہے۔ اے یار عزیز و برادر
شفیق طلب کرو طلب اور اس راہ میں جا کر قدم رکھو لیکن جب تک کوئی

میر نہ ہوگا اور اس کی پیروی نہ کر دے گا۔ راہ مقصود دکھائی نہ دے گی اور
نزل کا نشان نہ ملے گا۔ میرے خواجہ فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی بغیر میرے
جلدی سلوک طے کرتا جائے گا اس کی مثال اس رسی بٹنے والے کی طرح
ہے جو جس قدر اور لگے بٹے گا اسی قدر نیچے کھلتا جائیگا اور سب سے نیچے
چلے گا۔ طالب کو لازم ہے کہ ہر وقت اوراد و وظائف میں مشغول رہے
اشراق و چاشت تہجد و اوابین کی نمازیں فی زوال (سایہ ڈھلنے کے وقت)
کی نماز اوقات مرحومہ (یعنی جب قبولیت کی امید ہے اس وقت) کی نماز شام
کے وقت ہو یا صبح کے وقت، انہیں برابر پڑھنا ہے۔ یہی سب بہارے
ہاں کے ٹوٹے ٹوٹے ہیں۔ ایک دروازہ سے نہیں بلکہ مختلف دروازوں سے
اندر داخل ہو۔ ہر دروازے کو کھٹکھاؤ پھر دیکھو کہ کس دروازہ سے قوت
روح ہوتی اور عرصہ روح تجلی فرماتی ہے۔ تحقیق یہ ہے کہ جب تک
یہ سب کام نہ کرتے رہو گے کامیابی کا منہ نہ دیکھو گے اور یہ سب ظاہری
اسباب یا باطنی نعمتیں اس وقت تک نصیب نہ ہوں گی جب تک کہ طلب
میں شدت اور محبت میں غلبہ نہ ہو۔ یہ شے سب پر مقدم ہے جس راہ
پر کہ میں بلارہا ہوں اس میں ایسی تجارت ہے کہ جتنا زیادہ نقصان ہوگا
اتنا ہی فائدہ زیادہ ہوگا۔ وہ کون خوش نصیب جو انہر اور کس باپاں
کا جایا ہے جو اس راہ میں نقصان برداشت کرنے اور نفع کمانے پر آمادہ
ہے۔ لوگ آب رواں پر نقش کاڑھنا اور اس سے عشق بازی کرنا چاہتے
ہیں۔ سبحان اللہ اس طرح کبھی کبھی وصال تک نہیں پہنچ سکتے۔ شیر زمین
میں کاشت کرتے اور فصل درہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ حال انکراں دالام کی
کوئی نقد شے منہار سے اتنے لگ گئی ہے تو زہر ہے بخت، ورنہ دانے

عہد حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہ العزیز

محرومی اُس بیچارے پر صد ہزار افسوس ہے جو محروم رہا۔ خردوار طلب کا دانا
مت چھوڑنا اور ادھر ادھر نظر مت ڈالنا۔ اس نعمت کے سوا جو کچھ ہے
وہ نزل و ہزبان ہے جس طرح کیمیا گر پارے کو کھل میں ڈال کر گھومتا ہے
تم بھی جب تک اس طرح گھونٹے اور رگڑے نہ جاؤ گے کام نہ بنے گا۔ بس
اس راہ میں مجسم ہو جاؤ واللہ جب تک کہ محبت کی چنگاری اور معرفت الہی
کے سرخ گندھک تمہیں نہ ملے گی تمہارے وجود کا تانیا کبھی سونا نہیں بن سکتا
نصیحت کرو بکتو سال اگر آزادہ بیتاں وگر گوئی کہ نساخ غلام تست بکتو سال

فائدہ (۱۲)

معرفت الہی کے بیان میں

وہ شے جس کی طلب سب سے زیادہ کرنی چاہیے۔ اور وہ مقصد
مراد جو سب سے زیادہ پیاری اور اہم شے ہے وہ معرفت الہی ہے۔ یہ
نعمت اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ محبت نہ ہو۔ محبت
کی دو قسمیں ہیں ایک عام اور دوسری خاص۔ جب پہلی جلوہ گر ہوئی ہے
تو بندہ امتثالِ اوامر یعنی بجا آوری احکام کی طرف دل لگاتا ہے اور
دوسری یعنی خاص قسم جیسا کہ اس کا نام ہے وہ ایسے ہی اس کی حقیقت
ہے یہ شے لطف محض اور اللہ تعالیٰ کی دہائی ہے کہ سب سے ذیل

۱۲۔ بکتو سال اک نرک سنا کر کا نام۔ ۱۲

۱۳۔ بکتو سال نمبر ۲) خراج بندہ لیا گیا۔

۱۴۔ بکتو سال نمبر ۱۔

نہیں ہو سکتی۔ اس کی علامت تزکیہ نفس اور توجہ تام ہے جسے یہ دو نعمتیں نصیب ہوئیں تو سمجھو اُسے محبت کی نعمت بھی عطا ہوئی۔

۱ تزکیہ نفس کم کھانے۔ کم سونے۔ کم بات چیت کرنے اور کم ملنے جلنے سے حاصل ہوتا ہے۔ استقامت شرط کار ہے مگر توجہ تام بغیر سیر و مرشد کی تلقین کے میسر نہیں ہوتی اگر سیر و مرشد اپنی صورت کے تصور اور حضوری کے لئے کہے تو اس میں مصلحتیں ہوتی ہیں۔ آدمی بن دیکھی چیز کا تصور مشکل سے کر سکتا ہے۔ شیخ کی صورت اس کی دیکھی بھالی ہوتی ہے۔ اس کا تصور ممکن ہے اور جلد یہ بات حاصل ہو جاتی ہے۔ اس طرح جب دل جمعی پیدا ہوئی تو مرید آسانی سے آگے ترقی کر سکتا ہے۔ تصور حضور میں جو بات پیدا ہوتی ہے وہ گو مراقبہ کرنے پر بھی حاصل ہوتی ہے لیکن سیر و مرشد کی حضوری میں ہر وقت اپنے نئیں تصور کرنے میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اتفاق سے کبھی کبھی دونوں کے قلب ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ جایا کرتے ہیں اور محاذات ٹھیک بیٹھ جاتا ہے پھر پیر کے قلب سے مرید کو براہ قلب فیض پہنچتا ہے وہ بھی ایسا فیض کہ جو کچھ پیر نے تنور یا صفتوں میں حاصل کیا تھا وہ مرید کو ہوا۔ اس کے گواگوں گفتگو کے بہ آسانی حاصل ہو جاتا ہے اس کی مثال یوں سمجھو کہ قندیل کا نکلنا اُس پانی میں پڑ رہا ہے جو اس کے محاذی ہے۔ اس پانی کے سامنے ایک دیوار ہے اس پر بھی یہ عکس پانی پر سے چاک کر رہا ہے جسے عکس کا عکس کہنا چاہیے۔ یہی حال مرید کے قلب پر عکس پڑنے کا ہے جو کچھ پیر نے ساری عمر میں طرح طرح کی محنت و مشقت سے کیا تھا طالب کو پہلے ہی قدم میں حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ نعمت تہذیبانہ سیان نہیں

یاد رکھو! بغیر حضوری قلب کوئی عبادت عبادت نہیں اور کوئی طاعت طاعت نہیں اور حضوری قلب صرف پیر کی توجہ سے حاصل ہو سکتی ہے اس کے لئے سامنے رہنے کی ضرورت ہے۔ غائبانہ خط و کتابت سے کام لینا کافی نہیں۔ ہاں اگر پیر کے حکم پر عمل کیا جائے تو حضوری دل بہ آسانی حاصل ہو سکتی ہے۔ لوگ اسے محال کہتے ہیں مگر یہ کوئی محال شے نہیں۔ مشکل بے شک ہے۔ مگر عجب بات ہے کہ ایسی مشکل شے پیر کے واسطے سے سہل بلکہ سہل ترین۔ ممکن اور قریب الحصول ہو جاتی ہے۔

یہ مردوں کے کام ہیں۔ اگر عورتیں بھی انہیں کریں تو وہ بھی مردوں میں شمار ہونگی اور اگر مرد و پست بہمتی کریں اور عورتوں کے سے کام کریں اور ہوائے نفس کی غلامی میں گرفتار رہیں تو وہ مرد عورت ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر۔

زندگی ہمیشہ عبادت الہی میں گزارنا چاہیے اور اگر دور و نزدیک کے عزیز رشتہ دار ہوں تو ان کا حق ادا کرنا اور جیسے کہ چاہیے اچھی زندگی بسر کرنا اور اس جہاں سے صرف نیک عمل لے جانے کی کوشش کرنا چاہیے۔

سُن لو جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ وہ خالق خیر و شر ہے جیسا وہ کرے اس پر راضی رہو اور ہرگز نہ ہرگز ناخوشی کا اظہار نہ کرو تمہارے غم و غصے سے سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہ ہوگا اور وہی ظاہر ہوگا جو اللہ شانہ کی مرضی ہے ارادہ اسی کا ارادہ ہے علم اسی کا علم ہے وہ قادر مطلق ہے۔ اگر کہے کہ ہم سر پر تلوار کا وار کرتے ہیں تو دم مت مارو سر جھکا اگر کہے کہ جگر کو پار پار کرتے ہیں تو خبردار آہ تک مت نکالو اگر وہ دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو پیشانی پر شکن تک مت لاؤ۔ مگر ہاں وہ غفور و رحیم

بڑا عفو فرمانے والا اور کرم کرنے والا ہے اس سے ہمیں مغفرت و رحمت عفو و کرم ہی کی توقع ہے بندہ کو سوائے اس کے آستانہ پر سر رکھ دینے کے اور کوئی چارہ نہیں ہے چہ چارہ باشد بیچارگان درد ترا و جزاں کہ بر سر خاک در تو خوں بازند = یہی مردوں کے کام ہیں

فائدہ (۱۴)

فراغت دل سے یاد الہی کرنے کے بیان میں

اس سے بڑھ کر کوئی دولت ہو سکتی ہے کہ تم فراغت کے ساتھ آئے جانے والوں دوست دشمن آشنا و بیگانہ سب کی مزاحمت سے محفوظ اپنے خدا کی یاد میں مستغرق رہو۔

یہ فراغ دل زمانے نظر سے بخوبی رہے بہ ازاں کہ چتر شاہی ہم عمر لے و ہو تمہیں لوگوں کی صحبت سے کیا کام۔ تعلیم و تقلم سے کیا نسبت۔ وضو و نماز اور جو کچھ لازماً دین میں ہیں انہیں کافی جانتے ہو اب خدا کے عز و جل کی یاد میں مستغرق رہو۔ جس روز کوئی تمہارے پاس نہ آئے نہ تم کسی کا منہ دیکھو اور نہ کوئی تمہارا منہ دیکھے۔ اس روز تمہاری گویا معراج ہے جو لوگ حجام کی تصویروں سے امید وصال اور کھاری مٹی سے کھیتی کاٹنے کی توقع کرتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جو یہ کہتے ہیں امید وصال سے غشہ ہمارے دل میں میر خدا کا خطرہ آئے اس لئے اس میں نہیں اتنے سہاؤ و کرم ہے۔ خواجہ بندہ نواز کسب و دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجا نبی اللہ و ملائکہ و اولیاء و رسل و برہ

فائدہ (۱۵)

محبت الہی کے بیان میں

محبت تین قسم کی ہے۔ ایک محبت عامہ ہے۔ تمام علمائے تفسیر و احادیث اور استادان فقہ متفق ہیں کہ خدائے عزوجل کی محبت سے مراد اس کے احکام کی فرمانبرداری ہے۔ عقل بھی یہی کہتی ہے۔ نفس بھی یہی جانتا اور سمجھتا ہے۔ چنانچہ رابعہ عدویہ کہتی ہیں کہ

لنحی الہ وانت نظیر حبہ ہذا العمری فی الفعال بدیع
لوکان حبک صادقاً لا طعنتہ ان المحب لمن یحب مبیع
یعنی اللہ جل شانہ کی نافرمانی کرتے ہو اور پھر یہ بھی کہتے ہو کہ مجھے اس سے محبت ہے یہ عجیب بات ہے۔ اگر تم اپنی محبت میں سچے ہوتے تو ضرور اس کی فرمانبرداری کرتے۔ اس لئے کہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کی ہمیشہ اطاعت کیا کرتا ہے۔

دوسری قسم محبت خاصہ ہے۔ اس کی بھی تین حصے ہیں۔ محبت افعال محبت صفات اور محبت ذات محبت افعال میں صلہ کے مصنوعات کا نظارہ ہوتا ہے۔ اس میں اندیشہ یہ ہے کہ بقاضائے بشریت ان مصنوعات ہی کی محبت میں بندہ مبتلا ہو کر نہ رہ جائے۔

دوسری محبت صفات ہے۔ جتنے حسین و جمیل ہیں وہ سب جمال

پانچواں مکتوب نمبر (۲۵) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہما صاحب قاضی برہان الدین جاسوی اہرجی و سید حسین شاہ امیر سلیمان

الہی۔ یہ اکتساب جمال کرتے ہیں۔ خود اللہ جل شانہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ اللہ نور السموات والارض۔ مثل نورہ مشکوٰۃ فیہا مصلح الخ یعنی اللہ آسمانوں اور زمین کا اُجالا ہے۔ اس کے نور کی مثال چراغ کی سی ہے (آخر آیت) تک پڑھ جاؤ کہ یہ آیت ہے اور وہ حدیث و اقوال ہیں اور محبت صفات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اسی زنجیر میں بہت سے مجذوب و سالک گرفتار رہ گئے ہیں اور قید سے خلاصی نصیب نہ ہوئی۔ ذات جو اس پردہ کے پیچھے ہے اس کی طرف نظر نہ گئی اور جس ذات نے نعت لطف و جمال اور صفت رحمت و کرم کی صورت میں جلوہ فرمایا ہے ادھر نگاہ نہ اٹھی۔ بہت سے بڑے بڑے لوگوں کو اس میدان میں رہ جانا اور بہت سے راہ چلنے والوں کو یہیں گرفتار بلا ہونا پڑا ہے اور محدود ذوق ہو گئے ہیں۔ اس گھاٹی سے جان بچا لینا سوائے پیر کی عنایات کے ممکن نہیں۔ محبت ذات اسی کی عنایت و توجہ سے حاصل ہو سکتی ہے اور بس۔

تیسری قسم محبت اخص الخواص ہے وہ ذات مقدس و مطہر کی محبت ہے۔ ابرار و احرار کی زبان و فعل سے اس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ یہاں بیان کا دروازہ بند اور عقل کی زبان پر گرہ لگی ہوئی ہے اللہم لا احصى ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسك یعنی اے بار الہا تیری تعریف کا احصی ہم نہیں کر سکتے تو ویسا ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی ثنا کر کے فرمایا ہے اسے ایک اشارہ سمجھو العجز عن المعرفة معارفۃ یعنی معرفت الہی سے اپنی عاجزی اور بیچارگی کو جاننا بھی ایک معرفت ہے جو ایک مرتبہ اس پر غور کرو۔ خبردار دھوکہ دینے والوں کے دھوکے میں مت آنا اور ان کی پیروی نہ کرنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور یہ نعمت نہیں نصیب ہو سکی گی

”تو ممکن نہیں دولت تو ازبے دولتی غافل۔ مگر ایک لمحہ کے لئے بھی ہوس نفیس کے پھندہ میں نہ پڑنا کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس جہاں سے چلے جاؤ اور اس دولت نقد میں سے کچھ بھی تمہارے حصہ میں نہ آئے۔ ایک وقت ایسا آئیگا کہ اپنے تمام کے پریشان ہونا پڑے گا۔ پس غافل اور بے غم مت بیٹھو۔ آخر تمہیں خدا کے ساتھ رہنے میں کیا نقصان ہے۔ اگر کسی بے حقیقت خیالی و فانی شے کو دے کر اس نعمت کو خرید لو اور ایک ذلیل شے کے بدلے خدا تمہارے ہاتھ آئے تو کیا یہ کوئی نقصان و زیان کی بات ہے۔ چلے آؤ چلے آؤ ابھی وقت باقی ہے۔ دروازہ کھلا ہوا ہے۔ دربان مزاحم کار نہیں اور راہ گذر عام ہے تم ہر کیوں محروم رہو امید ہے کہ سب مسلمان اپنے اپنے راستہ پر ہولیں گے اور مقصود سے محروم نہ رہیں گے۔“

فائدہ (۱۶)

ضرورت محبت شاد پیر محبت الہی کے بیان میں

جو کوئی تنہائی میں زندگی بسر کرے اور کھانے پینے میں کمی کرے اس میں تور اور صفائی قلب پیدا ہو جائیگی۔ جو خواب دیکھے گا صحیح اُترے گا۔ بات اس کے دل میں آئے گی تقدیر کے موافق ہوگی۔ اس عمل سے ہر قسم کے لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے اور معتقد ہو جائیں گے مگر اہل طریقت کے نزدیک یہ کوئی بڑی بات نہیں مقصود جو ہے اس سے بہت دور ہے

ملفوظات مکتوبات نمبر (۲۶۷ و ۲۶۸) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمہ اللہ تعالیٰ بآبِ خواب ابواب
یہ وحی و شیخ خوجا دولت آبادی

اور وہ بچہ پیر کی صحبت کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ ایک مشفق پیر کے ارشاد کی بہت ضرورت ہے اس کے بغیر اس مقصد تک جو سب سے زیادہ بڑا۔ سب سے زیادہ اہم ہے پہنچنا دشوار ہے پس پیر کی ملازمت صحبت و اطاعت اختیار کرو۔ وقت بہت قیمتی ہے اور عمر تھوڑی رہ گئی ہے اور غفلت جو طاری ہے ایک جنونی کیفیت رکھتی ہے۔ جانتے بھی ہو یہ غفلت کس چیز سے ہے۔

در جہاں شاہدے دما غافل در قعر جرّہ دما ہشیار

کوشش کرو۔ گو عمر اخیر ہے مگر ممکن ہے اب بھی یہ نعمت نصیب ہو جائے ایک حکایت سنو! ایک سوداگر کے پاس ایک لونڈی تھی اس سے ایک نوجوان کو عشق ہو گیا۔ اس غم میں کھلتے کھلتے وہ بیمار پڑ گیا سب طرح کے دار و درمن، ٹوٹنے ٹوٹنے کے گئے۔ کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ایک دن ماں نے پوچھا۔ پوت تو میرا گوشت و پوست میرے جگر کا ٹکڑا ہے بتا تو سہی کہ معاملہ کیا ہے۔ اس نے ماں کی شفقت دیکھ کر سب حال بیان کر دیا۔ ماں نے کہا یہ کونسی بڑی بات ہے۔ سوداگر کے یہاں پیام بھیجا کہ لونڈی کو ہمارا ہاتھ بچھو۔ اس نے انکار کیا۔ ادھر اس کینزک کی حالت بھی خراب تھی اپنے آپ کھل رہی تھی۔ حتیٰ کہ اسے دق ہو گئی۔ سوداگر نے یہ دیکھ کر سو دا کر لیا اور کینزک اس گھر میں آئی۔ نوجوان کے اعزاء سب آگئے اور بتایا اسے محبوبہ کے آنے کی خبر دینی شروع کی کہ کہیں شادی مرگ نہ ہو جائے غرض جب وہ سامنے آئی تو لڑکے۔ سب کو ہٹا دیا کہ راستہ خالی کر دنا کہ میں اس حال جہاں آراپہ ایک نظر ڈال سکوں۔ جس وقت نوجوان کی نظر اس کو کب ڈرتی پڑ پڑی دونوں ہاتھ بنگلیاں مچونے کے لئے پھیلا دیئے لوگوں نے لڑکی کو سینہ پر ڈال دیا۔ دونوں کا سینہ سے سینہ ملا اور لڑکا

مت کر دیسب کو دل سے دور رکھو اور صرف خدا کو اس میں جگہ دو۔ پیر سے
مدد لو اور این و آن میں دل مت اٹکاو۔ اس میں شک نہیں کہ تدریس معاش
لابدی شے ہے مگر اس میں اتنا انہماک نہ چاہیے کہ بندہ خدا کو بھول جاے
اور اس کی یاد میں غفلت کرنے لگے۔ استغفر اللہ۔

جو شے کہ خدائے عزوجل سے بازرکھے وہ حرام ہے اس میں کبھی
برکت نہیں ہوتی۔ اس تھوڑے کو بہت سمجھنا خبردار یہ گمان نہ کرنا کہ کہاں
میں اور کہاں یہ کام۔ ہر شخص میں خدائے و اب نے اس کی استعداد
و قابلیت رکھی ہے جو میں کہتا ہوں اور جو پیروں نے کہا ہے اس پر
عمل کر کے دیکھو تو سہی۔ ایسا جہاں نظر آئے گا کہ کبھی نہ آنچھ نے دیکھا او
نہ کبھی وہم کا ادھر سے گذر ہوا ہو گا۔ ہماری بھی عجب حالت ہے ہر شخص
سے چاہتے ہیں کہ ادھر آئے۔ ہاتھوں میں شراب محبت الہی کا خم لئے
کھڑے ہیں۔ شراب جوش مار رہی ہے اور راہ گیروں کے لئے سبیل رکھی
ہوئی ہے ایک شخص اس میں سے قدح بھر کر صدالکار ہا ہے حئی علی
الراح والرحمان۔ یہ یو رحمت و رزق الہی کے پیالے پیو لیکن لوگوں
کی یہ بے پروائی ہے کہ کوئی ادھر رخ ہی نہیں کرتا اور ہماری صد پر
لبیک ہی نہیں کہتا کب تک آخر اس اندھیری کو بھری میں رہنا ہے
آخر ایک دن سب سامان اٹھا کر صحرائے عدم میں بستر لگائیں گے بیگانوں
سے خلاصی حاصل کرنے کی خوشی منائیں گے اور اپنے نشان کا علم میدان
ہا ہوتی ہیں نصب کریں گے اور اطراف عالم کو آراستہ پیراستہ کریں گے
اور جہاں اپنا لمجا دما وا اور جائے قرار ہے وہاں گھر بنائیں گے۔ اپنے
وقت کے خود مالک و سلطان ہوں گے۔ کچھ روحانی اشیا و روحانی عالم

بائندوں کو تحفہ دیں گے اور پھر اس سے آگے اور اونچے اڑیں گے۔ حتیٰ کہ ایک کے ساتھ ایک ہو جائیں گے یہاں تک کہ اپنا نشان بھی باقی نہ رہے گا خود ہی اپنی باتیں خود اپنے سے۔ اپنے ہی حال کی اپنے ہی نفس سے کریں والسلام۔

فائدہ (۱۸)

محبت الہی کے بیا نہیں

اللہ جل شانہ کا ہر حال میں شکر ہے آرام میں بھی تکلیف میں بھی۔ نرمی میں بھی سستی میں بھی اور سب تعریفیں ہر حال میں اسی کے لئے ہیں پھر ورونا محدود اس ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو جو تمام انبیاء کے سردار اور آپ کے اصحاب و اولاد و عترت پر۔

تمام اہل تحقیق کے سامنے یہ مسئلہ ہے کہ تمام کاموں میں سب سے بڑا کام اور تمام مقصودوں میں سب سے اہم مقصد محبت اللہ جل وعلیٰ ہے۔ محبت کے اسلوب کے اسباب و موجبات طرح طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک عقلمند آدمی یہ سوچتا ہے کہ جب کہ ہر شے فنا ہونے والی ہے تو عمر کو کس کام صرف کرنا چاہئے۔ سب سے بہتر اور عمدہ شے عبادت الہی ہے مگر اسے بھی فنا ہے۔ آج ایک آدمی نماز پڑھتا ہے بہترین طریقہ پر تمام شرائط پورے پورے ادا کرتا ہے۔ پڑھتا ہے۔ کئی قیامت کے روز سے اس نیکی کا پھیل ملے گا۔ لیکن نماز کہاں ہوگی؟ صرف درختہ خیال میں جنت انعام

۱۹۴۰ء تا ۱۹۴۱ء ہجری ۱۴۰۲ء تا ۱۴۰۳ء قمری ۱۳۶۰ء تا ۱۳۶۱ء قمری

واکرام کی جگہ ہے مشقت و تکلیف کی جگہ نہیں۔ وہاں یہ ریاضتیں کہاں اور اگر کوئی
پڑھ لکھتا تو جہاں اور بہت سی لذت و مرغوب اشیاء وہاں ہونگی لذت لینے کے لئے
وہاں ایک بیٹھے بھی ہونگی یعنی لذات میں اس کا بھی شمار ہو گا مگر ناز و نه ہونگی سب
اس کا یہ حال ہو گا تو اس جہاں کے اور اشیاء یعنی مال و جاہ و قوت و عیش و تنم
کا کیا ذکر لیکن محبت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو دوام ہے وہ رہے گی وہ ازلی وابدی
ہے۔ جب محبوب خود ازلی و ابدی ہے تو اس کی دوستی بھی ایسی ہوے پس
جس کو قلب سلیم عطا ہوا ہے وہ سب کو پس پشت ڈال کر صرف محبت الہی کی طرف
مُن کرے۔ حکیم شنائی فرماتے ہیں کہ حکمت و بہت کا یہی تقاضا ہے کہ سوائے اللہ
جل شانہ کے اور کسی کی طلب میں عمر عزیز صرف نہ لیجائے۔ ہاں ایسا ہی ہے
مگر میری بھی بات سن لو طالب جس میں محبت کا مادہ بھردیا گیا ہے اور عاشق
جو سوز و گداز عشق میں مبتلا ہے وہ دوسری ہی شے ہے وہ اس سب کے
پرے ہے اس کا باطن اس ذات قدسی و سبحوی کی طلب میں منہمک ہے
جو تہم وجودات کے پرے اور جملہ نسبت و اضافات کے ورے ہے نامی
مشفق یہ نصیحت فرماتے ہیں کہ اے حیض والی کے بچے کہاں مٹی کا ڈھیر اور
کہاں سب کا پالنے والا۔ کہتاں کچھرا در کہاں تمام جہانوں کا پروردگار اور اس
کی باتیں۔ تیری ہستی ہی کیا ہے اپنی جگہ پر قائم رہ اور خط بندگی کو درست کر
اور امیدوار رہ کہ کل تجھے بھی نجات مل جائے گی اور رحمت میں رہنے کو جگہ ملے گی
یہ غریب بھی سوچتا ہے کہ ہاں یہ لوگ نصیحت تو ٹھیک کر رہے ہیں۔ محبت
میں یک گونہ جنسیت چاہیے۔ مجھ میں اور اس میں کیا نسبت اس خط سے کہ
باز رکھ اور بس ناز و روزہ و تلاوت و غزلیں میں مشغول رہ۔ یہ سب بے بیعت
دل کی حالت اور ہی نظر آتی ہے۔ وہ اپنا گہرے

نہ چھوٹنا چاہتا ہے ۔
 دل راز عشق چند دلا مت کہم کہ رسیج این بت پرست کہنہ مسلمان نمی شود
 محمد حسینی اپنے دل میں کہتا ہے۔ کیا خوب۔ یہ گرفتار بلا تو میں ہی ہوں ۔
 محمد راز حال اوچہ پرسی گرفتارم گرفتارم گرفتار
 ایک بھنور میں پڑا ہوا ہوں۔ نہ کوئی شے ہے جسے ہاتھ سے پکڑوں اور نہ اتنی
 سکت ہے کہ کہیں بھاگ جاؤں۔ بس ایک شیخ کا دامن ہے جو کہ ہاتھ میں
 ہے۔ اس وقت تک یہی حال ہے۔ قد و دھرا ہو گیا ہے مگر دل ویسا ہی دلہ
 و شبقتہ ہے ۔

ندا غم برجہ گرد آخرا میں کار مراد دل والہ و مشوقہ خود کام
 پس اے برادر میری بات مانو کہ محبت الہی بھی کچھ ہے اور پوری پوری محبت
 اسی وقت ہوتی ہے جب کہ پہلے معرفت حاصل ہو چکی ہو۔ جو کچھ تیرے پاس
 ہے کچھ نہ رہیگا اگر کچھ عقل ہے تو عمر ضائع مت کر۔ کچھ وقت یاد الہی اور خدا
 کے کام میں بھی صرف کر۔ زن و فرزند اور مال و اسباب اور عیش و روزگاری
 فکر کیا تک۔ ایک شخص ایک حسین و جمیل عورت کی طرف گھور رہا تھا۔ عورت
 نے بغیر ہر ہو کر پوچھا میرے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے اور کیوں گھور رہا ہے اس نے
 کہا میں تیرا عاشق ہوں۔ عورت نے کہا دیکھو یہ پیچھے میری بہن ہے جو مجھ سے
 بہتر ہے۔ اس نے پیچھے منہ کر کے دیکھا۔ عورت نے سر پر ایک دھول رسید
 کی اور جھڑکی دی کہ اے مردک دعویٰ عشق کرتا ہے اور پھر یہ گمان کرتا ہے
 کہ مجھ سے بھی کوئی خوب تر ہے۔ ذرا سوچو تو سہی کہ جس روز تمہیں قبر میں لائیں گے
 اس وقت سوائے اس ذات واحد کے جو احد و صمد و ترو و فرض ہے اور
 بھی کوئی تمہارے ساتھ ہو گا ؟ کوئی نہیں۔ پس اے جو اغرو کچھ اس ذات کے

ساتھ بھی مشغول رہ جس کے سوا اور کوئی شے تیرے ساتھ نہ ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن آخری الفاظ کو یاد کر کہ الوفیق الاعلیٰ۔ اگر تجھ سے یہ نہیں ہو سکتا تو خیر کم سے کم جادۂ شریعت پر قائم رہ زمانہ اخیر ہے اولیاء اللہ گم ہو گئے ہیں اور طالبانِ حق بہت کم ہیں۔ تمام گناہوں سے توبہ کر و اس پر قائم رہو۔ ظاہری عبادت پر قائم رہنا ہی توبہ پر قائم رہنا ہے۔ والسلام

فائدہ (۱۹)

معرفت و محبت خدا عزوجل اور دنیا کی قدر

اس عالم کو عالم مجاز کہتے ہیں اور محجاز کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ یہ عالم محل جواز حقیقت ہے۔ عالم حقیقت سے ایک علاقہ خاص رکھتا ہے اور اسی کے بموجب اس کا وجود بھی ہے۔ مشہور ہے کہ المجاز قنطرة الحقیقة یعنی یہ عالم مجاز عالم حقیقت تک پہنچنے کا ایک پل ہے۔ اسی پل پر سے گذر کر وہاں پہنچتے ہیں۔ پھر اس عالم میں لذتیں ہیں جمال ہے اور کمال کی صورت ہے آدمی ان رکاوٹوں سے نہ رُکے۔ اور انکی طرف سے بے پردہ ہو کر چلا جائے تو انکا ہے کہ عالم حقیقت سے کچھ اس سے مل جائے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ محجاز بمعنی رہ گذر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی وہ گویا روگزر رہا ہے۔ ایک چلتا ہوا راستہ ہے۔ پھر کوئی اس پر چل کر اپنے گھر پہنچتا ہے۔ گھر کا وہ ہے تو نہ رہتا۔

آدمی کو ہر گز یہ کہ اس عالم کے خدایاں سے دور رہے۔ اور ان کی طرف سے توبہ کرے۔

ہے۔ سراب کو پانی سمجھنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے کیکن بائیں ہمہ بے ثباتی اس جہاں میں سب سے افضل شے کہتے ہیں کہ عبادت الہی اور علم ہے علم کے مراتب اعلیٰ ہیں۔ علم میں بھی افتاء و اجتہاد سب سے اعظم شے ہے مگر یہاں سے گذر جانے کے بعد نہ عبادت رہتی ہے اور نہ علم۔ صرف اس کا اثر اور ثواب رہ جاتا ہے جس کے بدلے جنت ملتی ہے۔ پس یہ افضل شے بھی فانی اور زائل شدنی ہوئی۔ اس شے کے بعد تعبد کا مرتبہ ہے۔ اس میں صلوٰۃ یعنی نماز سب سے بہتر ہے۔ اگر کوئی پوری پوری شرائط سے اسے ادا کرے تو خداے عزوجل اس کے اخلاص کے بموجب قبول فرماتا اور ثواب عطا فرماتا ہے۔ حور و قصور جنت کا ملنا اور دوزخ سے نجات اس کا ثمرہ ہے۔ لیکن مرنے کے بعد پھر نماز نماز نہیں رہتی اس لئے کہ دوسرا عالم جس میں بندہ منتقل ہوتا ہے انعام و آرام کی جگہ ہے نہ کہ مشقت و تکلیف کی۔ پس جب یہ چیزیں سب کے سب سایہ کی طرح زائل ہو جانے والی ہیں تو پھر کس چیز کی طرف متوجہ ہونا چاہیے ایسی جیسے ثبات و قیام نصیب ہو۔ ایسی جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے جب تک تم اس عالم میں رہو تمہارے ساتھ ہی اس عالم میں رہے اور جب تم اس عالم سے جاؤ تو بھی وہ ساتھ ہی ساتھ واپس رہے۔ جب تک قبر میں رہو وہ بھی تمہارے ساتھ قبر میں رہے اور جب قیامت میں اٹھو تو وہ بھی تمہارے ساتھ اٹھے۔ یہ چیز بس معرفت و محبت خداے جل و علی ہے محمدؐ جی کا کہنا مانو اور ان دو چیزوں کے واسطے تمام دوسری چیزیں سے دست بردار ہو جاؤ۔ انہیں نہ زوال۔ نہ فنا۔ اگر ان دونوں میں سے کچھ بھی تمہیں یہاں مل گیا تو بس تم اللہ کے ساتھ رہ کر غنی اور تمام ماسوا سے مستغنی ہو گئے۔ جتنی نبی اور ولی یہاں سے گئے سب اس لحاظ

سے ہیشان گئے ہیں کہ افسوس ہم نے اس دنیا کی قدر نہ جانی۔ ذات پاک و خرقہ شیخ کی قسم اس جہاں میں ایسی نقدِ نعمت ہے کہ اگر محرموں کو حقیقت حال معلوم ہو جائے تو اپنے جگر خون کر دیں اور اپنے تئیں خائب و خاسر جانیں۔ حمیت و ہمت تو یہ کہتی ہے کہ میں پردہ اٹھا دوں اور حقیقت کھول کر رکھ دوں لیکن واسطہ تقدیر الہی بیچ میں آ جاتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ نصیحت کرو خیر خواہی کرو۔ علم سکھاؤ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جو کوئی اس راہ میں آئے گا اور تمام شروط کے ساتھ طلب و سلوک میں قدم اٹھائے گا اس کے لئے اس کی حیثیت کے مطابق ہم ان پردوں کو اٹھاتے جائیں گے ورنہ ہماری مہر لگی ہوئی ہے اسے کوئی توڑ نہیں سکتا۔ ختم اللہ علی قلوبہم اس کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ کافروں کے دلوں پر جو غیر خدا کو عبادت میں شریک کرتے ہیں۔ مہر لگا دی گئی ہے چنانچہ اسی حال پر وہ مرتے ہیں۔ دوم یہ ہے کہ بعض مومنوں پر مہر لگا دی گئی ہے کہ وہ اس اعتقاد پر جم گئے ہیں کہ اس جہاں میں الہیات سے کچھ نہیں نصیب نہیں ہو سکتا اسی عقیدہ پر رہتے ہیں اور اسی پر لوگوں کو بلاتے ہیں اور اسے لبتہ فی اللہ تصور کرتے ہیں۔ ان علمائے ظاہر و خود بین فقیہوں پر افسوس ہے

اے دوستو اے عزیزو۔ خدائے عز و جل کے کرم سے تمہارے پاس

سب چیزیں ہیں۔ ہاتھ پاؤں، زن و فرزند سب ہی کچھ ہیں۔ تم کہتے ہو کہ سب کچھ تو ہے ایک شئی نہ ہونہ سہی۔ خدا کے لئے ذرا استاد ابو القاسم قشیریؒ کی یہ بات سنو وہ کہتے ہیں کہ آیت فمن شرح الله صدره فیہا السلام
فہو علی نور من ربہ فویل للقاسیة قلوبہم من ذکر اللہ
کیا وہ شخص جس کا بہر خدا نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے اور وہ اپنے پروردگار

کی بھیجی ہوئی روشنی پر چلتا ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو کفر کی تاریکیوں
 میں پڑا ہے۔ منوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل بادی خدا سے غافل ہو کر سخت
 ہو گئے ہیں (جب نازل ہوئی تو صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرح
 صدر کے معنی پوچھے جس کا قرآن میں یوں ذکر فرمایا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا
 کہ وہ ایک نور ہے جو بندہ مومن کے قلب میں ڈال دیا جاتا ہے۔ صحابہ نے پوچھا
 یا رسول اللہ اس نور کی علامات کیا ہیں آپ نے ارشاد فرمایا التجانی عن دار الخرد
 وانا بآیة الی دار الخرد والاستعداد للموت قبل نزول یعنی اس نور
 کے گھر سے اعراض کرنا اور اس میں دل نہ لگانا اور ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے
 گھر کی طرف رجوع کرنا اور موت آنے کے پہلے اس کے لئے تیاری کر لینا۔
 اس قدر لکھ کر استاد ابوالقاسم تو بیخ فرماتے ہیں کہ وہ نور جو بارگاہ حق سچا
 تعالیٰ سے آتا ہے وہ نور لوامع ہے جو علم کے تاروں سے چاندنی چھٹکتا ہے
 پھر نور طالع ہے جو اسرار کے فہم میں آنے کے بعد دل کو منور کرتا ہے اور
 ادراک و فہم کے ساتھ پہنچتا تو انگن ہوتا ہے۔ اس کے بعد نور لوامع ہے جو
 یقین کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر نور مکاشفہ ہے جو کلی صفات سے ظاہر
 ہوتا ہے۔ اس کے بعد نور مشاہدہ ہے جو نور ذات کے ساتھ روشنی
 ڈالتا ہے۔ پس اے مرد نادان تو کیوں غافل سو رہا ہے۔ راستہ
 بھٹک کر اس پر خوش ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں برسرِ راہ ہوں اس
 اگر یہ نعمت نصیب ہو جائے تو زہے قسمت بڑی نعمت ملی ورنہ اس کام
 میں اگر سر بھی جاتا رہے تو کچھ پروا نہیں۔ اس کے بعد نور شگرت ہے جو
 شخص کا ایک مقصد و مطلب ہوتا ہے۔ اس کے بعد نور فہم ہے جو
 خدا سے عز و جل ہے تو نہ ہے کیا۔ انبیاء و اولیاء کے لئے ہے۔

اس قدر بس کافی ہے۔ والسلام

فائدہ (۲۰)

ترک ہوائے نفس میں

کوئی شخص عدلے عروج و عل کا راستہ اس وقت تک طے نہیں کر سکا ہے جب تک کہ اپنی ہستی و خواہشات میں گرفتار رہا ہے۔ جب ان سے نجات حاصل کی تب وصال محبوب کی راہ ملی ہے جو شخص اس مقصد کسی ایک کام میں مستغرق رہا وہی ایک اعتبار سے اپنی خواہشات ہستی سے چند قدم پیچھے ہٹا ہے۔ اور اس راہ میں چند قدم آگے بڑھا ہے۔ مگر ایک شخص ہے کہ اکثر اوقات بہترین احوال میں صرف کرتا ہے۔ اس کے حق میں اصطلاح صوفیہ کے بموجب ہوائے ہستی سے باہر آنا اس وقت تک نہ کہا جائیگا جب تک کہ وہ بھی نہیں بلکہ حقیقی طور پر اس گرفتاری سے باہر نہ نکل آئے اور یہ بات اس وقت تک نہیں سمجھتی جب تک کہ کسی رہبر کی پیروی اس نے نہ کی ہو اور اس کے حکم پر نہ چلا ہو میرے خواجہ فرما کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو بار پیدا نہیں ہوا وہ ہرگز آسمانوں اور زمینوں کے ملکوت میں ارباب نہیں ہو سکتا۔ یہ دو ولادت درحقیقت یہ ہیں۔ ایک طبعی۔ دوسرے حقیقی۔ طبعی وہ ہے جو انسان کی

اخذ از مکتوب (۳۳) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہما تبہ بعض مریدان چندریکا و کالپی۔
عہ حضرت خواجہ غنی الدین محمود اودھیؒ۔

عادت جاریہ ہے۔ اور حقیقی وہ ہے جس کو اس طرح سمجھو یعنی انسان بوجہ اس کے کہ وہ بھی ایک حیوان ہے اور حیوانیت کے جذبات مثلاً غضب و غصہ و شہوات نفسانی وغیرہ وغیرہ جو جانوروں کے صفات ہیں اس میں بھی پیدا کئے گئے ہر اسکے لئے انکو روکنا۔ عدا عدال میں رکھنا اور نفس کے لئے انہیں ترک مطلق کر کے خدا کے لئے حسب ضرورت کام میں لانا ان صفات حیوانی سے باہر آنا ہے۔ یہی ولادت حقیقی ہے۔ جب یہ ولادت نصیب ہوتی ہے تب خدا سے جل و علی کا وہ لطف جو اخص خواص کے ساتھ مخصوص ہے اس پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔

تمہیں جو حسن عطا کیا گیا ہے اس میں ایک حسن صورت ہے اور ایک حسن معنی۔ حسن صورت کو تم جانتے ہی ہو مگر حسن معنی اس وقت تک چلو کہ نہیں ہوتا جب تک کہ حسن صورت سے قطع نظر ملکوتی صفات بھی تم میں نہ ہوں جتنی حیوانی صفتیں ہیں وہ سب زائل ہو گئی ہوں اور ملکوتی صفات باقی رہ گئی ہوں جب تک چھلکا دور نہیں کیا جاتا مغز نہیں ہاتھ آتا۔ صفات حیوانی پورے کے مانند ہیں اور صفات ملکوتی مغز کے مانند اس لئے حیوانیت کو دور کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

ہر چیز کے خلاصہ کو ملکوت کہتے ہیں کہ ملکوت کل شئی باطنہ یعنی ہر شے کا باطن اس کا ملکوت کہلاتا ہے۔ ولادت منوی سے اسے ملکوت کی راہ ملتی ہے یعنی جب تک کہ آدمی خیس اور ذلیل خواہشات کو ترک کر کے صفات حسنہ نہیں پیدا کرتا آسمانوں اور زمینوں کے خلاصہ تک جو ان کا باطن اور سر ہے رسائی نہیں ہوتی حدیث شریف میں ہے کہ لولا الشیاطین یہومون۔ یرمون حول قلب بنی آدم لینی طوا

الی ملکوت السموت یعنی اگر شیاطین انسان کے قلب میں خطرات اور رکیک ارادے نہ ڈالتے رہتے تو وہ آسمانوں کے خلاصہ اور باطن کو دیکھ سکتا خطرات وہو جس نفسانی خواہشات اور حیوانی آرزوؤں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ان خواہشات اور آرزوؤں کے آدمی پیچھے نہ پڑے تو شیطان و نفس کی پیروی سے نجات حاصل کر سکتا ہے اور آسمانوں کا باطن اسے نظر آسکتا ہے اور اپنی حقیقت سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم یعنی اے ایمان والو اپنے نفس سے آگاہ و خبردار رہو! کے یہی معنی ہیں۔ بہر حال نہ تم سے باہر کوئی کام ہے اور نہ تمہارے سوا کوئی دوسرا یا رہے۔ تم اپنے آپ کو کسب کرو۔ اور ہر شے کو اپنے ہی ساتھ اور اپنے ہی اندر تلاش کرو۔ شرط طلب تمہیں اوپر بتادی گئی ہے یعنی ہوائے نفسانی سے نجات حاصل کرنا اور مرادِ نفسانی کو ترک کرنا جب تک کہ یہ شرط جو مطلوب ہے پوری نہ ہوگی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ حیوانوں اور انسانوں میں یہی فرق ہے۔ انسان میں خدادانی۔ خدا شناسی۔ خدا پرستی اور خدا بینی ہونی چاہیے۔ ورنہ وہ دوپاؤں کا ایک جانور کہا جائے گا۔ انسان کو احسن تقویم سے نسبت آئے ہوئی گئی ہے کہ اسے عبادت و معرفت خاص حاصل ہوئی ہے۔ اس میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

اب تم بتاؤ کہ کس کام میں عمر بسر کر رہے ہو۔ چاہو تو خواہو مرادِ مروا در مشر مسار رہو۔ آخر اپنے تئیں کیوں نقصان میں رکھتے ہو! اچھا پانی چھوڑ کر گدلا پانی پی رہے ہو۔ قبول و وجدان کے بعد اب عمر و محی اور خسران میں پڑ گئے ہو۔ ع ترا ممکن چنین دوست تو از سید ولتی غافل

اس قدر عمر بیکار گزر گئی۔ نفس کی خدمت جو کرتے رہے اس سے کیا نقد نصیب ہوا۔ آج سب کچھ تمہارے لئے ممکن اور قریب حصول ہے کل یہ بات نہ ہوگی۔ جس قدر ہو سکے تمہیں خدائے عز و جل کے ساتھ مشغول رہنا چاہیے مگر تم ہو کہ اس نعمت سے محرومی پر قانع ہو۔ کیا اچھا ہو کہ ایک رذیل و شنیع چیز کو چھوڑ کر لطیف و شریف چیز اختیار کر لو۔ تجارت میں بس نفع ہی نفع ہے۔

فائدہ (۲۱)

سلوک و توجہ پر تخلیہ و تجلیہ کے بنیاد نہیں
 سلوک کی بنیاد تخلیہ و تجلیہ پر ہے۔ تخلیہ سے مراد ہے۔ اللہ جل شانہ کے سوا اور سب طرف سے دل کو ہٹالینا اور تجلیہ سے مراد ہے نفس کا تزکیہ اور جلا۔ توجہ نام کے ساتھ اللہ جل شانہ کی طرف متوجہ ہونے اور نفس کو طرح طرح کی عبادتوں میں مشغول رکھنے سے جلانے باطن حاصل ہوتی ہے جس نے یہ دو نعمتیں پالیں اسے دونوں جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں خدائے عز و جل تک جو لوگ پہنچے ہیں وہ ہوائے نفس کے خلاف عمل کرنے۔ اللہ کی یاد میں راتوں کو جاگنے۔ دن میں روزے رکھنے اور کھانے پینے میں کمی کرنے اور دوام متوجہ رہنے سے اس مرتبہ پہنچے ہیں۔ اس نعمت کے حصول کے لئے پیر کی توجہ کی ضرورت ہے۔ ہم سے جو میر نے فرمایا ہم اس پہ چلے اور ان کی اقتدا کی برکت سے فضلا

الہی ہمارے شامل حال ہوا اور تمام مرادیں مل گئیں۔ یہ ایک کلیہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں جزیات کو اسی پر تطبیق دے لو۔ جہاں ہوائے نفس ہوتا ہے ترک کر دو جہاں کوئی آرزو ہوائے نظر سے دور کر دو۔ دیکھو تو پھر کیا کیا تھیں نصیب ہوتی ہیں۔

تخلیہ میں جہاں اعراض عاصوی اللہ شرط ہے اس سے مراد تمام مال و منال جاہ و جلال عز و کمال۔ فرو و قار۔ ہوا و نوال۔ افتقار و خفا وغیرہ ہیں سب لیا وہ ایک کلیہ ہے اس کی تفصیل ہر شخص خود سمجھ لیا کرتا ہے اسی طرح تخلیہ بھی ایک کلی کلمہ ہے جس میں تہذیب اخلاق۔ اعتدال غضب و غصہ شہوت و اکل و شرب سب آگیا۔ غصہ اگر آئے تو دینی امر میں جیسے کہ حضرت علی کریم اللہ وجہہ کی لڑائی میں شان ہوتی تھی اعتدال شہوت سے اگر یہ نیت ہو کہ نکاح سے دفع تعلق و تشویش کیا جائے یا ولد صالح کی توقع کی جائے تو اس کا رنج بھی بدل جاتا ہے اور برائی سے نیکی کی طرف آ جاتا ہے۔ کھانے پینے میں اعتدال کے معنی یہ ہیں کہ صرف اس قدر کھائے جو کہ جسم کو قائم رکھے اور صحت و تندرستی کے لئے ضروری ہو اور قلب میں اضطراب نہ پیدا ہو۔ سونے میں اعتدال کے معنی یہ ہیں کہ تمام رات میں ایک ریح سوئے۔ ایک ریح نماز و تلاوت و اوراد کے لئے رکھے۔ باقی حصہ ذکر و مراقبہ میں گزارے۔ اعتدال اس حد تک رکھے جس قدر کہ اس کی ہمت و طاقت ہو۔ اعتدال حرص سے مراد ہے صرف اس قدر رعایت کرنا کہ طاعت و عبادت سے جی نہ گھبرا جائے خاموش رہنا اور زیادہ باتیں نہ کرنا بہتر ہے۔ اپنے اس حال کو دو سر درجہ سمجھ کر نہ پھرے۔ کلام اتنا کرے جس قدر کہ ضرورت بشری کے لئے لازم ہے۔ عکاز دوسے مراد ہیں صحیح چلی کی سہا تین چلی نارو بھی خواہشات پر ہوا اور ہوا ہوس انکی ہنیا د

ہو۔ تلامذتِ کلام مجید و اواراد وظائف میں مشغول رہنے سے خود بخود گپشپ میں کمی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا فی اللہ نصیحت کرنے میں مضائقہ نہیں۔ اگر ان حکایتوں سے جو دل اپنے خیال میں رستا رہتا ہے۔ دل کو نشاط اور جوشی معلوم ہو تو تحقیق جانو کہ حق تمہارا یار ہے اور اس کے علم نفسی میں جس میں تحویل و تغیر نہیں تم سعید ہو اور اگر اہمال و سستی۔ تضرع اوقات پر از مندی و قناعت اور عبادتوں سے محرومی ہے تو بس سمجھو کہ نقصان و گمراہی و شقاوت ہے۔ خدا سے عز و جل اس سے پناہ میں رکھے۔ بہر حال جس عبادت میں کہ دل کو متوجہ اور خوش پاؤ اور دل میں گمراہ نہ پڑے اسے کرتے رہو۔ پیر کی توجہ کے ساتھ۔ اوراد و وظائف کی پابندی کے ساتھ رات دن آگے پیچھے یا حق میں لگے رہو اور بیندگانِ الہی کے ساتھ لطف و مہربانی۔ ان کے ساتھ بنی کرنا۔ اور عام و خاص سب کے ساتھ احسان کرنا۔ چھوٹے بڑے عظیم و حقیر۔ بعید و قریب۔ غلام و کثیر۔ سب کے جفا مہنا اور بدلہ نہ لینا۔ انکی ایذا دہی پر صبر کرنا اصلی کام ہے۔

نصیحت ہیں است جان بزرگ کہ اوقات خلل مکن بتوانی

اے عزیزِ خواجہ ہو یا سلطان۔ گدا ہو یا دانشاؤ۔ غلام ہو یا آقا۔ عالم ہو یا جاہل۔ فقیہ ہو یا صوفی۔ اگر یہ دو صفتیں یعنی تجلیہ و تجلیہ تم میں ہیں تو دونوں جہاں کی نیک بخشی تمہارے نصیب میں ہے۔ نفس کو منہیات شرع سے پاک رکھنا۔ اور دل کو یا حق تعالیٰ میں مشغول رکھنا بھی ترکیب نفس اور توجہ تام ہے۔ یا در کھوپیر کی یا دبحی ضروری ہے جو یا حق میں معین ہوتی ہے بلکہ بغیر یا دپیر کے یا حق حاصل ہی نہیں ہوتی کیونکہ یا دپیر ایک سیرھی ہے جو مقصود یعنی یا حق تک پہنچاتی ہے۔ جس شخص میں ان

دو صفتوں میں سے کوئی صفت نہیں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔
یہ پانچ صورتیں یاد کر لو یعنی سورہ یسین - سورہ نوح - سورہ فتح
سورہ واقفہ اور سورہ ملک روز پڑھ لیا کرو اور بستر خواب پر جانے کے
قبل یا نسو مرتبہ یہ درود شریف اللہم صل علی محمد عبدک و
رسولک و نبیک و حبیبک و علی آلہ اور اسی قدر سورہ اخلاص
پڑھ لیا کرو۔ اس کے بعد پلنگ پر مقدم رکھو۔ تجدید بیعت جس طرح
پر کہ بیان کیا گیا ہے کر لیا کرو اور اس کی بڑی قدر کرو اور ایک لمحہ
کے لئے بھی یاد پیر سے خالی نہ رہو اور تمام دینی اور دنیاوی امور
میں پیر کی یاد مقیم رکھو۔ یہی سب کچھ ہے۔ باقی سب بیکار ہے۔
یہ چند سطرچ میں نے لکھی ہیں اچھی طرح پڑھو۔ جو کوئی اپنی وسعت
و سمیت مطابق ہمارے کہے پر عمل کرتا رہے گا۔ وہ یقیناً محروم نہ رہیگا
خبردارنا امید مت ہونا اور یہ نہ سمجھنا کہ ہم سے یہ نہیں ہو سکتا یہ
بدگمانی اچھی نہیں۔ سوائے کفار کے اور کوئی رحمت الہی سے مایوس
نہیں ہوتا۔ پیر کا دامن تھامو۔ ہر کام میں اسے پیشوا بناؤ جو علم و
اس پر عمل کرو جہاں لے جائے جاؤ۔ چند ہی مدت میں ملکوت و جبروت
ولاہوت سب کے مالک ہو جاؤ گے۔ اگر فرض کرو کہ تم میں اس حد
تک قابلیت نہیں ہے بارے فائدے سے خالی نہ رہو گے۔ اگر بیمار
کہنے پر عمل کرو گے تو کچھ کمی نہ ہوگی اور بالآخر مقصود تک پہنچ جاؤ گے
تم کیوں دور دور بھٹکتے پھرتے ہو اور اپنی مفروضہ محرومی پر راضی
ہو گئے ہو۔

افسوس کہ ہاتھ میں جام ہے اور توبہ تیار ہے معشوقہ تیرے

ساتھ ہے اور تو بھولا ہوا ہے۔ اے برادر اس راہ میں کوئی نقصان نہیں جس نے اس میں زیان اٹھایا اس نے بھی تمام منافعوں پر صد ہزار شرف و بزرگی حاصل کی۔ اے نادان تجھے کیا اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ منہشین خلیل اللہ اور ہم کاسہ کلیم اللہ اور ہم ذاتوے روح اللہ اور قدم بہ قدم حبیب اللہ ہو۔ اے عزیز خم جوش مار رہا ہے اور راستہ چلنے والوں کے لئے رہگزر پر سبیل لگا دی گئی ہے اور ساقی غیب ہاتھ میں قدح لے کر بلند آواز سے صدا دے رہا ہے کہ **حی علی الروح والروحان حی علی الذوق والوجدان** لوگو آؤ اور حیرت و رزق الہی اور ذوق الہی اور ذوق و وجدان لاتنا ہی کے پیالے پیو۔ مگر حیرت ہے کہ راہ چلنے والے اُدھر رخ ہی نہیں کرتے اور اپنی جہاں پر قناعت کئے ہوئے ہیں۔

فائدہ (۲۲)

صراطِ مستقیم پر چلتے اور فراغِ دل سے الہی کرنے میں

اے عزیز ایک شخص سر راہ کھڑا ہوا ہے تاکہ راستہ بتائے۔ ایک راستہ دائیں طرف جاتا ہے اور دوسرا بائیں طرف لوگ ہیں کہ جوق در جوق بائیں طرف چلے جا رہے ہیں۔ یہ مرد فریاد کر رہا ہے۔ اے غفلہ مندو جس راستہ پر تم جا رہے ہو یہ خراب و خطرناک ہے جو اس طرف سے گیا ہے سلامتی کے ساتھ کبھی منزل پر نہیں پہنچا اور درمیانِ ماخوذ از کتابت نمبر ۳۶-۳۷-۳۸ خواجہ بندہ نواز گیسو داز رضی اللہ تعالیٰ بجا نب ملک داد و خان افغان رقطہ خان و جمال خان۔

ہی میں ہلاک ہو گیا اور خواری و زاری کے ساتھ جان دی ہے۔ یہ ہوا
راستہ جو دائیں طرف ہے امن و امان و راحت و فراغت کا راستہ ہے
اس میں سلامتی اور نفع ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ لوگ اس شخص کو سچا
تو سمجھتے ہیں اور اس پر ایمان بھی رکھتے ہیں۔ مگر بایں ہمہ ٹھنڈی سیسپا
بھر رہے ہیں اور اسی بائیں طرف والے راستہ پر جو خطرناک ہے چلے گئے
ہیں۔ یہ پیچا رہا راستہ بتانے والا تہا کھڑا سمجھا رہا ہے مگر کوئی اس کے
کہنے پر عمل نہیں کرتا۔

اے میرے دوستو ذرا سوچو تو یہی کہ ان دونوں میں سے تم کس
جماعت میں ہو۔ بائیں طرف جانے والے ایمان رکھتے ہیں۔ جزائے
عمل کے قابل ہیں بعث و نشر پر انہیں اقرار ہے لیکن پھر بھی ادھر جا کر
ہیں جہاں نشانہ ملامت نہیں گئے اور بعد مطلوب اور ذلت و خواری
میں گرفتار ہوں گے۔ شاید یہ سب سوچ کر سیدھے راستہ پر آجائیں اور
ہو اپرستی سے باز آکر خدا پرستی بالآخر حراقتیار کریں۔ وہ دن ضرور
آنے والا ہے کہ اُس روز اپنے کئے پر سب پشیمان ہونگے مگر اس سے
کچھ اُس وقت حاصل نہ ہوگا۔

پانچ باتوں کو پانچ باتوں کے قبل غنیمت سمجھو۔ ان میں سے ایک
فراغت بھی ہے جو آج نصیب ہے۔ کل ممکن ہے کہ نہ رہے۔ کوئی
نبی و ولی نہیں ہے جو موت کے وقت پشیمان نہ رہا ہو کہ ہائے ہم نے
اس زندگی کو غنیمت نہ سمجھا اور اس کی قدر نہ جانی۔

جس حال میں ہو رہو۔ جہاں ہو وہیں رہو مگر اک پاک نفس کے

معنی جو ان کو پُر حالیہ کے قبل۔ تندرستی کو بیماری کے قبل۔ تو نگرانی کو محتاجی کے قبل
فراموشی کو مشغولی کے قبل اور زندگی کو موت کے قبل غنیمت جانو ۱۴

ساتھ یا خدا کے غرور جل میں مشغول رہو اگر یہ بات تمہیں نصیب ہو جائے تو سمجھ لو
کہ تمام سعادت مندیاں اور نیک سختیاں تمہیں مل گئیں۔ حق سبحانہ تعالیٰ ایسی
سعادت جس کا مبداء وہی ہوا اور منتہی بھی وہی ہمیں تمہیں نصیب کرے والسلام

فائدہ (۲۳)

عمل کرنے اور مشغول بخدا رہنے کے بیانیں

تقدیر الہی کا قلم جاری ہے اور قضا الہی کی زبان گویا ہے کہ سعید
وہی ہے جو اہل کے پیٹ سے سعید پیدا ہوا اور شقی وہ ہے جو اہل کے پیٹ
سے شقی پیدا ہوا۔ یعنی بچہ ابھی شکم مادر ہی میں تھا کہ قضا و قدر نے لکھ دیا
یہ شقی ہے اور یہ سعید السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من
مشقی فی بطن امہ بطن ام کے دو معنی لئے گئے ہیں ایک ماں کا پیٹ دوسرے
ام الکتاب جس سے مراد ہے اللہ جل شانہ کا علم نفسی۔ اول الذکر معنی لئے
جائیں تو یہ حدیث تائید کرتی ہے اکتب الاجل والمرئق داندہ
شقی وسعید یعنی فرشتہ کو یہ فرمان ہوا کہ بندہ کی عمر۔ رزق نیکو بخشی اور بد بخشی
سب لکھ اور اگر ام الکتاب مراد ہے تو یہ آیت ہے یحییٰ اللہ ما یشاء
وینبت دعندہ اُم الکتاب ام الکتاب سے یہاں مراد علم نفسی
ہے جس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا اور اللہ جل شانہ جس شے کو محفوظ
یا قائم رکھتا ہے اسے علم نفسی کے موجب رکھتا ہے غرض کہ جب صحابہ کو یہ
حال معلوم ہوا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ عمل کرنے سے آپ کیا فائدہ ہمارا
ماخوذ از مکتوب نمبر (۴) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہما بجاہ خواجہ محمد بوسنت

انجام تو لکھا ہی جا چکا ہے اسی پر بس بھروسہ رکھیں آپ نے فرمایا نہیں عمل کرو۔ کسی کو نہیں معلوم وہ شقی پیدا ہوا ہے یا سعید صرف عمل ہی سے ایک اشارہ ملتا ہے جس انجام پر بندہ پیدا کیا گیا ہے اسی کے مطابق اس سے عمل ہوں گے یعنی اگر سعید پیدا ہوا ہے تو اعمال سعادت کی اسے توفیق ہوگی بس عمل صالح ایک طور پر اس نتیجہ کے لئے ایک دلیل بن گیا کہ بندہ نیک بخت ہے اور اللہ جل شانہ کے علم نفسی میں اس کے لئے بڑا درجہ رکھا گیا ہے۔ لہذا عمل صالح کی ریس ہم سب کو کرنا چاہیے اور نفس کے ان تشویشناک شیطانی میں نہ پڑنا چاہیے کہ اگر خدا نیک عمل کی توفیق دیگا تو کریں گے ورنہ نہیں۔ یہ حق ہے کہ نیک کام توفیق الہی سے ہی ہوا کرتے ہیں۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ اگر تم اپنے دل میں ایک غم مستقل اور مضبوط ارادہ پاؤ اور اس طرف اہتمام کے ساتھ قصد بھی ہو اور دل بھی راغب اور خوش ہو کہ اللہ جل شانہ کی عبادت اور اعمال حسنة میں جس قدر ہو سکے کوشش کی جائے تو یہ حالت بتائے گی کہ تم کو توفیق نیک حاصل ہوئی اور تمہاری تقدیر کا لکھا کیا ہے اگر اس تحقیق کا اعتبار نہ کرو گے اور دل میں وہم اور شک لاؤ گے تو کبھی حقیقت کا راستہ نہیں مل سکتا۔ اپنے وجود کو طوفانِ نوح میں مت غرق کرو۔ اگر ہو سکتا ہے تو ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو کتنا افسوس ہو گا کہ اس جہاں سے تم چلے جاؤ اور تمہیں کوئی نعمت نہ ملے تو ایسا ہی ہے کہ سر میں تجارت کا سودا ہے اور سرمایہ کم ہو گیا ہے۔ سرمایہ کے فراہمی کے تو کوشش نہیں کی جاتی اور تجارت نہ کر سکنے کا غم ہے اسے برادرِ غافل اور یہ نعمت میٹھو۔ آخر خدا سے غرورِ عمل کے ساتھ کچھ مشغول رہنے میں کوئی نقصان ہے اگر اسوہ ہے

نقصان ہو تو قیامت میں میرا دامن پکڑنا۔ آؤ۔ اب بھی آجاؤ وقت باقی ہے
 دروازہ کھلا ہوا ہے۔ دربان بیکار اور مغرور ہے۔ کوئی روک ٹوک
 کرنے والا نہیں۔ رہ گزر کو عام بنا دیا گیا ہے۔ افسوس ہے کہ تو پس
 محروم ہے۔ امید ہے کہ مسلمان اس موقع سے فائدہ اٹھائیں گے اور
 مقصد حاصل کر لیں گے۔

فائدہ (۲۴)

مواہب الہی اور مشغولی و تقا کے بیانیہ

یاد رکھو کہ مواہب و عطایا کسب اور کمائی کے نتیجے ہوتے ہیں
 اگرچہ کمائی بھی ایک قسم کا عطیہ اور وہی شے ہے لیکن ظاہر صورت کو
 دیکھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ کسب عمل کرد اور جو کچھ حاصل ہوا اسے فضل اور
 نعمت الہی سمجھو جو خود دراصل ایک وہی شے ہے۔ صاف بات ہے
 کہ جو کوئی صابون استعمال کر کے کپڑے دھوئیگا اوسی کے کپڑے صاف
 ہوں گے۔ خدائے عزوجل نے باوجود اپنے ہاتھ میں ہر طرح کی قدرت
 رکھنے کے اس دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے عطا وہی کرتا ہے لیکن سبب
 کو ایک ذریعہ بنا دیا ہے کہ لوگ اسے اختیار کریں اور بیکار اور پابج
 نہ بن جائیں۔ طرح طرح کی نیکیاں کرنے اور عبادت الہی کی جو مختلف
 صورتیں ہیں انہیں اختیار کرنے سے تصفیہ دل ہوتا ہے اگر یہ نعمت
 لاخوذ از مکتوبات نمبر (۴۱-۴۲-۴۳-۴۴) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 مولانا غلام الدین گوالیری ثم کاپوری روانہ فرمائی ہے۔

تمہیں حاصل ہو جائے اور جملہ افکار و تعلقات و انہماک قلبی سب اللہ جل شانہ ہی کی طرف ہو جائیں تو کیا کہنا! ایسے شخص کو گویا سب سعادتیں حاصل ہو گئیں ہر ساعت کسی نہ کسی شے کا پیش خیمہ ہوتی ہے کل یوم ہوفی نشان۔ ہر شخص کی جد و کوشش اس کے حال کے مطابق ہوتی ہے اپنی تمہاری آرزو و تمنا تمہارے لئے باعث تفضیل اوقات و عہد و وقت ضائع مت کرو جس نے اپنا وقت کھو یا اس نے اپنے آپ کو کھو یا۔ تمہارے بال بچے اور آنے جانے والے دوست احباب راہ حق میں کسی طرح مزاحمت نہ ہونے چاہئیں کہیں تم اللہ جل شانہ کے مشغولی چھوڑ کر ان کے ساتھ مشغول و منہمک نہ ہو جاؤ دن کا کام دن ہی میں کرو۔ رات کا انتظار مت کرنا اور رات کا کام رات ہی میں کرو دن کا انتظار مت کرنا اور غیب سے جو ظہور میں آئے اس میں تشویش کو راہ ہرگز نہ دینا مگر یہ کہ اپنا وقت ضائع مت کرو۔ آنے جانے والوں۔ لانے۔ لے جانے والوں کو خدا کے سپرد کر دو اور اپنا وقت برباد کرنے سے بچو۔

نصیحت ہمیں است جان بڑا کہ اوقات ضائع کن تا توانی جو کچھ اس عالم سے رونما ہوا ہے پس پشت ڈال دو اور اپنے تئیں ایک تنکے سے زیادہ وزنی مت سمجھو اور خدا کے سامنے اپنے کو خوار و زار و گستہ و شکستہ تصور کرتے رہو۔

یاد رکھو کہ خلق اللہ سے دلو پوری طرح ہٹا لینا اور رب البریا سے دل لگانا تمام نعمتوں کا سرمایہ ہے اور اس کے فائدے بے انداز ہیں جب تک عمر و فاکرے اسی حال میں ہو اور آئندہ کے گونہ سے بھی مامور اللہ کی طرف نظر نہ کرنا۔ من کاہن یرجوہ اقباءہ و بطنہما، عجلانہ الخنا و الخنا

یشک بعبادۃ ربہ احدا۔

قاعدہ (۲۵)

محبت پیر و عشق و محبت کے بیان میں

حج بیت اللہ کرنے والوں کے لئے اس میں شک نہیں کہ بڑے درجے اور بڑا ثواب ہے مگر ذائقہ پیر رکھ کر دل کو رب بیت کے سپرد کرنا ایک ایسے بڑے شرف و فضل کی چیز ہے کہ مدلاج اس کے سامنے کچھ نہیں۔ یہ دل بیت المعمور ہے۔ یہ دل ظلمت و نور کے خالق کا گھر ہے۔ یہ دل ہر سرور کا سرور ہے۔ یہ دل اپنے سے مجبور اور ذاتِ حلہ سے متحد و محفوظ ہے۔ اے اللہ اپنے بندوں کو تو ہی اپنا راستہ دکھا اور معرفت ذات و صفات سے کچھ حصہ عطا فرما۔

مرید جس قدر پیر کے حضور میں رہے گا اسی قدر زیادہ اس پر علوم الہی کا شوق و ولولہ پیدا ہو گا اور عشق الہی کا اثر مکشوف و روشن ہو گا مجھ سے کوئی پوچھے کہ نیک بخت کون ہے تو میں کہوں گا وہ شخص جسے پیر جیسے نعمت نصیب ہوئی اور پیر کی محبت اس کے دل میں ڈالی گئی۔

اس طائفہ صوفیہ کے بعض مرید عشق کو ذات اور عاشق و معشوق کو اقتضائے ذات سمجھتے ہیں ایسا کہ خواہ عشق چاہے یا نہ چاہے۔ عاشق و معشوق دونوں اس سے دو چار ہوتے ہیں اس لئے ان کے نزدیک عشق

اخوار کتبیات (۲۵، ۲۹، ۵۰) خواجہ بندہ نواز رکنیہ سوار از رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجانب مولانا ابوالفتح غلام کا بیو کا دفاعی سیف الدین و مولانا نظام الدین کی کتبوات (۲۶، ۲۷، ۲۸) کا مضمون دیگر کتبوات میں آگیا ہے اس لئے انہیں ترک کر دیا گیا۔

کو موجب بالذات کہتے ہیں۔ بہر حال عشق ایک ایسا بادشاہ ہے جس نے سوائے ایک شکستہ خانہاں خراب دل کے اور کہیں رہنا پسند نہ کیا جہاں کوئی گرا پڑا۔ جلا بھنا۔ ٹوٹا پھوٹا اور سارا گھبر لوٹا لے گا وہیں اس سلطان عالم بے حیب کا مسکن لے گا ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدھا یعنی بادشاہ جب کسی قصبہ و قریہ میں داخل ہوتے ہیں تو اسے خراب ویرا کر دیتے ہیں یعنی جعلوا عرۃ اہلھا اذلہ اس کے بڑے لوگوں کو گرا کر خوار و ذلیل کر دیتے ہیں چنانچہ نفس ذلیل جسے کوئی عزت نہ تھی اور خوار و ذلیل خلیفہ ہے دیکھو کہ اسے کیا خلعت نصیب ہوتا ہے اور کس لباس سے آراستہ ہو کر ذلیل کے درجہ سے عروج کر کے وہ خلیل بن جاتا ہے اور اَنَا مَنَ اَهْوٰی وَمَنَ اَهْوٰی اَنَا کا نعرہ مارتا ہے اور انا الحق کہنے لگتا ہے اور اُدھر سے یہ حکم ہوتا ہے کہ عَلَیْکُمْ اَنْفُسِکُمْ یعنی تم پر اپنے نفس کا حق ہے۔ یہ بھی عجیب مجید ہے۔

مگر یہ نعمت اس وقت تک نہیں ملتی جب تک کہ توجہ تمام و تزکیہ نفس کی دولت ہاتھ نہ آئے۔ توجہ نام یعنی دل سے تمام خطرات خفا ہو جائیں اور وجود ذات کے سامنے حضوری اور جو مطلوب و مقصود ہے اس کا شہود و تصور میں ہو یا حقیقت میں متحقق ہو جائے۔ تزکیہ نفس یعنی جہاں تک ہو سکے نفس کو نامرغبات سے پاک و صاف کرو۔ اسے جتنا زیادہ صاف کرو گے اتنا ہی زیادہ لطیف ہوتا جائے گا۔ اگر یہ دو نعمتیں تمہارے دامن سے باندھ دی گئیں تو سمجھ لو کہ ہر قسم کی سعادت تمہیں مل گئی اور عین حقیقت کا عکس دل پر جلوہ فرمانے لگا ع ترا حکم چنیں دولت تو از بید ولتی عاقل

عالم لاموت کے عکس نے دل پر جو عالم ناسوت سے تعلق رکھتا ہے تجلی
فرمائی اور اس عکس کا عکس نفس پر پڑا۔ نفس شوخیاں کرنے لگا۔ اور
جَعَلُوا عِزَّةَ أَهْلِهَا آذِلَّةً کا مصداق نظر آیا یعنی روح تمام غرت و
جلالت اور مدح و ثناء کے باوجود جو اس کے حق میں ہے جب سلطان

عشق کے زردیں آئی تو کس قدر ذلیل و خوار ہو گئی ہے
تاہن نہ بری کہ بہت اس رشتہ دو تو مکیہ است ز اصل و فرع بگر تو کو

یہ گمان نہ کرنا کہ ایک یا دوسری کے یہ دو دھاگے ہیں نہیں بلکہ اگر خوب غور سے
دیکھو گے تو اصل و فرع دونوں لحاظ سے سب تمہیں ایک ہی دھاگہ نظر
آئے گا۔ اے بھائیو سچ کہتا ہوں کہ ہر چیز کہ اپنے آپ کو بھنور سے نکال
دریا کے کنارے لا ڈالتا ہوں مگر دریا طلام میں ہے اس کی ہر موج جو
سے ٹکڑکھاتی ہے تپا نیچے مار کر پھر غراب میں ڈال دیتی ہے۔ دیکھو
انت قلوبا بعد اذ ہدیتنا وھب لنا من لدنا ذک وحمۃ انک
پروردگار ہدایت دینے کے بعد اب ہمارے دلوں کو ڈلو
ڈول مت کر اور اپنے پاس سے ہم پر رحمت نازل فرما تو درحقیقت بڑا
بخشش و عطا فرمانے والا ہے۔ مختصر یہ کہ جو کچھ میں نے کہا وہی اصل کار
ہے جو کچھ تمہارے آگے آئے اس سے گذر جاؤ اور کوئی توجہ نہ کرو۔
مقصود اس کے بہت پر ہے

قائدہ (۲۶)

در بیان سلوک خدمت سلطان متعلقان

یہ وہ راہ ہے کہ جب تک روح اس قالب سے متعلق ہے ایک ماہ کیا ایک سال بلکہ ہزار سال میں بھی منزل پر نہیں پہنچ سکتے اگر میں نے یا تم نے ضعف و سستی کے ساتھ تھوڑی دیر کچھ کام کر لیا تو اس سے کیا ہوتا ہے۔ اس راہ میں جان عزیز خدا کرنی چاہیے۔ بہر حال جس کام میں ہو لگے رہو کوئی ہرج نہیں لیکن خدا سے عز و جل کے ساتھ ہر وقت مشغول اور اپنے مقصود کے دھن میں رہو۔

مراد اہل طریقت لباس ظاہر نیست کمز خدمت سلطان بہ بند و صوفی بابا متہیں بادشاہ کی نوکری۔ باپ کی خدمت اور متعلقین کے حقوق ادا کرنے ہیں اگر مہارادل خدا اور پیر کی طرف متوجہ رہے تو کوئی مضائقہ نہیں جو کچھ ہو کر و مگراں خلاف شرع مت کرنا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً تمہاری ترقی ہوتی رہے گی۔ البتہ جو کام میں نے کرنے کے لئے کہا ہے اس میں فرق نہ آئے۔ ملک اور بادشاہ کی خدمت یا باپ اور متعلقین کے حقوق کی رعایت۔ زن و فرزند کی خبر گیری۔ یہ سب کچھ ہی پھر بھی مقصود و مطلوب ضرور حاصل ہو گا۔ ہاں جلدی مت کرو۔ یہ راہ جلدی

اخوذ از کتب (۵۱) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ بجا نبی ملک عزیز الدین و ملک شہاب الدین ساکنان گلبرگہ ۱۲

طے کر نیکی نہیں ہے۔ بتدریج آہستہ آہستہ قطع ہوا کرتی ہے۔
 اندک اندک علم گرد و انگلی گویا شود قطرہ قطرہ جمع گردد انگلی دریا شود
 ابتداءے کاریں میں نے بھی اپنے شیخ قدس سرہ الغریہ سے عرض کیا تھا
 کہ اگر فرمان ہو تو پڑھنا لکھنا سب چھوڑ دوں اور فرمان شیخ کی تعمیل
 میں پوری طور پر لگ جاؤں۔ فرمایا نہیں۔ اس کی اجازت نہیں دی مگر
 ان کے حکم کے تعمیل کی برکت سے آخر کا وہی ہو کر رہا اور ہم اس راہ میں
 انجام کار غرق ہی ہو گئے۔ اس سنت و سیرت کے سوا تمہارے لئے بھی اور
 کوئی راستہ نہیں۔

قائدہ (۲۷)

قضاء الہی و رضا بہ قضا کے بیانیں

ایک حدیث قدسی ہے کہ ما ترددت فی امر کترددی فی
 قبض روح عبدی المومن یکرہ موتہ وانا اکرہ مساویہ
 لاکن جری التقدير علی ذلک ولا یدلہ۔ جتنا میں اپنے
 بندہ مومن کی روح کے قبض ہونے میں متردد رہا کسی میں نہ رہا وہ موت
 کو پسند نہیں کرتا ہے اور میں اس کی دشواری و ناخوشی نہیں پسند کرتا لیکن
 تقدیر یہی ہے اور اس کے سوائے کوئی چارہ نہیں۔ اس حدیث کو نقل
 کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اشد جل شانہ بھی اپنی حکمت باللہ سے بعض ایسے
 کام کرتا ہے جنہیں پسند نہیں فرماتا۔ اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ کفر و معصیت
 ماخوذ از مکتوب نمبر (۵۲) خواہ بندہ نواد گویہ، در ترقی الی بیان جان اعظم قدس

تخلف واردات اسی قسم کے دیگر کمروہات وجود میں آتی ہیں اور یہ سب قضا و
 قدر الہی سے اس لئے کہ علم الہی میں یہ ہے کہ یہ سب ظہور میں آئیں لیکن
 باوجود ان کے خالق ہونے کے اللہ تعالیٰ انہیں پسند نہیں کرتا دنیا میں کفر
 و معصیت زیادہ ہے اور اطاعت و ایمان کم۔ طاعت سے وہ خوش ہوتا
 ہے اور معصیت سے ناخوش مگر پھر بھی انہیں خلق فرماتا ہے اس لئے کہ اس
 میں اس کی بڑی حکمت ہے جب وہ ایسے امور بھی جو اسے ناپسند
 ہیں اور جن میں اس کی رضا نہیں اپنی حکمت کے تقاضے سے خلق فرماتا
 ہے تو پھر ہم اور تم کہاں رہے جو یہ خام طع کرین کہ جو کچھ ہمارے نزدیک
 اچھا ہے وہی اللہ جل شانہ ہمیشہ کرتا رہے جس میں ہماری رضا ہے
 وہی وجود میں آئے اور جس سے ہم کراہت کرتے اور ناپسند کرتے ہیں
 وہ ظہور میں نہ آئے۔ یہ ایک تمنائے محال اور فاسد گمان ہے اپنی
 کھوٹی پونجی جب وہ خود نہیں پسند کرتا تو دوسرے کی رضا جوئی کیا کرے گا
 پس جو رضائے الہی ہو اس پر سر رکھ دینا چاہیے۔ نفع ہو یا ضرر۔ خیر ہو
 یا شر۔ عقل مند آدمی ہوشیار اور صاحب فکر ہوتا ہے۔ اسے نامرضیات کے
 ظہور میں آنے سے رنج و الم کرنا نہ چاہیے اور سوائے صبر و خاموشی اور
 رضا بہ قضا کے اور کچھ دل میں لاتا نہ چاہیے۔

فائدہ (۲۸)

تھریں بر محبت الہی و مشاغل مردان و زنان

جاننا چاہیے کہ سب سے زیادہ اہم مطلب اور سب سے بڑا مقصد

اخذ از مکتوب نمبر (۵۳) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجانب قاضی علم الدین شیخ زادہ
 و دیگر یاران گجرات ۱۲

محبت خداوند غرورِ جبل ہے۔ عقلمند آدمی جس شے میں قیام نہیں رکھتا اور جس شے میں طلوع و زوال ہے یعنی بقا نہیں اس پر کبھی نگاہ بھی نہیں ڈالتا۔ مجھے نہیں معلوم کہ میرے احباب کس کام میں لگے ہوئے اور کس فکر میں مبتلا ہیں۔ یاد رکھو کہ جس شے میں ثبات نہیں اس سے دل کو اٹکانا مناسب نہیں۔ یہ دنیا ایک ایسی معشوقہ ہے جس میں کوئی مہر و وفا نہیں۔ اور خسرے کرنے اور ٹھکنے کے سوا اس کا کوئی اور کام نہیں۔ اس کا عاشق کبھی بامراد نہیں ہوتا۔

برگزر زیں سر اے غرورِ فریب در شکن زیں رباطِ مردم خوار
کلمبہ کا ندروں نحوای ماند سالِ عمرت چہ دہ چہ صد چہ ہزار
اے عزیزِ محبتِ الہی ایک گلزار ہے اگر ہو سکے تو اس میں سے کچھ پھول چن لو۔ ڈرتا ہوں کہ کہیں موت نہ آجائے اور اس گلزار کی خوشبو سے تمہارا دماغ خالی رہے۔ سو کیا رہے ہوا ٹھو سیدار ہو کچھ کام کر لو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بھی بیکار ہو جاں چہاں تک ہو سکے اس جہاں فانی سے کچھ حاصل کر لو جو عاقبت میں توشہ کا کام دے اور قیامت میں مراحم ربانی کا باعث ہو۔

مردوں کو میری نصیحت ہے کہ پانچ وقت جماعت سے نماز ادا کریں جمعہ کا غسل بلا عذر شرعی ناغہ نہ کریں اور مغرب کی نماز کے بعد تین سلام ادا تین کی چھ رکعتیں پڑھ لیا کریں جن میں سے ہر ایک میں تین تین بار قل ھو اللہ پڑھیں پھر دو رکعت نفل حفظِ ایمان کے لئے پڑھیں اس طرح پھر کہ ہر رکعت میں سات بار سورۃ اخلاص اور ایک ایک بار معوذتین پڑھ کر سلام پھریں پھر پڑھیں سورۃ لکھ کر تین بار یہ دعا مانگیں یا حی یا قیوم ربّی

علی الایمان۔ جب عشاء کی نماز پڑھ چکیں تو دو رکعتیں اور پڑھیں۔ سہرے میں ہفتہ تا تیرہ دس دس بار سورۃ اخلاص پڑھیں۔ جب سلام پھیریں تو ستر بار یا وہاب (صد پر زور دیکر پڑھیں) ہر ماہ میں ایام بیض کے روزے رکھا کرے۔ اگر اس قدر بھی کوئی نہ کر سکے تو پچھرونیوں کے مسلک میں قدم ہی نہ رکھے عقلمند آدمی کا یار یا تو اس کی بغل میں ہوتا ہے یا دریا پر اس کا سر ہوتا ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو وہ بیگانہ ہے۔

عورتوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ بلا قدر کے نماز نافعہ نہ کریں اور جو کچھ مردوں کو کرنے کے لئے کہا ہے یہ بھی کریں مگر نہزل و نہیان کے کوئی بات زبان سے نہ نکلے اور یا تو یا وہاب کا معمول رکھیں اور یا مستغفر اللہ کا جس کے شوہر ہو اُسے شوہر کی رضامندی حاصل کرنا ضرور ہے لونڈیوں باندیوں کو کام خراب کرنے یا چوری وغیرہ کرنے پر کوئی رنج و اذیت نہ دی جائے یا درکھو کہ جو کوئی ہمارے کہنے پر عمل نہ کرے گا وہ ہمارا نہیں۔

فائدہ (۲۹)

محبت الہی و قدر وقت اشتغال بہ ورا دیبا نہیں

عمر کی چند سانسیں جو باقی رہ گئی ہیں انھیں غنیمت سمجھو اور تعمیر حق سے جو آئی و فانی ہے دل کو ہٹا لو اور لوگوں سے ملنا جلنا کم کر دو۔
دانی کہ یارچہ گفتہ است امروز کہ ہر کہ جزا پرست از و دیدہ بدوز

اخذ از مکتوبات (۵۵-۵۶-۵۷-۵۸) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مولانا سید نصیر الدین و مولانا علم الدین و سید علاء الدین۔

لوگ سو رہے ہیں جب مریں گے تو بیدار ہوں گے۔ ہمیں تمہیں اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے اور اس کی طرف سے منہ پھیرنے اور غیر متعلق چیزوں میں وقت ضائع کرنے سے بچائے۔

یہ تو بتاؤ کہ کبھی تم پر الہیت کی چوٹ بھی پڑی ہے۔ کبھی تمہارے دل پر آفتابِ احدیت کے جمال کا بھی سایہ پڑا ہے یا نہیں۔ اگر یہ دولت نصیب ہوئی ہے تو بڑی نیک نیتی سمجھو اور ہمیں بھی اشارتاً کچھ لکھو تاکہ اس کی حقیقت معلوم ہو سکے اور اگر ایسا نہیں ہے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ایسا بھی ہو کر رہا ہے۔ آرام سے سوؤ۔ کھاؤ پیو اور بے غم رہو لیکن اگر تمہارے مطلوب میں شہودی داخل نہیں اور تمہیں کوئی درد طلب بھی نہیں تو افسوس ہے اور اگر درد طلب ہے تو آہ بھر گاہی کہاں گئی۔ ٹھنڈی سانسیں کہاں ہیں اور افسوس بھری آنکھ کہاں اور دل کی سبقراری کہاں ہے۔ دلیر سے یا تو وصل نصیب ہو جائے یا اس کے دروازے پر سردھرار ہے۔ لیکن اگر بندہ ہوائے نفس میں گرفتار رہے تو افسوس صد ہزار افسوس ہے

چہ بگوین می شتوی مخزور ہر دو عالم بدو مبادلہ کن
کیا یہ سودا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ بارے اگر صاف پانی پینے کو نہیں ملتا تو
پلچٹ ہی لے کر بیاسن مجھا لو۔ ہر حال وقت کی بہت قدر کرو
نصیحت ہمیں است جان بڑو کہ اوقات ضائع مکن تا توانی

جو کوئی صرف کھانے پینے اور سونے کا ہورہا وہ مقصود سے محروم رہا۔ ایک آدمی کسی عورت پر عاشق تھا لیکن خلوت نصیب نہیں ہو رہی تھی۔ ایک مرتبہ اس عورت نے کہا ابھی کہ شریکے وقتِ خلوت روز تمہاری طرف سے گزر رہی راہ میں میرا انتظار کرنا۔ غریب عاشق رات بھر نہ سو یا لیکن کمبختی دیکھو ٹھیک

جس وقت محبوبہ ادھر سے گزری اس جوان کو نیند آگئی۔ واویلا و مصیبتا
 درد اکہ آہ گرم زبیریم بہ سوخت تنہا نہ آہ گرم کہ دہمبائے سرد ہم
 اس شب کی صبح کو حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمہ اللہ فرما رہے تھے کسی
 نے پوچھا کہ حضور عشق و محبت کی علامت کیا ہے۔ فرمایا کہ جب دریا بے
 محبت جوش میں آئے اس وقت پوچھنا۔ غرض کہ محبت کی گفتگو شروع ہوئی
 اور شیخ علیہ الرحمۃ کو جوش آیا تو سائل نے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ محبت
 کی علامت یہ ہے کہ عاشق کو معشوق کے بغیر خواب و خور حرام ہو جائے۔
 جتنی مقدار خواب و خور میں گزارے گا اسی قدر محروم رہے گا۔ کل رات کا
 اس جوان کا واقعہ ہی دیکھو کہ اس نے تمام شب انتظار میں گزاری مگر
 جب محبوبہ کی سواری گزری تو اس وقت ذرا دیر کے لئے آنکھ جھپک گئی
 اور معشوقہ نکل گئی۔ اس کی محرومی دیکھو۔ جوان نے جو یہ سنا تو بے قرار
 ہو کر اٹھا پھر گرا اور جان نکل گئی۔ تمہاری غفلت کی تو یہ حالت ہے اور
 اس پر بڑی امیدیں باندھتے ہو۔ پانی پر مٹاؤ لسی سے کہیں کام چلتا ہے
 اس راہ میں تو جان دے دینا چاہیے۔

اندریں راہ اگرچہ آں نہ کنی دست و پائے زن زیاں کنی
 بلکہ جاں جاے وہ زیاں نہ کنی

الغرض یہ دنیا بے ثبات ہے اسے کوئی بقا نہیں۔ اگر ہو سکتا ہے
 تو کچھ نقد بنا کر گرہیں باندھ لو تا کہ اس زاد راہ کے مدد سے بارگاہِ معلیٰ تک
 پہنچ سکو۔

مختصر یہ کہ دونوں جہاں کی سعادت ان دو چیزوں میں ہے یہ نقد و
 ہیں انہیں حاصل کر یعنی (۱) پاکی نفس اور (۲) توجہ دل بحضرت حق

جسے یہ نعمتیں نصیب ہوئیں اسے اس بارگاہِ معلیٰ تک پہنچنے کے لئے زادِ راہ مل گیا۔ پس تمہیں لازم ہے کہ (الف) ایسے کام کرو جن سے اللہ اور رسول خوش ہوں (ب) ہمیشہ بندگانِ خدا کے ساتھ نیک معاملہ رکھو اور نیکی کرتے رہو (ج) ان پر احسان و اکرام کرنا اپنا پیشہ بنا لو اور (د) جو وظایف و وارداتِ ہم نے بتلائے ہیں انہیں کرتے رہو اور (ھ) خبردار بیماری ہو یا صحت۔ سفر ہو یا حضر اپنے کام میں کمی نہ کرنا۔ گو ان مکتوب میں مخاطب تم ہو مگر جو کوئی بھی مطالعہ کرے اور سمجھے ہمارا خطاب اسی سے ہے۔ والسلام۔

فائدہ (۳۰)

اتباعِ سنتِ نبویؐ پر طلبِ دیکے سہائیں

اگر انسان نے بشری خواہشات اور حظوظ سے تجاوز نہیں کیا اور حیوانی غذا کی حد سے باہر نہیں نکلتا تو اس میں اور دوسرے حیوانوں میں کوئی فرق نہیں۔ صورتِ شکل کے امتیاز سے کوئی حقیقی نتیجہ نہیں نکلتا۔ جو حظوظ تمہارے لئے ہیں اور جو نفسِ امارہ حکم کر رہا ہے ان کے سامنے سر تسلیم خم کرو ورنہ حال اور مال دونوں میں محروم ہی محروم رہو گے اور سوائے حسرت و افسوس کے اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ جب حال میں گدھے اور بیلوں کی خصلت سے تمہارا کام مطابق ہوا تو پھر مال

ماخذ از مکتوبات نمبر ۵۹-۶۰ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہما
منور و شیخ سعد الدین بیرگان حضرت فرید الدین گنج شکر ۱۲

میں ایسے ہی انجام کے سوا اور کیا نصیب ہو گا لیکن اللہ جل شانہ کی فضل و عنایت سے اگر صفات سیوجی و قدوسی کے جانشین، قلم اہل ہوئے تو اسوی نوع کی صفائی اور نزاہت نصیب ہوگی۔

ہر شخص کو اپنے نفس سے محاسبہ کرتے رہنا چاہیے۔ جتنا زیادہ کہ میں خود اپنے تئیں جانتا ہوں دوسرا مجھے نہیں جان سکتا۔ ذرا ہم سوچیں تو سہی کہ کیا جمع پونجی ہمارے پاس ہے۔ سودائے خام کی کونسی دیگ ہم بچا رہے ہیں۔ کہیں وہم و خیال سے تو ہم عشق بازی نہیں کر رہے ہیں۔ بیت اللہ ہمارا مقصد و اہداف ہے لیکن کہیں ہم نے گھورے پر تو مسجد نہیں بنائی۔ کہیں کھاری زمین میں تو ہم نے بیج نہیں ڈالے۔ یہ سب چنے اور نفس سے محاسبہ کرنے کے باتیں ہیں۔ توقع ہے کہ نفس کو پاک ترادے دل کو جو متوجہ بخدا ہو اسے اپنے آپ سے نزدیکیہ رکھو گے۔ خدا کرے تہذیبِ قربت نصیب ہو کہ فریادِ انا من اھوی من اھوی انا (یہی معشوق و عاشق دونوں بس ایک ہی ہیں) تمہاری زبان سے نکلنے لگے۔

مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ تم کس خیال میں ہو اپنے متعلق کس گمان، و غیش فہمی میں مبتلا ہو اور کس شے پر قرار ملا ہے تمہیں اس کی کوئی فکر ہی نہیں کہ کہیں یہ خوش فہمیاں مگر تو نہ ہوں۔

صاحبِ بصیرت۔ روشن دل اور دیدہ ور ہی لوگ جانتے ہیں کہ قل انما انا بشر مثلکم (میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں) میں کون سی حقیقت پہنچا رہا ہوں۔ امتیاز کی صورتیں اور ہوتی ہیں اور اشتراک کے کچھ اور۔ شیخ فرید الدینؒ کچھ اور ہی تھے اور دوسرے صوفیہ کچھ اور۔ ایک صورت ہے کہ ظاہر میں نظر آتی ہے اور وہی باطن میں

کچھ اور ہوتا ہے۔ تمام انسانی شکلیں ایک ہی سے دکھائی دیتی ہیں مگر آدمی آدمی ایک سا نہیں ہوتا۔ باطنی شکلیں بہت مختلف ہوتی ہیں۔ بہر حال یہ یاد رکھئے کہ پیر کا دل مرید کے دل کا آئینہ ہوتا ہے اور مرید کا دل پیر کے دل کا آئینہ۔ پیر اپنے دل میں مرید کو دیکھتا ہے۔ چنانچہ ان الذین یبالیعون انما یبالیعون اللہ (جن لوگوں نے تم سے بیعت کی انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بیعت کی) بھی اسی بھید کا ایک شوشہ ہے تو جہہ باطنی کے لئے اس ظاہری صورت کا سامنے موجود رہنا ضروری نہیں ہے۔ تم ہی دیکھو کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑھ کئے ہوئے کتنی صدیاں گزر گئیں۔ بائیس ہجری کیا کام ہو گئے اور وجود کے اس بار کو کس منزل تک پہنچا کر آتا رہ گیا۔ آستانہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سا آستانہ کم نبیوں کو نصیب ہوا ہو گا۔ یعنی آپ کی اتباع کے فضل و شرف نے کہاں سے کہاں تک امت کو پہنچا دیا۔ پھر جہان کریم کی خاطر اس کے طفیلیوں کو بھی درجہ اختصاص بخشا گیا ہے طفیلی ایسے نہیں تھے جو کھانے پینے میں نسبت اشتراک رکھتے ہیں بلکہ وہ جو اس کے بتائے ہوئے شرع شریف کا اتباع کرتے اور جس مہمان کریم کے ساتھ ہیں اس کے قدم بقدم چلتے اور اس قدم مقدس کی اتباع سے اپنا نصیب حاصل کرتے اور خطا اٹھاتے ہیں۔ حضرت خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ان پیروؤں کو بھی اسی طرح قیاس کرنا چاہئے اب خود تم محاسبہ کرو کہ گلستان فریدی سے قم نے کون کیا۔ پھول چنے ہیں اور اس بوستان سے کیا نعمت حاصل کی ہے۔ اہل حشر کے اس باغ سے جس کسی نے پھل کھائے اتباع کرنے سے ہی کھائے۔ ہم نے بس

یہ اک گربنا دیا لیکن نہیں جانتے کہ کون خوش نصیب اس سے فائدہ حاصل کرتا اور ان بزرگوں کی اقتدا سے پھل اور پھول چنتا ہے۔

اے برادر اس عمر کو عزیز سمجھو۔ خوار مت سمجھو اور جو کچھ کر سکتے ہو اس میں کر گزرو جس نے اپنے آپ کو نہیں پہچانا اس نے خدا کو بھی نہیں پہچانا اور ہلاکت کے غار میں گرا۔ یہ معرفت کا گران بزرگوں سے سیکھو اس بارے میں سب کے تعلیم ایک اور سب یک کلمہ اور یک زبان ہیں۔ ہماری تمہاری کیا حقیقت۔ واللہ اگر وجدان یا نہیں تو طلب کرنے میں کیا نقصان ہے۔ کیوں نہیں طلب میں عمر گزار دیتے۔ اگر معرکہ کیا مردوں کی طرح جو لانگری میسر نہیں تو مردوں کی صورت بنا کر لغو مارنے میں کیا ہرج۔ ہے اگر حقیقت وصال نہیں نصیب تو اس کی تمنا ہی میں عمر بسر کرنا کیا بُرا ہے۔ اگر اچھی طرح سمجھو تو معلوم ہو گا کہ درماں وجود مقصود سے خوش تر درد طلب ہے جو اس میں مزا ہے وہ کسی میں نہیں ہمارا سرور ہمارے پیشوا و مقتدا حضرت فرید الدین مسعود نور اللہ مرقدہ و قدس اللہ روحہ جس سے خوش ہوتے یہ دعا دیتے کہ خدا کے عرو جل اپنا درد تجھے عطا کرے والسلام

فائدہ (۲۱)

محبت الہی اور اتباع نبوی (صلعم) بیانیں

ذوق آمیز کلمات تحریر میں نہیں آ سکتے مگر کچھ لکھتا ہوں۔ اللہ حاضرنا
 (۱) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہما بکتاب بعض مریدان چندیری
 چترہ و ایرج۔

تقدس و تعالیٰ نئی نئی عجیب شکلیں خلق فرما سکتا ہے کل یوم ہو
فی شان چنانچہ یحبہم و یحبونہ (وہ انہیں چاہتا ہے اور وہ
بھی اسے چاہتے ہیں) اسی کے فرمودہ ذوق آئینہ کلمات ہیں اور جدھر
اشارہ کر رہے ہیں میرے نزدیک ایسے معانی ہیں جو متعین ہیں گو ایک
مولوی مرد فقیہ ان کلمات مبارک کی طرح طرح کی تاویل کرتا ہے لیکن
میں سمجھتا ہوں کہ ان دو لفظوں سے اس فیض سلوحو و قدوسی کی طرف
اشارہ ہو رہا ہے کہ اذا حاسب (میں حساب لینے والا ہوں) دیکھتا
ہو کہ کون مجھ سے محبت کرتا ہے اور کون نہیں کرتا اور مجھ سے جو محبت
کرے گا میں بھی اس سے محبت کروں گا۔ محبت کا مقدمہ آشنائی و
شناسائی ہے پہلے معرفت ہوتی ہے پھر محبت آتی ہے۔ معرفت بھی دو
طرح کی ہوتی ہے۔ ایک تو یہ کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب جمیلوں کا قہر
اور کل جمالوں کا جمال اور تمام حسن و خوبی کا مخزن ہے۔ اسی خزانہ جمال
سے انوار اور حسن کے شعاعیں لمحہ افکن ہوتی ہیں کہ ع الاذن تعشق
قبل العین احیانا۔ یعنی کبھی آنکھ سے قبل کان بتلائے عشق ہوتے ہیں
سے نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کین دولت اگر گفتا خیزد
پھر جب اس طرح ایک گونہ شناسائی ہو گئی تو قدم آگے بڑھتا ہے اور تو
قائم رکھنے اور یاد کرنے سے عالم محبت سے بھی کچھ حصہ نصیب ہونے لگتا
ہے اور اس ہمہ جمال اور ہمہ کمال کے لئے ایک ٹیس سی دل میں پیدا
ہو جاتی ہے۔ دوسرے لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو کوئی اہل محبت کے ساتھ آگہتا
بیٹھتا اور رہتا سہتا ہے اس کے دل میں بھی محبت کا بیج بو دیا جاتا ہے
پھر یہ بیج اللہ جل شانہ کی قدرت بالغہ اور حکمت عالیہ کی آیتوں اور

نشانوں پر نگاہ قائم رکھنے سے نشوونما حاصل کرتا اور درخت بننا شروع ہوتا ہے۔ اُس کی شان دیکھ کر ادھر خیال جاتا ہے کہ جس ذات میں یہ سچے پیدا کرنے کی قدرت و حکمت ہے اس میں کیا کیا کمال اور کیا کیا جمال ہوں گے۔ اس طرح خیال دوسری طرف منتقل ہوتا ہے اور اس معرفت سے محبت الہی پیدا ہوتی ہے لیکن ہمیں جو مطلوب ہے وہ ایسا شخص ہے کہ اس جہاں کی نیکیوں اور بدیوں کسی کی پروا نہ کرے نہ کسی سے خوف کھائے اور نہ ہیبت بلکہ انہیں دیکھ کر اس کی طلب میں اور اضافہ ہو اور اس کی روش میں مزید ترقی ہوتی جائے۔ ممکن ہے کہ ایک ایسی حالت اس پر گذرے کہ کبھی وہ اپنے دل سے اس طرح کی باتیں کرتا ہو کہ اے سفلی۔ ظلماتی اور اے فانی وزمانی تجھے اس خضرت عزت و جلال سے کیا نسبت۔ بے ادب شوخ و بے شرم ایسی بڑھ بڑھ کر خیالی پلاؤ پکارا ہے۔ استغفر اللہ اس سے باز آ اور سو بار توبہ کر کہاں مٹی کا ڈھیر اور کہاں رب العالمین۔ کہاں تو اک کیچڑ کا ٹوٹا اور کہاں وہ سب عالموں کا پالنے والا اور اس کی باتیں اور پھر ہر طرح پر عقل و ہوش درست کرنے کی کوشش کرتا ہو کہ اس خطرہ سے باز رہے مگر اے رب تیری ہی قسم بیچارہ مسکین جو کہ پہلے طلب و عشق و محبت میں اس طرح مبتلا تھا گو اس کا دوسرا حال اب یہ نظر آ رہا ہے کہ نماز تلاوت و کسب و کار میں مشغول ہے اور بظاہر طلب سے غافل اور خود میں ہو گیا ہے یہ سب کچھ ہے مگر باوجود اس کے بسا ایک اس کی نظر داپہڑتی ہے۔ تیرے دیکھتا ہے کہ اندر سے پی کہاں کی آواز آ رہی ہے اور باوجود ان سب ظاہری مشاغل کے طلب ہو کر رہا ہے تو کیا۔

ہی کو کر رہا ہے اور جستجو اگر ہے تو بس اُسی کی ہے ۔
 دل را عشق چند ملامت کنم کہ پیچ ایں بُت پرست کہنہ مسلمان نمی شود
 فقیہ طعنے مارتے ہیں اور واعظ و محدث نصیحت کرتے ہیں ۔ مفسر اپنی
 جگہ دوسرا ہی سودا پکالتے ہیں ۔ یہ سب اس کی جان کے دشمن اور اس
 مسکین و بیچارہ کے پیچھے پڑے ہیں مگر با ایں ہمہ یہ شیفتہ آشفتہ زلف
 و خال یار کا گرفتار پوری امید و جبارت کے ساتھ فریاد کر رہا ہے ۔
 جز یاد دوست ہرچہ بری عمر ضائع است جز ہر عشق ہرچہ بجوی بطلالت است
 علمی کہ رہہ بحق نہ نماید جہالت است

کہتا ہے کہ اگر یہ سب درد و دوستی باقی رہے تو دونوں کی بھی پروا
 نہیں ۔ رقص کرتا ہوا جاؤں گا اور اگر بہشت میں لے جائیں گے تو بغیر
 دوست کے وہاں نہ جاؤں گا ۔ ع گریبے تو بود جنت بر کنگرہ منشیتم ۔
 ثوبان کی حکایت کہ جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ انہیں کیسی محبت تھی مشہور ہے ۔ اب اپنی حالت پر نظر ڈالو کہ تم
 کس کام میں ہو ۔ کیا کھاری زمین پر کاشت کر رہے ہو یا آب جاری پر نقش
 بنا رہے ہو ۔ یاد رکھو اس سے کوئی فائدہ نہیں ۔ شاید بازی اور پار سائی دونوں میں
 نہیں کہا سکتیں

اے دوست اے برادر ۔ اے یار اگر عشق نہ ہوتا تو سبزہ نہ اُگتا ۔ اگر
 عشق نہ ہوتا تو کوئی جانور اپنے بچہ کو نہ پالتا ۔ اگر عشق نہ ہوتا تو آسمان
 کبھی گردش نہ کرتا ۔ اگر عشق نہ ہوتا تو کسی کو بھی اللہ جل شانہ جہاں میں پیدا
 نہ کرتا کیا تم نے فاحصیت ان اعراف کی حدیث قدسی نہیں پڑھی
 اگر تمہیں اپنے دل میں اپنی ذات کی طرف سے کچھ گمان ہے تو یہ صرف ہوس ہے

اور تمنا اس کے ساتھ ختم ہو گئی ہے۔ علم و عمل و زہد و متنا و ہوس ؛
یہ جملہ رہ است خواجہ منزل پنداشت = اس نوے سال کے بڑھے سے پوچھو
کہ کیا حال ہے۔ ہر شرف ہر روز کوئی نہ کوئی زحمت و تکلیف ساتھ لگی رہتی ہے
اور تمام رات قیام میں اور دن صیام میں گزر جاتا ہے۔ بچے جو اس کا ایک نشان
تباہ تھا تم کیسے اس نشان کے پتے سے اس کا پتہ لگا سکتے ہو کیا اس کی وقت
”لی مع اللہ“ میں کوئی خطرہ گذر کر سکتا ہے۔ لا واللہ ہرگز نہیں۔ نیکی کے دروازے
واپس فیض جاری ہے جو کوئی کام کر لیا نیک مرد اور نیکو کار ہو گا۔ طایان
حق کا کام راہ سلوک اختیار کرنا ہے جب تک اس ستر پر نہ چلیں گے وصول
بیشتر ہو گا۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی محبکم اللہ پس جس کسی کو محبوب بننے کا شوق ہے پچا
کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلے گویا کہ آپ صلعم
یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس راہ سے میں نے سلوک طے کیا اور منزل پر پہنچا ہوں
جو کوئی اسی راہ پر چلیگا میرے مقرب و مستقر پر میرا ہجرانوا اور مقدم ہو گا تم کہو
کہ رسول اللہ صلعم کے برابر کون ہو سکتا ہے۔ یہ صحیح ہے لیکن حضور جس نے محبت
الہی کے دریائی گئے تھے اسی کا ایک قطرہ تمہارے حلق میں بھی ٹپکا یا جائیگا۔ پھر
تابع و متبوع سابق و مسبوق کا فرق سرچانتے ہیں دونوں برابر نہیں ہو سکتے لیکن
سب ایک ہی دگر کے چلنے والے ہوتے ہیں۔ یہ شرف کیا کم ہے۔ اپنے وقت کو
ورو اور ادا سے منور رکھو عقل نہیں کہتی کہ اس میں دنیا و آخرت کا کوئی بھی
نقصان ہے۔

دریاب اگر تو عاقلی شباب اگر صاحب دلی -
باشد کہ تواس یافتن دیگر چسبیس ایام را

فائدہ (۳۲)

تزکیہ و مخالفت نفس و توجہ نام کے بیان میں

معلوم ہو کہ طلب حق میں کوئی کسب مانع نہیں ہے جس کام میں چاہے رہو۔ اگر یہ دو چیزیں تمہارے پاس ہیں یعنی پاکی نفس اور توجہ نام تو سب کچھ ہے توجہ نام سے مراد ہے یاد خدا میں دل کو لگا کر رکھنا ہمیشہ اس کی یاد میں رہو اور اسی طرف دل کو متوجہ رکھو اور تمام کاموں میں پیر کی پیروی مقدم سمجھو اور اس توفیق کے لئے بھی پیر سے مدد مانگتے رہو۔ کسی کام میں سستی نہ کرنا۔ کسی واقعہ سے دل کو متعلق کر لینا مقصود سے پیچھے رہ جانا ہے ہمارا مطلوب اتنا بلند مرتبہ ہے کہ تحریر میں نہیں آ سکتا جب تک کہ بندہ خدا عز وجل کے ساتھ ایک نہ ہو جائے۔ یعنی سوائے خدا کے نہ کچھ دیکھے اور نہ جانے اور نہ پہچانے اس وقت تک یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کوئی چیز جو عورت کہ مردوں کے سے کام کرے وہ گو عورت کی صورت ہے مگر دراصل مرد ہے اور جو مرد عورتوں کے سے کام کرے یعنی ہوا پر ہو تو وہ گو مرد کی صورت ہے مگر دراصل عورت ہے توقع ہے کہ اُن برادر ہمیشہ عبادت الہی میں وقت صرف کرتے رہیں گے اور رشتہ داروں کے ساتھ ایسی زندگی بسر کریں گے اور ان کے حق ادا کرتے رہیں گے جیسا کہ حق ہے۔ اس جہاں سے سوائے نیک عمل لے جانے کے اور کسی صورت سے کام نہیں بنے گا۔

ماخوذ از فتاویٰ نہد (۶۳-۶۴-۶۵) خواہر بندہ نواز گیسو در از رضی اللہ تعالیٰ عنہا جانب قاضی برہان الدین ودولہ اسلمیان دیر چنندہ - مکتوب (۶۲) کا مضمون فائدہ (۲۱) میں آگیا ہے - ۱۳

فائدہ (۳۳)

نبوت اور ولایت کے بیان میں

مقام ولایت سے مراد ہے قرب حق و معرفت خدا کے غرور جل و اطلاق بخدا
یہ اطلاع ایسی ہونی چاہیے کہ جو غایتوں کے غایت اور انتہی تک پہنچتی ہو۔ انبیاء
علیہم السلام کو بارگاہ خداوندی سے پہلے یہی مرتبہ ملا ہے یعنی اولیاء میں سے
جن پر غایت بے غایت ہوئی اور مقصود ہوا کہ ان سے دعوت خلق کا کام
لیا جائے تو انہیں نبوت کے مقام پر فائز فرمایا اور یہ کام ان سے لیا۔ اسی اعتبار
سے کہا جاتا ہے کہ مقام ولایت کی انتہا مقام نبوت کی ابتداء ہے پس کوئی
نبی ایسا نہیں گزرا کہ اول ولایت کے درجہ پر پوری طرح باقصی النایت سفر
نہ ہوا ہو۔ پہلے ولایت ملی ہے اس کے بعد نبوت کی دولت نصیب میں آتی ہے
بعض اس امت کے صوفی جن میں ولولہ محبت و شوق از خدا غالب ہے بعض
اولیائے امت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض انبیاء کے سابقین پر دوہرہ
میں بڑ کر فضیلت دیتے ہیں۔ ایک یہ کہ اصل ولایت یہ ہے کہ قرب خداوند
اور معرفت الہی حاصل ہوا اور حقائق پر پوری پوری اطلاع ہوا اور نبوت
وہ کام ہے جو خلق خدا سے متعلق ہے جس کے لئے خدا نے اپنے بندوں
کے پاس اس نبی کو بھیجا ہے اس وجہ سے بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے
کہ شاید وہ ولی کو نبی پر فضیلت دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ولایت ایک
ایسا رکن ہے کہ نبوت کی بناء اسی پر قائم ہے۔ اس سے عوام کو یہ خیال ہوا
کہ ان بزرگوں نے ولی کو نبی پر ترجیح و تفضیل دی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ طالبان علم علی العموم یہ خیال کرتے ہیں کہ جس نے

ماخوذ از مکتوب نمبر (۶۶) خواجہ بندہ نواز روضی رحمۃ اللہ تعالیٰ بحاجب حضرت مسعود مرگ قدس سرہ مطبوعہ
نئے منہ مکتوب بھی طبع ہوا ہے جو حضرت مسعود مرگ نے اس قلم کے جواب میں لکھا ہے اس کا ترجمہ یا خلاصہ فوائد
مذا سے متعلق نہ تھا اس لئے نظر انداز کرنا ۱۲

جناب باری تعالیٰ کے نیا فوے نام تحقیق کے ساتھ پڑھ لے وہ یہ دیکھتا ہے کہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو ضمناً تو ثابت ہوتی ہیں۔ مگر اصلاً نہیں۔ مثلاً آل نبیؐ پر صلی اللہ علیہ وسلم کہنا اور درود بھیجنا محض ضمناً ہے اور بالاصل ثابت نہیں ہے۔ نبیؐ پر درود و سلام بھیجتے وقت آل کو بھی ضمناً جب درمیان میں نہیں تو مضائقہ نہیں۔ نیز صوفیان متاہرہ یعنی جن پر ولولہ و دیوانگی عشق غالب ہے کہتے ہیں کہ امت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بعضوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروی میں وہ دولت نصیب ہوئی ہے کہ انبیاء سابق کو نصیب تھی چنانچہ یہی حال دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس امت میں داخل ہونے کی خواہش کی تھی یہ علیہ عشق کا کلمہ ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ولایت نبوت سے افضل ہے پھر اگر کوئی یہ کہے کہ میں نبوت پر ولایت کو فضیلت دیتا ہوں تو اس کے سامنے میرا یہ قول پیش کر دیا جائے۔

نوٹ :- اس مکتوب میں حضرت خواجہ صاحب فہم سرور العزیز نے پہلے اہل تصوف کا عقیدہ صحیحہ بیان فرمایا اس کے بعد صوفیان متاہرہ کے بعض خیالات بیان کئے۔ ان کی طرف سے محذرت فرمائی کہ ان کا قول اصل و حقیقت یہی نہیں بلکہ ضمنی اور والہانہ ہے یعنی انبیاء رسول میرا ایک الہانہ ضمنی صورت پیدا ہو جاتی ہے جو حقیقتاً اصل ہے ہوتی ہے اور نہ کوئی مذہبی عقیدہ بلکہ ایک کیفیت ہوتی ہے چنانچہ اس ولولہ شوق و محبت میں بعض شطیحات ان کی زبان سے نکل جاتے ہیں جو کوئی اصلیت اور حقیقت نہیں رکھتے۔



تَمَّتْ

معنی صفات اک ضمنی شے ہے لایین و لا یومرہ سلمہ ہے اور ذات اکمل صلی خفنی شے ہے۔ جب اس صلی ضمنی دونوں اشیا اہم و اہمہ جو دونوں ایک لگ نہیں کر سکتے وہ شے ذکر ضمناً دلا بہ کہ اصلاً اسے

بہ اہتمام و انتظام معتمد کمیٹی کتب خانہ روضتین گلبرگہ شریف

حافظ محمد حامد صدیقی چشتی قادری

لیکچرار عثمانیہ کالج گلبرگہ شریف

معتمد اعزازی مدارس و کتب خانہ روضتین گلبرگہ شریف

شائع گروید

ملف کا پتہ

معتمد اعزازی کتب خانہ روضتین گلبرگہ شریف

قیمت (۱۲/)

